فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الاحادیث النبویۃ من التصانیف الرضویۃ

المعروف

امام احمد رضا اور علم حدیث

جلد سوئم

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

جمع و ترتیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبیر برادرز ۴۰-بی اردو بازار لاہور

نام کتاب	———	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	———	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
جمع وترتیب	———	مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری
تعداد	———	500
طبع اول	———	2001ء
ناشر	———	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	———	

مطبع: یو اینڈ می پرنٹرز' لاہور

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اُردو بازار لاہور فون 7246006

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

مجدد ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ قدرت نے انہیں گوناگوں خصوصیت کا حامل بنایا انہیں مختلف علوم و فنون میں درک حاصل تھا اور پچاس سے زائد فنون میں ان کی تصانیف عالیہ یادگار ہیں جو ان کی عبقریت و شان تجدید پر شاہد عدل ہیں یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کی بڑی بڑی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں میں ان پر تحقیق ہو رہی ہے جس کے نتیجے میں محققین و دانشور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ امام احمد رضا کی علوم و فنون پر مہارت و انفرادیت اور تصلب فی الدین اور احیاء سنت کی ہی کا نتیجہ ہے کہ وہ آج آفاقی و عالمی شہرت کے حامل ہیں۔

زیر نظر کتاب، امام احمد رضا اور علم حدیث' جلد سوم اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس میں امام احمد رضا کی بصیرت حدیث اور علم حدیث میں انفرادیت کو واضح کیا گیا ہے اور اس کی طرز تالیف اور دیگر ضروری چیزوں پر جلد اول کے آغاز میں سرنامۂ سخن کے عنوان سے گفتگو کی گئی ہے اس لئے یہاں پر اعادہ کی حاجت نہیں۔

ازیں پیشتر اس کتاب کی دو جلد[illegible] عالی جناب حافظ قمر الدین صاحب رضوی مالک "رضوی کتاب گھر" دہلی نے شا[illegible] [illegible]ور ہم بے پناہ مشکورہ ہیں ہمدرد قوم و ملت عالیجناب الحاج مظہر الدین صاحب رضوی مہتمم الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج کا کہ وہ اپنے ا[illegible]ے کی جانب سے اس کتاب کی تیسری جلد شائع کر رہے ہیں [illegible] کا امتیازی وصف یہ ہے کہ وہ الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم یکہ و تنہا چلاتے ہیں۔ [illegible] شکر گزار ہیں مخلص گرامی جناب حافظ و قاری محمد احسان صاحب رضوی کا جن کی [illegible] عمل سے حاجی صاحب موصوف نے اس کی اشاعت کا بار گراں اٹھایا۔ اور ہم [illegible] حضرات کے ممنون ہیں جو ہمارے اس کام میں ممد و معاون رہے۔

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج

تعارف

فتاوی رضویہ جلد نہم

مسائل شرعیہ اور مراسم اسلامیہ کے مشتملات و مسلمات کا نابغۂ روزگار فقہی انسائیکلو پیڈیا "فتاوی رضویہ جلد نہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علوم اسلامیہ پر مہارت و دسترس اور تفقہ فی الدین کا انمٹ ثبوت اور نقش جلی ہے۔

اس جلد میں کتاب الحظر والاباحۃ اور اس کے بیشتر متعلقات پر مدلل و مفصل انداز میں خامہ آرائیاں کی گئی ہیں اور اس جلد میں جو منتشر و غیر مربوط مسائل و مباحث ہیں وہ ان عنوانات و مضامین پر منقسم ہیں۔

عقائد، ایمان و کفر، شرک وار تداد، گناہ و توبہ، اکل و شرب، طعام ولیمہ وضیافت اور مہمانی، ظروف و زیور اور انگشتری، سونا، چاندی، پیتل، لوہا اور تانبا کا استعمال، لباس، عمامہ و ٹوپی اور جوتا، دیکھنا و چھونا، پردہ و حجاب، سلام، مصافحہ و معانقہ اور بوسہ، داڑھی، ختنہ اور حجامت، زینت، سرمہ و مسی، خضاب، مسواک، کسب معاش، تعلیم و تعلم و فضیلۃ العلم والعلماء، لہو ولعب راگ و مزامیر اور رقص و مزاح، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، مرض، تداوی، وتیمارداری، آداب مسجد و قبلہ و تلاوت و خطبہ اور آداب جماع و وطی، موالات، صحبت و محبت اور عداوت، جھوٹ اور غیبت اور فریب و بد عہدی، ظلم و ایذائے مسلم، بغض و تکبر، سلوک و برتاؤ اور حقوق انسانی، تحائف و ہدایا، ایصال ثواب و صدقہ اور سوال، مجالس میلاد و ذکر شہادت، مراثی، ذکر و دعا، نوحہ اور جزع و فزع، تعزیہ اور اس کے متعلقہ بدعات و خرافات، طہارت و نماز اور امامت، نکاح و طلاق اور عدت، حقوق زوجین، حقوق والدین، و حقوق اولاد، غیر اسلامی رسم و رواج، بدعات و خرافات و منکرات، اسراف و تبذیر، تشبہ بالغیر و شعار کفار و ہنود، تصاویر اور ان کے احکام، جانوروں کا پالنا، لڑانا اور ان پر رحم و ظلم، آثار مقدسہ اور ان سے تبرک و توسل، تقدیر و تدبیر، شکار و ذبیحہ اور گوشت، اور اشاعت سیت وغیرہ۔

ان عنوانات کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل ایسے ہیں جنہیں کسی عنوان و شہ سرخیوں سے

منسوب ومنضبط کرنا مشکل ودشوار ہے وہ شتات ومتفرقات ہیں۔

اور اس جلد میں جملہ ۱۲ تحقیقی وعلمی گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں اور تمام رسائل سے احادیث کا استخراج واندراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف ان کے حقیقی مقام پر عرض کروں گا۔

اور ایک رسالہ بنام "الحجة المؤتمنة فی آیة الممتحنة" شریک اشاعت نہیں ہے۔

اس رسالے میں امام احمد رضا نے ایک اسلامی مفکر ہونے کی حیثیت سے اس دور کے ابھرے ہوئے مسائل کا اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جب کہ غیر اسلامی تحریکیں ہندو مسلم اتحاد و وداد کے نعرے بلند کر رہی تھیں، یہ ایک کھلی ہوئی سازش تھی مگر اس کے خلاف کسی کو زبان کھولنے کی جرأت وہمت نہ ہوتی تھی گویا کہ ہر طرف شہر خموشاں آباد تھا، ایسے ماحول میں داعی الی الحق مجدد اسلام امام احمد رضا خان بریلوی نے لافانی تحریر کے ذریعہ کلمہ حق بلند کیا اور ہندو مسلم اتحاد کی سازش کے بھیانک واندوہناک نتائج سے ۱۳۳۹ھ میں یہ رسالہ لکھ کر امت مسلمہ کو آگاہ وخبردار کیا تھا اور انہیں خواب غفلت سے جگانے اور قوم مسلم میں نئی روح پھونکنے کی کوشش فرمائی۔ آہ! وہ نتائج آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اقتدار چھن چکا ہے۔ بابری مسجد شہید کردی گئی ہے۔ مسلمانوں پر ہندو ہر طرف ہر شعبہ میں ظلم وتشدد پر آمادہ ہیں۔ تعلیم وتہذیب اور اقتصادیات سب متاثر ہیں۔

اور اس رسالے میں مسلمانوں کی سماجی معاشی اور اقتصادی مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

زیر نظر علمی واصلاحی شاہکار ۱۱۲۷ سوالوں کے تحقیقی وعلمی اور مدلل ومبرہن جوابات پر مشتمل ہے۔

معاشرت انسانی سے متعلق ضروریات ومسائل پر مشتمل یہ عظیم مجموعۂ فتاوی کلاں سائز کے ۵۸۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل ومسائل کے تکررات کو چھوڑ کر ۷۷۲ حدیثیں حوالۂ قلم ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

قوی الایمان کو توکل علی اللہ کرتے ہوئے مجذوم سے مخالطت میں کچھ نقصان نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے حق میں اختلاط سے احتراز ہی بہتر ہے اس مضمون پر چار حدیثیں۔

۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک) مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا **کل معی بسم اللہ ثقۃ باللہ و توکلا علی اللہ۔** رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ بسند حسن و ابن حبان و الحاکم و صححاہ۔

کھا میرے ساتھ اللہ کا نام لے کر اور اللہ ہی پر تکیہ ہے اللہ ہی پر بھروسہ۔ (مولف)

(ترمذی ۲/ ۴، باب ماجاً فی الاکل من المجذوم)

۲۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **فرمن المجذوم کما تفر من الاسد۔ اخرجہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔**

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۵۰، باب الجذام)

۳۔ دوسری حدیث میں ہے۔ **اتقوا صاحب الجذام کما یتقی السبع اذا ھبط وادیا فاھبطوا غیرہ۔** رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔

(مولف) (کنزالعمال، ۱۰/ ۲۹)

۴۔ نیز حدیث میں ہے **کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح او رمحین** رواہ ابن السنی و ابونعیم فی الطب النبوی عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجذوم سے اس طرح بات کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزے کا فاصلہ ہو۔

(مولف) (کنزالعمال، ۱۰/ ۲۹)

خدا کا واسطہ دے کر مانگنے والے کو کچھ دینا چاہئے جب کہ وہ بیجا سوال نہ کرے

ثم منع سائله مالم يسئل هجرا۔

۵۔ حدیث میں ہے۔ ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا۔

اخرجه الطبراني في الكبير بسند حسن عن ابي موسىٰ الاشعري رضي الله تعالىٰ عنه عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

وہ ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے پھر وہ اس سائل کو نہ دے جب کہ اس نے کوئی بیجا سوال نہ کیا ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵" (کنز العمال، ۶، ۵۱۳)

ریشم اور سونا مردوں کے لئے حرام ہیں حدیث میں ہے

۶۔ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هذان حرامان على ذكور امتي حل لاناثهم۔

یہ دونوں یعنی ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶"

حلال و حرام کے علاوہ بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے مومن کو احتراز کرنا چاہئے حدیث میں ہے۔

۷۔ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الحلال بين و الحرام بين و مابينهما مشتبهات لايعلمهن كثير من الناس۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حلال و حرام ظاہر ہیں اور جو ان دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں ان کو اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۶، باب الوقوف عند الشبهات)

علمائے کرام انبیاء عظام علیھم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں

۸۔ اخرج ابوداؤد و الترمذي و ابن ماجة و ابن حبان و البيهقي عن ابي الدرداء رضي الله تعالىٰ عنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول (فذكر الحديث في فضل العلم و في آخره) ان العلماً ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا و لادرهما و انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

علماء وارث انبیاء کے ہیں انبیاء نے درم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰" (ابن ماجہ ۱/ ۲۰، باب فضل العلم)

الحث علی طلب العلم)

انسان پر اپنے محسن کا شکر ادا کرنا ضروری ہے ورنہ وہ اپنے رب کا ناشکرا کہلائے گا اس پر چند حدیثیں

۹۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودا ست لایشکر اللہ من لایشکر الناس۔
جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر نہیں کیا۔ (مولف) اخرجه ابوداؤد و الترمذی و صححه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۶۲، باب فی شکر المعروف)

۱۰۔ فرمودا ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر الله۔
جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر نہیں کیا۔ (مولف) اخرجه احمد فی المسند و الترمذی فی الجامع و الضیاء فی المختارة بسند حسن عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۹" (ترمذی ۲/ ۱۷، باب ماجاً فی الشکر لمن احسن الیك)

۱۱۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر۔
جو قلیل پر شکر نہیں کرتا وہ کثیر پر بھی شکر بجا نہیں لاتا ہے۔ (مولف) اخرجه عبدالله بن الامام فی زوائد باسناد لا باس به و البیهقی فی السنن عن النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه و للحدیث تتمة و هو عندالبیهقی اتم و اورده ابن ابی الدنیا فی اصطناع المعروف مختصرا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۰" (کنزالعمال، ۳/ ۱۵۴)

دینے والا لینے والے سے بہتر ہے یعنی بلا ضرورت سوال کرنا برا ہے

۱۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الید العلیا خیر من الید السفلی و الید العلیا هی المنفقة و الید السفلی هی السائلة۔
اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا۔ اخرجه الشیخان وغیرهما عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۶" (مسلم ۱/ ۳۳۲، باب بیان ان الید العلیا الخ)

مصافحہ و معانقہ کے جواز و استحباب پر تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع ہے نیز حضور اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو گلے لگایا

۱۳۔ صحیح ترمذی میں ہے عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قدم زید بن حارثة المدينة و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في بيتي فاتاه فقرع الباب فقام اليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عريانا يجر ثوبه والله مارأيته قبله و لابعده فاعتنقه و قبله۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیااور بوسہ دیا۔ (ترمذی ۲/۱۰۲، باب ماجاء في المعانقة و القبلة)

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو گلے لگایا

۱۴۔ سنن ابی داؤد اور بیہقی میں ہے عن الشعبی ان النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تلقى جعفر بن ابی طالب فالتزمه و قبله (قبل) بين عينيه۔

شعبی سے مروی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگایااور بوسہ دیا۔ (ابوداؤد ۲/۷۰۹، باب فی قبلة مابین العینین)

ایک صحابی نے حضور علیہ السلام سے معانقہ کیا

۱۵۔ عن امرأة يقال لها بهية (بهيسة) عن ابيها قالت استاذن ابی النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فدخل بينه و بين قميصه فجعل يقبل و يلتزم ثم قال يا نبی الله ماالشئ الذی لايحل منعه قال الماء. الحديث۔

امام احمد و ابوداؤد و نسائی وغیرھم بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لے کر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیااور عرض کی یارسول اللہ کیا چیز روکنا جائز نہیں فرمایاپانی۔ (ابوداؤد ۱/۲۳۵، باب مالایجوز منعه)

حضرت حالہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا

۱۶۔ عن هالة بن ابی هالة انه دخل على النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو راقد فاستيقظ فضم هالة الى صدره وقال هالة هالة هالة۔

امام ابوالقاسم سلیمٰن بن احمد طبرانی جناب ہالہ بن ہالہ فرزند ارجمند حضرت ام المومنین..

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور آرام فرماتے تھے ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا ہالہ ہالہ۔

حضور جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگا کر فرمایا یہ میرے صاحب ہیں

۱۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ غدیرا فقال یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منہم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ حتی اعتنقہ فقال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا و لکنہ صاحبی۔

معجم کبیر اور ابن شاہین کتاب السنۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے ایک غدیر (تالاب) میں تشریف لے گئے پھر فرمایا ہر شخص اپنے اپنے یار کی طرف پیرے اور خود حضور، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا اگر میں کسی کو دوست بناتا وہ ابو بکر ہوتے لیکن یہ میرا یار ہے۔ (مسند احمد، ۲/ ۱۲)

حضرات حسنین کریمین کو حضور نے سینے سے لگایا

۱۸۔ عن یعلی قال ان حسنا و حسینا رضی اللہ تعالیٰ عنہما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمہما الیہ۔

احمد، یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک بار حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور نے انہیں اپنے بدن اقدس سے چپٹا لیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۱" (مسند احمد ۵/ ۱۸۲)

کفار کے ساتھ مخالطت سے احتراز چاہئے حدیث میں ہے

۱۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا بریٔ من کل مسلم مع مشرک لاتتراءیٰ ناراھما۔

میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہ

ہوتا چاہئے۔ یعنی ان سے دوری لازم ہے۔ اوردہ فی النهاية قلت و الحديث نحو عند ابی داؤد والترمذی بسند رجاله ثقات۔ (ترمذی ۱/ ۲۹۹، باب ماجآ فی کراهية المقام الخ)

اشرار کی صحبت و مجالست نقصان دہ ہوتی ہے

۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتصاحب الا مومنا و لاياكل طعامك الاتقی۔ صحبت نہ رکھ مگر ایمان والوں سے اور تیرا کھانا نہ کھائیں مگر پرہیزگار۔ رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاكم عن ابی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحاح۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۲" (ابوداؤد ۲/ ۶۶۴ باب من يومر ان يجالس)

قدریہ کیساتھ مجالست ممنوع ہے

۲۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتجالسوا اهل القدر و لاتفاتحوهم۔

منکران تقدیر کے پاس نہ بیٹھو نہ انہیں اپنے پاس بٹھاؤ نہ ان سے سلام و کلام کی ابتدا کرو۔ رواه احمد و ابوداؤد و الحاكم۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۴۵ باب فی ذراری المشرکين)

دوسری قوم سے تشبہ و موالات ممنوع ہے

۲۲۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلث احلف عليهن وعد منها لايحب رجل قوما الا جعله الله معهم۔

میں قسم کھا کر فرماتا ہوں کہ جو شخص کسی قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کا ساتھی بنائے گا۔ رواه احمد و النسائی و الحاكم و البيهقی عن ام المومنين الصديقة و الطبرانی فی الكبير و ابويعلی عن ابن مسعود و ايضا فی الكبير عن ابی امامة و فی الاوسط و الصغير عن امير المومنين علی رضی الله تعالیٰ عنهم باسناد جياد۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۳" (مسند احمد ۷/ ۲۰۹)

غیر شرعی علوم ضرورت سے زائد سیکھنا فضولیات میں سے ہے حدیث میں ہے

۲۳۔ اخرج ابوداؤد و ابن ماجة و الحاكم عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم العلم ثلثة آية محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة و ماكان سوا ذلك فهو فضل۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم تین ہیں قرآن یا حدیث یا وہ چیز جو وجوب عمل

میں ان کی ہمسر ہے (گویا اجماع و قیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔" فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۰۷ "(کنز العمال، ۱۰/۱۰۶)(ابن ماجہ ۱/ ۶، باب اجتناب الرای و القیاس)

ستھرا و طیب مال کا صدقہ ہی اللہ تعالی قبول فرماتا ہے

۲۴۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن خزیمہ اپنی صحاح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب و لایقبل الله الا الطیب فان الله یقبلها بیمینه ۔ الحدیث۔

جو ایک کھجور کی برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالی قبول نہیں فرماتا مگر پاک کو تو حق جل و علا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ (بخاری ۱/ ۱۸۹، باب الصدقة من کسب طیب)

حرام مال کا صدقہ نہ قبول ہوتا ہے نہ اس میں برکت ہوتی ہے

۲۵۔ اخرج الامام احمد وغیرہ عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایکسب عبد مالا حراما فیتصدق به فیقبل منه و لا ینفق منه فیبارك له فیه ولایترکه خلف ظهره الا کان زاده الی النار ان الله لایمحو السیء بالسیء ولکن یمحو السیء بالحسن ان الخبیث لایمحو الخبیث. اختصرته من حدیث وقد حسنه بعض العلماء۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ نہ ہوگا کہ بندہ حرام کما کر اس سے تصدق کرے اور وہ قبول کر لیا جائے اور نہ یہ کہ اسے اپنے صرف میں لائے تو اس کے لئے اس میں برکت دیں اور نہ اسے اپنے پیچھے چھوڑ جائے مگر یہ کہ وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف بیشک اللہ تعالی برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہاں بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے بیشک خبیث خبیث کو نہ مٹائے گا۔ (مسند احمد ۱/ ۳۹۴)

ذریعہ حرام سے مال جمع کرنا حرام اور اس کا صدقہ بھی مقبول نہیں

۲۶۔ اخرج الحاکم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایعجبك جامع المال من غیر حله او قال من غیر حقه فانه ان تصدق به لم یقبل منه و مابقی کان زاده الی النار قال الحاکم صحیح الاسناد و لم یصب ففیه حنش متروك لکن له شاهد عند البیهقی عن ابن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے کہ اگر وہ اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۸"

شکر کے بارے میں ایک حدیث

۲۷۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود: من اولیٰ معروفا فلم یجد له جزاء الا الثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفره۔

جس کے ساتھ بھلائی کی گئی اس کا بدلہ ثنا کے علاوہ کچھ نہیں پایا تو اس نے اس کا شکر کیا اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ (مولف) اخرجه البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد فی السنن و الترمذی فی الجامع و ابن حبان فی التقاسیم و الانواع و المقدسی فی المختارة بروات ثقات عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما و لفظ ت من اثنی فقد شکر و من کتم فقد کفر۔

جس نے ثنا کی اس نے شکر کیا اور جس نے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۶۶۳، باب فی شکر المعروف) (ترمذی ۲/ ۲۳، باب ماجأ فی المتشبع بما لم یعطه)

کسی بھی بھلائی کو حقیر سمجھنے کی ممانعت پر ایک حدیث

۲۸۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لاتحقرن من المعروف شیأ و لو ان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا۔ (مولف) اخرجه مسلم عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم ۲/ ۳۲۹، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

۲۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لاتحقرن جارة لجارتها و لو فرسن شاة۔

اے مسلمہ عورتو اپنے ہمسایہ کے لئے کسی ہدیہ و تصدق کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ سم کو سفند ہو۔ (مولف) اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۰" (ترمذی ۲/ ۳۳، باب ماجأ فی حث النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الهدیة) (بخاری ۲/ ۸۹۹،

باب لاتحقرن جارة لجارتها)

گناہ کبیرہ کیا ہیں؟ حدیث میں ہے

۳۰۔ اخرج الشیخان و الترمذی عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا انبئکم (احدثکم) باکبر الکبائر ثلثا قلنا بلی یا رسول اللہ قال۔ الاشراک باللہ و عقوق الوالدین۔ الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کی خبر نہ دوں صحابہ نے عرض کی ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ ازاں جملہ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲/۱۲، باب ماجاء فی عقوق الوالدین)

علم اور علماء کی فضیلت پر دو حدیثیں

۳۱۔ طبرانی از ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت دارد کہ مولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من علم عبدا آیۃ من کتاب اللہ تعالیٰ فھو مولاہ

آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بندہ کو قرآن کی ایک آیت سکھائی تو وہ اس کا آقا ہو گیا۔ (مولف)

۳۲۔ طبرانی از امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم می آرند کہ فرمود۔ من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع و ان شاء اعتق۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے ایک حرف سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا اب چاہے بیچ دے یا آزاد کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۰"

جو کسی مومن کی ذلت گوارا کرے اسے قیامت میں رسوا کیا جائے گا حدیث میں ہے۔

۳۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من اذل عندہ مؤمن فلم ینصرہ وھو یقدر علی ان ینصرہ اذلہ اللہ علی رؤس الاشھاد یوم القیمۃ۔

جس کسی مسلمان کو اس کے سامنے ذلیل کیا جائے وہ قدرت نصرت کے باوجود اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے برملا ذلیل و رسوا فرمائے گا۔ (مولف) اخرجہ الامام احمد عن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد حسن۔ (مسند احمد ۳/۴۸۷)

حسد کی برائی میں تین حدیثیں

۔۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ است لایجتمع فی جوف عبد الایمان

و الحسد۔

بندہ کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوں گے۔ (مولف) اخرجه ابن حبان فی صحیحه و من طریقه البیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (الترغیب و الترهیب، ۳/۵۴۲، الترهیب من الحسد)

۳۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل۔

حسد ایمان کو ایسا تباہ کرتا ہے جیسا کہ ایلوا (ایک کڑوی چیز) شہد کو۔ در مسند الفردوس از معویہ بن حیدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۱"

۳۶۔ فرمودہ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و الحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب او قال العشب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا یہ فرمایا کہ گھاس کو۔ (مولف) اخرجه ابوداؤد و البیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و ابن ماجة وغیره عن انس رضی الله تعالیٰ عنه و لفظه الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب۔ الحدیث۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱"۔ (ابوداؤد ۲/۶۷۲، باب فی الحسد)

بڑے کی شرافت اور چھوٹے پر شفقت سے متعلق تین حدیثیں

۳۷۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی شرافت نہ پہچانے۔ (مولف) اخرجه احمد و الترمذی و الحاکم عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔ (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجآء فی رحمة الصبیان)

۳۸۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا۔

وہ ہمارے طریقے پر نہیں جو چھوٹے پر رحم اور بڑے کی توقیر نہ کرے۔ (مولف) اخرجه الاولاد و ابن حبان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما و اسناد حسن و نحوه الطبرانی فی المعجم الکبیر عن واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجاء …

رحمة الصبیان)

۳۹۔ فرمود صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لیس منا من لم یرحمنا صغیرنا و لم یعرف حق کبیرنا ولیس منا من غشنا و لایکون المومن مومنا حتی یحب للمومنین مایحب لنفسہ۔

وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کا حق نہ پہچانے اور وہ ہم میں سے نہیں جو مومنین کی خیانت کرے اور مسلمان اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ دوسرے مسلمان کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مولف) اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن ضمیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد حسن۔ (کنزالعمال، ۳/۹۶)

اہل بیت کی تعظیم و توقیر اور انہیں ایذا نہ دینے سے متعلق دو حدیثیں

۴۰۔ در حدیث ابوالشیخ ابن حبان و دیلمی آمدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من لم یعرف حق عترتی و الانصار والعرب فھو لاحدی ثلث امامنافق و اما ولد زنیۃ و اما امرء حملت بہ امہ فی غیر طھر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری اولاد و انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۳/۸۹)

۴۱۔ اخرج ابن عساکر و ابونعیم عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ ایضا یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اذی شعرۃ منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ۔ زاد ابونعیم فعلیہ لعنۃ اللہ ملٔ السمأ و ملٔ الارض۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے کسی موئے مبارک کو ایذا دی (یعنی میرے کسی ادنی متعلق کو) اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی تحقیق کہ اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی تو اس پر آسمان و زمین بھر کر اللہ کی لعنت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۲"

علم دین کو حصول دنیا کا ذریعہ بنانا منع ہے

۴۲۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمد است من اکل بالعلم طمس اللہ علی وجھہ وردہ علی عقبیہ و کانت النار اولی بہ۔

جو علم کو خوردنی کا ذریعہ بنائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو مسخ فرمادے، اور اس کے دونوں

پیروں کو پیچھے پھیر دے گا اور آتش دوزخ اس کو زیادہ سزاوار ہوگی۔(مولف) اخرجہ الشیرازی فی الالقاب عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۲۲"۔(کنز العمال ۱۰، ۱۱۲)

علم دین سیکھنے کے بعد اس پر عمل نہیں کرتے سے اللہ تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے۔

۴۳۔ در حدیث دیگر فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ازداد علما و لم یزدد فی الدنیا زھدا لم یزدد من اللہ الا بعدا۔

جو علم میں آگے بڑھے اور اس کی دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہو پائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری ہی بڑھے گی۔(مولف) اخرجہ الدیلمی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۳"(کنز العمال، ۱۰، ۱۱۰)

کتاب وسنت کے علاوہ توریت وغیرہ کتب سابقہ پر عمل ممنوع ہے اس پر دو حدیثیں

۴۴۔ امام عبدالرحمٰن دارمی در سنن خودش از سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کردہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنسخة من التوراة فقال یا رسول اللہ ھذہ نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ و وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتغیر فقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثکلتک الثواکل ماتری مابوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدہ لوبدالکم موسیٰ لاتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم من سواء السبیل و لو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں توریت کا ایک نسخہ لا کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ توریت کا نسخہ ہے حضور نے سکوت فرمایا حضرت عمر اسے پڑھنے لگے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رخ انور متغیر ہونے لگا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ پر رونے والی عورتیں روئیں (کسی کو متنبہ کرنے کے لئے عرب میں ایسا جملہ بولا جاتا تھا) کیا حضور کے روئے مبارک کا تغیر نہیں دیکھ رہے ہو حضرت عمر نے نظر اٹھا کر حضور کا روئے انور دیکھا اور فوراً عرض کیا میں اللہ کی

پناہ مانگتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے ہم نے خدا کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی پسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تمہارے لئے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ظاہر ہو جائیں پھر تم ان کا اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم لوگ ضرور صراط مستقیم سے بھٹک جاؤ اور اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے اور میرا زمانہ نبوت پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۳" (مشکوٰۃ اول، ص ۳۲، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثالث)

۳۵۔ احمد در مسند و بیہقی در شعب الایمان از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چناں آوردہ اند کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی

انا نسمع احادیث من یهود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها۔

کہ ہم یہود سے کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہم کو خوش کرتی ہیں تو کیا ہم ان میں سے بعض باتوں کو لکھ لیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امتھوکون انتم کما تهوکت الیهود و النصاریٰ

کیا تم دین اسلام میں اس کے مکمل و تام ہونے کے باوجود متحیر ہو جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے دین میں متحیر ہوئے، اور علم الٰہی میں قناعت نہ کر کے ایں و آں اور قیل و قال میں پڑتے ہو، لقد جئتکم بها بیضاً نقیة من الدین۔ کہ میں ملت و شریعت کو روشن و صاف اور پاکیزہ لایا ہوں، کہ اس میں نہ کوئی شبہ ہے اور نہ کسی دوسری چیز کی حاجت، و لو کان موسیٰ حیا ما وسعه الا اتباعی۔ اور اگر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام دنیا میں ہوتے تو انہیں بھی میرے اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ (ملخصاً من ترجمة الفارسی)۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۴" (مشکوٰۃ ۱/۳۰، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثانی)

نااہل کو کسی معاملہ دینی کا والی بنانے کی ممانعت پر ایک حدیث

۳۶۔ اخرج ابو یعلی عن حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه یرفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ایما رجل استعمل رجلا علی عشرة انفس و علم ان فی العشرة افضل ممن استعمل فقد غش الله و غش رسوله و غش جماعة المسلمین۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے دس آدمیوں پر ایک شخص کو حاکم بنایا

وہ جانتا ہے کہ ان میں ایسا شخص موجود ہے جو اس سے افضل ہے جسے عامل بنایا تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۵"

گودنا گانا یا گلوانا ممنوع ہے

۴۷۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن اللہ الواشمات و المستوشمات و النامصات و المتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والی اور گدوانے والی اور چہرے کے بال نوچنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ سب اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰"

(بخاری ۲/ ۸۷۸، باب المتفلجات للحسن) (مسلم ۲/ ۲۰۵ باب تحریم فعل الواصلۃ الخ)

مال حرام کا صدقہ مقبول نہیں اس پر تین حدیثیں

۴۸۔ اخرج ابن خزیمۃ و ابن حبان فی صحیحھما و الحاکم فی المستدرک من طریق دراج عن ابی حجیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جمع مالا حراما ثم تصدق بہ لم یکن لہ فیہ اجر و کان اصرہ علیہ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حرام مال جمع کرے پھر اسے خیرات میں دے اس کے لئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔ (الترغیب و الترھیب ۲/ ۵۴۹، الترھیب من اکتساب الحرام)

۴۹۔ اخرج الطبرانی عن ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کسب مالا حراما فاعتق منہ ووصل منہ رحمہ کان ذلک اصرا علیہ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔ (الترغیب و الترھیب ۲/ ۵۴۹، الترھیب من اکتساب الحرام)

۵۰۔ واخرج ابوداؤد فی المراسیل عن القاسم عن اخیمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکتسب مالا من ماثم فوصل بہ رحمہ او تصدق بہ او انفقہ فی سبیل اللہ جمع ذلک کلہ فقذف بہ فی جہنم۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو گناہ کی وجہ سے مال کما کر اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۸" (مراسیل ابوداؤد، ص۹، باب زکوۃ الفطر)۔

سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ فرمایا حدیث میں ہے

۵۱۔ ابن ابی الدنیا کتاب الاخوان اور دیلمی مسند الفردوس اور ابوجعفر عقیلی اپنی کتاب الضعفاء الکبیر میں حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی و اللفظ للعقیلی انه قال سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال تحية الامم و صالح ودهم و ان اول من عانق خليل الله ابراهيم۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کو پوچھا فرمایا تحیت ہے امتوں کی اور اچھی دوستی ان کی اور بیشک پہلے معانقہ کرنے والے ابراہیم خلیل اللہ ہیں علی نبینا خلیل الله علیه الصلاة و السلام۔ (کنز العمال، ۹، د ۔)

حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت اور معانقہ کے ثبوت میں دو حدیثیں

۵۲۔ بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ بطرق عدیدہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی و هذا لفظ مولف منها دخل حديث بعضهم فی بعض قال خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بفناء بیت فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها فقال ادع الحسن بن علی فحبسته شیأ فظننت انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء یشتد و فی عنقه السخاب. فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده هکذا فقال الحسن بیده هکذا حتی اعتنق کل واحد منهما صاحبه فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه.

یعنی ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا حضرت زہرا نے بھیجنے میں کچھ دیر کی میں سمجھا انہیں ہار پہناتی ہوں گی یا نہلا رہی ہوں اتنے میں دوڑتے ہوئے حاضر آئے گلے میں ہار پڑا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس بڑھائے حضور کو دیکھ کر امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلائے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو لپٹ گئے حضور نے گلے لگا کر دعا کی الٰہی میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ۔" فتاوی رضویہ،

مسلم ۲ر ۲۸۲ باب من فضائل الحسن و
ج ۹، ص ۲۶"۔ (بخاری ۱ر ۵۳۰، مناقب الحسن و الحسین)

الحسین)(ابن ماجہ ۱ر ۱۳ فضائل الحسن و الحسین)

۵۳۔ صحیح بخاری میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأخذ بیدی فیقعدنی علی فخذہ و یقعد الحسین علی فخذہ الاخریٰ و یضمنا ثم یقول رب انی ارحمھما فارحمھما۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھا لیتے اور دوسری پر امام حسین کو اور ہمیں لپٹا لیتے پھر دعا فرماتے الٰہی میں ان پر مہر کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۷" (بخاری ۲ر ۸۸۸، باب وضع الصبی فی الحجر)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا۔

۵۴۔ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ فقال اللھم علمہ الکتاب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے (یعنی حضرت ابن عباس کو) سینہ سے لپٹا لیا پھر دعا فرمائی الٰہی اسے حکمت سکھا دے۔ (بخاری ۱ر ۵۳۱، مناقب ابن عباس)

فضیلت حسنین کریمین پر دو حدیثیں

۵۵۔ امام احمد اپنی مسند میں یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان حسنا و حسینا رضی اللہ تعالیٰ عنہما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمھما الیہ

ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے حضور نے دونوں کو لپٹا لیا۔ (مسند احمد ۵ر ۱۸۲)

۵۶۔ جامع ترمذی میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اھل بیتک احب الیک قال الحسن و الحسین و کان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی فیشمھما (ویضمھما) الیہ.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا حضور کو اپنے اہل بیت میں سے زیادہ پیارا کون ہے فرمایا حسن و حسین اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہرا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ (ترمذی ۲ر ۲۱۸، مناقب ابی محمد الحسن و الحسین الخ)

ایک صحابی نے حضور کے پہلوئے اقدس میں بوسہ دیا حدیث میں ہے

۵۷۔ امام ابوداؤد اپنے سنن میں اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی بینما ھو

يحدث القوم و كان فيه مزاح بينا يضحكم فطعنه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في خاصرته بعود فقال اصبرنى قال اصطبر قال ان عليك قميصا و ليس على قميص فرفع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه و جعل يقبل كشحه قال انما اردت هذا يا رسول الله۔

یعنی اس اثنا میں وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاج میں مزاح تھا لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی انہوں نے عرض کی مجھے بدلہ دیجئے فرمایا لے، عرض کی حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا حضور نے کرتا اٹھادیا انہوں نے حضور کو اپنے کنار میں لیا اور تہیگاہ اقدس کو چومنا شروع کیا پھر عرض کی یا رسول اللہ میرا یہی مقصود تھا۔ (ابوداؤد ۲/ ۷۰۹، باب فی قبلۃ الجسد)

معانقہ و مصافحہ کے بیان میں چند حدیثیں۔ نیز یہ کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوذر سے معانقہ فرمایا

۵۸۔ اسی میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مالقیتہ صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم الا صافحنی و بعث الی ذات يوم و لم اكن فی اهلی فلما جئت اخبرت (انه ارسل الی) فاتيته وهو على سرير فالتزمنى فكانت تلك اجود واجود۔

میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا میں گھر میں نہ تھا آیا تو خبر پائی حاضر ہوا حضور تخت پر جلوہ فرما تھے مجھے گلے سے لگایا تو یہ اور زیادہ جید و نفیس تر تھا۔ (ابوداؤد ۲/ ۷۰۸، باب فی المعانقة)

حضور علیہ السلام نے حضرت علی سے معانقہ فرمایا

۵۹۔ ابویعلی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قالت رأيت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم التزم عليا و قبله وهو يقول بابی الوحيد الشهيد

میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور نے مولیٰ علی کو گلے لگایا اور پیار کیا اور فرماتے تھے میرا باپ نثار اس وحید شہید پر۔ (مسند ابویعلی مسند عائشہ بیروت ۴/ ۳۱۸)

حضور علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق کو گلے لگایا اور فرمایا کہ میرے بعد صدیق سے بہتر کوئی نہیں

۶۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال ک

عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احدا خیرا منہ لاافضل ولہ شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین فما برحنا حتی طلع ابوبکر فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ و التزمہ۔

ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے ارشاد فرمایا تم پر اس وقت وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا اور اس کی شفاعت انبیاء کی مانند ہوگی ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق کو پیار کیا اور گلے لگایا۔" فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۷ ۴" (تاریخ بغداد ترجمہ ۱۱۳۱، بیروت ۳/ ۱۲۳، ۱۲۴)

۹۱۔ حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفا مع علی بن ابی طالب اذا قبل ابوبکر فصافحہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عانقہ و قبل فاہ فقال علی اتقبل فاابی بکر فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اباالحسن منزلۃ ابی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

میں نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ کھڑے دیکھا اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا اور ان کے دہن پر بوسہ دیا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں فرمایا اے ابوالحسن ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ اپنے رب کے حضور۔

حضرت ابوبکر صدیق کی حضور علیہ السلام پر کمال جانثاری

۹۲۔ ابن عبدربہ کتاب بھجۃ المجالس میں مختصرا اور ریاض نضرہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مطولا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار سے ضرب و قتال فرمانا اور ان کے چہرہ مبارک پر ضرب شدید آنا اس سخت صدمہ میں بھی حضور اقدس سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال رہنا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارالارقم میں تشریف فرما تھے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی درخواست کرنا مفصلا مروی ہے حدیث بتمامہ ہماری کتاب "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" [illegible]

کے آخر میں ہے حتی اذا هدات الرجل و سکن الناس خرجتا به یتکئ علیهما حتی ادخلتاه علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قالت فانکب علیه فقبله و انکب علیه المسلمون ورق له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة۔ الحدیث۔

یعنی جب ہلچل موقوف ہوئی اور لوگ سو رہے ان کی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لے کر چلیں بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے یہاں تک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گر پڑے اور بوسہ دینے لگے اور صحابہ نہایت محبت سے ان پر گرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے رقت فرمائی۔ (الریاض النضرۃ ذکر ام الخیر فیصل آباد ۱/ ۷۶)

حضور علیہ السلام نے حضرت عثمٰن غنی کو گلے لگایا

۲۳۔ حافظ ابو سعید شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المنبر ثم قال این عثمان بن عفان فوثب و قال ها انا اذا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنا منه فضمه الی صدره و قبل بین عینیه۔ الحدیث۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا عثمٰن کہاں ہیں عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی حضور میں یہ حاضر ہوں یارسول اللہ فرمایا پاس آؤ پاس حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینہ سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۲۴۔ حاکم صحیح مستدرک با فادۂ تصحیح اور ابو یعلی اپنی مسند اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں اور برہان خجندی کتاب اربعین مسمی بالماء المعین اور عمر بن محمد ملا سیرت میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی نفر من المهاجرین منهم ابوبکر و عمر و عثمن و علی وطلحة و الزبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ینهض کل رجل الی کفوه و نهض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی عثمن فاعتنقه و قال انت ولی فی الدنیا و الاخرة۔

ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

حاضر تھے حاضرین میں خلفاء اربعہ وطلحہ وزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف وسعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھ کر جائے اور خود حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اٹھ کر تشریف لائے ان سے معانقہ کیا اور فرمایا تو میرا دوست ہے دنیا و آخرت میں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۸" (المستدرک باب فضائل عثمن بیروت ۳/۹۷)

۶۵۔ ابن عساکر تاریخ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ وہ اپنے والد ماجد حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجوھما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمن بن عفان و قال قد عانقت اخی عثمن فمن کان لہ فلیعا نقہ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا میں اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا جس کے کوئی بھائی ہو اسے چاہئے اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔ (کنز العمال، ۱۲/۱۹۴)

پارسا عورت وہ ہے جسے کوئی نامحرم مرد نہ دیکھے

۶۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے عرض کی کہ نامحرم شخص اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریۃ بعضھا من بعض او کما ورد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الحبیب و آلہ و بارک و سلم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۸"

تعارف

حلك العيب فی حرمة تسويد الشيب

(سیاہ خضاب کی حرمت کا بیان)

۱۳/ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ کو مختصر جواب کے ساتھ ایک سوال پیش ہوا کہ وسمہ نیل کا جس سے بال سیاہ ہو جائیں جائز ہے یا نہیں اور نیل میں حنا ملا کر لگانا درست ہے یا نہیں ؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام و ممنوع ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ شاہد و ناطق ہیں۔

پھر سیاہ خضاب کی تحریم و تہدید میں ۷ احدیثیں پیش کی گئی ہیں اور احادیث و روایات کی روشنی میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ مطلقاً سیاہ رنگ کی ممانعت ہے تو جو چیز بالوں کو سیاہ کرے خواہ نرا نیل ہو یا مہندی کا نیل یا کوئی تیل غرض کچھ ہو سب ناجائز و حرام ہے اور احادیث کی وعیدوں میں داخل ہے اور وسمہ کی یہ تحقیق کی گئی ہے کہ

وسمہ ایک درخت کا نام ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملاتے ہیں جس سے اس کی سرخی خوب شوخ ہو جاتی ہے ورنہ پھیکی زردی مائل ہوتی ہے۔

احادیث

حك العیب فی حرمة تسوید الشیب

سیاہ خضاب کی ممانعت ووعید پر مشتمل چھ احادیث کریمہ

۶۷۔ امام احمد و مسلم و نسائی وابوداؤد وابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے والد ماجد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی داڑھی خالص سپید دیکھ کر ارشاد فرمایا غیروا ھذا بشیء و اجتنبوا السواد۔

اس سپیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو۔ (مسلم ۲/۱۹۹، باب استحباب خضاب الشیب الخ)

۶۸۔ امام احمد اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں غیروا الشیب و لاتقربوا السواد۔

پیری تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔ (مسلم ۲/۱۹۹، باب استحباب خضاب الشیب الخ)

۶۹۔ امام احمد وابوداؤد و نسائی وابن حبان و حاکم بافادۂ تصحیح اور ضیاء مختارہ اور بیہقی سنن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحوا صل الحمام لایجدون رائحة الجنة

آخر زمانہ میں کچھ لوگ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔ جنگلی کبوتروں کے سینے اکثر سیاہ و نیلگوں ہوتے ہیں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے بالوں اور داڑھیوں کو ان سے تشبیہ دی۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۳۰" حك العیب۔ (نسائی ۲/۲۷۷، النھی عن الخضاب بالسواد)

۷۰۔ ابن سعد عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ

وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ لاینظر الی من یخضب بالسواد یوم القیمۃ۔
جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ (کنز العمال، ۶/۳۲۶)

۷۱۔ ابن عدی کامل میں اور دیلمی مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبغض الشیخ الغربیب۔
بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔ (کنز العمال ۶/۳۲۷)
۷۲۔ طبرانی معجم کبیر اور حاکم مستدرک میں عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں الصفرۃ خضاب المومن و الحمرۃ خضاب المسلم و السواد خضاب الکافر۔
زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافر کا۔ (کنز العمال ۶/۳۲۴)

بالوں کا سفید ہونا نور اسلام کی دلیل ہے
۷۳۔ عقیلی و ابن حبان و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشیب نور من خلع الشیب فقد خلع نور الاسلام۔
سپیدی نور ہے جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا
۷۴۔ حاکم کتاب الکنی والالقاب میں بسند حسن ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا مالم یغیرھا۔
جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔ (کنز العمال، ۶/۳۲۷)
سرخ خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور کالا فرعون کی
۷۵۔ دیلمی و ابن النجار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول من خضب بالحناء والکتم ابراھیم و اول من اختضب بالسواد فرعون۔
سب میں پہلے حنا و کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور

سب میں پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔(کنزالعمال، ۶، ۳۴۴)

کالا خضاب کرنے والا قیامت کے دن روسیاہ ہوگا

۷۶۔ طبرانی کبیر اور ابن ابی عاصم کتاب السنۃ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیمۃ۔

جو سیاہ خضاب کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۱" حک العیب۔(کنزالعمال، ۶، ۳۲۶)

سیاہ خضاب کرنے والا عنداللہ محروم و نامراد ہے

۷۷۔ طبرانی کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس لہ عنداللہ خلاق۔

جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔(کنزالعمال ۶، ۳۲۱)

بہتر جوان اور بدتر بوڑھے کی شناخت

۷۸۔ ابویعلی مسند اور طبرانی کبیر میں واثلہ بن اسقع اور بیہقی شعب الایمان میں انس بن مالک و عبداللہ بن عباس اور ابن عدی کامل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شر کھولکم من تشبہ بشبابکم۔

تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۷۹۔ امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں الخضاب بالسواد منھی عنہ لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر شبابکم من تشبہ بشیوخکم و شر شیوخکم من تشبہ بشبابکم۔

کالے خضاب کی ممانعت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں بہتر جوان وہ ہے جو بوڑھوں کی مشابہت اختیار کرے اور بوڑھوں میں بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی شکل بنائے۔(مولف)(کنزالعمال، ۲۰۰، ۲۴۶)

سیاہ خضاب کی ممانعت پر ایک اور حدیث

۸۰۔ ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔ " فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۱ حک العیب"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ خضاب کیا کرتے تھے

۸۱۔ صحیح بخاری و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں عثمٰن بن عبداللہ بن موہب سے مروی

قال دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت (الینا) شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا (زاد الاخیران) بالحناء و الکتم۔

یعنی میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب مایذکر فی الشیب)

۸۲۔ انہیں عثمٰن بن عبداللہ سے انہیں موئے اقدس کی نسبت صحیح بخاری شریف میں مروی **ان ام سلمة ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔**

یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب مایذکر فی الشیب)

۸۳۔ اسی حدیث میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت یوں ہے **شعرا احمر مخضوبا بالحناء و الکتم۔**

یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے جن پر حنا و کتم کا خضاب تھا۔ " فتاوی رضویہ ج۹، ص ۳۲ "حک العیب۔ (مسند احمد ۷/ ۳۲۱)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ زیب تن فرمایا

۸۴۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی **کما فی حدیث بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرجہ الائمۃ احمد فی المسند و البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن** "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۴" (مسلم ۲/۱۹۰، باب تحریم اناء الذھب الخ)

لوگوں کی دلجوئی ایمان کے بعد دوسری دانشمندی ہے

۸۵۔ حدیث میں ہے **راس العقل بعد الایمان باللہ تعالیٰ مداراۃ الناس۔**

ایمان باللہ کے بعد عقل مندی لوگوں کی دلجوئی کرنا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۸" (کنز العمال، ۳/۲۴۲)

مسجدوں میں روشنی کا ثبوت

۸۶۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی میں سب سے پہلے روشنی کا انتظام کیا تھا ایک مرتبہ ماہ رمضان ایک شب کو امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ پوری مسجد کریم روشنی سے منور و مجلی ہو گئی ہے تو انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی اور کہا **نورت مساجدنا نوراللہ قبرک یا ابن الخطاب۔**

اے ابن خطاب تو نے ہماری مسجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن و تابناک کرے۔ **ملخصاً من ترجمۃ الفارسی۔** (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۰"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک جس پر ریشم کا کام تھا حضرت اسماء نے بطور تبرک و سعادت محفوظ رکھا تھا، حدیث میں ہے

۸۷۔ **فی الشیخین عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا اخرجت جبۃ طیالسیۃ**

علیھا لبنة شبر من دیباج کسروانی و فرجا مکفو فان به فقالت ھذہ جبة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یلبسھا۔

حضرت اسما بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت کا نکالا اس کی پلیٹ ریشمی تھی اور دونوں چاکوں پر کام تھا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ ہے جسے زیب تن فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۱" (مسلم ۲/ ۱۹۰، باب تحریم اناء الذھب)

فتنہ قتل سے شدید ہے

۸۸۔ در حدیث است **الفتنة نائمة لعن اللہ من ایقظھا۔**

فتنہ سورہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۸" (کنز العمال، ۱۱/ ۱۱۸)

چوسر کھیلنا منع ہے اس پر دو حدیثیں

۸۹۔ چوسر (کھیل) کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **من لعب بالنرد شیر فکانما صبغ یدہ فی لحم الخنزیر و دمه۔**

جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت و خون میں رنگا۔ رواہ مسلم۔ (مسلم ۲/ ۲۴۰، باب تحریم النعب بالنرد شیر) (ابوداؤد ۲/ ۶۷۵، باب فی النھی عن اللعب بالنرد)

۹۰۔ دوسری صحیح حدیث میں فرمایا **من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسوله**

جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔ اخرجه احمد و ابوداؤد و ابن ماجة و الحاکم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۷۵، باب فی النھی عن اللعب بالنرد)

خبیث چیزوں کی بیع وشراء پر ایک حدیث

۹۱۔ **احمد و مسلم و ابوداؤد و نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثمن الکلب خبیث و مھر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتے کی قیمت خبیث ہے اور زنا کے عوض جو ملے وہ خبیث اور پچھری سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۴" (ابوداؤد ۲/ ۳۸۶، باب فی کسب الحجام) (بخاری ۱/ ۲۹۸، باب ثمن الکلب)

تعارف

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

(حقوق العباد کا بیان)

۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ حقوق العباد کس قدر ہیں؟
بندہ کے معاف کئے بغیر یہ حق معاف ہو سکتا ہے یا نہیں؟
اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے حق العبد کی تعریف و تقسیم کی
ہے پھر اصل مسئلہ کی حیثیت واقعیہ پر مکمل روشنی ڈالی ہے، چنانچہ آپ حق العبد کی تعریف کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ

"حق العبد ہر وہ مطالبہ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ کسی کے لئے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و
آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول و فعل اور ترک سے کسی کے دین و آبرو، جان و مال اور جسم یا
صرف قلب کو پہنچایا جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ **دیون** **مظالم**

دیون، میں تمام صور عقود و مطالبہ مالیہ داخل ہیں جیسے مزدور کی اجرت، خریدی ہوئی چیز
کی قیمت اور بیوی کا مہر وغیرہ۔

مظالم، قول و فعل کے ذریعہ کسی بندے کو آزار و نقصان پہنچانا جیسے کسی کو گالی دینا،
غیبت کرنا وغیرہ

ان دونوں قسموں میں سے جو امر جہاں پایا جائے اسے حق العبد میں شمار کیا جائے گا۔
پھر حق کسی قسم کا ہو جب تک صاحب حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا۔
حقوق اللہ میں تو ظاہر ہے کہ اس کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کوئی نہیں۔
اور حقوق العبد میں بھی مالک دیان عزوجل نے اپنے دار العدل کا یہی ضابطہ و قاعدہ رکھا ہے
کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہو گا، اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و مال اور
حقوق سب کا مالک ہے مگر اس کی رحمت و لطافت ہے کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھ

ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۸" اعجب الامداد۔ (مسلم ۲/ ۳۲۰، باب تحریم الظلم) (آثار الحشر ۳/ ۲۸)

۹۴۔ ایک روایت میں فرمایا حتی للذرۃ من الذرۃ

یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائے گا۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح۔ (مسند احمد ۳/ ۱۳۴)

روز قیامت مفلس کون ہوگا؟

۹۵۔ حدیث صحیح مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولامتاع فقال ان المفلس من امتی من یأتی یوم القیمۃ بصلاۃ و صوم و زکوٰۃ و یاتی قدشتم ھذا و قد قذف ھذا و اکل مال ھذا و سفک دم ھذا و ضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ و ھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ماعلیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے زکوٰۃ لے کر آئے اور یوں آئے اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈالے گئے پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ (مسلم ۲/ ۳۲۰، باب تحریم الظلم) (ترمذی ۲/ ۶۷، باب ماجاء فی شان الحساب و القصاص)

غیبت کی معصیت بھی حقوق العباد میں سے ہے

۹۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الغیبۃ اشد من الزنا۔

غیبت زنا سے سخت تر ہے کسی نے عرض کی یہ کیونکر، فرمایا الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ و ان صاحب الغیبۃ لایغفرلہ حتی یغفرلہ صاحبہ۔

زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و الطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عبداللہ و ابی سعید الخدری و البیھقی عنھما عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۴۹" اعجب الامداد (کنز العمال ج۳، ۳۳۳)

والدین و اولاد بھی ایک دوسرے کے حقوق میں گرفتار ہوں گے حدیث میں ہے

۹۷۔ الطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول انہ یکون للوالدین علی ولدھما دین فاذا کان یوم القیمۃ یتعلقان بہ فیقول انا ولد کما فیودان و یتمنیان لو کان اکثر من ذلک۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا روز قیامت اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں وہ تمنا کریں گے کاش اور زیادہ ہوتا۔ یعنی اگر دین زیادہ ہوتا تو اس کے عوض یہاں نیکیاں زیادہ ملتیں۔

رب کریم کے حقوق العباد معاف کرانے کی ایک انوکھی تدبیر

۹۸۔ حدیث میں ہے بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذ رأیناہ ضحک حتی بدت ثنایاہ فقال لہ عمر ما اضحکک یا رسول اللہ بابی انت و امی۔

یعنی ایک دن حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ارشاد فرمایا رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزۃ فقال احدھما وفاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبکاء ثم قال ان ذلک لیوم عظیم یحتاج الناس الی ان یحمل عنھم من اوزارھم فقال اللہ للطالب ارفع بصرک فانظر فرفع فقال یا رب اری مدائن من ذھب و قصوراً من ذھب مکللۃ باللؤلوء لای نبی ھذا او لای صدیق ھذا او لای شھید ھذا قال لمن اعطی الثمن قال یا رب و من یملک ذلک قال انت تملکہ قال بماذا قال بعفوک عن اخیک قال یا رب فانی قد عفوت عنہ قال اللہ تعالیٰ فخذ بید اخیک و ادخل الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلک اتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیمۃ۔

دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے ایک نے عرض کی۔ اے رب میرے میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے

لے، رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں مدعی نے عرض کی اے رب میرے تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا بیشک وہ دن بڑا سخت ہے لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں، مولیٰ عزوجل نے فرمایا نظر اٹھا کر دیکھ اس نے نظر اٹھائی کہا اے رب میرے میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے اور محل کے محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے یہ کس نبی کے ہیں یا کس صدیق یا کس شہید کے، مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اس کے ہیں جو قیمت دے. کہا اے رب میرے بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے فرمایا تو عرض کی کیونکر فرمایا یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کر دے کہا اے رب میرے یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا۔ رواہ الحاکم فی المستدرك و البیهقی فی کتاب البعث و النشور وابویعلی فی مسنده و سعید بن منصور فی سننه عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۴۹"۔ اعجب الامداد۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت بندوں کے آپس مظالم و معاصی ختم فرمادے گا

۹۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا التقی الخلائق یوم القیمة نادی منادیا اهل الجمع تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزت جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا اے مجمع والو اپنے مظلوموں کا تدارک کر لو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن انس ایضا رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۰" اعجب الامداد۔

۱۰۰۔ حدیث میں ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا ان الله یجمع الاولین و الاخرین فی صعید واحد ثم ینادی مناد من تحت العرش یا اهل التوحید ان الله عزوجل قد عفاعنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضهم بعض فی ظلامات فینادی منادیا اهل التوحید لیعف بعضکم عن بعض و علی الثواب۔

یعنی بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا پھر زیر عرش سے منادی ندا کرے گا اے توحید والو مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حقوق معاف فرمائے لوگ

کھڑے ہو کر آپس کے مظلوں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے منادی پکارے گا اے توحید والو ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔ رواہ ایضا عن ام هانی رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۰" اعجب الامداد۔

بندوں کے باہمی حقوق کی تلافی اور اس پر ثواب کی ضمانت اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے گا۔

۱۰۱۔ ابن ماجہ اپنی سنن میں کاملا اور ابو داؤد مختصرا اور امام عبداللہ بن امام احمد زوائد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابو یعلیٰ مسند اور ابن حبان ضعفا اور ابن عدی کامل اور بیہقی سنن کبریٰ و شعب الایمان و کتاب البعث والنشور اور ضیا مقدسی بافادہ تصحیح صحیح مختارہ میں حضرت عباس بن مرداس اور امام عبداللہ بن مبارک بسند صحیح اور ابو یعلیٰ و ابن منیع بوجہ آخر حضرت انس بن مالک اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء اور امام ابن جریر طبری تفسیر اور حسن بن سفیان مسند اور ابن حبان ضعفا میں حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم اور عبدالرزاق مصنف اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبادہ بن صامت اور دار قطنی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ اور ابن مندہ کتاب الصحابہ اور خطیب تلخیص المتشابہ میں حضرت زید جد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بطرق عدیدہ والفاظ کثیرہ و معانی متقاربہ راوی و هذا حديث الامام عبدالله بن المبارك عن سفين الثوری عن زبير بن عدی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال وقف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعرفات وقد كادت الشمس ان توب فقال يا بلال انصت لی الناس فقال انصتوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانصت الناس فقال یا معشر الناس اتانی جبریل آنفا فاقرانی من ربی السلام و قال ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر و ضمن عنهم التبعات فقام عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقال یا رسول الله هذا لنا خاصة قال هذا لكم و لمن اتی من بعدكم الی یوم القیمة فقال عمر بن الخطاب كثر خیرالله و طاب۔

یعنی حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا اس وقت ارشاد ہوا اے بلال لوگوں کو میرے لئے خاموش کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر پکارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوئے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا اے لوگو ابھی جبریل نے حاضر ہو کر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہنچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی

مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یارسول اللہ کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔

سمندر میں جہاد کرنے والا اگر ڈوب کر شہید ہو جائے تو بندوں کے سب مطالبے جو اس پر تھے اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔

۱۰۲۔ ابن ماجہ سنن اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ اور ابونعیم حلیہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب اور شیرازی کتاب الالقاب میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی و اللفظ لابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغفر لشہید البر الذنوب کلھا الا الدین و یغفر لشہید البحر الذنوب والدین۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ و حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۱" اعجب الامداد۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۰۴، باب فضل غزو البحر)

جس مسلمان کو ظالم گرفتار کر کے بیکسی کی حالت میں قتل کرے اس پر حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا ہے

۱۰۳۔ بزار ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الصبر لایمر بذنب الا محاہ۔

قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے

۱۰۴۔ نیز بزار ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الرجل صبرا کفارۃ لما قبلہ من الذنوب۔

آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے

بدعتی جس طرح بھی قتل کیا جائے وہ شہید نہ ہو گا کہ شہادت کے لئے ایمان شرط ہے۔

۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو ان صاحب بدعۃ مکذبا

بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن و المقام لم ینظر اللہ فی شئ من امرہ حتی یدخلہ جھنم۔

اگر کوئی بدمذہب تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ رواہ ابو لفرج فی العلل من طریق کثیر بن سلیم تاانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۵۱" عجب لامدد۔

جس نے شرعی ضرورت کے لئے دین لیا اور ادا کی فکر میں رہا مگر ادا نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ یہ حق بھی معاف فرما کر اپنے ذمہ کرم و عطا پر لے گا

۱۰۶۔ احمد و بخاری و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ اور طبرانی معجم کبیر میں بسند صحیح حضرت میمون کردی اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں حضرت ابوامامہ باہلی اور احمد و بزار و طبرانی و ابونعیم بسند حسن حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق اور ابن ماجہ و بزار حضرت عبداللہ بن عمرو اور بیہقی مرسلا قاسم مولائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و اللفظ لمیمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادان دینا ینوی قضاءہ اداہ اللہ عنہ یوم القیمۃ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی دین کا معاملہ کرے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔ (کنز العمال ۶/ ۱۲۶)

۱۰۷۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ مستدرک میں یہ ہیں حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں من تداین بدین و فی نفسہ و فاءہ ثم مات تجاوز اللہ عنہ و ارضی غریمہ بما شاء۔

جس نے کوئی معاملہ دین کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔ نیک و جائز کام کی قید حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ظاہر ہے کہ اس میں ضرورت جہاد و ضرورت تجہیز و تکفین مسلمان و ضرورت نکاح کو ذکر فرمایا۔ (کنز العمال ۶/ ۱۲۸)

۱۰۸۔ بخاری تاریخ اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک میں راوی حضور سید عالم صلی

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینہ مالم یکن دینہ فیما یکرہ اللہ۔

بیشک اللہ تعالیٰ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔ (ابن ماجہ ۲/۱۷۵، باب من ادان دینا الخ)

۱۰۹۔ ابن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کی حدیث میں ہے) کہ رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ تلف نہ رہ گیا بلکہ اتی علی اما حرق و اما سرق و اما وضیعۃ۔ آگ لگ گئی یا چوری ہوگئی یا تجارت میں ٹوٹا پڑا یوں رہ گیا، مولیٰ عزوجل فرمائے گا صدق عبدی فانا احق من قضی عنک۔

میرا بندہ سچ کہتا ہے سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلہ میزان میں رکھ دے گا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۲، عجب الامداد" (کنزالعمال ۶/۱۳۸)

مقربین سے اگر کوئی تقصیر واقع ہو تو اللہ تعالیٰ وقوع تقصیر سے پہلے اسے معاف فرمادیتا ہے

حدیث قدسی میں رب عزوجل فرماتا ہے

۱۱۰۔ قد اعطیتکم من قبل ان تسألونی و قد اجبتکم من قبل ان تدعونی و قد غفرت لکم من قبل ان تعصونی۔

میں نے تم کو تمہارے مجھ سے سوال کرنے سے پہلے ہی دیدیا اور تمہاری دعا قبول کی تمہارے دعا کرنے سے پہلے اور تم کو معاف کر دیا تقصیر سے پہلے۔ (مولف)

صحابہ کی لغزشیں اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ رحمت میں لے کر معاف فرمادے گا اور انہیں جنت میں عالیشان مکان عطا فرمائے گا

۱۱۱۔ حدیث میں ہے ستکون لاصحابی زلۃ یغفر اللہ لھم لسابقتھم معی۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے بعض صحابہ سے لغزش ہوگی (یعنی آپسی مشاجرات) جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اس وجہ سے کہ انہوں نے میرا ساتھ دیا (مولف) (بلکہ مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لے کر ارباب حقوق

کو حلم تجویز فرمائے گا اور باہم صفائی کرا کر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ منہ)

۱۱۲۔ اسی مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے اعملوا ماشئتم قد غفرت لکم۔

جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا

۱۱۳۔ انہیں کے اکابر سادات سے حضرت عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا ما علی عثمٰن مافعل (عمل) بعد ھذہ ماعلی عثمٰن مافعل (عمل) بعد ھذہ۔

آج عثمٰن کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمٰن کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۲" اعجب الامداد۔(ترمذی ۲/۲۱۱ مناقب عثمان بن عفان)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

نوافل کے ذریعہ سے بندے کو تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور اس سے خدائی قدرتوں کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں

۱۱۴۔ صحیح بخاری شریف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب العزت تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی یبطش بہا و رجلہ التی یمشی بہا۔

یعنی میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے پھر جب میں اسے دوست رکھتا ہوں تو میں خود اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں جس سے چلتا ہے۔ فتاوی رضویہ ج۹ ص [illegible] (بخاری ج۲ ص ۹۶۳ [illegible])

رضائے رب رضائے والدین میں مضمر ہے

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طاعۃ اللہ طاعۃ الوالد معصیۃ اللہ معصیۃ الوالد۔

اللہ کی اطاعت ہے والد کی اطاعت اور اللہ کی معصیت ہے والد کی معصیت [illegible]

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مجمع الزوائد ج۲ ص ۹۱)

والدین کی فرمانبرداری باعث دخول جنت اور نافرمانی دخول نار کا سبب ہے [illegible]

۱۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہما جنتک و نارک۔ [illegible]

ماں باپ تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں۔ [illegible]

تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹، باب بر الوالدین)

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فاضع ذلک الباب او احفظہ۔

والد جنت کے سب دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تو چاہے تو اس دروازہ کو اپنے ہاتھ سے کھو دے خواہ نگاہ رکھ۔ رواہ الترمذی و صححہ و ابن ماجۃ و ابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۲/ ۱۲، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین) (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹، باب بر الوالدین)

۱۱۸۔ حدیث میں ہے ایک جوان نزع میں تھا اسے کلمہ تلقین کرتے تھے نہ کہا جاتا تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا کہہ لاالہ الا اللہ عرض کی نہیں کہا جاتا معلوم ہوا کہ ماں ناراض ہے اسے راضی کیا تو کلمہ زبان سے نکلا۔ رواہ الامام احمد و الطبرانی عن عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۵/ ۱۷)

نیک اولاد وہ ہے جو باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابر البر صلۃ الولد اهل ود ابیہ۔ بیشک سب نکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۸" (مسلم ۲/ ۳۱۴، باب فضل صلۃ اصدقاء الاب الخ)

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماں باپ کے ساتھ نکوکاری کے طریقوں میں یہ بھی شمار فرمایا واکرام صدیقھما۔

ان کے دوست کی عزت کرنا۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ و ابن حبان فی صحاحھم عن مالک بن ربیعۃ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۹" (ابوداؤد ۲/ ۷۰۰، باب فی بر الوالدین) (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹، باب صل من کان ابوک یصل)

والدین میں سے کس کا حق زیادہ ہے؟

۱۲۱۔ اس سلسلے میں بہت حدیثیں دلیل ہیں کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زائد ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سالت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای الناس اعظم حقا علی المراۃ قال زوجھا قلت فای الناس حقا علی الرجل قال امہ۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا۔ میں نے عرض کی اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا اس کی ماں کا۔ رواہ البزار بسند حسن و الحاکم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۹" (الترغیب و الترھیب، ۳/ ۵۳، ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

۱۲۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک۔

ایک شخص نے خدمت اقدس حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیرا باپ۔ رواہ الشیخان فی صحیحیھما۔ (بخاری ۲/ ۸۸۳، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بابیہ۔

میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔ رواہ الامام احمد و ابن ماجۃ و الحاکم و البیہقی فی السنن عن ابی سلامۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۵۹" (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۸، باب بر الوالدین)

مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز و گناہ ہے

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ۔

جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۴/ ۳۶۱)

۱۲۵۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یقولون یثرب وھی المدینۃ۔

وہ (منافقین) اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔ رواہ الشیخان عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/ ۴۴۴، باب المدینۃ تنفی خبثھا الخ)

۱۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ سمی المدینة طابة۔
بیشک اللہ عزوجل نے مدینے کا نام طابہ رکھا۔ رواہ الائمة احمد و مسلم و النسائی عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۶۱" (مسلم ۱/ ۴۴۵، باب المدینة تنفی خبثها الخ)

مردوں کے لئے ریشم کی حرمت پر چند حدیثیں

۱۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتلبسوا الحریر فانه من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الاخرة۔
ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔ رواہ الشیخان عن امیرالمومنین و النسائی و ابن حبان و الحاکم و صححه عن ابی سعید الخدری و الحاکم عن ابی هریرة و ابن حبان عن عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین۔ (نسائی ۲/ ۲۹۶، التشدید فی لبس الحریر الخ)

۱۲۸۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لبسه فی الدنیا لم یدخل الجنة۔
جو دنیا میں ریشم پہنے گا جنت میں نہ جائے گا۔ رواہ عن امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۶۴" (نسائی ۲/ ۲۹۶، التشدید فی لبس الحریر الخ)

۱۲۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما یلبس الحریر (فی الدنیا) من لاخلاق له فی الاخرة۔
(دنیا میں) ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ رواہ الشیخان و اللفظ للبخاری۔ (بخاری ۲/ ۸۶۷، باب لبس الحریر)

۱۳۰۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من لبس ثوب حریر البسه اللہ عزوجل یوم القیمة ثوبا من النار۔
جو ریشم پہنے گا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔ رواہ احمد والطبرانی عن جویرة رضی اللہ تعالیٰ عنها۔ (مسند احمد ۶/ ۴۵۷)

۱۳۱۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں من لبس ثوب حریر البسه اللہ تعالیٰ یوما من نار و لکن لیس من ایامکم و لکن من ایام اللہ الطوال۔

جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا وہ دن تمہارے دنوں میں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان لمبے دنوں سے یعنی ہزار برس کا ایک دن۔ رواہ الطبرانی "فتوی رضویہ، ج ۹، ص ۶۵" (کنز العمال، ۱۹/۲۲۱)

۱۳۲۔ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا لیا پھر فرمایا ان هذين حرام على ذكور امتي۔

بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ رواہ ابو داؤد و النسائی "فتوی رضویہ، ج ۹، ص ۶۵" (ابو داؤد ۲/ ۵۶۱، باب فی الحریر للنساء)

ذریعہ حرام سے روزی حاصل کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۱۳۳۔ اخرج عبدالرزاق فی مصنفه عن یحییٰ بن العلاء عن بشر بن نمير عن مكحول ثنا يزيد بن عبد ربه عن صفوان بن امية رضي الله تعالیٰ عنه قال كنا عند رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فجاً عمرو بن قرة فقال يا رسول الله ان الله كتب على الشقوة و ما اراني ارزق الا من دني يكتفي فاذن لي في الغناء من غير فاحشة فقال لااذن لك ولا كرامة و لانعمة ابتغ على نفسك وعيالك حلالا فان ذلك جهاد في سبيل الله و اعلم ان عون الله تعالیٰ مع صالحي التجار۔ هكذا اخرجه في معرفة الصحابة من طريق الحسن بن ابي الربيع عن عبدالرزاق ذكره الحافظ في الاصابة۔

یعنی عمرو بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ میں بہت تنگ حال رہتا ہوں اس حیلہ (یعنی غناء۔ گانا) کے سوا دوسری صورت سے مجھے رزق ملتا معلوم نہیں ہوتا مجھے ایسے گانے کی اجازت فرمادیجئے جس میں کوئی امر خلاف حیا نہیں، فرمایا اصلاً کسی طرح اجازت نہیں اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے حلال روزی تلاش کرو کہ یہ بھی راہ خدا میں جہاد ہے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ۔

رزق حلال طلب کرنے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۳۴۔ حدیث حسن میں ہے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علی آلہ فرماتے ہیں طلب الحلال واجب على كل مسلم۔

رزق حلال کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن انس

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال،۴؍۲)

۱۳۵۔ **الامام احمد بسند جید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیذھب بہ الی الجبل فیحتطب ثم یاتی بہ فیحملہ علی ظھرہ فیاکلہ خیر لہ من ان یسأل الناس ولان یاخذ ترابا فیجعلہ فی فیہ خیر لہ من ان یجعل فی فیہ ماحرم اللہ علیہ۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی قسم آدمی رسی لے کر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے ان کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اسے بیچ کر کھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالے سے بہتر ہے۔" فتاویٰ رضویہ،ج۹،ص ۳۔" (مسند احمد ۲؍۵۰۶)

آدمی کی شرافت یہ ہے کہ وہ عزت کی بات قبول کرے حدیث میں ہے

۱۳۶۔ **سعید بن منصور فی سننہ عن سفین بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وسادۃ فقعد علیھا و قال لایابی الکرامۃ الاحمار۔ ورواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ۔**

امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی کہیں تشریف فرما ہوئے صاحب خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی امیر المومنین اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کرے گا۔" فتاویٰ رضویہ ج۹،ص ۴۔"

قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے دعوت اور خوان نعمت ہے۔

۱۳۷۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان ھذا القرآن مأدبۃ اللہ فاقبلوا مأدبتہ مااستطعتم۔**

بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کی دعوت قبول کرو۔رواہ الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال، ۳؍۱۹)

۱۳۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **کل مودب یحب ان یؤتی ادبہ و ادب اللہ القرآن فلا تھجروہ۔**

ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۷" (کنزالعمال، ۱/ ۴۵۸)

بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی اس پر دو حدیثیں

۱۳۹۔ بخاری وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الى مجالسهم التي كانوا يجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا هلك اولئك و نسخ العلم عبدت۔

(ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر) قوم نوح کے صالحین کے نام تھے جب یہ لوگ انتقال کر گئے تو شیطان نے لوگوں کو ورغلایا کہ ان لوگوں کی جائے نشست میں کچھ مجسمے نصب کئے جائیں اور انہیں صالحین کے نام پر ان مجسموں کے بھی نام رکھے جائیں (تاکہ ان صالحین کی یاد باقی رہے) تو لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن ان کی ابھی پرستش نہیں ہوئی مگر جب یہ لوگ مر گئے اور بعد کے لوگوں کو حقیقت حال کی معلومات نہ رہی تو ان مجسموں کی پوجا ہونے لگی۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۳۲، باب ودا و لاسواعا الخ)

۱۴۰۔ فاکہی عبداللہ بن عبید بن عمیر سے راوی قال اول ماحدثت الاصنام على عهد نوح و كانت الابناء تبر الاباء فمات رجل منهم فجزع عليه ابنه فجعل لا يصبر عنه فاتخذ مثالا على صورته فكلما اشتاق عليه نظره ثم مات ففعل به كما فعل ثم تابعوا على ذلك فمات الاباء فقال الابناء مااتخذ هذه آباؤنا الا انها كانت آلهتهم فعبدوها۔

بت پرستی کی ابتدا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی چونکہ بیٹے باپ کے پیرو ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی مر گیا، اس کے بیٹے نے اس پر آہ و فغاں کیا اور اس پر صبر نہیں کر پایا تو اس نے اس کی صورت کی ایک تمثیل بنائی، جب اس کے دیکھنے کا مشتاق ہوتا تو اسے دیکھ لیتا، پھر وہ بھی جب مر گیا تو اس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوا جیسا اس نے کیا تھا یہاں تک کہ لوگ اسی رسم پر قائم رہے اور ان کے آباء مر گئے تو ان کے بیٹوں نے کہا کہ ہمارے آباء نے یہ پرستش کے لئے بنایا پس ان کے بیٹے ان مجسموں کی پوجا کرنے لگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۶۴"

سلام کرتے وقت جھکنا نہ چاہئے کہ حدیث میں ہے

۱۴۱۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند الترمذی قال اینحنی له قال لا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کیا سلام کرتے وقت جھکنا چاہیے تو فرمایا
کہ نہیں۔ (مولف) (ترمذی ۲/ ۹۲، باب ماجأ فی المصافحة)

مقربین بارگاہ کے دست و پا چومنا جائز ہے

۱۴۲۔ امام بخاری در ادب مفرد و امام ابوداؤد در سنن و بیھقی از زارع بن
عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کنند فجعلنا نتبادر فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیه وسلم و رجله۔

(یعنی جب وفد عبدالقیس بارگاہ رسالت میں پہنچا دور سے جمال جہاں آراء پر نظر پڑی
لوگوں نے بے تابانہ اپنے آپ کو سواریوں سے گرادیا اور دوڑتے ہوئے آئے) پھر ہم حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست و پا چومنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے۔ (مولف)

(ابوداؤد ۲/ ۷۰۹، باب قبلة الرجل)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعائے رحمت سے زوجین میں الفت ہوگئی حدیث
میں ہے

۱۴۳۔ البیھقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان امراۃ شکت زوجها النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال اتبغضنیه قالت نعم قال ادنیار ؤ سکما فوضع جبهتها
علی جبهة زوجها ثم قال اللهم الف بینهما و حبب احدهما الی صاحبه ثم لقیته المراة
بعد ذلك فقبلت رجلیه فقال کیف انت و زوجك قالت ماطارف و لاتالد و لاولد باحب
الی منه فقال اشهد انی رسول اللہ قال عمر و انا اشهد انك رسول اللہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے ایک عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی حضور نے فرمایا کیا تم اس کو مبغوض رکھتی ہو یعنی برا
جانتی ہو عرض کی ہاں حضور نے فرمایا دونوں اپنے اپنے سر میرے قریب لاؤ پھر حضور نے عورت
کی پیشانی کو اس کے شوہر کی پیشانی پر رکھا اور فرمایا اے اللہ ان دونوں کے درمیان محبت و الفت
استوار فرمادے، پھر کچھ دنوں کے بعد عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
ملاقات کی اور قدمان مبارک کو بوسہ دیا حضور نے فرمایا کہ تم اور تمہارے شوہر کیسے ہو عرض کی
کوئی نیا اور کہنہ اور کوئی لڑکا مجھے ان سے زیادہ محبوب نہیں ہے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور

میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۶۶"
(دلائل نبوۃ، ص ۳۰۷)

درخت نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حدیث میں ہے

۱۴۴۔ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد ان رجلا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ازنی شیأ ازداد بہ یقیناً فقال اذھب انی تلک الشجرۃ فادعھا فذھب الیھا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدعوک فجأت حتی سلمت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لھا ارجعی فرجعت قال ثم اذن فقبل راسہ و رجلیہ و قال لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا۔

ایک آدمی نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یارسول اللہ مجھے کچھ ایسی چیز دکھائیے کہ میرا یقین بڑھے، حضور نے فرمایا کہ جاؤ اس درخت کو بلا لاؤ، اس شخص نے اس درخت کے پاس جاکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھے بلا رہے ہیں وہ درخت آیا اور حضور کو سلام کیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا جاؤ واپس جاؤ اس شخص نے حضور سے ہاتھ پاؤں چومنے کی اجازت مانگی پھر اس نے حضور کے سر مبارک اور قدمان مبارک کا بوسہ دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کے لئے سجدے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ وہ شوہروں کو سجدہ کریں۔ (مولف)
"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۶۶"۔ (دلائل النبوۃ، ص ۳۵۰)

داڑھی کا طول فاحش حد اعتدال سے خارج اور خلاف سنت و مکروہ ہے اور ایک مشت سے جو زیادہ ہو اس کا تراشنا جائز ہے اس پر چند حدیثیں

۱۴۵۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **من سعادۃ المرأ خفۃ لحیتہ۔** آدمی کی سعادت سے ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی یہ کہ بیحد دراز نہ ہو۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابن عدی فی الکامل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

۱۴۶۔ امام محمد کتاب الآثار میں فرماتے ہیں **اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ کان یقبض علی لحیتہ ثم یقص ماتحت القبضۃ۔**
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ریش مبارک اپنی مٹھی میں لے کر جس قدر زیادہ

یعنی ایک مشت سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔(مولف)
ہوتی کم فرمادیتے۔ رأیت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما
۱۴۷۔ ابوداؤد ونسائی مروان بن سالم سے راوی
یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف۔
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ریش مبارک مٹھی میں لیتے جو زیادہ ہوتی کاٹ دیتے۔ (مولف)
کان ابوهریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه یقبض
۱۴۸۔ مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ میں ہے
علی لحیته فیاخذ مافضل من القبضة۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر جو زیادہ ہوتی کم کردیتے
تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۶۹"

۱۴۹۔ جامع ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یاخذ من لحیته من عرضها و طولها۔
یعنی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے بال طول و عرض سے لیتے
تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۷۰" (ترمذی ۲/ ۱۰۵، باب ماجاء فی الاخذ من اللحیة)

سفید مرغ کے بارے میں ایک حدیث

۱۵۰۔ حدیث میں خروس سپید پالنے کی ترغیب ہے۔ البیهقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الدیک یوذن بالصلوٰة من اتخذ دیکا ابیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان وساحر و کاهن۔
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ نماز کیلئے اذان دیتا ہے یعنی بانگ دیتا ہے جس نے سپید مرغ پالا تو تین چیزوں کے شر سے محفوظ رہا شیطان، جادوگر اور کاہن کے شر سے۔
(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۷۱"

لوگوں سے ان کے مقام ومرتبہ کے اعتبار سے برتاؤ کریں اس پر دو حدیثیں

۱۵۱۔ ذکر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها ان تنزل منازلهم۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے مرتبہ کے اعتبار سے برتاؤ کریں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۷۴"

۱۵۲۔ ابوداؤد فی سننه عن میمون بن ابی شبیة ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها مر بها رجل علیه ثیاب و هیأة فاقعدته فاکل فقیل لها فی ذلک فقالت قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ایک خوش لباس والا آدمی گزرا تو اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ (اور ایک سائل گزرا تو اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے بارے میں استفسار ہوا تو فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷۳" (ابوداؤد ۲/ ۶۶۵، باب فی تنزیل الناس منازلھم)

کسی مکان کا دروازہ کھلا ہو تو اس کی طرف دیکھنا منع ہے حدیث میں ہے

۱۵۳۔ فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقؤا عینہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کے گھر میں بے اس کی اجازت کے جھانکے تو گھر والوں کو اس کی آنکھیں پھوڑنی جائز ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷۶" (مسلم ۲/ ۲۱۲، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ)

شادی کے موقع پر چھوٹی بچیوں کا دف بجا بجا کر گانا جائز ہے

۱۵۴۔ اخرج الامام البخاری فی صحیحہ من الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلس منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف و یندبن من قتل من ابائی یوم بدر۔ الحدیث۔

ربیع بنت معوذ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زفاف کے وقت تشریف لائے تو میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تمہارا میرے پاس بیٹھنا تو کچھ کنواری لڑکیاں دف بجانے لگیں اور بدر کے دن ہمارے آباء میں سے جو مقتول ہوئے ان پر رونے لگیں۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۷۳، باب ضرب الدف فی النکاح و الولیمۃ)

شادی کی تقریب میں انصار کرام گانے کو پسند کرتے ہیں

۱۵۵۔ و اخرج ایضا عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا زفت امرأۃ الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما کان معکم لھو

فان الانصار یعجبھم اللھو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو انصار کے ایک آدمی کے پاس زفاف کے لئے بھیجا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کھیل کا سامان نہیں ہے؟ جب کہ انصار کھیل کو (جو جائز ہیں) پسند کرتے ہیں۔ (مولف) (بخاری ۲/۷۷۵، باب النسوۃ اللاتی یھدین المراۃ الخ)

مدینہ منورہ میں شادیوں کے موقع پر ایک عورت گایا کرتی تھی

۱۵۶۔ اخرج القاضی المحاملی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی ھذا الحدیث انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اتعرفیھا یا زینب لامرأۃ کانت تغنی بالمدینۃ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے زینب اس عورت کو جانتی ہو جو مدینہ میں گایا کرتی تھی۔ (مولف)

انصار کرام غزل گوئی کو پسند کرتے ہیں

۱۵۷۔ اخرج ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال انکحت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ذات قرابۃ لھا من الانصار فجأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اھدیتم الفتاۃ قالوا نعم قال ارسلتم معھا من تغنی قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الانصار قوم فیھم غزل فلو بعثتم معھا من یقول اتیناکم اتیناکم، فحیانا و حیاکم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصار کے ایک رشتہ دار کا نکاح کرایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے لڑکی کو کچھ ہدیہ دیا ہے، عرض کی ہاں پھر حضور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجو یعنی چھوٹی بچی کو، حضرت عائشہ نے کہا کہ نہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار تو غزل گوئی کو پسند کرتے ہیں یعنی وہ غزل جو ہزل آمیز نہ ہو، کاش تم اس کے ساتھ ان کو بھیجتے جو کہتے ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ (مولف) (ابن ماجہ ۱/۱۳۸، باب الغناء والدف)

حلال و حرام کے مابین فرق کرنے والی دو آوازیں

۱۵۸۔ اخرج احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة عن محمد بن طالب الجمعی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فصل مابین الحلال و الحرام الصوت والدف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وحرام کے درمیان فرق کرنے والی چیز (گانے بجانے کی چیزوں میں) آواز اور دف ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۸" (ابن ماجہ ۱/ ۱۳۸، باب اعلان النکاح)

دوسرے کا خط اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا منع ہے

۱۵۹۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار۔

جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔ رواہ ابوداؤد فی سننہ و الحاکم و صححہ و ابن منیع فی مسندہ۔

بغیر اجازت کسی کے دروازے کا پردہ اٹھا کر جھانکنا منع ہے۔

۱۶۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما رجل کشف سترا فادخل بصرہ قبل ان یوذن فقد اتی حدا لایحل ان یاتیہ و لو ان رجلا فقأ عینہ لھدرت۔

جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے، جو اسے جائز نہ تھی اور کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔ رواہ الامام احمد فی مسندہ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۶" (مسند احمد ۹/ ۲۳۱)

جلق کرنا ناجائز وحرام ہے

۱۶۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ناکح الید ملعون۔

جلق لگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

اگر جوان آدمی اسلام قبول کرے اور ختنہ کی طاقت رکھے تو ضرور کرے۔

۱۶۲۔ حدیث میں ہے ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الق عنک شعر الکفر و اختتن۔

زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد عن عثیم بن کلیب

الحضرمی الجھنی عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۰" (مسند احمد ۴/ ۴۲۵)

پائجامہ اچھا اور عمدہ لباس ہے اور حضور نے اس کے پہننے والے کے لئے دعا کی ہے

۱۶۳۔ حدیث میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے عرض کی کیا حضور پاجامہ پہنتے ہیں فرمایا اجل فی السفر و الحضر و باللیل و النھار فانی امرت بالستر فلم اجد شیأ استر منہ۔

ہاں سفر و حضر میں شب و روز پہنتا ہوں اس لئے کہ مجھے ستر کا حکم ہوا میں نے اس سے زیادہ ساتر کسی شئ کو نہ پایا۔ رواہ ابویعلی و ابن حبان فی الضعفاء و الطبرانی فی الاوسط و الدار قطنی فی الافراد و العقیلی فی الضعفاء عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان اباالفرج اوردہ علی عادتہ فی الموضوعات و الصواب کما بینہ الامام السیوطی و اقتصر علیہ الحافظ ابن حجر وغیرہ انہ ضعیف فقط تفرد بہ یوسف بن زیادۃ الواسطی آہ۔

ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔ رواہ الائمۃ احمد و الاربعۃ و ابن حبان و صححہ عن سوید بن قیس و احمد و النسائی فی قصۃ اخری عن مالک بن عمیرۃ الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۳"

۱۶۴۔ رواہ ابونعیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول من لبس السراویل ابراھیم الخلیل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میں پہلے جس نے پاجامہ پہنا ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ ہیں۔

۱۶۵۔ رواہ الترمذی و العقیلی فی الضعفاء و ابن عدی و الدیلمی عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ بلفظ اللھم اغفر للمتسرولات من امتی یا ایھا الناس اتخذوا السراویلات فانھا من استر ثیابکم و خصوصاً من نسائکم۔ و فی الحدیث قصۃ و فی اسانید مقال ربما یتقوی بتعدد طرقہ خلافا لصنیع ابی الفرج۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت سے پاجامہ پہننے والی عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کی اور مردوں کو تاکید فرمائی کہ خود بھی پہنیں اور اپنی عورتوں کو پہنائیں کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۳" (کنز العمال ۱۹/ ۲۳۴)

پانی یا شربت کی سبیل لگانا جائز و مستحب اور کار ثواب ہے اور اس سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کثرت ذنوبك فاسق المأ تتناثر کما یتناثر الورق من الشجر فی الریح العاصف۔

جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے۔ رواہ الخطیب عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۸" (کنز العمال ۳/ ۱۲۰)

اعلان نکاح کے لئے شادیوں میں چھوٹی لڑکیوں کو گانا جائز ہے حدیث میں ہے

۱۶۷۔ اخرج الطبرانی عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال لقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جواری یغنین و یقلن حیوتانحیکم فقال لاتقولوا ھکذا و لکن قولوا حیانا و حیاکم فقال رجل یا رسول اللہ ترخص الناس فی ھذا قال نعم انه نکاح لاسفاح۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات کچھ نو خیز لڑکیوں سے ہوئی جو گا رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں ایسی حیات جو ہم تمہیں دیتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کہو بلکہ کہو کہ اللہ ہمیں زندہ رکھے اور تمہیں بھی جلائے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ حضور لوگوں کو اس کی رخصت مرحمت فرما رہے ہیں فرمایا ہاں نکاح کے بھائی نہ کہ زنا کے۔ (مولف)

۱۶۸۔ اخرج النسائی عن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة بن کعب و ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی عرس و اذاجوار یغنین فقلت (انتما صاحبا) ای صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و (من) اھل بدر یفعل ھذا عندکم فقال اجلس ان شئت فاسمع معنا و ان شئت فاذھب فانه قد رخص لنا فی اللھو عند العرس۔

عامر بن سعد نے کہا کہ میں ایک شادی میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا ناگاہ چھوٹی بچیاں گانے لگیں میں نے کہا اے بدری صحابہ رسول یہ آپ کے پاس ایسا کرتی ہیں؟ فرمایا بیٹھ جاؤ اگر چاہو تو ہمارے ساتھ سنو اور اگر جانا چاہو تو چلے جاؤ کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو تقریب شادی میں کھیل اور گانے کی اجازت دی ہے۔ یعنی ایسا گانا

جو خلاف شرع نہ ہو اور ایسا باجا جو دف کے سوا نہ ہو اور ایسی گانے والی جو چھوٹی بچیوں کے علاوہ نہ ہو ان شرائط کے ساتھ تقریب شادی میں گانا بجانا جائز ہے ورنہ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۷۸" (نسائی ۲/ ۹۲، اللہو و الغناء عند العرس)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پاجامہ زیب تن کیا

۱۶۹۔ حدیث میں ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام روز مکالمہ طور اون کا پاجامہ پہنے تھے رواہ الترمذی و استغربہ و الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان علی موسیٰ یوم کلمہ ربہ کساء صوف و کمۃ صوف وجبۃ صوف و سراویل صوف و کانت نعلاہ من جلد حمار میت۔

عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے جس دن رب نے کلام فرمایا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اون کی چادر، اون کا قمیص، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور ان کے جوتے مردہ گدھا کے چمڑے کے تھے۔ (مولف) (ترمذی ا/ ۳۰۴، باب ماجاء فی لبس الصوف)

عورتوں کو دو بالشت تک پائچے لٹکانے کی اجازت ہے

۱۷۰۔ روی النسائی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر المراۃ من ذیلھا قال شبرا قالت اذا ینکشف عنھا قال فذراع لاتزید علیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ عورت اپنا پائچہ کتنا بڑھائے حضور نے فرمایا کہ ایک بالشت، ام سلمہ نے عرض کی جب تو موضع ستر کھل جائے گا فرمایا تو ایک ذراع اس سے زیادہ نہیں۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۲۹۹، ذیول النساء)

عورتوں کو ایسا تنگ و چست لباس ممنوع ہے جس سے اس کے اعضا کی ساخت محسوس ہو

ضروریہ کہ ایسی عورتوں کو بغور دیکھنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۱۷۱۔ قولہ علیہ الصلاۃ و السلام من تأمل خلف امراۃ و رأی ثیابھا حتی تبین لہ حجم عظامھا لم یرح رائحۃ الجنۃ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے کسی عورت کے پچھائے (پیچھے

وغیرہ)اور اس کے لباس وغیرہ کو بغور دیکھا (یعنی گھورتا رہا) یہاں تک کہ اس کے اعضاء قالب کی
بناوٹ اس کی نظر میں آگئی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ
ج۹، ص ۸۴"

داڑھی کی شرعی حد کے علاوہ بال تراشنا جائز ہے

۱۷۲۔ غرائب میں ہے کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول للحلاق ابلغ
العظمین فانھما منتھی اللحیۃ۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نائی سے فرماتے تھے کہ جبڑوں کی ہڈیوں تک داڑھی
کے بال تراش لو کہ وہ دونوں ہڈیاں داڑھی کی انتہا اور حد ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۸۶"

دوسروں کو کھانا کھلانا مندوب و باعث اجر ہے

۱۷۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ عزوجل یباھی ملئکۃ
بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ۔
اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں کے ساتھ مباہات فرما
ہے (کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں)۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن الحسن مرسلاً۔

مرثیہ سننا یا پڑھنا گناہ و حرام ہے

۱۷۴۔ حدیث میں ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المراثی۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ رواہ ابوداؤد و الحاکم
عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۸۸" (ابن ماجہ ۱/ ۱۱۵، باب
ماجاء فی البکاء علی المیت)

گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بارے میں پانچ حدیثیں

۱۷۵۔ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے فرمایا یا بنی اذا دخلت علی اھلک فسلم یکون برکۃ علیک و علی اھل بیتک۔
اے میرے بیٹے جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے
اہل خانہ پر۔ رواہ عنہ الترمذی و قال حسن غریب۔ (ترمذی ۲/ ۹۹، باب ماجاء فی التسلیم اذا
دخل بیتہ)

۱۷۶۔ حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا اذا دخلتم بیوتکم فسلموا

علی اھلھا فان الشیطان اذا سلم احد کم لم یدخل بیتہ۔
جب تم اپنے گھروں میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو کہ جب تم میں کوئی گھر میں جاتے سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۹/ ۲۸۵)

۱۷۷۔ صحیح مسلم و سنن ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ بدأ بالسواک۔
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف فرما ہوتے پہلے مسواک فرماتے۔ (یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کے لئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اس کے ادا کو مسواک فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ منہ) (مسلم ۱/ ۱۲۸، باب السواک)

۱۷۸۔ صحیح مسلم شریف کتاب النکاح باب فضیلۃ اعتاقہ امتہ ثم یتزوج، حدیث طویل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے فجعل یمر علی نسائہ فیسلم علی کل واحدۃ منھن سلام علیکم کیف انتم یا اھل البیت۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات پر گزرنا شروع فرماتے پھر ان میں ہر ایک پر سلام فرماتے اور سلام علیکم کے بعد مزاج پرسی کرتے۔ (مسلم ۱/ ۴۶۰، باب مذکور)

۱۷۹۔ دوسری روایت میں ہے فخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتبعتہ فجعل حجر نسائہ یسلم علیھن۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میں سایہ وار ہمراہ تھا ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے اور انہیں سلام فرماتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۹۰" (مسلم ۱/ ۴۶۰، باب فضیلۃ اعتاقہ امتہ الخ)

حصول برکت کے لئے گلے میں دعاء وغیرہ لکھ کر لٹکانے کا ثبوت

۱۸۰۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حبیس فی سبیل اللہ۔ داغ فرمایا تھا (حالانکہ ان کی رانیں بہت محل بے احتیاطی ہیں مگر برکت کے لئے ایسا لکھنا یا لکھانا درست ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۹۳" (تاریخ الطبری ۲/ ۱۰۵، حسنہ ندرۃ و تدریسہ السوداء)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنا دخول نار کا باعث ہے

۱۸۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من یقل علی مالم اقل فلیتبو
مقعدہ من النار۔

جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ فرمائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ رواہ البخاری فی
صحیحہ عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۹۶" (بخاری ۱/۲۱
باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بے ضرورت شرعیہ ستر دیکھنا دکھانا موجب لعنت ہے

۱۸۲۔ حدیث میں ہے لعن اللہ الناظر و المنظور الیہ۔ رواہ البیہقی فی شعب
الایمان عن الحسن مرسلا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

موضع ستر دیکھنے اور دکھانے والے پر اللہ کی لعنت۔ یعنی دونوں مستحق لعنت خداوندی
ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۸۷"

ایفائے عہد کی نیت کے باوجود وعدہ پورا نہ کرسکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں

۱۸۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخلف ان یعد
الرجل و من نیتہ ان یفی و لکن الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان لایفی . روا
ابویعلی فی مسندہ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایفائے عہد کی نیت ہو اور آدمی وعدہ وفا نہ کرسکے تو یہ خلف وعدہ نہیں ہے ہاں خلف وعدہ یہ
ہے کہ آدمی وعدہ کرلے اور ایفا کی نیت نہ ہو۔ (مولف) (کنزالعمال ۳/۲۰۰)

بے وجہ شرعی مومن سے مقاطعہ ممنوع ہے۔

۱۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتھاجروا ولاتدابروا و لا
تباغضوا و لا تنافسوا و کونوا عباداللہ اخوانا۔

آپس میں ایک دوسرے کو نہ چھوڑو نہ ایک دوسرے کو پشت دو نہ بغض و حسد رکھو اور نہ
آپس میں مبالغہ کرو بلکہ اللہ کے مخلص بندے اور آپس میں بھائی ہو جاؤ (مولف) "فتاویٰ رضویہ
ج ۹، ص ۸۹" (بخاری ۲/۸۹۶، باب قولہ یاایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا الخ)

کتابت صحیفہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۸۵۔ سنن دارمی شریف میں ہے اخبرنا مالک بن اسمعیل ثنا مندل بن علی

العمری حدثنی جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید بن جبیر قال کنت اجلس الی ابن عباس فاکتب فی الصحیفۃ حتی تمتلی ثم اقلب نعلی فاکتب فی ظھورھما۔

سعید بن جبیر نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھ کر صحیفہ میں لکھ رہا تھا جب وہ بھر گیا تو اپنی نعلین کو پلٹ کر ان کی پشت پر لکھتا۔ یعنی اسوقت کاغذ نہیں تھا چمڑا، ہڈی یا درخت کے پتوں پر لکھا کرتے تھے، اور جن نعلین پر ابن عباس نے لکھایا ممکن ہے وہ دائمی استعمالی نہ ہو بلکہ نماز وغیرہ کے لئے ہو۔ (مولف)

کافروں کے ہدایا و تحائف کے بارے میں چند حدیثیں۔

۱۸۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے ہدیے قبول بھی فرمائے ہیں اور رد بھی فرمائے، کسریٰ بادشاہ ایران نے ایک خچر نذر کیا قبول فرمایا الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ان کسریٰ اھدیٰ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغلۃ فرکبھا بحبل من شعر ثم اردفنی خلفہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بادشاہ ایران نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں ایک خچر نذر کیا حضور نے قبول فرمایا اور بالوں کی رسی سے اس پر سواری فرمائی پھر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ (مولف)

۱۸۷۔ یوہیں بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار نذر کیں قبول فرمائیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیں۔ رواہ ابوداؤد عن بلال المؤذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فیہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال فاقبضھن واقض دینک۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹنیاں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کردیں اور فرمایا کہ انہیں لو اور اپنا قرض ادا کردو۔ (مولف)

۱۸۸۔ یوہیں قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایا قبول فرمائے احمد و الترمذی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ قال اھدیٰ کسریٰ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبل منہ و اھدی قیصر فقبل منہ واھدت لہ الملوک فقبل منھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسریٰ شاہ ایران نے ہدیہ بھیجا تو قبول فرمایا اور قیصر روم اور دیگر سلاطین نے ہدیے بھیجے تو حضور نے قبول فرمائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۹۳" (ترمذی ۱/۲۸۶ باب ماجاء فی قبول ھدایا المشرکین)

۱۸۹۔ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور پنیر، گھی ہدیہ لائی، بنت الصدیق نے نہ ہدیہ لیا نہ ماں کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافرہ ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آیت اتری لاینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔

اللہ تعالیٰ ان کافروں کے ساتھ نیک سلوک سے تمہیں منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ لو اور گھر میں آنے دو۔ رواہ الامام احمد عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (یہ حدیثیں کافروں سے ہدیہ لینے کے جواز کی ہیں اور نیچے کچھ ایسی حدیثیں آرہی ہیں جن میں کافروں کا ہدیہ رد فرمادینے کا ذکر ہے۔ مولف) (مسند احمد ۴/ ۵۶۹)

۱۹۰۔ عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناقہ نذر کیا فرمایا تو مسلمان ہے؟ عرض کی نہ، فرمایا انی نھیت عن زبد المشرکین۔

میں کافروں کی دی ہوئی چیز لینے سے منع کیا گیا ہوں۔ رواہ عنہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و قال حسن صحیح۔ (ترمذی ۱/ ۲۸۶، باب ماجاء فی قبول ھدایا المشرکین)

۱۹۱۔ یوہیں ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا اسلام لا انکار کیا فرمایا انی لااقبل ھدیۃ مشرک۔

میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (کنز العمال، ۶/ ۶۲)

۱۹۲۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا انا لانقبل شیأ من المشرکین۔

ہم مشرکوں سے کوئی چیز قبول نہیں فرماتے۔ رواہ احمد و الحاکم عن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (مسند احمد ۳/ ۴۰۵)

ہدیہ میں اگر کوئی مصلحت نہیں ہے تو لینا مباح ہے

۱۹۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الھدیۃ تذھب بالسمع و القلب و البصر۔

ہدیہ آدمی کو اندھا بہرا دیوانہ کردیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنہ لسیوطی وضعفہ الھیثمی وغیرہ۔ (کنز العمال ۶/ ۶۱)

ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔

۱۹۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الهدية تعور عين الحكيم۔ اخرجه الديلمي عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بسند ضعيف۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۹۴" (کنز العمال، ۶/ ۶۱)

صاحب قرآن اور حفظ قرآن کے بارے میں تین حدیثیں

۱۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں يجئ صاحب القرآن يوم القيمة فيقول يا رب حله. الحديث۔

یعنی قرآن والا قیامت کے روز آئے گا پس قرآن عرض کرے گا اے رب میرے اسے خلعت عطا فرما تو اس شخص کو تاج کرامت عطا فرمائیں گے پھر عرض کرے گا اے رب میرے اور زیادہ کر تو اسے حلہ بزرگی پہنائیں گے پھر عرض کرے گا اے رب میرے اس سے راضی ہو جا تو اللہ جل جلالہ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ اور ہر آیت پر ایک نیکی زائد کی جائے گی۔ (الترغیب و الترهیب ۲/ ۳۵۰، کتاب قراۃ القرآن)

۱۹۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقال لصاحب القرآن اقراء وارق و رتل. الحديث ۔ رواه الترمذی و ابن ماجه و اللفظ للترمذی۔

یعنی صاحب قرآن کو حکم ہو گا کہ پڑھ اور چڑھ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو اسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کہ تیرا مقام اس پچھلی آیت کے نزدیک ہے جسے تو پڑھے گا۔ حاصل یہ کہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ اس کا جنت میں بلند کرتے جائیں گے جس کے پاس جس قدر آیتیں ہوں گی اسی قدر درجے اسے ملیں گے۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۹، باب ماجاء من قرا حرفا من القرآن الخ)

۱۹۷۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل القرآن و من تعلمه. الحديث. رواه ابن ماجة و النسائی۔

یعنی حافظ قرآن اگر شب کو تلاوت کرے تو اس کی مثال اس توشہ دان کی ہے جس میں مشک بھرا ہو اور اس کی خوشبو تمام مکانوں میں مہکے اور جو شب کو سو رہے اور قرآن اس کے سینے میں ہو تو اس کی کہاوت مانند اس توشہ دان کے ہے کہ جس میں مشک ہے اور اس کا منہ باندھ دیا جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۱۰۳" (ابن ماجہ ۱/ ۱۹، باب فضل من تعلم القرآن و علمه)

تحفوں کا محبت و رغبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

۱۹۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تهادو اتحابوا۔ رواه ابويعلى

بسند جید عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی ہدیہ دو ہدیہ لو آپس میں محبت بڑھاؤ۔(مولف)(کنز العمال،۶/۶۰)

معانقہ کرنے سے آپسی کدورت مٹ جاتی ہے حدیث میں ہے

۱۹۹۔عند ابن عساکر تصافحوا یذھب الغل عنکم۔

آپس میں مصافحہ کرکہ کھوٹ یعنی کینہ چلا جائے گا۔(مولف)(کنز العمال،۶/۶۰)

ہدیہ سے محبت زیادہ ہوتی ہے

۲۰۰۔ و عندہ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا رفعتہ تھادو

اتز دادو احبا۔ الحدیث۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعا مروی ہے کہ ہدیہ دو ہدیہ لو اور محبت

زیادہ کرو۔(مولف)" فتاوی رضویہ ج۹،ص ۹۳"(کنز العمال،۶/۶۱)

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا ممنوع اور رب کی ناراضگی کا سبب ہے اس مضمون پر مشتمل پانچ حدیثیں

۲۰۱۔پائچوں کا کعبین سے نیچا ہونا جسے عربی میں اسبال کہتے ہیں اگر براہ عجب و تکبر ہے تو

قطعا ممنوع و حرام ہے اور اس پر وعید شدید وارد۔ اخرج الامام الھمام محمد بن اسماعیل

البخاری فی صحیحہ قال حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن

الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال

لاینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر نہ

فرمائے گا جو تکبر سے ازار لٹکائے۔(مولف)(بخاری ۲/۸۶۱، باب من جر ثوبہ خیلاء)

۲۰۲۔ روی ابوداؤد و ابن ماجۃ من حدیث ابی سعید الخدری فی حدیث

عبداللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جر ثوبہ مخیلۃ

(خیلاً) لم ینظر اللہ یوم القیمۃ۔ الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو براہ تکبر ازار لٹکائے تو اللہ تعالیٰ روز

قیامت اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔(مولف)(ابوداؤد ۲/۵۶۴، باب ماجاء فی اسبال الازار)

۲۰۳۔ اخرج الامام العلام مسلم بن الحجاج القشیری فی صحیحہ قال حدثنا

یحییٰ بن یحییٰ قال قرأت علی مالک عن نافع و عبداللہ بن دینار و زید بن اسلم کلھم

یخبرہ عن ابن عمر ان رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لاینظر اللہ الی من جرثوبہ خیلاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا جواز راہ تکبر ازار لٹکائے۔ (مولف) قلت و بمثلہ روی البخاری و النسائی و الترمذی فی صحاحھم بالاسانید المختلفۃ و الالفاظ المتقاربۃ۔ (مسلم ۲/ ۱۹۴، باب تحریم جر الثوب خیلاء الخ)

۲۰۴۔ اخرج البخاری فی صحیحہ قال حدثنا بن یونس فذکر باسنادہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ قال ابوبکر یا رسو ل اللہ احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاھد ذلک منہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لست ممن یصنعہ خیلاء. قلت و بنحوہ روی ابوداؤد و النسائی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو براہ تکبر ازار لٹکائے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میری ازار ایک جانب سے لٹک جاتی ہے حضور نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے جو ایسا براہ تکبر کرتا ہو۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۶۰، باب من جر ازارہ من غیر خیلاء)

۲۰۵۔ بخاری ونسائی میں ہے مااسفل الکعبین من الازار ففی النار۔

ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۶۱، باب ما اسفل من الکعبین ففی النار)

نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر وعزیمت ہے

۲۰۶۔ فی صحیح مسلم حدثنی ابوالطاھر قال انا ابن وھب قال اخبرنی عمر بن محمد عن عبداللہ ارفع ازارك فرفعتہ ثم قال زد فزدت فما زلت اتجرھا بعد فقال بعض القوم الی این فقال انصاف الساقین۔

عبداللہ سے مروی ہے کہ اپنے ازار بلند کرو میں نے اوپر اٹھایا پھر کہا کہ اور زیادہ کرو میں نے اور اونچا کیا پھر اس کے بعد کبھی نہیں لٹکایا بعض لوگوں نے کہا کہ کہاں تک لٹکایا جائے تو فرمایا کہ نصف ساق تک۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۹۹" (مسلم ۲/ ۱۹۵، باب تحریم جر الثوب خیلاء الخ)

پائچہ کا پشت پا پر ہونا کوئی مضائقہ نہیں

۲۰۷۔ روی ابوداؤد فی سننہ قال حدثنا مسدد نا یحییٰ عن محمد بن ابی یحییٰ حدثنی عکرمۃ انہ رای ابن عباس یأتزر فیضع حاشیۃ ازارہ من مقدمہ علی ظہر قدمہ و یرفع من مؤخرہ قلت لم تأتزر ہذہ الازارۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتزرھا۔

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ کنارۂ ازار کو آگے کی جانب سے ظاہر قدم پر لٹکاتے ہیں اور پیچھے کی جانب سے اٹھادیتے ہیں میں نے عرض کیا یہ ازار آپ نے کیوں لٹکایا ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی لٹکاتے دیکھا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۶۲، باب فی قدر موضع الازار)

پائچہ نصف ساق تک ہونا چاہئے

۲۰۸۔ فی حدیث ابی سعید الخدری مما رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ازرۃ المومن الی انصاف ساقیہ۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا ازار نصف ساق تک ہے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۹۹" (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۴، باب موضع الازار این)

سانپوں کو قتل کرنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۲۰۹۔ سانپ کا قتل مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں اور محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے اس کے لئے لفظ لیس منی حدیث میں وارد۔ فی صحیح البخاری قال عبداللہ بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غار اذ نزلت علیہ و المرسلت فتلقینا ھا من فیہ و ان فاہ لرطب بھا اذ خرجت حیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوھا قال فابتدرناھا فسبقتنا قال فقال وقیت شرکم کما وقیتم شرھا۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں تھے تو سورۂ والمرسلت نازل ہوا ہم حضور سے سن کر پڑھنے لگے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دہن مبارک نزول سورت کے باعث مرطوب تھا ناگاہ ایک سانپ نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ

قتل کردو عبداللہ نے کہا کہ ہم آگے بڑھے تو سانپ چل پڑا تو حضور تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کردو عبداللہ نے کہا کہ ہم آگے بڑھے تو سانپ چل پڑا تو حضور نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچا جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور اسی کے مثل مسلم ونسائی نے روایت کیا۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۳۳، باب قولہ فاذا قرأناہ الخ)

۲۱۰۔ فی صحیح مسلم یسأل (سأل) رجل ابن عمر مایقتل من الدواب وھو محرم قال حدثنی (حدثتنی) احدی نسوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یأمر بقتل لکلب العقور و الفارۃ و العقرب و الحدیأ و الغراب و الحیۃ قال وفی الصلاۃ ایضا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا کہ حالت احرام میں کس کس جانور کا قتل جائز ہے فرمایا کہ ازواج مطہرات میں سے ایک نے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاگل کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور سانپ کے مارنے کا حکم فرماتے تھے ابن عمر نے کہا کہ ان جانوروں کا قتل نماز میں بھی جائز ہے۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۳۸۲، باب ماندب للمحرم وغیرہ قتلہ الخ)

۲۱۱۔ فی صحیح النسائی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال خمس یقتلھن محرم الحیۃ و الفارۃ و الحداۃ و الغراب الابقع و الکلب العقور۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانوروں کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے وہ یہ ہیں سانپ، چوہا، چیل، ایسا کوا جس میں سیاہی اور سفیدی ہو، اور پاگل کتا۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۲۴۶، باب مایقتل المحرم من الدواب) (مسلم ۱/ ۳۸۲، باب ماندب للمحرم وغیرہ قتلہ الخ)

۲۱۲۔ فی سنن ابی داؤد عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال خمس قتلھن حلال فی الحرم الحیۃ و العقرب والحداۃ و الفارۃ والکلب العقور۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانوروں کا حرم میں بھی قتل حلال ہے سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور پاگل کتا۔ (مولف)

۲۱۳۔ فی صحیح مسلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر محرما بقتل حیۃ بمنیٰ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو منیٰ میں سانپ مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۱۰۰" (مسلم ۲/ ۲۲۵، کتاب قتل الحیات وغیرها)

۲۱۴۔ فی سنن ابی داؤد عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم اقتلوا الحیات کلها الا الجان الابیض الذی کانه قضیب فضة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام سانپوں کے قتل کا حکم فرمایا مگر وہ سفید چھوٹا سانپ جو چاندی کا ڈنڈا ہے یعنی اسے قتل نہ کیا جائے کیونکہ جن سفید سانپ کی شکل اختیار کرتا ہے لہذا اس کے مارنے سے اجتناب کرو۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۳۱۳، باب فی قتل الحیات)

۲۱۵۔ روی الزیلعی عنه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا ذوالطفیتین والابتر و ایاکم و الحیة البیضأ فانها من الجن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبیث اور زہریلے سانپوں کو قتل کرو اور سفید سانپ کے مارنے سے بچو کہ وہ جن ہے۔ (مولف) (ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں قسموں کے سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو۔ منہ) (مسلم ۲/ ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرها)

گھروں میں رہنے والے سانپوں کا قتل بے انذار و تحذیر کے ممنوع ہے

۲۱۶۔ فی صحیح مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأی شیأ من هذه العوامر فلیوذنه ثلاثا فان بداء له بعد فیقتله فانه شیطان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ایمان لے آیا ہے تو تم میں جو ان گھروں میں رہنے والے سانپوں میں سے دیکھے تو اسے تین دن کی مہلت دے اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے مار دے کہ وہ شیطان ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۰۰" (مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرها)

۲۱۷۔ و فی روایته ان لهذه البیوت عوامر فاذا رأیتم شیأ منها فاخرجوا علیها ثلاثا فان ذهب و الا فاقتلوه فانه کافر۔

گھروں میں رہنے والے کچھ سانپ ہیں جب ان میں سے کچھ دیکھو تو انہیں تین دن نکالو پس اگر چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے قتل کر دو کہ وہ کافر ہے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل

۔۔۔ت وغیرہا)

۲۱۸۔ و فی روایۃ ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رأیتم شیأً فاذنوہ ثلثۃ ایام فان ۔۔۔دا لکم بعد ذلک فاقتلوہ انما ھو شیطان۔

بیشک مدینہ منورہ میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے ہیں جب ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن کی مہلت دو پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے مار دو کہ وہ شیطان ہے۔ (مولف)

(مسلم ۲، ص ۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۲۱۹۔ فی صحیح مسلم کان ابن عمر یقتل الحیات کلھن حتی حدثنا ابو لبابۃ بن عبدالمنذر البدری ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن قتل جنان البیوت فامسک۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمام سانپوں کو قتل کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ابو لبابہ بدری نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے چھوٹے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر باز رہے۔ (مولف) (مسلم ۲، ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۲۲۰۔ و فی روایۃ نہی عن قتل الجنان التی فی البیوت۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) (مسلم ۲، ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۲۲۱۔ قال القاضی روی ابن حبیب عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یقول انشدک بالعھد الذی اخذ علیکم سلیمن بن داؤد ان لاتوذونا و لاتظھرن لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں (جنات کے انذار و تحذیر کے لئے) کہ میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمٰن بن داؤد علیھما الصلاۃ والسلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۰۱"

۲۲۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ظھرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا انا نسئلک بعھد سلیمن بن داؤد ان لاتوذینا فان عادت فاقتلوھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گھر میں سانپ ظاہر ہو تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلہ عہد نوح و عہد سلیمان بن داؤد علیھم الصلاۃ والسلام کے کہ

ہمیں ایذا مت دے پھر اگر اور ظاہر ہو تو اسے مار دو۔(مولف) رواہ ابو عیسیٰ الترمذی ثم قا
هذا حديث حسن غريب۔(ترمذی ا ر ۲۷۴، باب فی قتل الحیات)

۲۲۳۔ فی سنن ابی داؤد ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل ع
حیات البیوت فقال اذا رأیتم مثلهن (منهن) شیأ فی مسککم فقولوا انشدکن العه
الذی اخذ علیکن نوح انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سلیمن ان لاتوذ
(لاتوذونا) فان عدن فاقتلوهن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے بارے میں پوچ
گیا تو فرمایا کہ جب تم اپنے گھروں میں ان میں سے کچھ دیکھو تو کہو کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس
عہد کی جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا تھا میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیما
علیہ السلام نے لیا تھا کہ ہمیں ایذا مت دو تو اگر پھر دکھائی دیں تو انہیں قتل کر دو۔(مولف)"فتاو
رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۱"(ابوداؤد ۲ ر ۷۱۳، باب فی قتل الحیات)

پانچ چیزیں فطرت سے ہیں

۲۲۴۔ فی صحیح مسلم ابن الحاج رضی الله تعالیٰ عنه عن ابی هریرة عن
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال قال الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختا
و الاستحداد و تقلیم الاظفار و نتف الابط و قص الشارب۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ختنہ کرنا، حلق
عانہ، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، اور مونچھوں کو پست کرنا۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۹، ص
۱۰۱"(مسلم ا ر ۱۲۸، باب خصال الفطرۃ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قمیص مبارک نیم ساق تک تھا۔ بہشتی تم

۲۲۵۔ حاکم نے بتصحیح اور ابوالشیخ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ان
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لبس قمیصا و کان فوق الکعبین۔
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیص مبارک زیب تن فرماتے اور وہ ٹخنوں سے اوپر
ہوتا تھا۔(مولف)(کنزالعمال ۷ ر ۶۳)

کبھی حضور علیہ السلام نے کم لمبا قمیص مبارک بھی زیب تن فرمایا ہے

۲۲۶۔ بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کان له صلی

قمیص من قطن قصیر الطول قصیر الکم۔
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک سوتی قمیص مبارک تھا لمبائی میں کچھ کم تھا اور
آستین مبارک بھی چھوٹی تھی۔ (مولف) (کنز العمال ۷/۶۵)

سفید کپڑا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے

۲۲۷۔ حدیث میں ہے البسوا الثیاب البیض فانها اطهر واطیب و کفنوا فیها موتاکم
سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور خوب ہیں اور اپنے اموات کو سفید کفن دو۔ رواہ
احمد و الاربعة عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۰۴"
(نسائی ۲/۲۹۷، الامر بلبس البیض من الثیاب)

گانے کی حرمت پر ایک حدیث

۲۲۸۔ در حدیث آمدہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لایحل تعلیم المغنیات و لا بیعهن و انما ثمنهن حرام۔
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانے والی عورتوں کو تعلیم دینا اور ان کی بیع وشرا کرنا حلال نہیں اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔ (مولف) رواہ الامام البغوی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دنیا کی مذمت اور ذکر اللہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۲۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونة ملعون ما فیها الا ذکر اللہ و ما والاہ و عالما او متعلما۔
دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے بجز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور اس چیز کے کہ جسے وہ دوست رکھے اور عالم و متعلم۔ (مولف) رواہ ابن ماجة عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(ابن ماجہ ۲/ ۳۱۲، باب مثل الدنیا)

۲۳۰۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونة ملعون ما فیها الّا امرا بمعروف او نهیا عن المنکر او ذکر اللہ۔
دنیا و مافیہا ملعون ہے، مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اللہ کا ذکر۔ (مولف) رواہ البزار عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عند الطبرانی فی الاوسط کحدیث ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۰۹" (کنز العمال، ۳/۱۰۶)

تلاوت قرآن اور اس کی تعلیم و تعلم سے متعلق آٹھ حدیثیں

۲۳۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن و علمہ. رواہ البخاری و الترمذی و ابن ماجۃ۔

یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی ۲/۱۱۸، باب ماجاء فی تعلیم القرآن)

۲۳۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما سمعت الملئکۃ القرآن ۔ الحدیث . رواہ الدارمی۔

جب فرشتوں نے قرآن سنا بولے خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گے اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلاوت کریں گے۔

۲۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعاھدوا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لھو اشد تفصیا من الابل فی عقلھا۔ رواہ البخاری و مسلم۔

یعنی نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو سو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ قرآن زیادہ چھوٹنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔ یعنی جس طرح بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت و احتیاط نہ کی جائے تو رہا ہو جائیں، اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے اگر اسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اور اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۰۳" (بخاری ۲/ ۷۵۳، باب استذکار القرآن و تعاھدہ)

۲۳۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شئ من القرآن کالبیت الخراب۔ رواہ الترمذی۔

یعنی جسے قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کے مانند ہے، یعنی جیسے گھروں کی زینت ان کے رہنے والوں اور عمدہ آرائشوں سے ہوتی ہے اسی طرح خانہ دل کی زینت قرآن مجید سے ہے جسے قرآن یاد ہے اس کا دل آباد ہے ورنہ ویرانہ و برباد۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن الخ)

۲۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اھل القرآن لاتوسدوا القرآن و اتلوہ

حق تلاوتہ من آناء اللیل و النھار و افشوہ۔ الحدیث۔ رواہ البیھقی و الطبرانی۔
یعنی اے قرآن والو قرآن کو تکیہ نہ بنالو کہ پڑھ کے یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے افشا کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو۔ (کنز العمال ۱/ ۵۳۹)

۲۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ۔ الحدیث۔ رواہ البخاری و مسلم۔
یعنی جو شخص قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہے وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی و کتابت یا لوح محفوظ کے لکھنے والوں یعنی انبیاء و ملائکہ علیھم الصلاۃ والسلام کے ساتھ ہے اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۰۵، باب فی ثواب قراءۃ القرآن)(مسلم ۱/ ۲۶۹، باب فضیلۃ حافظ القرآن)

۲۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من امرء یقرء القرآن ثم ینسھا۔ الحدیث۔ رواہ ابوداؤد و الدارمی۔
یعنی جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہے گا۔
(ابوداؤد ۱/ ۲۰۷، باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیہ)

۲۳۸۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علی ذنوب امتی۔ الحدیث۔ رواہ الترمذی۔
حاصل یہ کہ میری امت کے گناہ میرے حضور پیش کئے گئے تو میں نے گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورۃ یا ایک آیت ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۵" (ترمذی ۲/ ۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن۔ باب)

مرد و عورت کو ایک دوسرے کی مشابہت ناجائز اور سبب لعنت ہے

۲۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ المتشبھات من النساء بالرجال و المتشبھین من الرجال بالنساء۔
اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔ رواہ الائمۃ احمد و البخاری و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۶" (بخاری ۲/ ۸۷۴، باب المتشبھ

بالنساء الخ)

۲۴۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن اللہ الرجل یلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس لبسة الرجل۔ رواہ ابوداؤد و الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔

اللہ کی لعنت اس مرد پر کہ عورتوں کے پہننے کی چیز پہنے اور اس عورت پر کہ مردوں کے پہننے کی چیز استعمال کرے۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶ باب فی لباس النساء)

۲۴۱۔ حدیث حسن سنن ابوداؤد میں ہے حدثنا محمد بن سلیمان نوین و بعضه قرأت علیه عن سفین عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة قال قیل لعائشة ان امرأة تلبس النعل فقالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الرجلة من النساء۔

یعنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے مردانی عورتوں پر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۸" (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶، باب فی لباس النساء)

رمل کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۲۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دربارۂ رمل سوال ہوا ارشاد فرمایا کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطه فذاك۔

بعض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کچھ خط کھینچا کرتے تھے تو جس کی لکیریں ان خطوط سے مواقف ہوں وہ ٹھیک ہے۔ (ورنہ رمل پھینکنا جائز نہیں۔ مؤلف) رواہ مسلم فی صحیحه و احمد و ابوداؤد و النسائی عن معاویة بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۳" (مسلم ۲/ ۲۳۲، باب تحریم الکہانة الخ)

تین کھیلوں کے علاوہ سب ممنوع ہیں

۲۴۳۔ در حدیث حقّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ است کل شیء یلهو به الرجل باطل الا رمیة بقوسه و تادیبه فرسه و ملاعبته امرأته فانهن من الحق۔

آدمی جس چیز سے بھی کھیلتا ہے سب باطل ہے سوائے تین کھیل کے کہ وہ حق ہیں یعنی تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور اپنی بیوی سے ملاعبت۔ (مولف) رواہ احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و الحاکم فی المستدرك عن ابی ھریرۃ و الطبرانی فی

"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۰۹"

الاوسط عن امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(ترمذی ۱/ ۲۹۳، باب ماجاء فی فضل الرمی الخ)

ذکراللہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۴۴۔ حدیث قدسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملأ خیرمنهم۔

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رب عزوجل فرماتا ہے بندہ اگر میرا ذکر کسی جماعت میں کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا چرچا کرتا ہوں۔ (مولف) رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجة عن ابی هریرة و احمد عن انس بسند صحیح۔

(مسلم ۲/ ۳۴۱، ۳۴۳، باب الحث علی ذکر الله. باب فضل الذکر و الدعاء)

۲۴۵۔ و الطبرانی فی الکبیر و البزار فی المسند باسناد جید و البیهقی فی الشعب کلهم عن ابن عباس والطبرانی فیه بسند حسن عن معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنهم و لفظ هذا لایذکرنی فی ملأ الا ذکرته فی الرفیق الاعلی۔

جب کوئی میرا ذکر ایک جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا چرچا رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔

(مولف) (کنزالعمال، ۱/ ۴۷۷)

حلقہ ذکر ریاض جنت ہے

۲۴۶۔ حدیث اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا و ما ریاض الجنة قال حلق الذکر۔

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو چرو یعنی ان کے پھل سے تمتع کرو، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا حلقہ ذکر۔ (مولف) اخرجه احمد و الترمذی و حسنه والبیهقی فی الشعب عن انس و ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر و عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (ترمذی ۲/ ۱۹۱، ابواب جامع الدعوات)

۲۴۷۔ حدیث۔ یا ایها الناس ان لله سرایا من الملئکة تحل و تقف علی مجالس الذکر فی الارض فارتعوا فی ریاض الجنة قالوا و این ریاض الجنة قال مجالس الذکر. الحدیث۔

اے لوگوں اللہ کے فرشتوں کی کچھ جماعتیں ہیں جو زمین میں مجلس ذکر کے پاس آتی جاتی،

ہیں تو تم جنت کی کیاری میں چرو یعنی اس سے فائدہ اٹھاؤ، صحابہ نے عرض کی ریاض جنت کہاں ہے فرمایا ذکر کی مجلسیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابویعلی و البزار و الطبرانی فی الاوسط و الحکیم و الحاکم و البیہقی فی الشعب و ابن شاہین و ابن عساکر عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحح الحاکم سندہ۔ (کنزالعمال،۱/۳۹۰)

ذکر اللہ سے سکینہ اور وقار نازل ہوتا ہے

۲۴۸۔حدیث۔ لایقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملئکۃ و غشیتھم الرحمۃ و نزلت السکینۃ و ذکرھم اللہ تعالیٰ فیمن عندہ۔

جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کے پاس اس ذاکر کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔ (مولف) اخرجہ احمد ومسلم و الترمذی و ابن ماجۃ و ابن حبان و ابونعیم فی الحلیۃ کلھم عن ابی ہریرۃ، عن ابی سعید الخدری جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(مسلم ۲/ ۳۴۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن الخ)

کثرت ذکر پر ایک حدیث

۲۴۹۔حدیث اکثرو اذکر اللہ حتی یقول المنافقون انکم مراؤن۔

اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافقین کہنے لگیں کہ تم ریا کرتے ہو۔(مولف) اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ و احمد فی کتاب الزھد الکبیر و البیہقی فی الشعب عن ابی الجوزاء اوس بن عبداللہ الربعی مرسلا ووصلہ الطبرانی فی الکبیر و ابن شاہین فی ترغیب الذکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلفظ اذکروا اللہ ذکرا یقول المنافقون انکم تراؤن۔

یعنی اللہ کا ذکر خوب کرو کہ منافقین کہیں کہ تم دکھاوا کرتے ہو۔(مولف)(کنزالعمال ۱/ ۴۰۲)

ذاکر کا انعام جنت ہے

۲۵۰۔حدیث ،غنیمۃ مجالس اھل الذکر الجنۃ۔

اہل ذکر کی مجلسوں کی غنیمت، جنت ہے۔(مولف) رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔"فتاوی رضویہ،ج ۹،ص ۱۱۰"(مسند احمد ۲/ ۳۹۱)

مساجد میں ذکر کرنے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۲۵۱۔ حدیث یقول الرب عزوجل یوم القیمة سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم فقیل و من اهل الکرم یا رسول الله قال اهل مجالس الذکر فی المساجد۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا کہ عنقریب اہل جمع اہل کرم کو پہچان لیں گے عرض کی گئی یا رسول اللہ اہل کرم کون ہیں فرمایا مسجدوں میں ذکر کرنے والے۔ (مولف) اخرجه احمد و ابویعلی و سعید و ابن حبان و ابن شاهین و البیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه۔ (مسند احمد ۳/۷۹)

ذاکرین پر فرشتے آپس میں مباہات کرتے ہیں

۲۵۲۔ حدیث ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم ههنا قالوا جلسنا نذکر الله تعالیٰ قال اتانی جبریل فاخبرنی ان الله عزوجل یباهی بکم الملئکة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے پاس تشریف لائے فرمایا کہ یہاں تمہیں کس چیز نے بٹھایا ہے صحابہ نے عرض کی ہم یہاں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جبریل نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تم سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے۔ (مولف) رواه مسلم و الترمذی و النسائی عن معویة بن ابی سفین رضی الله تعالیٰ عنهما، هذا مختصر۔ (ترمذی ۲/۱۷۵، باب ماجاً فی القوم یجلسون الخ) (مسلم ۲/۳۴۶، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن الخ)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کی مجلسوں کو محبوب رکھتے ہیں

۲۵۳۔ حدیث یرحم الله ابن رواحة انه یحب المجالس التی یتباهی بها الملئکة.

اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے کہ وہ ان مجلسوں کو پسند کرتا ہے جن پر فرشتے فخر و مباہات کرتے ہیں (مولف) اخرجه احمد بسند حسن عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه و فی الحدیث قصة فیه التداعی الی مجالس الذکر و استحسان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذلك "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۱۱۰" (مسند احمد ۳/۱۹۷)

ذاکرین کو اللہ کی قربت نصیب ہوتی ہے

۲۵۴۔ حدیث۔ عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بانبیاء

ولاشهداء يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين يغبطهم النبيون و الشهداء بمقعدهم و قربهم من الله عزوجل قيل يا رسول الله من هم قال هم جماع من نوازل القبائل يجتمعون على ذكر الله تعالیٰ فينتقون اطائب الكلام كما ينتقی آكل التمر اطائبه۔

رحمٰن کے جانب دست راست (جو اس کی شان کے لائق ہے) کچھ لوگ ہیں جو نبی و شہید نہیں ہیں، ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نگاہیں خیرہ کرتی ہے ان کی جائے نشست اور اللہ کی قربت سے انبیاء و شہدا رشک کرتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا قبیلوں کے نوجوانوں لوگوں کی جماعتیں کہ اللہ کے ذکر پر جمع ہوتی ہیں۔ پھر وہ لوگ کلام کی اچھائیاں چنتے ہیں جیساکہ کھجور کھانے والا خوش ذائقہ کھجور کو چنتا ہے۔ (مولف) رواه الطبرانی فی الکبیر بسند لاباس به عن عمر و بن عبسة و نحوه بسند حسن عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه۔

(الترغیب و الترھیب ۲/ ۴۰۶، الترغیب فی حضور مجالس الذکر)

ذکر اللہ سے رحمت و برکت زیدہ ہوتی ہے

۲۵۵۔ حدیث۔ كل مجلس يذكر اسم الله تعالیٰ فيه تحف الملئكة يقولون زيدو ازادكم الله و الذكر يصعد بينهم وهم ناشروا اجنحتهم۔

جو مجلس اللہ کا ذکر کرتی ہے ملائکہ اسے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت اور خیر و برکت زیادہ کرے گا اور ذکر ان کے مابین بلند ہوتا ہے اور فرشتے اپنے پروں کو پھیلائے ہوتے ہیں۔ (مولف) اخرجه ابوالشیخ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

(کنزالعمال ۱/ ۳۹۱)

ذاکر کو مغفرت کی بشارت دی جاتی ہے

۲۵۶۔ حدیث۔ ما من قوم اجتمعوا يذكرون الله عزوجل لايريدون بذلك الا وجهه الاناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لكم قد بدلت سيأتكم حسنات۔

جو لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رضائے الٰہی کے لئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تم بخش دیئے گئے بیشک تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دی گئی ہیں (مولف) رواه احمد بسند حسن و ابویعلی و سعيد بن منصور و الطبرانی فی الاوسط و البزار و ابن شاهين و الضياء فی المختارة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه و الحسن بن سفين و الطبرانی فی الكبير و البيهقی فی الشعب عن الحنظلية بن الحنظلة و

العسکری و ابوموسیٰ کلاهما فی الصحابة عن حنظلة العشمی و البیهقی فی الشعب عن عبدالله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنهم۔(مسند احمد ۳/۲۰۶)

ذکر خفی کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۵۷۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر الذکر الخفی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بہترین ذکر ذکر خفی ہے۔(مولف)

"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۱۱"

تعارف

لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی
(مسئلہ داڑھی کا تفصیلی بیان)

۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۵ھ میں ایک استفتا پیش ہوا کہ داڑھی منڈانا کیسا ہے؟ اور داڑھی کی حد شرعی کتنی ہے؟

جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اس محققانہ رسالہ میں ۱۸ آیات قرآنیہ ۷۲ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام اور ۶۰ ارشادات ائمہ وعلماء کی روشنی میں مسئلہ داڑھی کو جس انداز واسلوب سے منقح کیا ہے وہ انہیں کے رشحات قلم کا حصہ ہے۔

آخر میں آپ کے فرمودات عالیہ کے اجمالی بیان نے خود آپ ہی کے قلم سے ایک لمبی فہرست کی شکل اختیار کرلی ہے جس کا ماحصل مختصراً یہ ہے۔

☆ داڑھی منڈانا حرام ہے۔

☆ داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

☆ داڑھی مونڈنا ممنوع کہ کافروں کی عادت ہے۔

☆ جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں، یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

☆ داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے گی کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا۔

☆ منہ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے مونڈنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

☆ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا۔

☆ مردوں کو داڑھی منڈانا تشبہ زناں کے باعث حرام وممنوع ہے، اسی طرح عورت کو سر منڈانا تشبہ رجال کے سبب ناجائز وحرام ہے۔

☆داڑھی رکھنا افعال قدیمہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے۔

☆درازی ریش کی حد شرعی یکمشت ہے اس سے کم کرنا حلال نہیں اور یکمشت سے زائد کا قطع کرنا مسنون ہے۔

فائدہ:۔ جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا بالاتفاق حرام و گناہ ہے یونہی ہمارے ائمہ و جمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بیحد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہے"

مزید براں ۹ تنبیہات اور تین دلائل اور چند ڈیڑھ سو نصوص سے اس رسالہ میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ داڑھی منڈانا کتروانا حرام ہے کہ اس کا رکھنا اسلام کا عظیم شعار ہے اور نہ رکھنا ہنود و مجوس و نصاریٰ کا طریقہ و شعار ہے۔ تو اس میں تشبہ بالغیر اور ترک شعار اسلام لازم۔

اور اس رسالے کے اخیر میں ۱۲۶ سزاؤں وعیدوں اور مذمتوں کی جو ایک فہرست دی گئی ہے وہ سب داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات قرآنیہ یا احادیث نبویہ یا نصوص ائمہ و اقوال علماء سے ثابت ہیں۔

یہ عظیم و جلیل رسالہ اگرچہ صرف ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے مگر مسئلہ دائرہ کی تشریح و توضیح میں احادیث وغیرہ دلائل شرعیہ کا بحر ذخار ہے حتی کہ اس میں ۸۶ حدیثیں زینت بخش رسالہ ہیں۔

احادیث

لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی

دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چند باتوں میں فضیلت ہے اس کے متعلق چار حدیثیں۔

۲۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فضلت علی الانبیاء بست۔
میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(مسلم ۱/۱۹۹، کتاب المساجد)

۲۵۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعطیت خمسا لم یعطھن احد من قبلی۔
مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول، ۱/۶۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض الخ)

۲۶۰۔ ایک حدیث میں ہے فضلت علی الانبیاء بخصلتین۔
میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(کنز العمال، ۱۲/۴۷)

۲۶۱۔ حدیث میں ہے ان جبریل بشرنی بعشر لم یوتھن نبی قبلی
جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ ابن ابی حاتم و عثمان الدارمی و ابونعیم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱" لمعۃ الضحی

قرآن کی فضیلت اور یہ کہ اس میں ازلاً ابداً ہر چیز کا روشن و واضح بیان موجود ہے

۲۶۲۔ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کتاب اللہ فیہ نبأ ماقبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔
قرآن اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شی کی جو تمہارے بعد ہے

اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔ رواہ الترمذی۔ (ترمذی ۲/۱۱۸، باب ماجا فی فصل القرآن)

۲۶۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں **لو ضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب اللّٰہ۔**

اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں۔ ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی الاتقان۔ (الاتقان ج ۲، ص ۱۲۶، النوع الخامس و الستون)

۲۶۴۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **لو شئت لاوقرت من تفسیر الفاتحة سبعین بعیرا۔**

میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۸" لمعة الضحیٰ

رسول اللہ کی حلال و حرام کردہ چیزیں قرآن کے حلال و حرام کی مانند ہیں

۲۶۵۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا **الا انی اوتیت القرآن و مثله معه لا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه و ماوجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ماحرم رسول اللہ کما حرم اللہ۔**

سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔ رواہ الائمة احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة بالفاظ متقاربة عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲/۲۳۲، باب فی لزوم السنة) (مسند احمد ۵/۱۱۵)

۲۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاالفین احدکم متکئا علی اریکته یأتیه الامر مما امرت به او نهیت عنه فیقول لاادری ماوجدنا فی کتاب اللہ اتبعناه۔**

خبردار میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا یا اس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائیں گے اسی کی پیروی کریں گے۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة ،

البیھقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ا/۳، باب تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الخ)

۲۶۷۔ حضور والا صلوۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ نے فرمایا ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ (قد) یظن ان اللہ لم یحرم شیأ الاما فی ھذا القرآن الا انی و اللہ قد امرت و وعظت و امرت و نھیت عن اشیاء انھا کمثل القرآن او اکثر۔

کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دیئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔ رواہ ابوداؤد عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۹ المعتا لضحی" (ابوداؤد ۲/۳۳۲، باب فی تعشیر اھل الذمۃ الخ)

اہل کتاب کی مخالفت پر ایک حدیث

۲۶۸۔ امام احمد طبرانی وضیاء نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تسرولوا و ائتزروا و خالفوا اھل الکتاب قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب۔

پاجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود ونصاریٰ کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو یہود ونصاریٰ کا خلاف کرو۔ (مسند احمد، ۲۶۴/۶)

گناہ پر اصرار حرام وممنوع بلکہ گناہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے

۲۶۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاصغیرۃ علی الاصرار۔

یعنی گناہ صغیرہ اصرار گناہ سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔ (مولف) رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۲۱" لمعۃ الضحیٰ۔ (کنزالعمال، ۱۲۷/۴)

گودنا لگانے اور لگوانے والیوں کی لعنت وملامت پر ایک حدیث

۲۷۰۔ احمد و بخاری و مسلم وابوداؤد و ترمذی و نسائی وابن ماجہ سب اپنی مسند وصحاح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا لعن اللہ الواشمات

و المستوشمات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ۔
اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مالی لاالعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و من هو فی کتاب اللہ۔

مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے ان بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قراتیہ لقد وجدتیہ۔ اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا یہ بیان اس میں ضرور پاتیں۔ اما قرأت ماآتکم الرسول فخذوہ و مانھکم عنہ فانتھوا۔ کیا تو نے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانہ قد نھی عنہ۔ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں کلام نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں اور خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں کما روہ البخاری من طریق عبدالرحمن بن عابس عنہا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ۲/۸۷۸، باب المتفلجات للحسن) (مسلم ۲/۲۰۵، باب تحریم فعل الواصلة الخ)

قرآن سے استدلال پر ایک روایت

۲۷۱۔ ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ماآتکم الرسول فخذوہ و مانھکم عنہ فانتھوا۔
اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو و حدثنا سفین بن عیینة عن عبدالملک بن عمیر عن ربعی بن خراش عن حذیفة الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہوں گے

ابو بکر و عمر۔ و حدثنا سفین بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انه امر بقتل المحرم الزنبور۔ اور ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۲۲" لمعة الضحی۔ (اتقان ج ۲، ص ۱۲۶، النوع الخامس والستون) (ترمذی دوم، ص ۲۰۷، حدیث اقتدوا الخ مناقب ابی بکر الصدیق باب)

- حلیہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چند نورانی حدیثیں

۲۷۲۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کثیر شعر اللحیة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے۔ رواہ مسلم و عنه عند ابن عساکر کثیر شعر الراس و اللحیة۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۲۳" لمعة الضحیٰ۔ (مسلم ۲/ ۲۵۹، باب اثبات خاتم النبوۃ و صفته الخ) (کنز العمال ۷/ ۲۰)

۲۷۳۔ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فخما مفخما یتلا لؤ وجهه تلألؤ القمر لیلة البدر ازهر اللون و اسع الجبین کث اللحیة۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے چہرۂ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی۔ رواہ الترمذی فی الشمائل و الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی الشعب و رواه ایضا الرویانی و البیهقی فی الدلائل و ابن عساکر فی التاریخ۔ (کنز العمال ۷/ ۱) (شمائل ترمذی، ص ۲، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم)

۲۷۴۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں بابی و امی کان ربعة ابیض مشربا بحمرة کث اللحیة۔

میرے ماں باپ ان پر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی گھنی داڑھی۔ رواہ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

۲۷۵۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه

وسلم ضخم الھامة عظیم اللحیة۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ رواہ البیھقی۔ (کنز العمال، ۷/۳۱)

۲۷۶۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیض اللون مشربا حمرة او حج العینین کث اللحیة۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی

۲۷۷۔ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم احسن الناس قواما و احسن الناس وجھا و اطیب الناس ریحا و الین الناس کفا و کانت لہ جمة الی شحمة اذنیہ و کانت لحیة قد ملأت من ھھنا الی ھھنا امر یدیہ علی عارضیہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر تمام عالم سے خوبتر مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

۲۷۸۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابیض الوجہ کث اللحیة احمر الماء فی اھداب الاشفار۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا منہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کووں میں سرخی پلکیں دراز۔ رواھا جمیعا ابن عساکر۔ الکل مختصرا۔

داڑھیاں بڑھانے مونچھیں پست کرنے اور مشرکین واہل کتاب کی مخالفت کرنے کے حکم میں چند احادیث مبارکہ

۲۷۹۔ امام مالک واحمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشرکین احفوا الشوارب و اوفروا اللحیة۔
مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو۔ یہ لفظ محکم ہے۔
(بخاری ۲/۸۷۵، باب تقلیم الاظفار الخ) (مسلم ۱/۱۲۹، باب خصال الفطرة) (کنز العمال، ۶/۲۱۵)

۲۸۰۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے انھکوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب اعفاء اللحی الخ)

۲۸۱۔ مسلم ترمذی ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔
خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔ (مسلم ۱/ ۱۲۹، باب خصال الفطرۃ)

۲۸۲۔ روایت امام مالک وابی داؤد اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفأ الشوارب و اعفأ اللحی۔
بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۲۷" لمعۃ الضحی۔ (مسلم ۱/ ۱۲۹، باب خصال الفطرۃ)

۲۸۳۔ احمد مسند مسلم صحیح طحاوی آثار ابن عدی کامل طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جزوا الشوارب و ارخوا اللحی خالفوا المجوس۔
مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۳۳، کتاب الکراھۃ)

۲۸۴۔ امام احمد کی روایت میں ہے قصوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (مسند احمد ۲/ ۲۵۷)

۲۸۵۔ طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحی وخذوا من الشوارب۔
کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔ (کنز العمال ۶/ ۲۱۷)

۲۸۶۔ دوسری روایت میں زائد کیا و انتفوا الابط و قصوا الاظافیر۔
بغل کے بال اکھیڑو اور ناخن تراشو

۲۸۷۔ ابن عدی کی روایت ہے و احفوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۳۳، کتاب الکراھۃ)

۲۸۸۔ امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الاثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و احفوا الشوارب و اعفوا للحی و

لاتشبهوا بالیهود۔
مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۳۳، کتاب الکراھۃ)

۲۸۹۔ امام احمد مسند طبرانی کبیر بیہقی شعب الایمان ضیا صحیح مختارہ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب۔

مونچھیں کترو اور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو

۲۹۰۔ طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوفوا اللحی و قصوا الشوارب۔

پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔ (کنز العمال ۶/ ۳۱۷)

۲۹۱۔ ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم و یحلقون لحاھم فخالفوھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۲" لمعۃ الضحی

ایک مشت سے زیادہ لمبی داڑھی کا تراشنا جائز ہے

۲۹۲۔ ابو عبداللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خذوا من عرض لحاکم و اعفوا طولھا۔

داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔ (کنز العمال ۶/ ۳۱۵)

۲۹۳۔ خطیب بغدادی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایاخذن احدکم من طول لحیتہ

ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔ (یعنی ایک مشت سے کم نہ کرے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۸" لمعۃ الضحی۔

داڑھی چننے والے کی شہادت مردود ہے

۲۹۴۔ حدیث۔ امام ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامۃ احیاء العلوم میں

ہیں رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن ابی لیلی قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ۔

یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبد الرحمن بن ابی لیلی قاضی مدینہ (کہ اکابر ائمہ تابعین واجلہ تلامذۂ امیر المومنین عثمن غنی وامیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان دونوں ائمہ ہدیٰ نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی۔

۲۹۵۔ حدیث۔ یہی دونوں امام مکی و غزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن عبدالعزیز بشہادۃ و کان ینتف فنیکیہ فرد شہادتہ۔

ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرمادی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۲۹" لمعۃ الضحی۔

داڑھی پست اور مونچھیں لمبی کرنے والے کی تہدید و وعید پر تین حدیثیں

۲۹۶۔ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے نامہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کیے سگ ایران خسرو پرویز قبلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ انہما حین دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانا قد حلقا لحاھما و اعفیا شواربہما فکرہ النظر الیہما و قال ویلکما من امر کما بہذا قالا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفآء لحیتی وقص شواربی۔

یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب خسرو پرویز خبیث نے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے

کا حکم فرمایا ہے۔(کنزالعمال ۶/۲۱۷)

۲۹۷۔ سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمة (ثقة ثبت) ثنا ابن وھب (ثقة حافظ عابد) عن حیوۃ بن شریح (ثقة ثبت فقیه زاھد) و ذکر اخر قبله عن عیاش بن عباس (القبانی ثقة) ان شییم بن بیتان (القتبانی ثقة) حدثه انه سمع رویفع بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه یقول ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بك بعدی فاخبر الناس انه من عقد لحیته او تقلد وترا او استنجی برجیع دابة او عظم فان محمدا بریٔ منه۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے رویفع میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ سنن ابی داؤد میں اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدثنا یزید بن خالد (ثقة) نامفضل (ھو ابن فضالة مصری ثقة فاضل عابد) عن عیاش (ذاك ابن عباس الثقة) ان شییم بن بیتان اخبرہ بھذا الحدیث ایضا عن ابی سالم الحیثانی (سفین بن ھانی محصرم و قیل له صحبته) عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنھما یذکر ذلك وھو معه مرابط بحصن باب الیون۔ یعنی اس طرح یہ حدیث حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۲۸ "لمعة الضحیٰ۔(نسائی ۲/۲۷۶، عقد اللحیة)

۲۹۸۔ حدیث۔ امام محمد بن ابی الحسین علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار وابی الجلد (جیلان بن فراوہ اسدی) رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون لحاھم اولئك لاخلاق لھم۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے نصیب ہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۱۲۹" لمعة الضحیٰ۔

مثلہ کی ممانعت پر چند حدیثیں

۲۹۹۔ امام احمد و بخاری و مسلم و نسائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعن الله من مثل بالحیوان فعلیه لعنة الله۔

الملئكة و الناس اجمعين۔

اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اس پر اللہ و ملائکہ و بنی آدم سب کی لعنت۔ (بخاری ۲/۸۲۹، باب مایکرہ من المثلۃ الخ)

۳۰۰۔ شافعی احمد دارمی مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ طحطاوی ابن حبان بیہقی ابن الجارود حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے اغزوا بسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا و لاتغلوا و لاتغدروا و لاتمثلوا و لاتقتلوا ولیدا۔

جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو نہ عہد کو توڑو نہ مثلہ کرو نہ کسی بچے کو قتل کرو۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۳۱" لمعۃ الضحی۔ (مسلم ۲/۸۲، باب تامیر الامام الامراء الخ)

۳۰۱۔ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبدالجبار ابن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا سیروا بسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله و لاتمثلوا و لاتغدروا و لاتقتلوا ولیدا۔

چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بد عہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۳۱" لمعۃ الضحی۔ (ابن ماجہ ۲/۲۱۰، باب وصیۃ الامام)

۳۰۲۔ حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خذ فاغز فی سبیل الله فقاتلوا من کفر بالله لاتغلوا و لا تمثلوا و لاتقتلوا ولیدا فهذا عهدالله و سیرة نبیه۔

لے خدا کی راہ میں لڑ منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نہ کرو، نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۰۳۔ بیہقی سنن میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے حدیث طویل میں راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے لاتمثلوا بآدمی و لا بهیمة

مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو

۳۰۴۔ احمد و بخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد و ابو بکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد اور

طبرانی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبۃ و المثلۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔ (بخاری ۲/ ۸۲۹، باب مایکرہ من المثلۃ الخ)

۳۰۵۔ ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام ابوجعفر طحاوی و سلیمان بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے۔ راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینھی ان یمثل بالبھائم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپاؤں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۲/ ۱۶۵)

۳۰۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ. ھذا حدیث الحاکم عن عمران و مثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر و حدثنا المغیرۃ و اسماء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۵/ ۲۹۹)

۳۰۷۔ طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن المثلۃ و لو کلب العقور۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔ (مسند احمد ۵/ ۲۹۹)

۳۰۸۔ ابن قانع و طبرانی و ابن مندہ بطریق موسیٰ بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر و حضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتمثلوا بشیئ من خلق اللہ عزوجل فیہ روح۔

خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو

صدقے کا حکم اور مثلہ کی ممانعت

۳۰۹۔ ابوداؤد و طحاوی حضرت سمرۃ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسلا راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقۃ و ینھی عن المثلۃ

ابی داؤد۔ (بخاری ۲/ ۶۰۲، باب قصة عكل و عرينة)

۳۱۰۔ ولفظ الطحاوی فلما خطب خطبة الامرنا فیها بالصدقة ونهانا عن المثلة۔

۳۱۱۔ و لفظهما فی حدیث العرنیین عن قتادة بلغنا ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة و بمعناه لابن ابی شیبة و الطحاوی عن عمران فی الحدیث المار۔

(تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ کہ) یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۲" لمعة الضحیٰ۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۶۲، باب فی النهی عن المثلة)

۳۱۲۔ طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتمثلوا بعباد الله۔

اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو۔

۳۱۳۔ ابن عساکر وابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لامثل به فیمثل الله به یوم القیمة۔

حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اسے اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا

۳۱۴۔ بیہقی سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لاتغدر و لاتمثل و لاتجبن و لاتغلل۔

نہ عہد توڑ نہ مثلہ کر نہ بزدلی نہ خیانت

اگر کوئی کسی کو مثلہ کرے تو قصاص میں اسے مثلہ کیا جاسکتا ہے

۳۱۵۔ سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجرین ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا جس میں ارشاد ہے۔ ایاك و المثلة فی الناس فانها مأثم و منفرة الا فی قصاص۔

لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچ کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص و عوض میں۔

داڑھی منڈانا مثلہ ہے

۳۱۶۔ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

له عندالله خلاق۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس له عندالله خلاق۔
جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۲ " لمعۃ الضحی۔

داڑھی کی فضیلت یہ ہے کہ فرشتے اس صفت کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں

۳۱۷۔ امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ اتقانی غایۃ البیان اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لله ملئكة تسبحهم سبحن من زين الرجال باللحى و النساء بالقرون و الذوائب. ليس عندالاتقاني في نسختي لفظ القرون۔
بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔ (کیمیائے سعادت مترجم، ص ۱۴۶، بیان الطھارۃ)

مرد کو عورت سے عورت کو مرد سے کسی لباس وضع اور چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام ہے اس کے متعلق چند حدیثیں

۳۱۸۔ امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال۔
اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی۔
(بخاری ۲/۸۷۴، باب المتشبهين بالنساء الخ)

۳۱۹۔ طبرانی کی روایت یوں ہے ان امرأة مرت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم متقلدة قوسا فقال لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری فرمایا اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی۔ (الترغیب و الترھیب ۳/۱۰۳، الترھیب من تشبه الرجال الخ)

۳۲۰۔ بخاری ابوداؤد و ترمذی انہیں سے راوی لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المخنثين من الرجال و المترجلات من النساء و قال اخرجوهم من بيوتكم۔

جمال السنہ
ابو اسامہ محی الدین جہانگیر
شبیر برادرز
042-7246006
اردو بازار لاہور

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر ا
فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال باہر کردو۔ (بخاری ۲/ ۴ ـ ۸، باب اخراجهم ای المخنثین)

۳۲۱۔ بخاری ابوداؤد ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اخرجوا المخنثین من بیوتکم۔
زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۴۳" لمعة الضحی۔ (ابو
۲/ ۴ ـ ۶، باب الحکم فی المخنثین)

۳۲۲۔ ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راو
لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس
لبسة الرجل۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور ا
عورت پر کہ مرد کا۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶، باب فی لباس النساء)

۳۲۳۔ ابوداؤد بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی قال قیل لعائشة رضی الل
تعالیٰ عنها ان امرأة تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسل
الرجلة من النساء۔
ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶
باب فی لباس النساء)

۳۲۴۔ احمد بسند صحیح ایک تابعی ہذلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی الل
تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری
عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا ام سعید دختر ابوجہل، فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لیس منا من تشبه بالرجال من النساء و لا من تشبه من
النساء بالرجال۔
ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے۔
(مسند احمد ۲/ ۲۰۸) "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۱۴۳" لمعة الضحی۔
رواہ الطبرانی عن عبداللہ مختصراً۔

۳۲۵۔ امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبھون بالنساء و المترلات من النساء المتشبھاب بالرجال و راکب الفلاۃ وحدہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔ (مسند احمد ۲/ ۵۵۸)

قدرت نکاح کے باوجود نکاح نہ کرنا باعث لعنت ہے

۳۲۶۔ و فی طریقۃ لاحمد و روایۃ عبدالرزاق بعد ھذا والمتبتلین الذین یقولون لانتزوج و المتبتلات اللاتی یقلن ذلک و راکب الفلاۃ وحدہ و البائۃ وحدہ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں اور عورتوں پر جو کہ یہ کہیں ہم مجرد رہیں گے یعنی شادی نہیں کریں گے اور خطرہ کے باوجود جنگل میں تنہا سفر کرنے والے پر اور استطاعت و قدرت نکاح کے باوجود مجرد رہنے والے پر۔ (مولف)

تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔

۳۲۷۔ طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ ابدا الدیوث و الرجلۃ من النساء و مد من الخمر۔

تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا عادی۔ (کنزالعمال، ۲۱/ ۲۰)

۳۲۸۔ احمد نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لاینظر اللہ الیھم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ و المرأۃ المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال و الدیوث۔

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔ (نسائی ا/ ۵ ۳، المنان بما اعطی)

۳۲۹۔ نسائی سنن اور بزار مسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ان سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ و الدیوث و رجلۃ النساء۔

یعنی تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ سے عاق اور دیوث اور مردانی عورت۔
(کنز العمال ۲۱/۲۰)

چار شخصوں کی صبح وشام اللہ کے غضب میں ہوتی ہے

۳۳۰۔ بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعة یصبحون فی غضب الله و یمسون فی غضب الله المتشبهون من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال و الذی یاتی البهیمة و الذی یاتی بالرجل۔

چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۳۴" لمعة الضحیٰ۔ (الترغیب و الترھیب ۳/۲۸۷، الترھیب من اللواط الخ)

۳۳۱۔ طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اربعة لعنهم الله فوق عرشه و امنت علیهم الملئکة الذی یحصن نفسه عن النساء و لایتزوج و لایتسری لئلا یولدله و الرجل تشبه بالنساء و قد خلق الله ذکرا و المرأة تتشبه بالرجال و قد خلق الله انثی و مضلل المسکین۔

۳۳۲۔ و فی اخریٰ له عنه اربعة لعنوا فی الدنیا و الاخرة و امنت الملئکة رجل جعله الله ذکرا و انث نفسه و تشبه بالنساء و امرأة جعلها الله انثی فتذکرت و تشبهت بالرجال و الذی یضل الاعمیٰ و رجل حصور و لم یجعل الله حصورا الا یحییٰ بن زکریا۔

حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور ان کی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین کو راستہ بھلانے والا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نہ نکاح کرے نہ کنیز حلال رکھے راہبان نصاریٰ کی طرح بنے، مگر یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کہ وہ اس وعید میں داخل نہیں۔
(الترغیب و الترھیب ۳/۱۰۵ الترھیب من تشبه الرجل الخ)

مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی مشابہت ممنوع ہے

۳۳۳۔ ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

امرأة تذکر۔ رجلا تأنث و امرأة تذکر۔
وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ و الملئکۃ رجلا تأنث و امرأۃ تذکر۔
اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد۔

"فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۳۴ "لمعۃ الضحی۔

تین شخص اللہ تعالیٰ کو مبغوض ہیں۔
۳۳۴۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم و
مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و مطلب دم امرئی بغیر حق لیھریق دمہ۔
اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف میں الحاد و زیادتی کرنے والا
اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کے لئے اس کے قتل کی تلاش
میں رہنے والا۔ (مشکوۃ ۱/ ۲۷، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الاول)

کافروں سے لباس وغیرہ میں بھی تشبہ حرام ہے

۳۳۵۔ بخاری تعلیقا اور احمد و ابو یعلی و طبرانی کاملا حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابوداؤد ان سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت حذیفہ
صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
ہیں جعل الذل و الصغار علی من خالف امری و من تشبہ بقوم فھو منھم۔
رکھی گئی ذلت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے
وہ انھیں میں سے ہے

۳۳۶۔ ترمذی و طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من تشبہ بغیرنا لاتشبھوا بالیھود و لا
بالنصاریٰ فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع و تسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالاکف۔
ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ
یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے، اور نصاری کا ہتھیلیوں سے۔ (ترمذی ۲/ ۹۹، باب ماجاء فی کراھیۃ
اشارۃ الید فی السلام)

سنت پر عمل کرنے کی تاکید و ترغیب میں چند احادیث کریمہ

۳۳۷۔ مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنة غیرنا۔
جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (کنز العمال ۱/ ۱۹۶)

۳۳۸۔ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو عثمان سے راوی ہمارے پاس پیش گاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا جس میں ارشاد ہے ایاکم و زی الاعاجم۔
پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔ (کنز العمال، ۳/ ۷۹۲)

۳۳۹۔ ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعمل بسنتی فلیس منی۔
جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۵، لمعة الضحی"
(ابن ماجہ ۱/ ۱۳۴، باب ماجاء فی فضل النکاح)

۳۴۰۔ ابن عساکر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رغب عن سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔ (مشکوۃ ۱/ ۲۷، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الاول)

۳۴۱۔ خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرے سے نہیں

۳۴۲۔ ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فھو منی و من رغب عن سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔
(کنز العمال، ۱/ ۱۶۴)

۳۴۳۔ بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل عمل شرة و لکل شرة فترة فمن کانت فترته الی سنتی فقد اھتدی و من کانت الی غیر ذلك فقد ھلك۔
یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۵، لمعة الضحی"۔ (الترغیب و الترھیب ۱/ ۸۷، الترھیب من ترك السنة)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

براہ تکبر ٹیک لگا کر کھانا پینا حرام ہے ورنہ حرج نہیں حدیث میں ہے

۳۴۴۔ اخرج ابونعیم عن عبداللہ بن السائب عن ابیہ عن جدہ و قال ھو وھم والصواب ابن عبدللہ بن السائب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخارہ۔

عبداللہ بن سائب نے کہا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تخت پر ٹیک لگائے ثرید (ایک قسم کا کھانا) تناول فرما رہے ہیں پھر ثرید کے تہ نشین کو نوش فرمایا۔ (مولف)

زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھانا افضل ہے

۳۴۵۔ اخرج الامام احمد فی کتاب الزھد عن الحسن مرسلا و البزار نحوہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بطعام وضعہ علی الارض۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو کھانے کو زمین پر رکھتے تھے۔ (مولف)

۳۴۶۔ اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنعھا علی الحضیض انما انا عبد آکل کما یاکل العبد و اشرب کما یشرب العبد۔

میں بندہ ہی تو ہوں اور بندہ کی طرح کھاتا پیتا ہوں، ازراہ تواضع وانکسار اور تعلیم امت کے لئے حضور نے ایسا فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۳۸" (کنز العمال، ۱۹، ۱۷۰)

بغرض تنبیہ واصلاح اور نصیحت طلبہ کو مارنا جائز ہے مگر یہ کہ تین مرتبہ سے زیادہ نہ مارے۔

۳۴۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمر داس المعلم ایاك ان تضرب فوق الثلث فانك اذا ضربت فوق الثلث اقتص اللہ منك۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرداس معلم سے فرمایا کہ متعلم کو تین مرتبہ
زیادہ مارنے سے بچو اور اگر تین مرتبہ سے زیادہ مارو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے قصاص لے گا۔ (مولف
"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۳۰"

مومن کی شان یہ ہے کہ کسی کو بے وجہ شرعی برا نہ کہے

۳۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المومن بالطعان
لااللعان و لاالفاحش و لاالبذی۔

مسلمان نہیں ہے ہر ایک پر منہ آنے والا اور نہ بکثرت لوگوں پر لعنت کرنے والا اور نہ
حیائی کے کام کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا۔ رواه الائمة احمد و البخاری فی الادب المفر
الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹

۱۳۸۔ (ترمذی ۲/ ۱۸، باب ماجاً فی اللعنة)

بالوں کی تکریم کرے مگر کنگھا ناغہ کر کے کرے یعنی زنانہ طور پر سنگار اور کنگھی و چوٹی
مشغول نہ رہے اس سلسلے میں تین احادیث طیبہ۔

۳۴۹۔ احمد و ابوداؤد و نسائی باسانید صحیحہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مروی نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الترجل الاغبا۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ناغہ کر کے۔ (ابو
۲/ ۵۷۳، اول کتاب الترجل)

۳۵۰۔ نیز ابوداؤد و نسائی کی حدیث میں بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے نہ
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یمشط احدنا کل یوم۔
ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم میں کوئی شخص روز کنگھی کرے
(نسائی ۲/ ۲۷۵، الاخذ من الشارب)

۳۵۱۔ امام مالک مؤطا میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ان لی جمة فارجلها۔
میرے بال شانوں تک ہیں کیا میں انہیں کنگھی کروں فرمایا نعم و اکرمها ہاں اور ان
عزت کر۔ قال فکان ابوقتادة ربما و هنا فی الیوم مرتین من احل قول رسول ا
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعم و اکرمها۔

یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دن میں دو بار بالوں میں تیل ڈالتے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا ہاں اور ان کی عزت کر۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۳۹" (موطا مالک، ص ۲-۳، اصلاح الشعر)

وقت جماع بالکل برہنگی منع ہے

۳۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت جماع مرد وزن کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا و لایتجرد ان تجرد العیر۔

گدھے کی طرح برہنہ نہ ہو۔ (کنز العمال، ۲۱، ۲۳۶)

بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو گالی دینا حرام ہے

۳۵۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سباب المسلم کالمشرف علی الھلکۃ۔

مسلمانوں کو گالی دینے والا اس کی مانند ہے جو ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ رواہ الامام احمد و البزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند جید۔ (کنز العمال ۳/ ۳۴۰)

عالم دین کی تعظیم و توقیر کے بارے میں ایک حدیث پاک

۳۵۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ۔

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ رواہ احمد و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ " فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۰" (مسند احمد ۲/ ۳۲۱)

جس کے تین بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں اور وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۵۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامسلم یموت (یتوفی) لہ ثلثۃ (من الولد) لم یبلغوا الحنث الا ادخلہ اللہ الجنۃ بفضل ارحمہ ایاھم۔

جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مر جائیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر فرمائے گا۔ رواہ الشیخان و النسائی و ابن ماجۃ عن انس بن مالک و احمد عن امہ و عن عمرو بن عبسۃ و عن ابی برزۃ و ابن حبان عن ابی ذر و النسائی عن ابی ہریرۃ و عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند و ابویعلی بسند صحیح و الحاکم و صححہ عن الحارث بن اقیش رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (نسائی ۱/ ۲۶۴، من یتوفی لہ ثلثۃ)

۳۵۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من مسلم یموت له ثلثة من ولد (الولد) لم یبلغوا الحنث الا تلقوه من ابواب الجنة الثمانیة من ایها شاء دخل۔
جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازے سے اس کا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ رواہ ابن ماجة عن عتبة بن عبدالسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند حسن۔ (ابن ماجہ ۱/۱۱۶، باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولدہ)

۳۵۷۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی حدیث کہ پہلے مذکور ہوئی بیان فرمائی صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ او اثنان یا رسول اللہ یا دو فرمایا او اثنان یا دو، عرض کی او واحدیا ایک فرمایا او واحدیا ایک، پھر فرمایا والذی نفسی بیده ان السقط لیجره امه بسرره الی الجنة اذا احتسبته۔
قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اس کی ماں صبر کرے تو وہ اپنے نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔ رواہ الامام احمد بسند صالح و الطبرانی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۱"
(مسند احمد ۶/۳۱۹)

۳۵۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات ولد العبد قال اللہ لملئکته قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرة فؤاده فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدك و استرجع فیقول ابنوا لعبدی بیتا فی الجنة و سموه بیت الحمد۔
جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی عرض کرتے ہیں ہاں فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا عرض کرتے ہیں ہاں فرماتا ہے پھر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں تیرا شکر کیا اور انا للہ و انا الیه راجعون کہا فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام حمد کا مکان رکھو۔
رواہ احمد و الترمذی و حسنه و ابن حبان فی صحیح التقاسیم و الا نواع عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۱۴۱" (کنز العمال، ۳/۱۶۱) (مسند احمد ۵/۵۶۹)

چلا کر رونے اور نوحہ کرنے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۳۵۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تؤذوا امواتکم بعویل۔

چلا کر رونے سے اپنے مردوں کو ایذا نہ دو۔ رواہ ابن مندہ و الدیلمی عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

میت پر چلا کر رونا جزع فزع کرنا حرام ہے

۳۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اثنتان ھما فی الناس کفر الطعن فی النسب و النیاحۃ علی المیت۔**

لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رواہ ابن حبان و الحاکم و زاد اشق الجیب۔ (مسلم ۱/۳۰۳، کتاب الجنائز)

دو آوازیں ملعون ہیں

۳۶۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **صوتان ملعونان فی الدنیا والاخرۃ مزمار عند نعمۃ ورنۃ عن مصیبۃ۔**

دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے نعمت کے وقت باجا اور مصیبت کے وقت چلانا۔ رواہ البزار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (الترغیب و الترھیب ۴/۳۵۰ الترھیب من النیاحۃ علی المیت)

نوحہ کرنے والیوں کو روز قیامت گندھک کا کرتا اور کھجلی کا دوپٹہ اوڑھایا جائے گا

۳۶۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ و علیھا سربال من قطران و درع من جرب۔**

چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔ رواہ مسلم عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/۳۰۳، کتاب الجنائز)

۳۶۳۔ اور ایک روایت میں ہے **قطع اللہ لھا ثیابا من قطران و درعا من لھب النار۔**

اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اور اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اوڑھائے گا۔ رواہ ابن ماجۃ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱/۱۱۴، باب فی النھی عن النیاحۃ)

نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن کتوں کی طرح بھونکیں گی

۳۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

القيمة صفين فی جهنم صف عن يمينهم و صف عن يسارهم فينبحن علی اهل النار كما تنبح الكلاب۔

یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے دہنے بائیں وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال ۲۰، ۱۳۵)

نوحہ کرنے والوں سے حضور علیہ السلام بیزار ہیں

۳۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا بریٔ ممن خلق و صلق (سلق) و خرق۔

میں بیزار ہوں اس سے جو بھدرا کرے اور چلا کر روئے اور گریبان چاک کرے۔ رواہ الشیخان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ابن ماجہ ۱/ ۱۱۵، باب ماجآ فی النھی عن ضرب الخدود الخ)

موت پر بغیر آواز کے رونا جائز ہے

۳۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاتسمعون ان اللہ لایعذب بدمع العین و لا بحزن القلب و لکن یعذب بھذا و اشار الی لسانہ او یرحم و ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ۔

ارے سنتے نہیں ہو بیشک اللہ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر (اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے یا رحم فرمائے اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔ رویاہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۴۲"(مسلم ۱/ ۳۰۱، کتاب الجنائز)

تعارف

شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله
(گنبد خضرا و نعلین اقدس کی تصویر کا حکم)

۲۶؍ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ میں چار سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام اور براق کی تصویریں بنا کر بہ نیت ثواب و حصول برکت وزیارت رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اور نقشہ گنبد خضرا بنوا کر بغرض حصول ثواب وزیارت رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ثواب حاصل ہوتا ہے اسی طرح اس کی نقل و شبیہ سے بھی ہوتا ہے؟ یہ کیسا ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے دلائل و براہین اور اقوال ائمہ سے ۱۱ صفحات پر مشتمل جو جواب ثبت قرطاس کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ۔

"ابلیس لعین کے مکائد میں سے سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے،

ان مذکورہ تصویریں بنانے والے اور ان کی زیارت ولمس اور تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے، حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں، حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویریں بنانا بنوانا اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا، احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں"

"ایسے حرکات کا ارتکاب حرام قطعی اور اعتقاد ثواب ضلال مبین ہے ایسے شخص پر فرض ہے کہ اس نازیبا حرکت سے باز آئے، رہا نقشہ روضہ مبارکہ تو اس کے جواز میں اصلاً مجال سخن و جائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یونہی اس کا جواز اجماعی ہے اور

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرھم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں، تمام کتب مذاہب اس سے مملوو مشحون ہیں"

"حاصل یہ کہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت ہے اور جب سے آج تک ہر قرن وطبقہ کے علماء وصلحاء میں معمول ورائج ہے ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم وتعظیم رکھتے آئے ہیں"۔

اور مزید تسکین وتائید کے لئے اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے اس رسالے کے اخیر میں ۸۰ ائمہ کرام وعلمائے اعلام کے اسماء گرامی اور سندیں پیش کی ہیں کہ کن کن اکابر دین واعاظم معتمدین نے مزار اقدس اور اس کے مثل نعل مقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک وتوسل کرتے آئے اور اس بارے میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین ارشاد فرمائے ہیں وہ سب اس رسالہ مبارکہ میں یکجا کیے گئے ہیں۔

اور چھ نقشوں کے ذریعہ سے یہ سمجھایا گیا ہے اور یہ تعیین کی گئی ہے کہ تربت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تربت صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کس جہت اور کس سمت کو واقع ہے۔

اور اس رسالہ جلیلہ میں تصویر ذی روح کی حرمت وتحریم پر ۳۲ حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله

ذی روح کی تصویر بنانا بنوانا سب حرام ہے اور اس پر شدید وعیدیں وارد ہیں اس کے متعلق چند احادیث کریمہ۔

۳۶۷۔ صحیحین و مسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کل مصور فی النار یجعل اللہ لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فتعذبہ فی جھنم۔**

ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔ (مسلم ۲/ ۲۰۲، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ)

۳۶۸۔ انہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ فرماتے ہیں **ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون۔**

بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔ (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمۃ)

۳۶۹۔ انہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **قال اللہ تعالیٰ و من اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ۔**

اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دیں۔ (مسلم ۲/ ۲۰۲، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ) (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب نقض الصور)

۳۷۰۔ صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ماخلقتم۔**

بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۳" شفاء الوالہ (بخاری ۲/۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمة)

۳۷۱۔ مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صور صورة فان الله معذبه حتی ینفخ فیها الروح و لیس بنافخ۔

جو کوئی تصویر بنائے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔ (بخاری ۲/۸۸۱، باب من لعن المصور باب) (مسند احمد ۱/ ۳۹۴)

۳۷۲۔ مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یخرج عنق من النار یوم القیمة له عینان یبصر بهما و اذنان یسمعان و لسان ینطق یقول انی و کلت بثلثة بمن جعل مع الله الها آخر و بکل جبار عنید و المصورین۔

قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ کا شریک بتائے اور ہر ظالم ہٹ دھرم اور تصویر بنانے والے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (ترمذی ۲/ ۸۵، باب ماجاء فی صفة النار)

۳۷۳۔ امام احمد مسند اور طبرانی کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد اهل النار عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او امام جائر و هؤلاء المصورن. و لفظ احمد اشد الناس عذابا یوم القیمة رجل قتل نبیا او قتله نبی او رجل یضل الناس بغیر علم او مصور یصور التماثیل۔

بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔ (مسند احمد ۱/ ۴۰۷)

۳۷۴۔ بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد الناس عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او قتل احد والدیه و المصورون و عالم لم ینتفع بعلمه۔
بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۴ شفاء الوالہ۔

تصویردار پردہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔

۳۷۵۔ امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من سفر و قد سترت سهوة لی بقرام فیه تماثیل فلما رآه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلون وجهه وقال یاعائشة اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله۔ (بخاری ۲/۸۸۰، باب ماوطئ من التصاویر)

۳۷۶۔ وفی روایة للشیخین قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجهه الکراهیة فقلت یا رسول الله اتوب الی الله و الی رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة فیقال لهم احیوا ماخلقتم و قال ان البیت الذی فیه الصور لاتدخله الملئکة۔ (بخاری ۲/۸۸۱، باب من لم یدخل بیتا فیه الخ)

۳۷۷۔ و فی اخری لهما تناول الستر فهتکه و قال من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یصورون هذه الصور۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو

جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمة)

۳۷۸۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبریل علیہ الصلاۃ و السلام فقال لی مر برأس التماثیل یقطع فتصیر کھیئة الشجرة و أمر بالستر فیقطع فیجعل و سادتین منبوذتین توطئان. ھذا مختصرا۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور مورتوں کو حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دیئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۷۳، باب فی الصور)

رحمت کے فرشتے تصویردار گھر میں نہیں آتے ہیں

۳۷۹۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نیز اسی میں حضرت ام المومنین میمونہ اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انا لاندخل بیتا فیه کلب و صورة۔

ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (بخاری ۲/ ۸۸۱، باب لاتدخل الملئکة بیتا الخ)

۳۸۰۔ احمد و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و سعید بن منصور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے عرض کی انہا ثلث لم یلج ملك مادام فیها واحد منها کلب او جنابة او صورة روح۔

تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہو گی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہو گا کتا یا جنب یا جاندار کی تصویر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۳" شفاء الوالہ (مسند احمد ۱/ ۱۰۷)

۳۸۱۔ نسائی و ابن ماجہ و شاشی و ابو یعلی اور ابو نعیم حلیہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں امیر المومنین

علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی صنعت طعاما فدعوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجأ فرأی تصاویر فرجع (زاد الاربعۃ الاخیرون) فقلت یا رسول اللہ مارجعك بابی و امی قال ان فی البیت سترا فیہ تصاویر و ان الملئکۃ لاتدخل بیتا فیہ تصاویر۔

میں نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے میں نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۵"

شماء الوالہ۔ (نسائی ۲/۲۹۹، التصاویر)

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم گھر کی تصویروں کو مٹادیا کرتے تھے

۳۸۲۔ صحیح بخاری وسنن ابی داؤد میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یترك فی بیتہ شیأ فیہ تصاویر الا نقضہ.

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

(بخاری ۲/۸۸۰، باب نقض الصور)

تصاویر مٹانے اور قبر کی بلندی ختم کرنے کا حکم یعنی جس قبر کی بلندی ایک بالشت سے زیادہ ہو کہ بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے

۳۸۳۔ مسلم وابوداؤد وترمذی حبان بن حصین سے راوی قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا ابعثك علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لاتدع صورۃ الا طمستھا و لاقبرا مشرفا الاسویتہ۔

مجھ سے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مامور فرماکر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔ و رواہ ابویعلی و ابن جریر فلم یسمیا حبان انما قالا عن علی انہ دعا صاحب شرطتہ فقال لہ فذکرا بمعناہ۔ (مسلم ۱/۳۱۲، کتاب الجنائز)

۳۸۴۔ امام احمد بسند جید امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا ایک

بها و ثنا الا کسره و لاقبرا الا سواه و لاصورة الا طمحها۔

تم میں کون ایسا ہے مدینے جاکر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کردے اور ہر تصویر مٹا دے۔ ایک صاحب نے عرض کی میں یارسول اللہ فرمایا تو جاؤ وہ جاکر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے سب بت توڑ دیئے اور سب قبریں برابر کردیں اور سب تصویریں مٹا دیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من عاد الی صنعة شی من هذا فقد کفر بما انزل علی محمد اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر وانکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ (مسند احمد ۱ر۱۴۰)

بت پرستی کی ابتدا معظمین کی تصویروں سے ہوئی

۳۸۵۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

ودو سواع و یغوث ویعوق و نسر اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحی الشیطان الی قومهم ان انصوا الی مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا و سموها باسمأهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلك اولئك وتنسخ العلم عبدت. هذا مختصرا۔

ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب یہ لوگ ہلاک ہوگئے تو شیطان نے ان کی قوم کو بتایا کہ وہ لوگ جہاں بیٹھتے تھے وہاں ایک ایک بت نصب کردیں اور ان لوگوں کے ناموں پر بتوں کے نام رکھدیں تو قوم نے ایسا ہی کیا مگر بتوں کی پرستش نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے جنہوں نے بت نصب کیا تھا اور لوگوں کو ان بتوں کی حقیقت کا علم نہیں رہا تو اس کے بعد ان بتوں کی پوجا ہونے لگی۔ (مولف) (بخاری ۲ر۷۳۲، باب ودا ولا سواعا الخ)

روز فتح مکہ کعبۃ اللہ کو تصویروں سے صاف کرنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف فرما ہوئے

۳۸۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انه قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم البیت فوجد فیه صورة ابراهیم و صورة مریم علیهما الصلاة و السلام فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اما لهم فقد سمعوا ان الملئكة لاتدخل بیتا فیه صورة الحدیث هذا لفظه فی الحج۔ (بخاری ۱ر۴۰۳، باب قول ... و تحذ لمه ابراهیم الخ)

۳۸۷۔ وفی الانبیاء ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی الصورۃ فی البیت لم یدخل حتی امربھا فمحیت الحدیث۔ (بخاری ۱/۴۷۳، باب قول اللہ و اتخذ اللہ ابراھیم)

۳۸۸۔ و فی المغازی فاخرج صورۃ ابراھیم و اسمعیل علیھما الصلاۃ و السلام الحدیث ھذہ کلھا روایات البخاری (بخاری ۲/۶۱۴، باب این رکز النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح)

۳۸۹۔ و ذکر ابن ھشام فی سیرتہ قال و حدثنی بعض اھل العلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح فراٰہ فیہ صور الملئکۃ وغیرھم فرأی ابراھیم علیہ الصلاۃ و السلام مصورا فذکر الحدیث الی ان قال ثم امر بتلک الصور کلھا فطمست۔

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلاۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبر دار ہو بیشک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھما الاکرم و علیھما بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۵" شفاء الوالہ

۳۹۰۔ مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر بن الخطاب ان یمحوھا فبل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثوبا و محاھابہ فدخلھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما فیھما شیئ۔ (مسند احمد ۳/۳۹۶)

۳۹۱۔ و فی حدیثہ عند الامام الواقدی و کان عمر قد ترک صورۃ ابراھیم

فلما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رأها فقال یا عمر الم آمرك ان لاتدع فیها صورة ثم رأی صورة مریم فقال امسحوا ما فیها من الصور قاتل الله قوما یصوررون ما لا یخلقون۔

۳۹۲۔ عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم دخل الکعبة فامرنی فاتیته بماء فی دلو فجعل یبل الثوب و یضرب به علی الصور و یقول قاتل الله قوما یصوررون ما لا یخلقون۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان المسلمین تجردوا فی الازر و اخذوا الدلاء و انجروا علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرها و بطنها فلم یدعوا اثرا من المشرکین الا محوه و غسلوه۔

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انھیں مٹادو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر سے باہر سے دھویا جاتا کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

کفار نے اپنے مقربین کی تصویریں بنائیں پھر وہیں سے بت پرستی کا آغاز ہوا

۳۹۴۔ صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها ماریة و کانت ام سلمة و ام حبیبة اتتا ارض الحبشة فذکرتا من حسنها و تصاویر فیها فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا ثم صوروا فیه تلك الصور اولئك شرار خلق الله۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ وام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔ (بخاری ۱/۶۱، باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية الخ)(بخاری ۱/۶۲، باب الصلوة في البيعة)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصویر دار گرجا میں داخل ہونے سے انکار کیا

۳۹۵۔ امام بخاری کتاب الصلاۃ جامع صحیح میں تعلیقاً بلا قصہ اور عبدالرزاق وابو بکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی جب امیر المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو امیر المومنین نے فرمایا انا لاندخل الكنائس التي فيها هذه الصور۔ ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۶"

شفاء الوالہ (بخاری ۱/۶۲، باب الصلوٰة في البيعة)

ذی روح کی تصویر بنانا حرام ہے اور غیر ذی روح کی جائز ہے

۳۹۶۔ ایک مصور نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کی میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے فرمایا پاس آ وہ پاس آیا فرمایا پاس آ وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا کیا میں تجھے نہ بتلاؤں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی پھر حدیث مصوروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا ويحك ان ابيت الا ان تصنع فعليك بهذه الشجرة و كل شئ ليس فيه روح۔ افسوس تجھ پر اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۷" شفاء الوالہ۔

(شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۵، باب التصاوير في الثوب)

روضہ مبارک کے نقشہ سے متعلق ایک روایت

نقشہ روضہ مبارکہ کے جواز میں اصلاً مجال سخن و جائے دم زدن نہیں جس طرح ان

تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں ہی اس کا جواز اجماعی ہے ہر شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی۔ ائمہ مذاہب اربعہ وغیرھم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں تمام کتب مذاہب اس سے مملوو مشحون ہیں ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام وتثبیت عوام کے لئے ائمہ کرام وعلماء اعلام کی بعض سندیں اسباب میں پیش کروں کہ کن کن اکابر دین واعاظم معتمدین نے مزار مقدس اور اس کے مثل نعل اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اسباب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین وجانگزائے منافقین ارشاد فرمائے (۱) امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی (۲) امام محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء (۳) امام محدث علامہ ابو الفرج عبد الرحمٰن ابن الجوزی حنبلی (۴) امام ابو الیمن ابن عساکر (۵) امام تاج الدین خاکہانی صاحب فجر منیر (۶) علامہ سید نور الدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفا ووفاء الوفاء (۷) سیدی عارف باللہ محمد بن سلیمن جزولی صاحب الدلائل (۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم (۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ (۱۱) شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب (۱۲) محمد ن العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمۃ خلاصۃ الوفاء وغیرھم ائمہ وعلماء نے مزار اقدس واکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے۔

۳۹۷۔ مواہب اور اس کی شرح میں ہے۔(قد روی ابو داؤد و الحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصدیق (قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا ام اکشفی لی من قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و صاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقدما و ابا بکر راسہ بین کتفی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عمر راسہ عند رجلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قال ابو الیمن بن عساکر و ھذہ صفتہ۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	

الحافظ الامام توفی فی محرم سنة ست و ثلمائة

۳۹۸۔(و روی ابوبکر الآجری) الحافظ الامام توفی فی محرم سنة ست و ثلمائة (فی کتاب صفة قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن عثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول کما فی التقریب (قال رأیت قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی امارة عمر بن العزیز فرأیته مرتفعا نحوا من اربع اصابع و رأیت قبر ابی بکر و راء قبرہ و رأیت قبر ابی بکر اسفل منہ) و رواہ ابونعیم بزیادة و صورہٗ لنا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۔ ۱۴۔ شفاء الوالہ"

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(وقد اختلف اهل السیر وغیرهم فی صفة القبور المقدسة علی سبع روایات اوردها) ابوالیمن (ابن عساکرفی) کتابہ (تحفة الزائر) و الصحیح منها روایتان. احدهما ماتقدم عن القاسم و الاخری و بها جزم رزین وغیرہ و علیها الاکثر کما قال المصنف فی الفصل الثانی و قال النووی انها المشهورة و السمهودی انها اشهر الروایات ان قبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی القبلةمقدما بجدار ثم قبر ابی بکر حذاء منکبی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبر عمر حذاء منکبی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنهما وهذا صفتها۔

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و مرت واحدة من الضعیفة ولاحاجة لذکر باقیها آہ ما فی المواهب و شرحها ملتقطا قلت وقد ذکر السبع جمیعا الامام البدر محمود العینی فی عمدة القاری

فراجعها ان هويت مطالع المسرات میں ہے ودع المولف صفة الروضه هكذا. قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

قبر عمر رضی الله تعالیٰ عنه

قبر ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه

ابوبکر موخر قلیلا عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلفه و عمر خلف رجلی ابی بکر و روی ابوداؤد و الحاکم و صحیح اسناده عن القاسم بن محمد الحدیث قال السمهودی و هذا ارجح ماروی عن القاسم ثم صورها عن ابن عساکر هکذا. قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

قبر عمر رضی الله تعالیٰ عنه

قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

قبر ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه

و صدر ابوالفرج ابن الجوزی بوضعها هکذا و نسب ابن حجر هذه الصفة الی الا کثر آه مختصرا قلت و مع ههنا فی الکتاب تخلیط و اضطراب علیه علیٰ ها (بیاض ہے) وزاده سید المرتضی فی النقل عنه فی شرح الاحیاء شیأً لم اجده فی نسختی شرح الدلائل ولا هو صحیح فی نفسه و ذلک انه لم یذکر فی المطالع عن ابن الجوزی صورة جدیدة فکیف قوله هکذا اشارة الی مامر وهو الذی نسبه ابن حجر الی الجمهور و الا کثر کما (بیاض ہے) فیما یذکر اما المرتضی فنقل تصویره عن المطالع عن ابن الجوزی بعد قوله هکذا هکذا

صلی الله تعالیٰ علیه و سلم

ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه

عمر رضی الله تعالیٰ عنه

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

عورتوں کو لکھنا سکھانا شرعاً ممنوع اور سنت نصاریٰ ہے اور ان کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔

اسی کتابت نسواں کی ممانعت پر تین احادیث کریمہ۔

۳۹۹۔ ابن حبان بطریق یحییٰ بن زکریا بن یزید دقاق اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق مطین حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قالا حدثنا محمد بن ابراھیم ابوعبداللہ الشامی حدثنا شعیب بن اسحاق الدمشقی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتسکنو ھن الغرف و لا تعلموھن الکتابۃ و علموھن الغزل و سورۃ النور۔ (کنزالعمال ۲۱/ ۷۰۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ کاتنا اور سورہ نور کی تعلیم کرو یہی حدیث حاکم صحیح مستدرک اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق محمد بن محمد بن سلیمن روایت کی قال حدثنا عبدالوھاب بالضحاک ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سنداً ومتناً حاکم نے کہا صحیح الاسناد اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا بل عبدالوھاب متروک اھ اقول الان القول فیہ ابن جلی فقال بعض حدیثہ لایتابع علیہ وھذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا ھذا الاسناد منکر یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا اقلا دانہ بغیر ھذا الاسناد لیس بمنکر۔ یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث اور سند سے منکر نہیں معروف و محفوظ ہے۔ اقول و ستسمع انہ بنفس السند غیر منکر۔

۴۰۰۔ امام ترمذی محمد بن علی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتسکنوا نساء کم الغرف و لاتعلموھن

محتاب۔

اپنی عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔ یہ حدیث امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔ (کنزالعمال، ۲۱۰ر۔ ۲)

۱۰۳۔ ابن عدی کامل میں اور ابن حبان بسند معتمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قالا حدثنا جعفر بن سهل ثنا جعفر بن نصر ثنا حفص بن غياث عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاتعلموا نساء كم الكتابة و لاتسكنو هن العلالی۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ یہ حدیث بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی وقال ابن الجوزی لايصح جعفر بن نصر حدث عن الثقات بالبواطيل اه و قال الحافظ ابن حجر فی الاطراف بعد ذكر الحديث الاول و قد روی عن طريق حفص القاری عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اه اقول الظاهر ان هذه متابعة لحفص بن غياث فان حفصا القاری امام القراء ة حفص بن سليمان ابی داؤد و هذا مصرح به عند مخرجيه حفص بن غياث و هو امام فی الحديث ثقة فقيه من رجال الستة و ليث صدوق من رجال مسلم و الاربعة و البخاری فی التعليقات غير انه اختلط بآخره لكن لم يسقط به حديثه فقد قال الجمهور هو لمن يكتب حديثه ذكره النووی فی شرح صحيح مسلم و قال مسلم فی مقدمة صحيحه اسم الستر و الصدق و تعاطی العلم يشمله و قد حسن له الترمذی حديثه فی الحمام و نقل عن البخاری انه صدوق و ربما يهم فی الشی فاذا روی عنه حفص القاری خرج جعفر بن نصر و الصواب عندنا فی الامام الجليل حفص القاری تمشيه فقد قال وكيع انه ثقة و قال الذهبی هو فی نفسه صادق و اختلف فيه علی احمد فروی حنبل بن اسحاق عنه مابه باس وروی عنه اخری متروك الحديث هكذا روی ابن حاتم عن عبدالله بن احمد عن ابيه و روی ابوعلی بن الصواف عن عبدالله عن ابيه صالح و ليس فيه لامام احمد جرح مفسر قادح يسقط حديثه و ابن فراش ليس هناك قال ابوزرعة كان معتمد عبدان اقول عبدان حمل ابن فراش الی بندار كان عندنا

... مثالب الشيخين

عدان وصع جرأين صنفهما فی شاب الشیخین فاجازه بالفی درهم فقال قال الذهبی
هذا و الله الشیخ المفتر الذی ضل سمعیه فما انتفع بعلمه فلاعتب علی حمیر
الرافضة قال ابوبکر بن حمدان المروزی سمعت ابن فراش یقول شربت بولی فی
هذا الشان خمس مرات اه و کان جریا علی تکذیب الثقات و هذا احمد بن الفراش
الامام الحافظ الثقة الفقیه الحجة الذی اطبقوا علی توثیقه و لم یات فیه عن احد من
الائمة تلیین ولابعض تلیین ذکره ابن فراش فقال یکذب محمد قال الذهبی علی
مافی تهذیب التهذیب آذی ابن فراش نفسه و قال فی المیزان بطل قول ابن فراش
ولاغروفقد اتهم مالک بن اوس الصحابی رضی الله تعالیٰ عنه بالکذب بروایته
حدیث ماترکناه صدقة لاجرم ان ذکره الذهبی فی طبقات الحفاظ ثم اخذ یونجه الی
ان خاطبه بقوله انت زندیق معاند للحق فلا رضی الله عنك ثم قال مات ابن فراش الی
غیر رحمة الله تعالی ۲۸۳ھ اما الحدیث الاول ففیه شعیب و من فوقه ائمة اجلاء
لایسأل عنهم و انما النظر فی محمد بن ابراهیم اقول ادخله ابونعیم فی حلیة الاولیاء
و قد وصفه المزنی و الذهبی و العسقلانی بالزاهد وهم یصفون به الاولیاء کما عرف
من محاوراتهم حتی اقتصر علیه الذهبی فی وصف سید الاقطاب الغوث الاعظم
رضی الله تعالیٰ عنه فهذا توثیق له و ای توثیق و ماللولی و للکذب حاشاهم و لیس
فیه بعد ذلك جرح مفسر حتی قول الدار قطنی کذاب و تحامل القوم علی الصوفیة
الکرام و الحنفیة العظام معروف و قال الامام النووی فی التقریب لایقبل الجرح
الامبین السبب قال الامام السیوطی فی التهذیب لان الناس یختلفون فی اسباب
الجرح نطلق احدهم الجرح بناء علی ماعتقده جرحاله و لیس بجرح فی نفس الامر
قول ابن الصلاح و هذا ظاهرا مع الفقه و اصوله انه مذهب الائمة من حفاظ
الحدیث کالشیخین وغیرهما ثم ذکر امثلتهٗ الی ان قال قال الصیر فی و کذا اذا قالوا
فلان کذاب لابین بیانه لان الکذب یحتمل الغلط کقوله کذب ابومحمد اه و کتبت
علیه و کذلك قول ابن مسعود و حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه فی دور ان
السماء کذب کعب و قد شه هشام بن عروة و مالك و اجلة علی محمد بن اسحاق
انه کذاب و حشوا علیه ثم لم یذکروا الا مالایثبت به کذب و لا الم. ه به اصلا و یرد

لابن اسحاق الوثاقة لاجرم ان لم یعرج علیه الحافظ فی التقریب و انضر فی محمد بن ابراهیم علی قوله منکر الحدیث و کذلک لم یزد البیهقی فی حدیثه علی استنکاره بهذاالسند اقول و الرجل اعنی بن ابراهیم من المشائخین کما فی المیزان وغیره .
الجمع السائح من شتات العلوم ما لیس عندالآخرین و من عادتهم استنکار مالایعرفون فاذکرون عندهم ان مدار حدیث علی فلان ثم سمعوا من یرویه عن غیره انکروه فاذا تکرر ذلک منه قالوا مثل الحدیث و ربما تعدوا الی فیه بالکذب و ماهو القضاء بالنفی علی الاثبات و الصواب علیه و الله تعالیٰ لم یجتمع کل العلم فی احد بعد نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هذا اجهل الحفظ البخاری هو وغیره من الحفاظ کان عندهم ان حدیث المؤمن یأکل فی معاء واحد لم یروه عن ابی اسامة غیر ابی کریب و رواه الترمذی عن اربعة فقال حدثنا به ابی کریب و ابوهشام و ابوالسائب و حسین بن الاسود عن ابی اسامة قال ثم سألته محمود ابن غیلان عنه فقال هذا حدیث ابی کریب فسألت البخاری فقال لم تعرفه الا من حدیث ابی کریب فقلت حدیث ابی کریب و من قبل هذا اتی الامام الثقة الواقدی فانه روی حدیث ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما العمیاو ان انتما عن معمر عن الزهری و ماکان الحدیث عندهم الا عن یونس عن الزهری فقامت علیه القیامة من کل جانب حتی قال ذلک الجبل الشامخ امام السنة احمد بن حنبل رضی الله تعالیٰ عنه لم یزل ید افع الله الواقدی حتی روی عن معمر عن الزهری عن بنهان عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها حدیث العمیا و ان انتما فجاء بشی لاحیلة فیه الحدیث حدیث یونس لم یروه غیره اه فجعله هو المفسد امر الواقدی و جعله داء لادواء له و لما اراد علی بن المدینی ان یسمع من الواقدی کتب الیه احمد کیف تستحل ان تکتب عن رجل روی عن معمر حدیث بنهان و هذا حدیث یونس تفرد به اه مع ان الحدیث رواه عن ابن شهاب ثلثة یونس کما عرفوا و معمر کما روی الواقدی و ثالثهم عقیل قال احمد بن منصور الرمادی (وهو ثقة حافظ حجة) لما قدمت مصر حدثنا ابن ابی مریم (ثقة ثبت فقیه) انا نافع بن یزید (ثقة عابد) عن عقیل عن ابن شهاب فذکر حدیث ... فلما فرغنه ضحکت فقال لم تضحک فاخبرته بقصة علی و احمد قال و

قال ابن ابی مریم ان شیوخنا المصریین لهم عنایة بحدیث الزهری قال الرماوی و
هذا الحدیث فما ظلم فیه الواقدی. بلے ذکر محمد بن ابراهیم بن حبان الذی قال فیه
الذهبی فی ترجمة عثمن الطرائفی اما ابن حیان فانه یقعقع کعادته و الکلام فی
الرجال لایجوز الاتمام المعرفة تام الورع وقال فی ترجمة عبدالعزیز بما ابی وقال
ابن حبان روی عن نافع عن ابن عمر نسخة موضوعة هکذا قال ابن حبان بغیر بینة و
قال فی ترجمة محمد بن الفضل بشیخ البخاری ابن حبان الخشاف المشهور وقال
فی ترجمة حجاج بن ارطاة کذا قال ابن حبان هذا القول مجازفة فهذا قال فیه لاتحل
الروا یة عنه الاعتبار کان یضع الحدیث.

اقول ما اظهر الا کرامة من الله تعالیٰ لمحمد بن ابراهیم حیث ناقض ابن
حبان نفسه فی نفس واحد فجعله وضاعا و جعله ممکن یکتب حدیثه و یعتبر به و
سبحان الله من وضاع یعتبر بحدیثه و قد افحش القول هکذا فی محمد بن علاقة
فقال کان یروی الموضوعات عن الثقات لایحل ذکره الاعلی جهة القدح فیه فادله
و ان کان اهون مما قال فی محمد فآخره وهو الحکم اشد و قال و قال الحاکم
یروی احادیث موضوعة ذاهب الحدیث و قال الدار قطنی متروک و قال البخاری فی
حدیثه نظر وهو لا یقول هذا الا فیمن یتهمه غالبا کما قال الذی فی عبدالله بن داؤد
التمار و قال الا زدی حدیثه یدل علی کذبه و کل ذلک لم یؤثر فیه فاقتصر الحافظ
فی التقریب علی قوله صدوق یخطی او ذلک لان ابن معین و ثقه فکیف تؤثر فی رجل
معدود من اولیاء الله تعالیٰ فالحدیث حسن ان شاء الله تعالیٰ هذا وجه و انعم به من
وجه و الثانی ان الحدیث جاء عن ثلثة من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم بطرق
متنوعة فینجبر ضعف بعضها ببعض اذ لیس فیها وضاع الاکذاب اعنی من تحقق فیه
ذلک و قد بیناه فی کتابنا منیر العین فی تقبیل الا بهامین من الفائدة ۱۲ الی الفائدة
۱٤ و قال الامام الجلیل السیوطی فی المعقبات علی الموضوعات المتروک و
المنکر اذا تعد مات طرقه ارتقی الی درجة الضعیف الغریب بل ربما یرتقی الی
الحسن اه و قال المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر الضعیف یصیر حجة بذلک لان
تعدوه قرینة علی ثبوته فی نفس الامر اه

والثالث درجة الامة المرحومة على العمل به من لدن السلف وهلم جراو فی هذا من تقوية الحديث مافيه كما بيناه فی الافادة فی الهاد الكاف فی حكم الضعاف و قال الامام خاتم الحفاظ فی المعقبات قد صرح غير واحد بان من دليل صحة الحديث قول اهل العلم به و ان لم يكن له سند يعتمد على مثله اه وستأتيك اقوال العلماء وجهه الكهنوی ان يستخرج نساء كاتبات فلم يتلو فی هذه الالف و ثلثمائة سنين تسع نسوة منهن السيدة اسماء بنت الفقيه كمال الدين موسى بمدينة زبيد توفيت ۹۰٤ھ قال فی النور السافر فی اخبار القرآن العاشر كان لقولها وقع فی القلوب و ربما كتبت الشفاعات الى السلطان و القاضی الامير فتقبل شفاعتها اه و ليس فيه مايعنی بمقصوده فمثل الكتابة لايلزم ان تكون بيد نفسها و قد ورد فی الاحاديث كتب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الملوك وغيرهم وقد شاع وذاع ان السلطان كتب لفلان كذا مع انه لايعرف ان يضع سوادا فی بياض و منهم من لم يعرف الا وضع اسمه فی الامضاء و لم يذكر نص نزهة الجلساء فی ترجمة المستكفی بالله و مريم بنت ابی يعقوب انما قال ذكر الكتابة فی ترجمتها فلعله ذكر كما ذكر فی اسماء الزبيدية فلم تسلم له الاست و لوشاء ان يخص الكاتبين من الرجال فی قرن بل يوم واحد مااستطاع فهذا دليل ای دليل على تحرز الامة عن تعليمهن الكتابة مع مافيها من جليل الانتفاع۔

والرابع ان الحديث الضعيف يعمل به فی مقام الاحتياط و يشهد له الحديث الصحيح كيف و قد قيل وغير ذلك مما بسطناه فی رسالتنا الهاد الكاف فی حكم الضعاف و قال الامام الجليل الجلال السيوطی فی التدريب يعمل بالضعيف ايضا فی الاحكام اذا كان فيه احتياط اه فی اذكار الامام النووی و فتح المغيث و نسيم الرياض الاحكام لايعمل فيها الا بالحديث الصحيح و الحسن الا ان يكون فی احتياط فی شئ من ذلك اه باختصار و قال العلامة ابراهيم الحلبی فی الغنية الوصل بين الاذان والاقامة يكره فی كل صلاة لما روى الترمذی عن جابر رضی الله تعالىٰ عنه وهو و ان كا ضعيفا لكن يجوز العمل به فی مثل هذا الحكم اه مختصرا وقد اخرج ابو الفرج فی الموضوعات حديث من ولدله ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمد

فقد جهل بطریق اللیث عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اعله بان یشارکه احمدوغیره فتعقبه خاتم الحفاظ فی اللآلی بان الحارث رواه عن النظر بن شفی مرسلا و النظر قال ابن القطان مجهول قال و هذا المرسل یعضد حدیث ابن عباس و یدخله فی قسم المقبول اه و له نظائر جمة اوردنا جملة منها فی الهاد الکاف۔

جس عورت سے احتمال فتنہ نہ ہو اس کے لئے کتابت مباح ہے

۳۰۲۔ اما حدیث الشفاء بنت عبدالله رضی الله تعالیٰ عنها قالت دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا عند حفصة فقال لی الاتعلمین هذه رقیة النملة کما علمتیها الکتابة رواه ابوداؤد شفا بنت عبداللہ نے کہا کہ میں حضرت حفصہ کے پاس تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ کیوں چیونٹی کا منتر نہیں سکھاتی جیسے کہ تم نے کتابت سکھی ہے۔ (مولف) فقال (حدثنا ابراهیم بن مهدی المصیصی) و ثقه ابوحاتم و قال العقیلی حدث بمناکیر و اسند عن یحییٰ بن معین قال ابراهیم بن مهدی جاء بمناکیر قال فی التقریب مقبول و هی درجة قاصرة عمن یقال فیه صدوق سیئ الحفظ اویهم او یخطی او تغیر بآخره (فاعلی بن مسهر) ثقة له غرائب بعد ما اضر (عن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز) صدوق یخطی ضعفه ابومسهر وحده (عن صالح بن کیسان) ثقة ثبت فقیه (عن ابی بکر بن سلیمن بن ابی حثمة ثقة (عن الشفاء) رضی الله تعالیٰ عنهما۔

فالحدیث لاینزل عن الصالح وهو قضیة سکوت فهذا قد یقال انه یفهم من ظاهره الجواز لکنا رأینا العلماء لایمشون علیه فمنهم من یقول انما هو تعریض من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بحفصة قرره الذکی المغربی و استحسنه الحافظ ابوموسی جدا وقال التاویل ماذهب الیه الامام التوربشتی الحنفی فی شرح المصابیح و نقله عنه العلامة الطیبی الشافعی فی شرح المشکوٰة مقرا علیه و عنه الفتنی فی مجمع البحار و نقل مثله الامام السیوطی فی مرقاة الصعود عن النهایة مقتصرا علیه قال الطیبی و یحتمل الحدیث وجهین آخرین احدهما التحضیض علی تعلیم الرقیة و انکار الکتابة ای هلا علمتها ماینفعها من الاجتناب عن عصیان الزوج کما علمتیها

مایضرنا من الکتابة و ثانیهما ان یتوجه الانکار الی الجملتین جمیعا و المراد با
المتعارف بینهم لانها منا فیة لحال المتوکلین اه و تارة یقولون لعل هذا قبل النهی
ذکره الشیخ المحقق فی الاشعة و اخری انها خصت به حفصة رضی الله تعالیٰ عنها
لان تساده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خصصن باشیاء قال تعالیٰ ینساء النبی لستن
کاحد من النساء و خبر لایعلمن الکتابة یحمل علی عامة النساء خوف الافتتان
علیهن نقله القاری فی المرقاة عن بعضهم و کذا الشیخ المحقق و اقر علیه وقال
القاری یحتمل ان یکون جائز اللسلف دون الخلف لفساد النسوان فی هذا الزمان اه
فدلت کلماتهم هذه علی انهم یکرهون الکتابة لهن والاعتراض بان کل ذلک خلاف
الظاهر فان تحققت الامر فانه ادخل فی المقصود فما کانوا لیغفلوا عن ذلک فهل
تراهم عدلوا الیه الا لداع ما الیه عظیم و رأیتنی کتبت علی هامش الاشعة عند ذکر
انها خصوصیة لحفصة مانصه هذا الجواب قد ابدته من قبل ان اراه۔

اقول مع ذلک لقائل ان یقول ان نفس التشبیه لیس بنص صریح فی الجواز
بخلاف لاتعلموهن فانه نص فی المنع علی انها واقعة عین لاعموم لها بخلاف النهی
علی ان حدیث الشفاء ان تقدم فمنسوخ او تاخر فلا نسلم الا تخصیص حصفة کما
رخص النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم للزبیر و عبدالرحمن بن عوف رضی الله
تعالیٰ عنهما فی لبس الحریر و لنا دبة سعد رضی الله تعالیٰ عنهما فی النیاحة بعد
مانهی عن ذلک فلم یکن الاتخصیص بعض بالترخیص لانسخ الحکم علی الاطلاق
علی ان المقام مقام الاحتیاط فیقدم الحاظر علی انه لو فرض عدم ورود نهی اصلا
لکان حال الزمان حاکما بالمنع و کم من حکم یختلف باختلاف الزمان الاتری ان
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذن للنساء ان یخرجن الی المساجد وقد کن
یخرجن علی عهد الرسالة بل امر فی العیدین باخراج العواتق وذوات الخدور کما فی
الصحیحین بل قال لا تمنعوا اماء الله مساجد الله اخرجه احمد و مسلم عن ابن عمر
رضی الله تعالیٰ عنهما و ذلک اذا افسد الزمان نص الائمة بالمنع و قالت ام المومنین
رضی الله تعالیٰ عنها لو رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من النساء ما رأینا
لمنعهن المساجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

لڑکی کو کتابت سکھانا اس کے ہاتھ میں تلوار دینے کے مترادف ہے

۴۰۳۔ اخرج الترمذی الحکیم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال مر لقمن علی جاریۃ فی الکتاب فقال لمن یصقل ھذا السیف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ لقمان نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ مکتب میں سکھائی جا رہی ہے، فرمایا یہ تلوار کس کے لئے صیقل کی جاتی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص

[illegible] ۵۰۵)

فضول و باطل باتوں میں غور و خوض کرنا منع ہے حدیث میں ہے

۴۰۴۔ روی الطبرانی بسند صحیح عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اعظم الناس خطایا یوم القیمۃ اکثرھم خوضا فی الباطل۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے بڑا گنہگار وہ ہوگا جو باطل میں زیادہ غور و خوض کرتا ہے (مولف) رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت باسناد رجالہ ثقات عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسلا قال فی الاحیاء و الیہ الاشارۃ بقولہ تعالیٰ و کنا نخوض مع الخائضین۔ (احیاء العلوم، ج ۵، ص ۱۱۳، الخوض فی الباطل)

تہمت و چوری سے متعلق دو حدیثیں

۴۰۵۔ روی البیہقی فی الشعب عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایزال المسروق منہ فی تہمۃ حتی یکون اعظم جرما من السارق۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسروق منہ ہمیشہ تہمت میں رہتا ہے یہاں تک کہ سارق سے گناہ میں بڑھ جاتا ہے۔ (مولف)

۴۰۶۔ روی الامام احمد و الشیخان و النسائی و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رأی عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ و السلام رجلا یسرق فقال اسرقت قال کلا واللہ الذی لاالہ الا ھو فقال عیسی آمنت باللہ و کذبت عینی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو فرمایا کیا تم نے چوری کی، اس نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی کہ ا[illegible]

علاوہ کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ پر ایمان ـ یا میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۴۹۰، باب قول اللہ عزوجل و اذکر فی الکتاب مریم الخ) (ابن ماجہ ۱/ ۱۵۳، باب من حلف له بالله فلیرض)

زانیہ اور چور کو صدقہ دینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۰۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث اللھم لك الحمد علی زانیة اللھم لك الحمد علی سارق۔

یعنی اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے مجھ سے (میرے ارادہ کے بغیر) زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے مجھ سے (میرے ارادہ کے بغیر) چور کو صدقہ دلایا (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۶۳" (بخاری ۱/ ۱۹۱، باب اذا تصدق علی غنی وھو لایعلم)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانچ اسماء طیبہ

۴۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لی خمسة اسماء، رواہ البخاری عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

میرے پانچ نام ہیں یعنی احمد، محمد، حاشر، عاقب اور ماحی، (مولف) (بخاری ۱/ ۵۰۱، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم)

گٹھلیاں مارنا ناجائز و ممنوع ہے

۴۰۹۔ مسند امام احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف و قال انه لایقتل الصید و لاینکاء لعدو و انه یفقوا العین و یکسر السن۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلایا گٹھلی یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع کیا اور فرمایا اس سے نہ دشمن پر وار ہو سکے نہ جانور کا شکار اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۶۵" (ابوداؤد ۲/ ۳۱۰، باب فی الخذف) (بخاری ۲/ ۸۲۳، باب الخذف و البندقة)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش الحانی کے بیان میں دو حدیثیں۔

۴۱۰۔ حدیث ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ لقد اوتیت مزمارا من مزامیر داؤد۔ رواہ البخاری و مسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم داؤد علیہ السلام کے مزامیر سے ایک مزمار عطا کئے گئے ہو۔ یعنی تم کو اچھی آواز عطا کی گئی ہے۔ (مولف)(مسلم ۱/ ۲۶۹، باب استحباب تحسین الصوت بالقران)

۴۱۱۔ و فی روایۃ المسلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ لو رأیتنی و انا اسمع لقراء تک البارحۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کاش میں تمہاری صبح کی قرأت سنتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۷" (مسلم ۱/ ۲۶۸، باب استحباب تحسین الصوت الخ)

بالوں میں مہندی لگانا مستحب ہے اور مہندی میں ایسی چیز ملانا جس سے رنگ سرخ ہو جائے وہ بھی جائز و درست ہے

۴۱۲۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے مر علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا فمر آخر قد خضب بالحنأ و الکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال ھذا احسن من ھذا کلہ۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب کئے گزرے فرمایا یہ کیا خوب ہے پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا فرمایا یہ اس سے بہتر ہے پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے فرمایا یہ ان سب سے بہتر ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۶" (ابوداؤد ۲/ ۵۷۸، باب فی خضب الصفرۃ)

شرعی مجرم کو پناہ دینا باعث لعنت ہے

۴۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من آوی محدثا۔

اللہ کی لعنت اس پر جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔ رواہ الامام احمد و مسلم فی صحیحہ و نسائی عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۶۹" (مسند احمد ۱/ ۱۰۸)

حسن صوت اور خوش الحانی سے قرآن عظیم پڑھنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۲۱۴۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اذن اللہ بشئ ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھر بہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آوازنبی کے پڑھنے کو جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔ رواہ الائمۃ احمد و البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (سنن ۱/ ۱۵۔ تزیین القرآن بالصوت)

۲۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں للہ اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجھر بہ من صاحب القینۃ الی قینتہ۔

یعنی جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضا واکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی سے جہر کے ساتھ پڑھے۔ رواہ ابن ماجۃ و ابن حبان و الحاکم وقال صحیح علی شرطھما و البیھقی کلھم من فضالۃ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱/ ۹۶، باب فی حسن الصوت بالقرآن)

۲۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا کتاب اللہ و تعاھدوہ و تغنوا بہ۔

قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔ رواہ الامام احمد عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۵/ ۱۴۰)

۲۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زینوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا۔

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔ رواہ الدارمی فی سننہ و محمد بن نصر فی کتاب الصلاۃ بلفظ حسنوا و باللفظین رواہ الحاکم فی المستدرک کلھم عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۰۷، باب کیف یستحب الترتیل فی القراۃ)

۲۱۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من لم یتغن بالقرآن۔ ہمارے طریقے پر نہیں جو قرآن خوش الحانی سے آواز بنا کر نہ پڑھے۔ رواہ البخاری عن

ابی هریرۃ و ابوداؤد عن ابی لبابۃ عبدالمنذر وھو کاحمد و ابن حبان عن مسعود بن ابی وقاص و الحاکم عنہ و عن عائشۃ و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔(ابوداؤد ۱/ ۲۰۷، باب کیف یستحب الترتیل فی القرأۃ)

۴۱۹۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ھذا القرآن نزل بحزن و کآبۃ فاذا قرأتموہ فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوا بہ فمن لم یتغن بہ فلیس منا۔

بیشک یہ قرآن غم و حزن کے ساتھ اترا تو جب اسے پڑھو گریہ کرو اگر رونا نہ آئے بتکلف روؤ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھو جو اسے الحان خوش سے نہ پڑھے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ رواہ ابن ماجۃ و محمد بن نصر فی الصلاۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۱۷۰"(ابن ماجہ ۱/ ۹۶، باب فی حسن الصوت بالقرآن)

تجوید قرآن کی رعایت کے بغیر ایسا لحن کرنا جس سے قواعد قرأت کی رعایت نہ ہو ممنوع ہے

۴۲۰۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتھا و ایاکم و لحون اھل الکتابین واھل الفسق فانہ سیجئ بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء و الرھبانیۃ و النوح لایجاوز حناجرھم مفتونۃ قلوبھم و قلوب من یعجبھم شانھم۔

قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھو اور یہود و نصاریٰ اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آ آ کر پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں او تار چڑھاؤ، قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا، یعنی ان کے دلوں پر کچھ اثر نہ کرے گا فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و البیھقی فی الشعب عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۱۷۱"(کنزالعمال ۱/ ۵۳۶)

سادہ خوش الحانی کے ساتھ جائز اشعار پڑھنا جائز ہے

۴۲۱۔ فی الترمذی عن انس انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضیۃ ابن رواحۃ یمشی بین یدیہ و یقول۔

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ الیوم نضربکم علی تنزیلہ

ضربا یزیل الھام عن مقیلہ یذھل الخلیل عن خلیلہ

فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم اللہ تقول الشعر فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خل عنه یاعمر فلھی فیھم اسرع من نضح النبل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز عمرۃ القضا جب داخل مکہ ہوئے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے جارہے تھے، یعنی کافروں کا راستہ چھوڑدو، آج تو ہم ان کی جائے نزول پر حملہ کریں گے، ایسا حملہ کہ ان کے دماغ کا مغز آنکھوں کے راستے سے باہر ہو جائے گا، اور ایک دوست دوسرے دوست کو بھول جائے گا، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنے دو کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔(مولف)(ترمذی ۲/ ۱۱۲، باب ماجاء فی انشاد الشعر)

۴۲۲۔ و فی روایة انه لما انکر عمر علیه قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یا عمر انی اسمع فاسکت یاعمر۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن رواحہ کو منع کیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر ہم سن رہے ہیں تم بھی خاموش رہو۔

(مولف)" فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۷۲"

حضرت براء بن مالک کے بارے میں دو حدیثیں

۴۲۳۔ قال انس فی الصحیحین کان براء بن مالک اخو انس شھد المشاھد الا بدرا قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رب اشعث اغبر لایؤبه له لو اقسم علی اللہ لابره منھم البراء بن مالک قال انس فلما کان یوم تستر من بلاد فارس انکشف الناس فقال المسلمون یا براء اقسم علی ربك فقال اقسم علیك یا رب لما منحتنا اکتافھم و الحقتنی بنبیك فحمل و حمل الناس معه فقتل ھرمزان من عظماء الفرس و اخذ سلبه و انھزم الفرس و قتل البراء رواہ الترمذی و الحاکم و ذلك فی خلافة عمر سنة عشرین۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر کے سواسب مشاہد میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا

بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جن کی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے انہیں میں سے براء بن مالک ہیں انس نے کہا کہ شہر فارس میں قلعہ تستر پر جب جہاد ہوا مسلمانوں کو سخت وقت پیش آئی ان سے کہا اے براء اپنے رب پر قسم کھایئے انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا اور سامان لوٹ لئے اور انہیں شکست ہوئی اور براء شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ واقعہ خلافت فاروقی ۲۰ھ کا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۷، ۲۴۳)

۴۲۴۔ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں ہے روی البغوی باسناد صحیح عن محمد بن سیرین عن انس قال دخلت علی البراء بن مالک وھو یتغنی فقلت لہ قد ابدلک اللہ ماھو خیر منہ فقال اترھب ان اموت علی فراشی لا واللہ ماکان اللہ لیحرمنی من ذلک وقد قتلت مائۃ منفردا سوی من شارکت فیہ۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت براء کے پاس آئے وہ اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے یعنی قرآن عظیم، فرمایا کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا خدا کی قسم اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کرے گا سو کافر تو میں نے تنہا قتل کیے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۷۳"

حدی خوانی جائز ہے

۴۲۵۔ فی الصحیحین عن انس ان انجشۃ حدا بالنساء فی حجۃ الوداع فاسرعت الابل فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا انجشۃ رفقا بالقواریر۔

حضرت انس سے مروی کہ انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی تو اونٹ گرمائے بہت تیز چل نکلے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ شیشوں کے ساتھ نرمی کرو یعنی شیشوں سے مراد عورتیں ہیں یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی یا عورتوں کا مجمع ہے خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۳" (مسلم ۲/۲۵۳ باب رحمتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم النساء الخ) (بخاری ۲/۹۰۸، باب مایجوز من الشعر والرجز الخ)

وقت وصال اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اظہار بے چینی

۴۲۶۔ عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ و اکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ ابتاہ الی جبریل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التراب۔ رواہ البخاری

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرض سے گرانی ہوئی بے چینی نے غلبہ کیا حضرت بتول زہرا نے کہا ہائے میرے باپ کی بے چینی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کبھی کسی قسم کی بے چینی نہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا حضرت بتول زہرا نے کہا اے باپ میرے اللہ کے بلانے پر تشریف لے گئے اے باپ میرے وہ کہ فردوس کے باغ میں جن کا ٹھکانا، اے باپ میرے ہم ان کے انتقال کی مصیبت جبریل سے بیان کرتے ہیں جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفن کر چکے حضرت بتول زہرا نے فرمایا اے انس تمہارے دلوں نے کیونکر گوارا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو خاک میں پنہاں کرو۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۷۳"(بخاری ۲/۶۴۱، باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وفاتہ)

صدقہ وصلہ رحمی سے بلائیں دور ہوتی ہیں

۴۲۷۔ ابو یعلی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الصدقۃ و صلۃ الرحم یزید اللہ بہما فی العمر و یدفع بہما میتۃ السوء و یدفع بہما المکروہ و المحذور۔

بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے اور مکروہ واندیشہ کو دور کرتا ہے۔ (الترغیب و الترہیب ۳/ ۳۳۵، الترغیب فی صلۃ الرحم)

مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے

۴۲۸۔ ابو الشیخ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الضیف یاتی برزقہ و یرتحل بذنوب القوم یمحص عنہم ذنوبہم۔

مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے ان کے گناہ مٹا

دیتا ہے

کھانا کھلانے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۴۲۹۔ نیز امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ وہ فرماتے ہیں لان اجمع نفرا من احوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقها

بیشک یہ بات کہ میں اپنے بھائی سے ایک گروہ کو جمع کر کے دو ایک صاع کھانا کھلاؤں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۰۶" (الترغیب و الترهیب ۲/ ۶۸، الترغیب فی اطعام الطعام)

نصف شب کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں سوائے زانیہ اور لوگوں سے بیجا مال وصول کرنے والے کے۔

۴۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تفتح ابواب السماء نصف اللیل فینادی منا د هل من داع فیستجاب له هل من سائل فیعطی هل من مکروب فیفرج عنه فلا یبقی مسلم یدعوا الله بدعوة الا استجاب الله عزوجل له الا زانیة تسعی بفرجها او عشارا۔

آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کریں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو، اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولیٰ سبحٰنہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے یا لوگوں سے بیجا محاصل تحصیلنے والا۔ رواه احمد بسند مقارب و الطبرانی فی الکبیر و اللفظ له عن عثمٰن بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۸۲" (الترغیب و الترهیب ۱/ ۵۲۷، الترغیب فی العمل علی الصدقة)

ترنم سے جائز شعر پڑھنا درست ہے اس پر ایک حدیث

۴۳۱۔ (کف الرعاع عن محرمات اللهو و السماع لابن حجر میں ہے) المروی عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان غلاما دخل علیه فوجده یترنم ببیت او نحو ذلک معجب منه فقال اذا خلونا قلنا کما تقول الناس۔

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکا آیا جو کوئی شعر اچھی آواز میں گنگنا رہا تھا تو فرمایا کہ جب ہم تنہا ہوتے ہیں تو ایسا ہی کہتے ہیں جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی ان جائز اشعار کو پڑھتے ہیں جو لوگوں میں رائج ہیں۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۔"

ذکر الٰہی کے برابر غضب رب اور عذاب الٰہی سے نجات دینے والی کوئی چیز نہیں اس پر تین حدیثیں

۴۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب الله من ذکر الله قیل و لا الجهاد فی سبیل الله قال و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دہندہ نہیں عرض کی گئی کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ آدمی اسقدر تلوار چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے یا کٹ جائے۔ (مولف) رواه الطبرانی فی الاوسط و الصغیر بسند صحیح عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنز العمال ۱/ ۳۸۴)

۴۳۳۔ ولابن ابی الدنیا و البیهقی عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان لکل شیٔ صقالة و ان صقالة القلوب ذکر الله و ما من شیٔ انجی من عذاب الله من ذکر الله قال و لا الجهاد فی سبیل الله قال نعم و لو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے صیقل ہے اور دلوں کا صیقل اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز عذاب اللہ سے نجات دینے والی نہیں عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں فرمایا ہاں اگرچہ آدمی اس قدر تلوار چلائے کہ وہ ختم ہو جائے۔ (مولف) (کنز العمال ۱/ ۳۷۵)

۴۳۴۔ و لاحمد و ابی بکر بن ابی شیبة و الطبرانی بسند صحیح عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب الله من ذکر الله قالوا و لا الجهاد فی سبیل الله قال و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان تضرب بسیفك حتی ینقطع ثم تضرب به حتی ینقطع ثم تضرب به

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ عذاب اللہ سے نجات دہندہ نہیں صحابہ نے عرض کی جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ تم تلوار اس قدر چلاؤ کہ وہ ختم ہو جائے پھر چلاؤ پھر ختم ہو جائے پھر چلاؤ پھر ختم ہو جائے۔ (مولف)

(کنز العمال ۱/۳۸۴)

ذکر الٰہی کے لئے جنگل کو جانے کی اصل پر ایک حدیث

۴۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لو تعملون ما اعلم الی قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ۔** رواہ الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و البیھقی فی الشعب بسند صحیح عن ابی الدرداء و الحاکم بسند صحیح عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

میں جو جانتا ہوں اگر تم جان لیتے یہاں تک فرمایا کہ جنگل میں جا کر اللہ کی پناہ لے لیتے۔ (مولف)(ترمذی ۲/۵۰، باب ماجاء فی انذار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قومہ)

سات کے عدد میں دفع ضرر و آفت کی ایک خاص تاثیر ہے اس پر تین حدیثیں

۴۳۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے **انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما دخل بیتی و اشتدوجعہ قال اھریقوا علی من سبع قرب لم تحلل او کیتھن لعلی اعھد الی الناس۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میرے گھر میں تشریف لائے اور مرض شدید تھا فرمایا کہ مجھ پر سربستہ سات مشک پانی ڈالو۔ (سات کے عدد میں زہر اور سحر کے ضرر کو دفع کرنے کی ایک خاص تاثیر ہے) تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں۔ (مولف) (بخاری ۲/۶۳۹ باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وفاتہ)

۴۳۷۔ حدیث۔ **من تصبح کل یوم بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم و لاسحر۔**

جو ہر دن صبح کو عجوہ سات کھجوریں کھائے تو اس دن اس کو زہر اور سحر ضرر نہیں دیں گے۔ (مولف) (عجوہ مدینہ شریف کی ایک اعلیٰ قسم کی کھجور کا نام ہے)"فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۵" (بخاری ۲/۸۵۹، باب العجوہ)

۴۳۸۔ **فی النسائی من قال عند مریض لم یحضر اجلہ اسأل اللہ العظیم رب**

العرش العظیم ان یشفیک سبع مرات۔

جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس کہ جس کا وقت نہیں آگیا ہے عرض کرے سات مرتبہ اسئل اللہ العظیم الخ یعنی عظمت والے اللہ سے کہ عرش عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ تجھ کو شفا عطا فرمائے۔ یعنی موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا کی امید ہے۔ (مولف)

چالیس مسلمان کی گواہی مقبول ہے

۴۳۹۔ حدیث میں ہے اذا شھدت امة من الامم و ھو اربعون فصاعدا اجاز اللہ تعالیٰ شھادتھم. رواہ الطبرانی فی الکبیر و الضیأ المقدسی عن والد ابی الملیح۔

جب کسی معاملہ میں چالیس یا اس سے زیادہ لوگ گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گواہی قبول فرمائے گا۔ (مولف) (اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ جہاں چالیس مسلمان صالح جمع ہوتے ہیں ان میں ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۵۰۱"

والدین کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا حرام و گناہ کبیرہ ہے

۴۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم عقوق الامھات و واد البنات و منعا وھاة وکرہ لکم قیل وقال و کثرة السوال و اضاعة المال۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا اور بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا، اور یہ آپ نہ دو اور اوروں سے مانگو اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات اور مال کا ضائع کرنا۔ (مسلم ۲/ ۷۵، باب النھی عن کثرة المسائل الخ) (بخاری ۲/ ۸۸۴، باب عقوق الوالدین الخ)

اعلان نکاح کے لئے شادیوں میں بندوق چھوڑنا جائز ہے اور دف بجانا بھی

۴۴۱۔ اخرج الترمذی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلنوا ھذا النکاح و اجعلوہ فی المساجد و اضربوا علیہ بالدفوف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجدوں میں منعقد کرو اور اس پر دف بجاؤ۔ (مولف) (ترمذی ۱/ ۲۰۷، باب ما جاء فی اعلان النکاح)

۴۴۲۔ وروی احمد بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحه و الطبرانی فی

الکبیر و ابونعیم فی الحلیة و الحاکم فی المستدرک عن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلنوا النکاح۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ... باب ماجآء فی اعلان النکاح)

ایک ہرنی کے قصہ پر مشتمل ایک حدیث پاک

۴۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ کسی کے پکارنے کی آواز آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا پھر نظر فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی ادن منی یا رسول اللہ۔ یا رسول اللہ حضور میرے پاس تشریف لائیں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے فرمایا تیری کیا حاجت ہے اس نے عرض کی ان لی ولدین فی ھذا الجبل فحلنی حتی ارضعھما ثم ارجع الیک۔ اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں حضور مجھے کھول دیں کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا آؤں پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤں گی حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنا وعدہ سچا کرے گی ہرنی نے عرض کی عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل۔ میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظلماً لوگوں سے مال تحصیلتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا وہ گئی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسے باندھ دیا، وہ بادیہ نشیں جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجا لاؤں فرمایا ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی وہ ہرنی دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۹ ... ، ص ۳۳۸)

دوسری قوم سے مشابہت و محبت حرام و منع ہے

۴۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسم کھا کر فرماتے ہیں لایحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معھم۔

جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کر دے گا۔ رواہ النسائی۔

عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(مسند احمد ۷/ ۲۰۹)

۴۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم۔

جو جس قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ انہیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الضیاء فی المختارۃ عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید اور اس سے باز رہنے کی برائی

۴۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل انہ کان الرجل یلقی الرجل فیقول یا ھذا اتق اللہ و دع ما تصنع فانہ لاتحل لک ثم یلقاہ من الغد وھو علی حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ و شریبہ و قعیدہ فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعض ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم ذلک بما عصوا و کانو یعتدون. کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون. الحدیث۔

بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا اس سے کہتا اے شخص اللہ سے ڈرو اور اپنے کام سے باز آ کہ یہ حلال نہیں پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے پاس بیٹھنے سے نہ روکتا جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا بھی انہیں خطا والوں کے مثل ہو گیا پھر فرمایا بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے داؤد و عیسٰی بن مریم کی زبان پر یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے البتہ یہ سخت بری تھی کہ وہ کرتے تھے۔ رواہ ابوداؤد و اللفظ لہ و الترمذی و حسنہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۲ "(ابوداؤد ۲/ ۵۹۶ باب الامر و النھی)

۴۴۷۔ مروی ہوا کہ اللہ عزوجل نے یوشع علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا، عرض کی الٰہی برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک ہوں گے فرمایا انھم لم یغضبوا بغضبی و آکلوھم و شاربوھم۔

اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے

پیٹے میں شریک رہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ عن ابراھیم عن عمر الصنعانی۔

فحش بکنے والے پر جنت حرام ہے

۴۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں الجنۃ حرام علی کل فاحش ان یدخلھا۔

جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی فضل الصمت و ابونعیم فی الحلیۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے اور فحش علامت نفاق و نحوست ہے

۴۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء من الایمان و الایمان فی الجنۃ و البذاء من الجفاء و الجفاء فی النار۔

حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش بکنا بے ادبی ہے اور بے ادبی دوزخ میں ہے۔ رواہ الترمذی و الحاکم و البیھقی فی الشعب عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنھم بسند صحیح۔ (ترمذی ۲/۲۱، باب ماجاء فی الحیاء)

۴۵۰۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الحیاء و العی شعبتان من الایمان و البذاء و البیان شعبتان من النفاق۔

شرم اور کم سخنی ایمان کی دو شاخیں ہیں اور فحش بکنا اور زبان کا طرار ہونا نفاق کے دو شعبے ہیں۔ احمد و الترمذی و حسنہ و الحاکم و صححہ عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (ترمذی ۲/۲۲، باب ماجاء فی العی)

۴۵۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ما کان الفحش فی شئ قط الاشانہ و ما کان الحیاء فی شئ قط الازانہ۔

فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کرے گا اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کرے گی۔ احمد و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن ماجۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند حسن۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۹، ص ۱۸۳" (ابن ماجہ ۲/۳۱۹، باب الحیاء) (ترمذی ۲/۱۸، باب ماجاء فی الفحش)

۴۵۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم البذاء شوم

فحش بکنا منحوس ہے۔ اخرجہ الطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

حسن۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۱۸۳"

علم دین عبادت سے بہتر و افضل ہے

۴۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **العلم افضل من العبادۃ۔**
علم عبادت سے افضل ہے (یعنی نفل عبادت سے) رواہ الخطیب و ابن عبداللہ فی کتاب العلم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۷۵)

۴۵۴۔ حدیث۔ **العلم خیر من العبادۃ۔**
علم عبادت سے بہتر ہے۔ ابوعمر فیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۷۶)

۴۵۵۔ حدیث۔ **العلم افضل من العمل۔**
علم عمل سے افضل ہے۔ البیہقی فی الشعب عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۷۶)

۴۵۶۔ حدیث۔ **العلم خیر من العمل**
علم عمل سے بہتر ہے۔ ابوالشیخ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۱۰۴)

امور خیر کے لئے مسلمانوں سے چندہ کرنا سنت سے ثابت ہے۔

۴۵۷۔ صحیحین میں جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کچھ برہنہ پا برہنہ بدن صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی محتاجی دیکھی چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا بعد نماز خطبہ فرمایا بعد تلاوت آیات ارشاد کیا **تصدق رجل من دینارہ من درھمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال و لو بشق تمرۃ۔**
کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے کوئی روپے سے کوئی کپڑے سے کوئی اپنے قلیل گیہوں سے کوئی اپنے تھوڑے چھواروں سے یہاں تک فرمایا اگرچہ آدھا چھوہارہ۔ اس ارشاد کو سن کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھا لائے جس کے اٹھانے میں ان کے ہاتھ تھک گئے۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہو گئے

یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا اور ارشاد فرمایا **من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شیٔ۔**

جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور اس کے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اس کے لئے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۸۵" (مسلم ۱/ ۳۲، باب الحث علی الصدقة الخ)

عمل صالح کے ذریعے دعائیں قبول ہوتی ہیں

۵۸۴۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں قصۂ اصحاب الرقیم میں جس کا اشارہ قرآن عظیم میں بھی موجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین مسافر رات کو ایک غار میں ٹھہرے پہاڑ سے ایک چٹان گر کر غار کے منہ پر ڈھک گئی یہ بند ہو گئے آپس میں بولے خدا کی قسم یہاں سے نجات نہ پاؤ گے۔ **الا ان تدعوا الله بصالح اعمالکم۔**

مگر یہ کہ اپنے نیک اعمال کو وسیلہ کر کے حضرت عزوجل سے دعا کرو ہر ایک نے اپنا اپنا ایک اعلیٰ درجے کا نیک عمل بیان کیا اور اس کے توسل سے دعا کی چٹان تھوڑی تھوڑی کھلتی گئی، تیسرے کی دعا پر بالکل ہٹ گئی اور انہوں نے نجات پائی، ان میں ایک دعا یہ تھی کہ میرے چچا کی بیٹی مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی میں نے اس سے بدکاری چاہی وہ باز رہی یہاں تک کہ ایک سال قحط میں مبتلا ہو کر میرے پاس آئی **فاعطیتها عشرین و مائة دینار علی ان تخلی بینی و بین نفسها ففعلت**

میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں اس شرط پر کہ مجھے اپنے اوپر قدرت دے اس نے قبول کیا جب میں نے اس پر دسترس پائی اور قریب ہوا کہ زنا واقع ہو وہ روئی اور کہا میں نے یہ کام کبھی نہ کیا احتیاج نے مجھے مجبور کر دیا اللہ سے ڈر اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑ، میں تجھ سے ڈرا اور اس فعل سے باز رہا اور وہ اشرفیاں بھی اسی کو چھوڑ دیں۔ **اللهم ان کنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فیه۔**

الٰہی اگر میں نے یہ کام تیری رضا چاہنے کے لئے کیا ہو تو ہمیں اس بلا سے نجات دے، اس پر چٹان سرکی۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۸" (مسلم ۲/ ۳۵۳، باب قصة اصحاب الغار الخ) (بخاری ۲/ ۹۹۳، حدیث نمبر [illegible])

مال حرام سے اگر حج کیا جائے تو مقبول نہیں ہوگا

۹۵۴۔ حدیث میں ہے جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب لبیک کہتا ہے ہاتف غیب سے جواب دیتا ہے **لالبیك و لاسعدیك وحجك مردود علیك حتی ترد مافی یدك۔**

نہ تیری لبیک قبول نہ خدمت پذیر اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود ہے یہاں تک کہ تو یہ مال حرام کہ تیرے قبضہ میں ہے اس کے مستحقوں کو واپس دیدے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۰"

(ملخصاً، ۵، ۱۴)

تعارف

مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد

(حقوق اولاد کا بیان)

۱۴ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ والدین کے فوت ہونے کے بعد اولاد پر ان کا کیا حق رہتا ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل شرعیہ اور ۲۳ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ و الثنا کی روشنی میں جو حقوق اخذ کیے ہیں وہ مختصراً یہ ہیں۔

۱۔ والدین کے مرنے کے بعد سب سے پہلا حق ان کی تجہیز و تکفین اور غسل و نماز و تدفین ہے۔

۲۔ ان کے لئے دعا و استغفار ہمیشہ کرتے رہنا اس سے کبھی غفلت نہ کرنا،

۳۔ صدقہ و خیرات اور اعمال صالحات کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا۔

۴۔ ان پر کسی کا کوئی قرض ہو تو اس کی ادائیگی میں عجلت و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو سعادت دارین سمجھنا۔

۵۔ ان پر کوئی فرض رہ گیا ہو تو بقدر قدرت اس کی ادائے ممکنہ شرعیہ میں سعی کرنا اگرچہ وصیت نہ کر گئے ہوں۔

۶۔ انہوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں سعی کرنا اگرچہ شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو۔

۷۔ ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا مثلاً ماں یا باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا۔ یا فلاں کام کرے گا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب تو وہ ہیں نہیں ان کی قسم کا کیا خیال، نہیں بلکہ اس کا ویسا ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہو۔

۸۔ ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبر کے لئے جانا وہاں یٰس شریف ایسی آواز سے پڑھنا کہ وہ سنیں

اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا۔

۹- ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کئے جانا۔

۱۰- ان کے دوستوں سے دوستی نباہنا ہمیشہ ان کا اعزاز و اکرام رکھنا۔

۱۱- کبھی کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر جواب میں انہیں برا نہ کہلوانا۔

۱۲- سب میں سخت تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں رنج نہ پہنچانا، اس کے سب اعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے، نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور گناہ دیکھتے ہیں، تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے قلب پر صدمہ ہوتا ہے۔

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ بر آ ہو سکے کہ والدین اس کے ظاہری حیات و وجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوں گی کہ ہر نعمت و کمال، وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ موجود ہوا تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے پیدا ہونے دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں وغیرہ تو ان کا شکر کہاں ادا ہو سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ والدین اولاد کے لئے اللہ کے ظل ہیں اس کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں صدقہ میں محسن اعظم رحمت و رافت مومناں کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم۔

احادیث

مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد

حقوق اولاد میں سے یہ ہے کہ والدین کے مرنے کے بعد ان کی تجہیز و تکفین اور دعائے استغفار کرے کوئی وصیت کرے تو اسے نافذ کرے ان کے رشتہ داروں سے اور دوستوں سے حسن سلوک کرے۔

۴۶۰۔ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی باقی ہے جسے میں بجالاؤں فرمایا **نعم اربعة الصلاة علیهما و الاستغفار لهما و انفاذ عهدهما من بعدهما و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لارحم لك الا من قبلهما فهذا الذی بقی من برهما بعد موتهما۔**

ہاں چار باتیں ہیں ان پر نماز اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی اسید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع القصة۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۹۲، مشعلۃ الارشاد"۔ (کنزالعمال ۱۳۶/۲۲)

۴۶۱۔ **ورواه البیهقی فی سننه عنه رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایبقی للولد من برالوالد الاربع الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده و صلة رحمه و اکرام صدیقه۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد کے لئے والد کے ساتھ نکوئی کی چار باتیں ہیں، ان پر نماز پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کی وصیت نافذ کرنا، صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (مولف) (کنزالعمال ۲۲/ ۶۳)

۴۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **استغفار الولد لابیه بعد الموت**

من البر۔

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعا
مغفرت کرے۔ رواہ ابن النجار عن اسید بن مالک بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال
۲۲، ۵۲)

اولاد، والدین کے لئے دعا کرے

۴۶۳۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ترک العبد الدعاء لوالدیه
فانه ینقطع عنه الرزق۔

آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی
فی التاریخ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال، ۲۲، ۶۸)

والدین کی طرف سے اولاد کو چاہئے کہ صدقہ کرے

۴۶۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا تصدق احدکم بصدقة تطوع
فلیجعلها عن ابویه فیکون لهما اجرها و لاینقص من اجره شیأ

جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے
کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط
و ابن عساکر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نحوہ الدیلمی فی مسند
الفردوس عن معویة بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمل، ۶، ۲۶۶)

نماز نفل اور روزہ نفل کا ثواب والدین کو پہنچایا جاسکتا ہے حدیث میں ہے

۴۶۵۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں اپنے ماں باپ
کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب وہ مرگئے ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟
فرمایا ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلوتك و تصوم لهما مع صیامك۔

بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے
روزوں کے ساتھ ان کیلئے روزے رکھے۔ رواہ الدار قطنی۔

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز ان کی
طرف سے انہیں ثواب پہنچائے، یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی
نیت کرلے کہ انہیں ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

والدین کی طرف سے حج کرنے کا ثبوت

۲۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن والدیه او قضی عنهما مغرما بعثه الله یوم القیمة مع الابرار۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔ رواه الطبرانی فی الاوسط و الدار قطنی فی السنن عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۱۹۳ مطبوعہ لاہور" (کنز العمال ۲۲/۵۹)

والدین پر اگر قرض ہو تو اولاد ادا کرے

۲۶۷۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا بع فیها اموال عمر فان وفت و الافسل بنی عدی فان وفت والافسل قریشا و لاتعدهم۔

میرے دین میں اول میرا مال بیچنا اگر کافی ہو جائے فبہا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور ان کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا، پھر صاحبزادہ موصوف سے فرمایا اضمنها۔ تم میرے قرض کی ضمانت کرلو وہ ضامن ہو گئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کر لیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرمادیا۔ رواه ابن سعد فی الطبقات عن عثمن بن عروة۔

والدہ کی طرف سے اس کی بیٹی حج کر سکتی ہے

۲۶۸۔ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں فرمایا نعم حجی عنها ارأیت لو کان علی امك دین اکنت قاضیه اقضوا الله فالله احق بالوفاء۔

ہاں اس کی طرف سے حج کر بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔ رواه البخاری عن بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری ۱/۲۵۰، باب الحج و النذر عن المیت الخ)

اولاد اگر والدین کی جانب سے حج کرے تو انہیں اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

۲۶۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و

مهما و تبشر به ارواحها فی السماء و کتب عندالله برا۔

انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان کی سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ رواہ الدار قطنی عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۲، ۵۶)

۴۷۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن ابیہ و عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ و کان لہ فضل عشر حجج۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۲۲، ۵۹)

۴۷۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن والدیہ بعد وفاتہما کتب اللہ لہ عتقا من النار وکان للمحجوج عنہما اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص من اجورھما شیء۔

جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کے لئے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔ رواہ الاصبہانی فی الترغیب و البیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۳" مشعلۃ الارشاد۔ (کنز العمال ۵، ۱۵)

حقوق اولاد میں سے یہ بھی ہے کہ اگر وہ کوئی قسم دیں تو اسے سچی رکھے

۴۷۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بر قسمہما وقضی دینہما و لم یستسب لہما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتہما و من لم یبر قسمہما و لم یقض دینہما و استسب لہما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتہما۔

جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار تھا۔ رواہ الطبرانی فی

الاوسط عن عبدالرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۴"

مشعلۃ الارشاد۔

والدین کی قبروں کی زیارت کو جائے اور یٰسین وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب کرے۔

۴۷۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدھما فی کل یوم جمعۃ مرۃ غفر اللہ کتب برا۔

جو اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کرے ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ رواہ لامام الترمذی العارف باللہ الحکیم فی نوادر الاصول عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۲/ ۵۹)

۴۷۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدھما یوم الجمعۃ فقراء عندہ یٰس غفر لہ۔

جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔ رواہ ابن عدی عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۲/ ۵۹)

۴۷۵۔ و فی لفظ من زار قبر والدیہ او احدھما فی کل جمعۃ فقراء عندہ یٰس غفر اللہ لہ بعدد کل حرف منھا۔

جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔ رواہ ھو والخلیلی و ابوالشیخ و الدیلمی و ابن النجار و الرافعی وغیرھم عن ام المومنین الصدیقۃ عن ابیھا الصدیق الاکبر۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (کنز العمال ۲۲/ ۲۲)

قبر والدین کی زیارت کرنا حج مقبول کے برابر ہے

۴۷۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجۃ مبرورۃ و من کان زوارا لھما زارت الملئکۃ قبرہ۔

جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو فرشتے اس کی قبر کو زیارت کے لئے آویں۔ رواہ الامام الترمذی الحکیم و ابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنز العمال ۲۲/ ۲۲)

والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں سے عمر بھر حسن سلوک کئے جائے۔

۴۷۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من احب ان یصل اباہ فی قبرہ فلیصل اخوان ابیہ من بعدہ۔

جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ رکھے۔ رواہ ابویعلی و ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنزالعمال ۲۲، ۵۷)

۴۷۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من البر ان تصل صدیق ابیك۔

باپ کے ساتھ نیکوکاری سے ہے یہ کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ رکھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۲۲، ۵۷)

۴۷۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان ابر البر ان یصل الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی الاب۔

بیشک باپ کے ساتھ سب نکوکاریوں سے بڑھ کر یہ نکوکاری ہے کہ آدمی باپ کے پیٹھ دینے کے بعد اس کے دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے۔ رواہ الامۃ احمد و البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد و الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (مسلم ۲، ۳۱۴، باب فضل صلۃ اصدقاء الاب الخ) (ابوداؤد ۲، ۷۰۰، باب فی بر الوالدین) (کنزالعمال ۲۲، ۵۷)

والدین کے دوستوں سے تعلق منقطع نہ کرے

۴۸۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم احفظ ود ابیك لاتقطعہ فیطفی اللہ نورك۔

اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالٰی نور تیرا بجھادے گا۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی الاوسط و البیھقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۴، مشعلۃ الارشاد۔ (کنزالعمال ۲۲، ۵۷)

نیک اعمال سے والدین کو خوش رکھے نہ کہ بداعمالیوں سے انہیں تکلیف پہنچائے

۴۸۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس علی اللہ تعالیٰ و تعرض علی الانبیاء و علی الاباء والامھات یوم الجمعۃ فیفرحون

حسناتھم و تزداد وجوھھم بیاضا و اشراقا فاتقوا اللہ و لاتؤذوا موتاکم۔
ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والتسلیم اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابش بڑھ جاتی ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔ رواہ الامام الحکیم عن والد عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۱۹۳" مشعلۃ الارشاد۔

حقوق والدین سے بری الذمہ ہونا دشوار ہے

۳۸۲۔ حدیث میں ہے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعلہ ان یکون بطلقۃ واحدۃ۔

تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید یہ ان میں ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۹۵"، "مشعلۃ الارشاد۔ (کنزالعمال ۲۲/۶۱)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد نہم

جانور پالنا جائز ہے مگر یہ کہ دانہ پانی دیتا ہوگا

۲۸۳۔ایک حدیث میں ہے کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ۔

کتا پالنے کے بارے میں ایک حدیث

۲۸۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ

او ضاریا نقص من عمله کل یوم قیراطان۔

جو کتا پالے مگر گلے کا کتا یا شکاری روز اس کی نیکیوں سے دو قیراط کم ہوں۔ ان قیراطوں کی

مقدار اللہ ورسول جانے جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ احمد و الشیخان و الترمذی

و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۹۹" (

۳۸۲، ماجاء فی امر الکلاب)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

۲۸۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایقبل الله لهم صلاة و

لاتصعد لهم الی السماء حسنة العبد الآبق حتی یرجع الی موالیه فیضع یده فی ایدیهم

و المرأة الساخط علیها زوجها حتی یرضی و السکران حتی یصحو۔

تین شخصوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی نہ کوئی نیکی آسمان کو چڑھے بھاگا ہوا غلام جب تک

اپنے آقاؤں کی طرف پلٹ کر اپنے کو ان کے قابو میں دے اور عورت جس سے اس کا شوہر ناراض

ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے اور نشے والا جب تک ہوش میں آئے۔ رواہ

الاوسط و ابنا خزیمة و حبان فی صحیحهما عن جابر

عنهما۔ (مشکوۃ ۲، ۲۸۳، باب عشرۃ النساء الفصل الثالث)

عورت کو شوہر کے بستر کے علاوہ سونا منع اور باعث لعنت ہے

۲۸۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا باتت المرأة هاجرة فراش

زوجها لعنتها الملئكة حتى تصبح۔
جب عورت اپنے شوہر کا بچھونا چھوڑ کر سوئے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کریں۔ رواه البخاری و مسلم و النسائی عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم ۱/ ۴۶۴، باب تحریم امتناعها من فراش زوجها)

اجازت شوہر کے بغیر اگر عورت گھر سے نکلے تو اس پر لعنت ہوتی ہے

۲۸۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المرأة اذا خرجت من بيتها و زوجها كاره لعنها كل ملك فى السماء و كل شئ مرت عليه غير الجن و الانس حتى يرجع۔
جو عورت اپنے گھر سے باہر جائے اور اس کے شوہر کو ناگوار ہو جب تک پلٹ کر آئے آسمان میں ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے اور جن و آدمی کے سوا جس چیز پر گزرے سب اس پر لعنت کریں۔ رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

عورت کو شوہر سے طلاق مانگنا منع ہے

۲۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ايما امرأة سألت زوجها الطلاق (طلاقا) من غير مابأس فحرام عليها رائحة الجنة۔
جو عورت بے ضرورت شرعی خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی بو حرام ہے۔ رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی و حسنه و ابن ماجة و ابن حبان و الحاكم و قال صحيح على شرط البخاری و مسلم و اقره عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ۱/ ۳۰۳، باب فی الخلع)

خلع کرنا باعث نفاق ہے

۲۸۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المختلعات هن المنافقات۔
خاوند سے طلاق لینے والیاں وہی منافقہ ہیں۔ رواه الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی ۱/ ۲۲۶، باب ماجاء فی المختلعات)

زوجین کے درمیان اختلاف پیدا کرنا منع ہے

۲۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خبب على امرء زوجته او مملوكه فليس منا۔
جو کسی شخص پر اس کی زوجہ یا اس کی باندی غلام کو بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواه

احمد و البزار و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح و اقروہ عن بریدۃ و ابوداؤد و الحاکم بسند صحیح عن ابی ہریرۃ و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم احمعین۔" فتاوی رضویہ ج۹، ص ۱۹" (الترغیب و الترهیب ۳/ ۸۲، الترهیب من افساد المرأۃ الخ)

نیکی کی بات شروع کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور برائی ایجاد کرنے والے پر اس کا گناہ ہوگا

۴۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ھدی کان له من الاجر مثل اجور تبعه لاینقص ذلك من اجورھم شیأ و من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه لاینقص ذلك من آثامھم شیأ۔

جو کسی امر ہدایت کی طرف بلائے جتنے اس کا اتباع کریں ان سب کی برابر ثواب پائے اور اس سے ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ آئے اور جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف راہ نہ پائے۔" فتاوی رضویہ ج۹، ص ۱۹۹" (مسلم ۲/ ۳۴۱ باب من سن سنة حسنة او سیئة الخ)

مزامیر حرام ہے

۴۹۲۔ حدیث صحیح بخاری شریف ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیکونن فی امتی اقوام لیستحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف۔

ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔ حدیث صحیح جلیل متصل و قد اخرجه ایضا احمد و ابوداؤد و ابن ماجة و الاسمعیلی و ابونعیم باسانید صحیحة لامطعن فیھا و صححه جماعة آخرون من الائمة کما قاله بعض الحفاظ قاله الامام ابن حجر فی کف الرعاع۔" فتاوی رضویہ ج۹، ص ۱۹۹" (بخاری ۲/ ۸۳۷، باب ماجاء فیمن یستحل الخمر الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے نام تبدیل فرمادیے جن کے معنی اصلی کے لحاظ سے کوئی برائی تھی

۴۹۳۔ جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو بدل دیتے۔ (ترمذی ...)

۴۹۴۔ سنن ابی داؤد میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاصی (عاص) و عزیز و عتلہ و شیطان و حکم و غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرمائے قال ترکت اسانیدھا للاختصار۔
(ابوداؤد ۔۔۔ باب فی تغییر الاسم القبیح)

۴۹۵۔ اخرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا۔ رواہ عن اسامۃ بن اخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۹۶۔ عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۔۔۔ باب استحباب تغییر الاسم القبیح الخ)

۴۹۷۔ برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا لاتزکوا انفسکم و اللہ اعلم باھل البر منکم۔
اپنی جانوں کو آپ اچھا نہ بتاؤ خدا خوب جانتا ہے کہ تم میں نکوکار کون ہے، برہ کے معنی تھے زن نکوکار اسے خود ستائی بتا کر تبدیل فرما دیا۔ رواہ مسلم عن زینت بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۲/ ۲۰۸، باب استحباب الاسم الخ)

اچھا نام رکھنے کے بارے میں ایک حدیث

۴۹۸۔ اور ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکم تدعون یوم القیمۃ باسمائکم و اسماء آبائکم فاحسنوا اسماء کم۔
بیشک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔ رواہ احمد و ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۱" (ابوداؤد ۲/ ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

اسمائے انبیاء پر نام رکھنے کی تاکید و ترغیب پر ایک حدیث پاک

۴۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تسموا باسماء الانبیاء
انبیاء کے ناموں پر نام رکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد و النسائی عن ابی وھب الجشمی ولہ تتمۃ و البخاری فی التاریخ بلفظ سموا عن عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولہ تتمۃ اخری۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضور کی کنیت پر نام رکھنے کی ممانعت پر ایک حدیث۔ تنزیہ کہ یہ حکم زمانہ رسالت میں تھا مگر اب عندالعلماء حکم جواز ہے

۵۰۰۔ صحیحین و مسند احمد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضرت انس، صحیحین و ابن ماجہ

میں حضرت جابر، معجم کبیر طبرانی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے، رسول اللہ صلی اللہ تعا
علیہ وسلم فرماتے ہیں سموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی۔
میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو۔ (بخاری ج ۲، ص ۹۱۴، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سموا باسمی الخ)

محمد نام رکھنے والا اور جس کا یہ نام رکھا جائے دونوں جنت میں جائیں گے

۵۰۱۔ ابن عساکر و حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ولد لہ مولود فسماہ محمد
حبالی و تبرکا باسمی کان ھو و مولودہ فی الجنۃ۔
جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محم
رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔ امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے
ہیں ھذا امثل حدیث ورد فی ھذا الباب و اسنادہ حسن۔ یعنی جسقدر حدیثیں اس باب
میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۲۰۲" (
۲۲، ۲)

محمد نام کا شخص عذاب دوزخ سے محفوظ رہے گا

۵۰۲۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ وعزتی و جلالی لا عذبت احدا
تسمی باسمک فی النار۔
رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا
اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۲۰۳"

محمد و احمد نام والے شخص پر دوزخ حرام ہے

۵۰۳۔ حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ ابن بکیر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں
گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے کہ الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے
ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا۔ ادخلا الجنۃ فانی آلیت علی نفسی ان
لایدخل النار من اسمہ احمد ولا محمد

جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔
یعنی جب مومن ہو اور مومن عرف قرآن وحدیث وصحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو۔

جن لوگوں کے پاس محمد واحمد کے آدمی کھانا کھائیں وہ مقدس ہیں

۵۰۴۔ حافظ ابن بکیر امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، دیلمی مسند الفردوس میں موقوفاراوی کہ مولی علی فرماتے ہیں، ابن عدی کامل اور ابو سعد نقاش بسند صحیح اپنے معجم شیوخ میں راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ما اطعم طعا ما علی مائدة ولا جلس علیھا وفیھا اسمی الا وقدسوا کل یوم مرتین۔

جس دستر خوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کیے جائیں

۵۰۵۔ حدیث امیر المومنین (علی رضی اللہ تعالی عنہ) کے لفظ یہ ہیں ما من مائدة وضعت فحضر علیھا من اسمه احمد او محمد الا اقدس اللہ ذالك المنزل كل يوم مرتين

جس دستر خوان پر احمد یا محمد نام کا کوئی حاضر ہو اللہ تعالی ہر روز اس گھر کو دوبار مقدس فرماتا ہے۔ (مولف)

ایک گھر میں دو یا تین محمد ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں بلکہ یہ باعث رحمت وبرکت ہے

۵۰۶۔ ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما ضر احدکم لو کان فی بیته محمد ومحمدان وثلثة

تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔
(کنز العمال ۲۲، ۲۵)

محمد نام کا آدمی کسی مشورہ میں شریک ہو تو اس میں برکت ہو گی

۵۰۷۔ طرائفی وابن الجوزی امیر المومنین مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الاسنی سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیھم رجل اسمه محمد لم یدخلوہ فی مشورتھم الالم یبارك لھم فیه

جو کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہوں اور ان میں کوئی شخص محمد نام ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں اس کے لئے اپنی مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔ (کنز العمال

(۲۲/ ۲۷)

جس کا نام محمد ہو اس کی عزت و تکریم کرو

۵۰۸۔ حاکم و خطیب تاریخ اور دیلمی مسند میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموہ واوسعوا لہ فی المجلس ولا تقبحوا لہ وجھا

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔ (کنز العمال ۲۲/ ۲۰)

محمد نام کے شخص کو تکلیف نہ دو

۵۰۹۔ بزار مسند میں حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمیتم محمدا فلا تضربوہ ولا تحرموہ

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم کرو۔ (کنز العمال ۲۲/ ۲۴)

عورت کے حمل سے لڑکا پیدا ہونے کی ایک پر اثر دعا

۵۱۰۔ فتاویٰ امام شمس الدین سخاوی میں ہے ابو شعث (ابو شعیب) حرانی نے امام عطا (تابعی جلیل الشان استاذ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی من ارادہ ان یکون حمل زوجتہ ذکرا فلیضع یدہ علی بطنھا ویقل ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا فانہ یکون ذکرا

جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہیے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا انشاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۰۳"

اپنے مملوک کو عبدی کہنے کی ممانعت پر ایک حدیث

۵۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یقولن احدکم عبدی کلکم عبید اللہ ولکن لیقل غلامی ھذا مختصر

ہرگز تم میں اب کوئی اپنے مملوک کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ تم سب خدا کے بندہ ہو ہاں یوں کہے کہ میرا غلام، رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ ۹، ص ۲۰۰"

(مسلم ۲/ ۲۳۸ باب حکم اطلاق لفظۃ العبد الخ)

لفظ سلام کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ صرف اشارہ کرنا منع ہے

حدیث میں ہے

۵۱۲۔ اخرج الترمذی قال حدثنا سوید نا عبد اللہ بن المبارک نا عبد الحمید بن بہرام انہ سمع شہر بن حوشب یقول اسماءبنت یزید تحدث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مر فی المسجد یوما وعصبۃ من النساء قعود فالوٰی بیدہ ھذا حدیث حسن۔

اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک دن مسجد سے تشریف لے گئے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی تو حضور نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں سلام کیا (مؤلف)" فتاوٰی رضویہ ج۹، ص ۱۹۸" (ترمذی ۲/ ۹۹ باب ماجاء فی التسلیم علی النساء)

بدفالی پر ایک حدیث

۵۱۳۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرموو الطیرۃ شرک (من الشرک)

بدفال لینا اور اس پر کاربند ہونا مشرکوں کا شیوہ ہے (مؤلف) رواہ الائمۃ احمد فی المسند والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم فی صحاحھم کلھم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند صحیح "فتاوٰی رضویہ ج۹ ص ۲۰۹" (ترمذی ۱/ ۲۹۰ باب ماجاء فی الطیرۃ)

تشبہ کی ممانعت پر ایک حدیث پاک

۵۱۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان الرجل اذا رضی ھدی الرجل وعملہ فھو مثل عملہ۔ رواہ الطبرانی من حدیث عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی دوسرے کے عمل وراہ کو پسند کرے تو وہ اسی کے مثل ہے۔ (مؤلف) "فتاوٰی رضویہ ج۹، ص ۲۱۴"

پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

۵۱۵۔ فی الحدیث کسب الحجام خبیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے چونکہ اس میں نجاست کی آلودگی ہوتی ہے اس لئے اسے خبیث فرمایا (مؤلف) (ابوداؤد ۲/ ۹۶ باب فی کسب الحجام)

۵۱۶۔ قد ثبت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام۔
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی۔
(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۲۵"

واڑ تسبیح میں درود وغیرہ پڑھنے کا ثبوت حدیث میں ہے

۵۱۷۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی امرأۃ و بین یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال الا اخبرك بما ھو ایسر علیك من ھذا او افضل فقال سبحن اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحن اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحن اللہ عدد ما بین ذلك و سبحن اللہ عدد ما ھو خالق و اللہ اکبر مثل ذلك و لاالہ الا اللہ مثل ذلك و لاحول و لاقوۃ الا باللہ مثل ذلك۔ رواہ ابوداؤد والترمذی و النسائی و ابن حبان فی صحیحہ والحاکم و قال صحیح الاسناد۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس آئے جس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن سے وہ تسبیح پڑھ رہی تھی، حضور نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں جو اس سے آسان اور افضل ہو پھر فرمایا کہ سبحن اللہ عدد ما خلق فی السماء الخ کہا کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۲۶"

(ترمذی ۲/ ۱۹۷، باب فی دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

چار جائز کھیلوں کے بیان میں دو حدیثیں

۵۱۸۔ النسائی روی بسند حسن عن جابر بن عبداللہ و جابر بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنھم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال کل شی لیس من ذکر اللہ فھو لھو و لعب الا ان یکون اربعۃ ملاعبۃ الرجل امرأتہ و تادیب الرجل فرسہ و مشی الرجل بین الغرضین و تعلیم الرجل السباحۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر اللہ کے سوا جو چیز ہے وہ لہو ولعب ہے مگر چار چیزیں یعنی آدمی کا بیوی سے ملاعبت کرنا، آدمی کا گھوڑا سدھانا پھرانا اور دو نشانوں کے درمیان چلنا اور تیراکی سیکھنا۔ (مولف)

۵۱۹۔ اخرج الطبرانی فی الاوسط عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل لهو یکره الا ملاعبة الرجل امرأته و مشیه بین الهدفین و تعلیمه فرسه۔ الحدیث صحیح لاشك۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام کھیل مکروہ ہیں مگر بیوی سے ملاعبت، تیراندازی کے لئے اس کے نشانوں کے مابین چلنا اور گھوڑے کو کاڑھنا (سکھانا)۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۳"

ہدیہ و صدقہ کرنا خدا اور رسول کو راضی کرنے کے برابر ہے اور اس سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں

۵۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الصدقة یبغی بها وجه الله تعالیٰ والهدیة یبغی بها وجه الرسول و قضاء الحاجة۔

صدقے سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن علقمة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱۰"

امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر ایک حدیث پاک

۵۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلا والله لتامرن بالمعروف و لتنهون عن المنکر او لیضربن الله بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعنکم کما لعنهم۔

یوں نہیں، خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کرو گے اور ضرور نہی عن المنکر کرو گے یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا پھر تم سب پر اپنی لعنت اتارے گا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ رواه ابوداؤد عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه هذا مختصراً۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۱۶" (ابوداؤد ۲/ ۵۹۶، باب الامر و النهی)

خوشبو لگانا سنت ہے اور اسے رد کرنا نہیں چاہئے

۵۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح۔

جس کے سامنے خوشبو نبات پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے، بوجھ ہلکا یہ کہ پیش کرنے والے پر مشقت نہیں کوئی بھاری احسان نہیں۔ رواه مسلم و ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ۲/ [illegible])

۵۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الختان و التعطر و النکاح و السواک۔

چار باتیں انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی سنتوں سے ہیں ختنہ کرانا اور خوشبو لگانا اور نکاح اور مسواک۔ رواہ الامام احمد و الترمذی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الترمذی حسن غریب۔ (مسند احمد ۱/ ۵۸۲)

۵۲۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایرد الطیب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کی چیز رد نہ فرماتے تھے۔ رواہ ھو و الامام احمد و الترمذی و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۲۶"

(بخاری ۲/ ۸۰۸، باب من لم یرد الطیب)

نعمت خداوندی کا سادگی کے ساتھ اظہار کرنا جائز ہے

۵۲۵۔ ھذا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہٖ۔ رواہ الترمذی و حسنہ و الحاکم و صححہ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ یعنی اظہار نعمت خداوندی جو بطور تشکر ہو اللہ کو محبوب ہے۔ (مولف)

ابن آدم کے کھانے پر ایک حدیث

۵۲۶۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحدیث الصحیح بحسب ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ الحدیث۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اولاد آدم کو کھانے کے اتنے لقمے کافی ہیں جوان کی پیٹھ سیدھی رکھیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۲۳۳" (ترمذی ج ۲، ص ۶۳، باب ماجاء فی کراھیۃ کثرۃ الاکل)

تعارف

الحق المجتلی فی حق المبتلی

(بلا رسیدہ ومجذوم کے احکام)

ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کو سوال ہوا کہ مجذوم کے ساتھ اکل وشرب اور نشست وبرخاست شرعا کیسا ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تحریر فرمایا کہ۔

مذہب معتمد وصحیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک اور طاعون وغیرھا اصلاً کوئی بیماری ایک دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی اور علماء کا اس بات میں اتفاق ہے کہ مجذوم کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب ہے۔

اس کی تائید وتصویب میں جو احادیث پیش کی گئی ہیں وہ بظاہر مختلف ہیں، یعنی بعض حدیثوں میں صاحب جذام سے اجتناب ودور رہنے کی ترغیب نکلتی ہے اور بعض میں یہ ذکر ہے کہ کوئی بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

امام احمد رضا دونوں انواع کی حدیثوں کی توضیح وتاویل میں فرماتے ہیں کہ

"احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح وواضح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا، کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا، جسے پہلے شروع ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی"۔

اس مفہوم کی جو حدیثیں ہیں ان کے ارشادات عالیہ کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانۂ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقاً اس کی نفی فرمائی ہے، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عملی سلوک کہ مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا ان کا جھوٹا پانی پینا انکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا وغیرہ یہ سب واضح کر رہا ہے کہ "عدوی" (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) محض خیال باطل ہے۔

اور قسم اول (یعنی مجذوم سے دور بھاگنے) کی حدیثیں وہ اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں ہیں جس درجہ صحت پر احادیث نفی ہیں ان میں اکثر ضعیف ہیں اور بعض غایت درجہ حسن ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے ان احادیث کی تاویل و تشریح بھی نہایت حسین و جمیل انداز میں کی ہے جو احادیث بظاہر مختلف ہیں، اور دونوں قسموں کی حدیثوں کے مابین تطبیق و توفیق بھی احسن وجوہ میں دی ہے اور حدیث کے ضعف و سقم اور روایان حدیث کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے کے وجوہات پر بھی بحث کی ہے۔"

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس محققانہ رسالہ میں مسئلہ عدویٰ کا وہ حق تحقیق ادا کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے اور ان کی یہ تحقیقات عظیمہ جہازی سائز کے ۱۳ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں اور ۴۷ احادیث کریمہ عنوان بحث و تحقیق ہیں۔

احادیث

الحق المجتلی فی حق المبتلیٰ

جذامی سے اجتناب واحتراز کی تاکید پر چند احادیث مبارکہ

۵۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اتقوا المجذوم کما یتقی الاسد۔**

جذامی سے بچو جیسا شیر سے بچتے ہیں۔ رواہ البخاری فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۱۰/۲۹)

۵۲۸۔ روایت ابن جریر کے لفظ یہ ہیں **فر من المجذوم فرارک من الاسد۔**

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ رمز الامام الجلیل السیوطی حسنہ علی ما فی التیسیر او صحتہ علی مافی فیض القدیر و ذکرہ فی اللفظ الاول فی الجامع الصغیر و باللفظ الاخیر فی الکبیر۔ (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

۵۲۹۔ فی صحیح البخاری بلفظ **فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔**

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

۵۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اتقوا صاحب الجذام کمایتقی السبع اذا ہبط وادیا فاہبطوا غیرہ۔**

جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔ رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عبداللہ بن جعفر الطیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند ضعیف۔ (کنز العمال ۱۰/۲۹)

۵۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتدیموا النظر الی المجذومین۔**

مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔ رواہ ابن ماجۃ و ابن جریر قلت و سندہ حسن صالح۔ (ابن ماجہ ۲/۲۹۱، باب الجذام)

۵۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسری روایت میں فرماتے ہیں **لاتحدوا**

النظر الی المجذومین۔

جذامیوں کی طرف پوری نگاہ نہ کرو۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی و البیھقی فی السنن بسند حسن ایضا کلھم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(کنزالعمال ۱۰/۲۹)

۵۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتدیموا النظر الی المجذومین اذا کلمتموھم فلیکن بینکم و بینھم قدر رمح۔

جذامیوں کی طرف نظر نہ جماؤ ان سے بات کرو تو تم میں ان میں ایک ایک نیزے کا فاصلہ ہو۔ رواہ احمد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و ابن جریر عن فاطمۃ الصغری عن ابیھا السید الشھید الریحانۃ الاصغر و ابن عساکر عنھا عنہ و عن ابن عباس معا رضی اللہ تعالیٰ عنھم جمیعا۔

۵۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلم المجذوم و بینك و بینہ قید رمح او رمحین۔

مجذوم سے اس طور پر بات کر کہ تجھ میں اس میں ایک دو نیزے کا فاصلہ ہو۔ رواہ ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند واہ قلت لکن لہ شاھد۔(کنزالعمال ۱۰/۲۹)

حضور علیہ السلام نے ایک جذامی سے بیعت تولی مگر ان سے مصافحہ نہیں فرمایا

۵۳۵۔ حدیث میں ہے جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعتیں کیں ان میں ایک صاحب کو یہ (جذام کا) عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرما بھیجا ارجع فقد بایعناك۔ واپس جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی، یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں۔ رواہ ابن ماجۃ قلت بسند حسن عن رجل من آل الشرید یقال لہ عمرو عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رواہ ابن جریر فسمی اباہ الشرید وھو الشرید بن سوید الثقفی ذکر الامام الجلیل السیوطی بالتخریج الاول فی الاول فی اول الجامع الکبیر و بالاخر فی مسانید جمع الجوامع اقول بل الحدیث فی صحیح مسلم بلفظ قد بایعناك فارجع کما ھو لفظ ابن جریر سواء بسواء

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ان سے ایسا فرمانا چند وجوہ کا احتمال رکھتا ہے

[illegible]

(۲) حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے

(۳) مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں تو اس کے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہو گی

(۴) حاضرین کا لحاظ خاطر فرمانا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں نفرت لاتے ہیں

(۵) اقول ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا کہ ایسا مریض خصوصاً نو جتلا خصوصاً ذی وجاہت مجمع میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

(۶) اقول ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں وغیرہ۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۴۱" الحق المجتلی۔ (ابن ماجہ ج ۲، ص ۲۶۱، باب الجذام) (مسلم، ج ۲، ص ۲۳۳، باب اجتناب المجذوم و نحوه)

مجذوم سے احتراز کے بارے میں مزید چار حدیثیں

۵۳۶۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا انس اثن البساط لایطا علیہ بقدمہ۔

اے انس بچھونا الٹ دو کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔ رواہ الخطیب عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فی القلب منہ شیء (کنز العمال، ۱۰/ ۳۰)

۵۳۷۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان وادی عسفان پر گزرے وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا ان کان شیء من الداء یعدی فھو ھذا۔

اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہے تو وہ یہی ہے رواہ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما و المرفوع منہ عند ابن عدی فی الکامل من دون ذکر القصۃ وھو ضعیف۔ (کنز العمال ۱۰/ ۵۵)

۵۳۸۔ حدیث میں ہے ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا امۃ اللہ لاتوذی الناس لو جلست فی بیتک۔

اے اللہ کی لونڈی لوگوں کو ایذا نہ دے اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو پھر وہ گھر سے

نہ نکلیں۔ رواہ مالک و الخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی ملیکۃ۔(موطا مالک، ص ۱۶۵، جامع الحج)

۵۳۹۔ حدیث میں ہے ان عمر بن الخطاب قال للمعیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجلس منی قید رمح و کان بہ ذلک الداء و کان بدریا۔

معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل بدر (و مہاجرین سابقین اولین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ہیں انہیں یہ مرض تھا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے پر بیٹھئے۔ رواہ ابن جریر عن الزہری قلت مرسل و لا یصح۔(کنز العمال ۱۰/ ۵۳)

قضا و قدر پر یقین کامل ہو تو "مجذوم" کے ساتھ اختلاط اور کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۴۰۔ حدیث میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی ان میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کیے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایا خذ مما یلیک و من شقک فلو کان غیرک ما اکلنی فی صحفۃ و لکان بینی و بینہ قید رمح۔

اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ رواہ ابن سعد و ابن جریر عن فقیہ المدینۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(کنز العمال، ۱۰/ ۵۴)

۵۴۱۔ حدیث میں ہے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین بر آمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ادن فاجلس و ایم اللہ لو کان غیرک بہ الذی بک ماجلس منی ادنی من قید رمح۔

قریب آیئے بیٹھئے خدا کی قسم دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلے پر میرے پاس نہ بیٹھتا رویاہ عنہ ذلک فی الغداء و ہذا فی العشاء۔(کنز العمال ۱۰/ ۵۴)

۵۴۲۔ حدیث میں ہے محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا واللہ اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب

فرمایا میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا کذبوا واللہ ماحدثھم ھذا و لقد رایت عمر بن الخطاب یوتی بالاناء فیہ الماء فیعطیہ معیقب فیشرب منہ ثم یناولہ عمر من یدہ فیضع فمہ موضع فمہ حتی یشرب منہ فعرفت انما یصنع عمر ذلک فرارا من ان یدخلہ شئ من العدوی و اللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی میں نے تو امیر المومنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا وہ معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے معیقب پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کو دیتے امیر المومنین اون کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے میں سمجھا کہ امیر المومنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔ رواہ عن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۵۳)

۵۴۳۔ ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سے علاج چاہتے دو حکیم یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں ہو سکتا ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المومنین نے فرمایا عافیۃ عظیمۃ ان یقف فلا یزید بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہو گیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں فواللہ ما زال معیقب متما سکالا یزید و جعہ حتی مات واللہ معیقب اس کے بعد ہمیشہ ایک ٹھہری حالت میں رہے تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۲، نسخہ لکھنوی۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۵۳)

اگر قصہ قدر پر ذوق کامل ہے تو جذامی کے ساتھ اختلاط اور کھانے پینے میں حرج نہیں اس پر مزید چند حدیثیں

۵۴۴۔ حدیث میں ہے امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم

ثقیف کے سفیر کی حاضری ہوئی کھانا حاضر لایا گیا وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قریب آؤ قریب آئے فرمایا کھانا کھاؤ کھانا کھایا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں و جعل ابوبکر یضع یدہ موضع یدہ فیاکل مما یاکل منہ المجذوم۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق نوالہ لے کر نوش فرماتے رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ و ابن جریر عن القاسم۔ غالباً یہ وہی مریض ہیں جن سے زبانی بیعت پر اکتفا فرمائی گئی تھی۔ (کنز العمال ۱۰/ ۵۲)

۵۲۵۔ حدیث جلیل میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ بید رجل مجذوم فادخلھا معہ فی القصعۃ ثم قال ثقۃ باللہ و توکلا علی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جذامی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور فرمایا اللہ پر تکیہ ہے اور اللہ پر بھروسہ۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ و عبدبن حمید و ابن خزیمۃ و ابن ابی عاصم و ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلۃ و ابویعلی و ابن حبان و الحاکم فی المستدرک و البیھقی فی السنن و الضیاء فی المختارۃ و ابن جریر و الامام الطحاوی کلھم من جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما کذا ذکر الامام الجلیل الجلال السیوطی فی اول قسمی جامعہ الکبیر وزدت انا ابن جریر و الطحاوی **قلت** و بہ علم ان قصر المشکوٰۃ علی ابن ماجۃ لیس فی موضعہ ثم الحدیث سکت علیہ (و صححہ ابن خزیمۃ و ابن حبان و الحاکم و الضیاء و قال المناوی فی التیسیر باسناد حسن و تصحیح ابن حبان و الحاکم قال ابن حجر فیہ نظر اہ) **اقول** لکن فیہ مفضل بن فضالۃ البصری بالباء اخو مبارک قال فی التقریب ضعیف وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث یونس بن محمد عن المفضل بن فضالۃ و المفضل بن فضالۃ ھذا شیخ بصری و المفضل بن فضالۃ شیخ اخر مصری اوثق من ھذا و اشھر وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن حبیب بن الشھید عن ابن برید قال عمر اخذ بید مجذوم و حدیث شعبۃ اثبت عندی واصح اہ و اخرج ابن عدی فی الکامل ھذا الحدیث المفضل المذکور و قال لم ارلہ انکر من ھذا قال ورواہ شعبۃ عن حبیب عن ابن بریدۃ ان عمر ... ذم الحدیث اہ و لم یذکر الذھبی شی المیزان فی المفضل ھذا جرحا ...

ولاعير مفسر مما يبلغ درجة التضعيف البتة انما نقل عن يحيىٰ انه قال ليس هو بذالك و
عن الترمذى ما قدمنا ان المصرى اوثق منه و عن النسائى انه قال ليس بالقوى۔ **اقول** و
لا يخفى عليك البون البين بين ليس بالقوى و ليس بقوى و قد روى عنه ذاك المؤدب
الثقة الثبت و عبدالرحمن بن مهدى ذاك الجبل الشامخ الامام الحافظ قال البخارى فى
على بن عبدالله المعروف و بابن المدينى مااستصغرت نفسى الا عنده و قال ابن المدينى
فى عبدالرحمن هذا مارايت اعلم منه و كذلك موسى بن اسماعيل ذاك الثقة الثبت و
جماعة لا جرم حسنه الحافظ و اطلاق الصحيح على الحسن غير مستنكر وقد صححه
امام الائمة ابن خزيمة و من تبعه و قد وجدت له متابعا فان الامام الاجل ابا جعفر
الطحاوى اخرجه اولا بالطريق المذكور فقال حدثنا فهد (يعنى ابن سليمن بن يحيىٰ) ثنا
ابوبكر بن ابى شيبة ثنايونس بن محمد الحديث ثم قال حدثنا ابن مرزوق ثنا محمد بن
عبدالله الانصارى ثنا اسمعيل بن مسلم عن ابى الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم مثله اه **قلت** و به يعلم مافى كلام الامام الترمذى والله تعالىٰ اعلم ثم
اعلم انه دفع فى الجامع الصغير لهذا الحديث **اقول** و لم اره فى المجتبى بل ليس فيه لان
مداره على ماذكر الترمذى على المفضل كما علت و المفضل هذا ليس من رواة النسائى
اصلاً و قد سقط الحديث من نسخة سيدى على المتقى قدس سره و لذا اورده من القسم
الاول للجامع الكبير وقد رمزله فيه دت ہ الخ وهو الصحيح الا ان يكون النسائى رواه فى
الكبير فبا لنظر اليه يقال ع وهو بعيد ثم الواقع فى المشكوٰة معزيا لابن ماجة ماذكرنا
اعنى كل ثقة بالله و فى جامع الترمذى ثم قال كل بسم الله ثقة بالله و توكلا عليه قال
العلامة على القارى اما ترك المؤلف البسملة مع وجودها فى الاصول فاما محمولة على
رواية منفردة غريبة لابن ماجة و على غفلة من صاحب المشكوٰة و المصابيح اه۔ **اقول**
سبحن الله هو انما نقله عن ابن ماجة فلو زاد البسملة نسب الى الغفلة ثم لم يتفرد ابن
ماجة بترك البسملة بل هو كذالك و عند ابى داؤد ايضا رواه عن عثمن بن ابى شيبة عن
يونس بن محمد و ابن ماجة عن ابى بكر بن ابى شيبة و مجاهد ابن موسىٰ و محمد بن
خلف العسقلانى كلهم عن يونس بترك البسملة و الترمذى عن احمد بن سعيد الاشقر و
ابراهيم بن يعقوب كلاهما عن يونس مع البسملة فافهم۔ "فتاوٰى رضويه، ج ۴، ص ۴۴۳"

نسختین"۔(ابن ماجہ ۲/ ۳۶۱، باب الحجام)

۵۴۶۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مع صاحب البلاء تواضعا لربك و ایمانا۔

بلاوالے کے ساتھ کھانا کھا اپنے رب کے لئے تواضع اور اس پر سچے یقین کی راہ سے۔
رواہ الامام الاجل الطحاوی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلت هکذا اوردہ فی الجامع کل باللام والذی رأیته الامام الطحاوی کن بالنون۔

۵۴۷۔ حدیث میں ہے کہ ایک بی بی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے حق میں فرماتے فروا منهم کفرارکم من الاسد۔
ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو۔ ام المومنین نے فرمایا کلا ولکنه لاعدوی فمن اعدی الاول۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔ رواہ ابن جریر عن نافع بن القاسم عن جدته فطیمة۔(کنز العمال ۱۰/ ۵۴)
اقول ام المومنین کا یہ انکار اپنے علم کی بناء پر ہے یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔
اٹھارویں سے تیس تک (یہ نمبر امام احمد رضا کے اعتبار پر ہے) حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ

۵۴۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاعدوی بیماری اڑ کر نہیں لگتی رواہ الائمۃ احمد و الشیخان و ابوداؤد ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ احمد و الستۃ الا النسائی عن انس و احمد و الشیخان و ابن ماجۃ و الطحاوی عن ابن عمر و احمد و مسلم و الطحاوی عن السائب بن یزید وھم و ابن جریر جمیعا عن جابر و احمد و الترمذی و الطحاوی عن ابن مسعود و احمد و ابن ماجۃ و الطحاوی و الطبرانی و ابن جریر عن ابن عباس و ثلثۃ الاخیرۃ عن ابی امامۃ و ابن خزیمۃ و الطحاوی و ابن حبان و ابن جریر عن سعد بن ابی وقاص و الامام الطحاوی عن ابی سعید الخدری و الشیرازی فی الالقاب و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و ابونعیم فی الحلیۃ عن عمیر بن سعد الانصاری و الطبرانی و ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی و ابن جریر عن ام المومنین و بصاعد

علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم بلفظ لایعدی سقیم صحیحا لخصنا عن الجامع الکبیر و صححہ و القاضی محمد ابن عبدالباقی الانصاری فی جزئہ الحدیثی عن امیر المومنین مع جمع و زیادات۔ (بخاری ۲/۸۵۹، باب لاعدوی)

۵۴۹۔ اسی حدیث کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ارشاد ہوا جسے ام المومنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا صحیحین و سنن ابی داؤد و شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی ایک بادیہ نشین نے عرض کی یارسول اللہ پھر اونٹوں کا یہ کیا حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف و شفاف بدن ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس کے خارش ہو جاتی ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فمن اعدی الاول اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔ (بخاری ۲/۸۵۹، باب لاعدوی)

۵۵۰۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے ارشاد فرمایا ذلکم القدر فمن اجرب الاول

یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔ یہی ارشاد احادیث مذکورہ عبداللہ بن مسعود و عبداللہ عباس و ابوامامہ و عمیر بن سعد رضی اللہ تعالی عنہم میں مروی ہوا۔ (مسند احمد، ج ۲ ص ۱۰۱)

۵۵۱۔ حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کرکرتہ او فی مراق بطنہ نکتۃ من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کے نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔ (بخاری ۲/۸۵۹، باب لاعدوی)

اقول خلاصہ ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کے لئے ابتداً بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود کسی میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہوتی ہے اور جب یہ مسلم ہے تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل واذعانے سے ثابت رہا جب ایک میں خود پیدا ہو سکتی ہے تو ویسی ہزاروں میں۔ ولا یوسوس العدہ ۱۱ ـ

فی قلب مریض ان القائلین بالاعداء لایحصرون المرض فیه حتی یلزمهم اعداء الاول فافهم و تثبت۔"فتاوی رضویہ ج۹، ص ۲۴۴ ملحق المحتلی"

۵۵۲۔ حدیث کہ احمد و بخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی قدر روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لایوردن ممرض علی مصح۔
ہرگز بیمار جانور تندرست جانوروں کے پاس پانی پلانے کو نہ لائے جائیں۔(مسلم ۲/۲۳۰ باب لاعدوی و لاطیرۃ الخ)

۵۵۳۔ بیہقی نے سنن میں یوں مطولاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا لا عدوی و لایحل الممرض علی المصح و لیحل حیث شاء قیل و لم ذاك قال لانه اذی
بیماری اڑ کر نہیں لگتی اور تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور نہ لائیں اور تندرست جانور والا جہاں چاہے لے جائے عرض کی گئی یہ کس لئے فرمایا اس لئے کہ اس میں اذیت ہے یعنی لوگ برا مانیں گے انہیں ایذا ہو گی۔(کنز العمال ۱۰/۷۰)

قلت و قد رواه مالك فی مؤطاه انه بلغه عن بکیر بن عبدالله بن الاشج عن ابن عطیة ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لاعدوی ولاهام ولاصفر و لایحل الممرض علی المصح و لیحلل المصح حیث شاء فقالوا یا رسول الله و ماذاك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه اذی هکذا رواه یحییٰ مرسلاً و تابعه جماعة من رواة المؤطا و خالفهم القنبی و عبدالله بن یوسف و ابومصعب و یحییٰ بن بکیر فجعلوه عن ابن عطیة عن ابی هریرة موصولا لاغیر ان ابن بکیر قال عن ابی عطیة و لا خلف فهو عبدالله بن عطیة الاشجعی و بکنی اباعطیة ووهم بعض رواة المؤطا فی جعله عن ابی عطیة عن ابی برزة و انما هو عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما افاده الزرقانی۔یہ حدیث دونوں مضمون کی جامع ہے۔

۵۵۴۔ حدیث صحیح جلیل کہ ایسا ہی رنگ جامعیت رکھتی ہے صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاعدوی وفر من المجذوم کما تفر من الاسد۔
بیماری اڑ کر نہیں لگتی اور جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے اورده الامام الجلیل الجلال السیوطی فی جامعه الکبیر بهذا اللفظ عازیا لابن جریر عن ابی قلابة و فی

قسمه الاول بلفظ لاعدوى و لاهامة و لا صفر و اتقوا المجذوم كما تتقوا الاسد عاريا لسنن البيهقى عن ابى هريرة اورده فى اول الجامع ايضا بلفظ لاعدوى و لاطيرة و لاهامة و لاصفر و فر من المجذوم كما تفر من الاسد عازيا۔ لاحمد و البخارى عن ابى هريرة وهو كذلك فى الجامع الصحيح و به ظهر ماقدمنا ان العزو يتبع اللفظ فبا لنظر الى حديث ابى قلابة عددناه بحياله و لذا اوردناه بلفظه وهو بعينه لفظ البخارى و ان اشتمل على زيادات لاتوقف لهذا المعنى عليها۔ اقول ابوقلابة هذاهو عبدالله بن زيد الجرمى من ثقات التابعين و علمائهم كثير الارسال و كان الاولى ان ينبه عليه ثم ان العلامة الشمس السخاوى قال فى حديث اتقوا ذوى العاهات المعنى فر من المجذوم فرارك من الاسد كما ورد فى بعض الفاظ الحديث وهو متفق عليه عن ابى هريرة مرفوعا بمعناه اه و رايتنى كتبت عليه مانصه۔ اقول لم اره لمسلم انما فيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لمجذوم انا قد بايعناك فارجع نعم هو فى حديث البخارى بلفظ فر من المجذوم كما تفر من الاسد و اليه وحده عزاه فى المشكوٰة و كذا الامام النووىؒ فى شرح مسلم تحت حديثه المذكور و كذا الامام السيوطى فى اول جامعه الكبير فالله تعالىٰ اعلم "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۳۵، الحق لمحتلی"۔ (بخاری ۲/ ۸۵۰، باب الجذام)

حجامت وشہد کے فوائد پر ایک حدیث

۵۵۵۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کان فی شیٔ من ادویتکم خیر ففی شرطۃ محجم او شربۃ من عسل۔ الحدیث رواہ احمد و الشیخان و النسائی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں سے کسی چیز میں زیادہ بھلائی ہے تو وہ پچھنا لگانے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۵۰، باب الحجامۃ من الشقیقۃ و الصداع)

نظر حق ہے حدیث میں ہے

۵۵۶۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان شیٔ سابق القدر لسبقتہ العین۔ رواہ احمد و مسلم و الترمذی عن ابن عباس واحمد و الترمذی و ابن ماجۃ

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہے۔ یعنی نظر لگنی حق ہے اور ہر چیز پر نظر لگ سکتی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۹، نحو تصحیح"۔ (ترمذی ۲/ ۲۶ باب ماجاء ان العین حق)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک معروف طریقہ یہ ہے کہ جو احادیث ان کے علم و یقین کے سوا ہیں ان کے راویوں کو سہو، وہم اور قلت فہم و سماع سے منسوب کر دیتی ہیں لیکن کسی راوی کو کاذب یا خائن نہیں کہتی ہیں بلکہ صرف سہو اور نسیان سے تعبیر کرتی ہیں اس سلسلے کی چند حدیثیں ذیل میں ہیں جو اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طریقہ معروفہ پر بطور استشہاد نقل فرمائی ہیں۔

۵۵۷۔ کما قالت فی حدیث امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ، یرحم اللہ عمر لا واللہ ماحدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ ولکن ان اللہ تعالیٰ یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ و قالت حسبکم القرآن لاتزر وازرۃ وزر اخری. رواہ الشیخان۔

یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے، روایت عمر کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے کہ کسی مسلمان کے رونے اور چلانے سے اس کے مردے پر عذاب ہوتا ہے، بلکہ گھر والوں کے رونے سے میت کافر پر اللہ تعالیٰ عذاب زیادہ کرتا ہے یہ فرما کر حضرت عائشہ نے فرمایا تم کو قرآن کافی ہے کہ قرآن میں ہے یعنی ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۱۷۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

۵۵۸۔ وقالت یغفر اللہ لابی عبدالرحمن ترید ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانہ ایضا روی الحدیث کایہ اما انہ لم یکذب و لکنہ نسی اما مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی یھودیۃ یبکی علیھا فقال انھم لیبکون علیھا و انھا لتعذب فی قبرھا۔ رویاہ ایضاً۔

جی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مغفرت فرمائے کہ انہوں نے بھی اپنے والد گرامی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حدیث روایت کی لیکن انہوں نے دروغ نہیں کہا بلکہ وہ بھول گئے۔(اور یہ حدیث اس طرح ہے) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودیہ پر گزرے لوگ اس پر رو رہے تھے تو فرمایا کہ یہ لوگ اس یہودیہ پر رو رہے ہیں اور بیشک اس کی قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے (مولف) (بخاری ۱، ۲۰۰ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

۷۵۵۔ و فی لفظ ام واللہ ماتحدثون هذا الحدیث عن الکاذبین ولکن السمع یخطی و ان لکم فی القرآن مایشفیکم ان لاتزر وازرة وزر اخریٰ ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل لیزید الکافر عذابا ببعض بکاء اهله علیه. رواه الامام الطحاوی۔

یعنی دوسری روایت میں ہے کہ فرماتی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخدا تم لوگ اس حدیث کو کاذبین سے روایت نہیں کر رہے ہو بلکہ تمہاری سماعت خطا کر رہی ہے اور قرآن تمہارے لئے نسخۂ شفا ہے کہ اس میں ہے ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا، ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کافر پر عذاب زیادہ کرتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۔ ۶۴" الحق المجتلیٰ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۶۸، باب البکاء علی المیت)

۷۶۰۔ وقالت فی حدیثهما ایضا اعنی امیر المومنین و ابنه عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال فی نتنی بدر و الذی نفسی بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم. رواه ایضاً. انما قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انهم لیعلمون الان ماکنت اقول لهم حق وقد قال اللہ انک لاتسمع الموتیٰ۔ رواه البخاری۔

امیر المومنین عمر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے بدبودار کنواں (یعنی وہ کنواں جس میں کفار کی لاشیں پھینکی گئی تھیں) کے قریب فرمایا (یعنی جب اس کنواں کے پاس حضور نے کافروں کی لاشوں سے کلام فرمایا تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں تو) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضہ میں

میری جان ہے جو میں ان سے کہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں۔ اس حدیث کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ تو صرف اس لئے فرمایا تھا کہ وہ اب جان لیں کہ میں جو ان سے کہتا تھا وہ حق ہے جب کہ اللہ فرمارہا ہے انک لاتسمع الموتی۔ (مولف)(بخاری ۱/ ۱۸۳، باب ماجاء فی عذاب القبر)

۱۶۱ د۔ و لما بلغها حديث ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال ان الطيرة فی المرأة والدار و الفرس، غضبت غضبا شديدا و قالت و الذی نزل القرآن علی محمد صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ما قالها رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و انما قال ان اهل الجاهلية كانوا يتطيرون من ذلك۔ رواه الطحاوی و ابن جرير عن قتادة عن ابی حسان و رواه ايضا الحاكم و البيهقی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد فالی عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے، جب یہ حدیث ام المومنین صدیقہ کو پہنچی تو سخت غضبناک ہوئیں اور فرمایا کہ اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن اتارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ دور جاہلیت کے لوگ ان چیزوں (یعنی عورت، گھر اور گھوڑا) سے بد فالی لیا کرتے تھے۔ حضرت ام المومنین صدیقہ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بد فالی کو ناپسند و مکروہ رکھتے تھے۔ رواہ الامام الطحاوی۔ (مولف)(شرح معانی الآثار ۲/ ۳۸۰، ۳۸۱، بحث الطيرة)

۱۶۲ د۔ و روی ايضا انه قيل لعائشة ان اباهريرة يقول لان يمتلی جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلی شعرا، فقالت يرحم الله ابا هريرة حفظ اول الحديث و لم يحفظ آخره ان المشركين كانوا يهاجون رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقال لان يمتلی جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلی شعرا من مهاجاة رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے پیٹ کا پیپ سے بھرنا بہتر ہے اس سے کہ تمہارا پیٹ بھرے شعر سے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ پر رحم فرمائے کہ انہوں نے حدیث کا جزء اول تو یاد رکھا اور جزء آخر یاد نہیں رہا۔ (جزء اخیر یہ ہے) کہ مشرکین رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معاذ اللہ ہجو کیا کرتے تھے تو حضور نے فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں پیپ و خون بھرنا بہتر ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کا شعر بھرنے سے۔ حضرت عائشہ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ لانها سمعت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ان من الشعر لحکمة وسمعته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتمثل بشعر ابن رواحة رضی الله تعالیٰ عنه وربما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا البیت. ویاتیک بالاخبار من لم تزود۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ حضور نے ابن رواحہ کے اشعار کی تمثیل دی ہے۔ اور حضور نے بسا اوقات یہ شعر بھی پڑھا ہے کہ ویاتیک بالاخبار من لم تزود۔ روی الکل الطحاوی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۴۷، الحق المجتلی"۔ (شرح معانی الآثار ۲/۳۷۱، باب روایة الشعر هل هی مکروه ام لا)

بیکس و مجبور کی امداد و اعانت پر ایک حدیث

۵۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ اللہ فی من لیس له الا الله۔ ڈرتے رہو اللہ سے ڈرو اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے۔ رواہ ابن عدی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۵۳، الحق المجتلی"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

گناہ پر نادم ہونا توبہ کے مترادف ہے

۵۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الندم توبۃ۔
ندامت توبہ ہے۔ رواہ احمد و البخاری فی التاریخ و ابن ماجۃ و الحاکم عن ابن
مسعود والحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن انس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی
الحلیۃ عن ابی سعید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم وھو حدیث صحیح "فتاوی رضویہ،
ج ۹، ص ۲۵۴، (ابن ماجہ ۲/ ۳۲۳ باب ذکر التوبۃ)

گناہ ظاہر کی توبہ علی الاعلان کرنی ہوگی اور گناہ باطن کی توبہ بباطن

۵۶۵۔ امام احمد کتاب الزہد میں بسند حسن اور طبرانی معجم کبیر اور بیہقی شعب الایمان میں
بسند جید سیدنا معاذ بن جبل سے اور دیلمی مسند الفردوس میں انس بن مالک سے موصولا اور امام احمد
زہد میں عطا بن یسار سے مرسلا بالفاظ عدیدہ مطولہ و مختصرہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں علیك بتقوی اللہ عزوجل مااستطعت و اذکراللہ عزوجل عند کل
حجر و شجر و اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر و العلانیۃ بالعلانیۃ۔
جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل سے تقویٰ لازم رکھ اور ہر پتھر اور پیڑ کے پاس اللہ کی یاد کر اور
جب کوئی گناہ کرے اس وقت توبہ لا، خفیہ کی خفیہ اور آشکار کی آشکارا۔ ھذا لفظ احمد عن معاذ
و فی مرسلہ من قولہ اذا عملت سیئۃ الحدیث۔ (کنز العمال ۲۰/ ۸ تا ۲)

۵۶۶۔ و لفظ الدیلمی اذا احدثت ذنبا فاحدث عندھا توبۃ ان سرافسر و ان
علانیۃ فعلانیۃ
جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں اور عیاں کی عیاں

مومنین زمین والوں پر گواہ ہیں

۵۶۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا حاضرین نے

اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت، واجب ہوگئی، دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت، واجب ہوگئی، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی فرمایا **هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله في الارض**

پہلے کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی دوسرے کی مذمت کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں۔ رواه احمد و الشيخان عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم ۱/۳۰۸، کتاب الجنائز)

گناہ چھپانے کے حکم میں دو حدیثیں

۵۶۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **كل امتي (معافاة) معافى الا المجاهرين۔**

میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکار کرتے ہیں۔ رواه الشيخان عن ابی هريرة والطبراني في الاوسط عن ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنز العمال ۴/۱۳۱) (مسلم ۲/۴۱۲ باب النهي عن هتك الانسان ستر نفسه)

۵۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لايزال العذاب مكشوفا عن العباد لما استروا بمعاصي الله فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔** رواه في مسند الفردوس عن المغيرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه۔

بندوں سے ہمیشہ عذاب مکشوف رہے گا جب تک گناہ چھپائیں گے اور جب گناہ کا اعلان کردیں گے تو دوزخ واجب ہو جائے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۵۵" (کنز العمال ۴/۱۳۵)

تعارف

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

(طاعون یا وبائی امراض میں نہ بھاگنے کی احادیث میں تاکید)

٦ صفر ١٣٢٥ھ کو نو سوالات پر مشتمل ایک استفتا آیا جس کا ماحصل صرف یہ کہ طاعون سے فرار شرعاً کیسا ہے؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کے جواب میں متعدد احادیث کریمہ کی روشنی میں تحریر کیا ہے کہ

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے اور فرار کی ترغیب دینے والے پر فرار کرنے والے سے زیادہ سخت وبال ہے۔ اور جو حدیثیں اس کی تائید و توثیق میں پیش کی گئی ہیں ان تمام احادیث میں طاعون سے بھاگنے پر وعید شدید اور صبر کئے ٹھہرے رہنے کی ترغیب و تاکید ہے۔

اور امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ

"جن حکمتوں کی بناء پر حکیم کریم رؤف و رحیم علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست و توانا بھاگ جائیں گے تو بیمار و مصیبت زدہ ضائع رہ جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی تیماردار ہو گا نہ خبر گیراں، پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا اس لئے طاعون سے فرار حرام و گناہ ہے۔

اور جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اسی طرح طاعون زدہ مقام میں جانا بھی ناجائز گناہ ہے کہ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت آئی ہے کہ پہلے میں تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے اور دوسرے میں بلائے الٰہی سے مقابلہ کرنا ہے

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ

طاعون برپا ہو جانے کی صورت میں اپنے شہر میں تین وصفوں کے ساتھ ٹھہرے۔

اول :- صبر و استقلال۔

دوم :- تسلیم و تفویض اور رضا بالقضاء پر طلب ثواب۔

سوم :- یہ سچا اعتقاد کہ بے تقدیر الٰہی کوئی بلا نہیں پہنچ سکتی۔

طاعون یا دیگر امراض وبائیہ سے نہ بھاگنے کی تحقیق و تفصیل میں یہ رسالہ نافعہ بڑے سا[illegible] لکھا ہے اور اس میں ٢٢ حدیثیں ایضاح مطالب و معانی پر شامل تحریر ہیں۔

احادیث

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے

۵۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف

طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کافروں کے مقابلے سے بھاگ جانے والا۔

(طاعون ایک وبائی مرض ہے جب یہ وبا آتی ہے انسان کے جسم پر پھوڑے نکلتے ہیں، اور وہ مر جاتا ہے اور طاعون کو پلیگ بھی کہتے ہیں۔ مولف) رواہ الامام احمد بسند حسن و الترمذی و قال حسن غریب و ابن خزیمۃ و ابن حبان فی صحیحہما و البزار و الطبرانی و عبد بن حمید عن جابر بن عبداللہ و احمد و ابن سعد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و فی الاوسط و ابونعیم فی فوائد ابی بکر بن خلاد عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسند احمد ۶/۳۳۲)

ہدایت وضلالت کی ترغیب دینے والے کے بارے میں ایک حدیث

۵۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ھدیٰ کان لہ من الاجر مثل اجور من اتبعہ لاینقص ذلک من اجورھم شیأً و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من اتبعہ لاینقص ذلک من آثامھم شیأً۔

جو سیدھے راستے کی طرف بلائے جتنے اس کی پیروی کریں سب کے برابر ثواب پائے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو اور جو گمراہی کی طرف بلائے جتنے اس کے کہے پر چلیں سب کے برابر میں اس پر گناہ ہو اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ رواہ الائمۃ احمد و الستۃ الا البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۵۸" تیسیر الماعون۔ (مسلم ۲/۳۴۱، باب من سن سنۃ حسنۃ الخ)

طاعون زدہ زمین سے بھاگنے کی ممانعت پر چند احادیث کریمہ

۵۷۲۔ حدیث صحیحین ہے کہ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوراہ شام

میں خبر ملی کہ وہاں طاعون ہے صحابۂ کرام میں پہلے مہاجرین کرام پھر انصار عظام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لیئے، سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا نہ خود امیر المومنین کے علم میں تھا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس وقت اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے انہوں نے آکر ارشاد والا (یعنی جب تم کسی سرزمین میں موجود ہو اور وہاں طاعون ہونا سنو تو وہاں سے نہ بھاگو) بیان کیا اور اسی پر عمل کیا گیا۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

۵۷۳۔ یونہی صحیحین کی حدیث ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد العشرۃ المبشرۃ کو یہ ارشاد اقدس کہ جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں پیدا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، معلوم نہ تھا یہاں تک کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ابن المحبوب اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے بچے ہیں انہیں یہ حدیث سنائی۔ بلکہ صحیحین سے یہ بھی ثابت ہے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال کر کے اس کا علم حاصل فرمایا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۵۹ "تیسیر الماعون۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

۵۷۴۔ امام احمد وامام الائمہ ابن خزیمہ کے یہاں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف و الصابر فیہ کالصابر فی الزحف۔
طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں صبر واستقلال کرنے والا۔ (مسند احمد ۴/ ۳۴۲)

۵۷۵۔ انہیں کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف و من صبر فیہ کان لہ اجر شہید۔
طاعون سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جو اس میں صبر کئے رہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔ (مسند احمد ۴/ ۳۴۲)

۵۷۶۔ ابن سعد کے یہاں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفرار من الطاعون کالفرار من الزحف۔
طاعون سے بھاگنا جہاد سے بھاگ جانے کے مثل ہے۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۴۳)

۵۷۷۔ احمد کی دوسری روایت یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

الطاعون غدة كغدة البعير المقيم بها كالشهيد و الفار منها كالفار من الزحف۔
طاعون ایک گلٹی ہے جسطرح اونٹ کی وبا میں اس کے نکلتی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ شہید کے مثل ہے اور اس سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگ جانے والے کی طرح ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۰، تیسیر الماعون"

جس طرح طاعون والی سرزمین سے فرار ممنوع ہے اسی طرح جہاں پر طاعون واقع ہو وہاں پر جانا بھی منع ہے حدیث میں ہے۔

۵۷۸۔ اخرج الشیخان عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه انه سمع یسأل اسامة بن زید ماذا سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الطاعون رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلاتخرجوا فرارا منه۔

یعنی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے، جو بنی اسرائیل یا ان پر جو تم سے پہلے گزرے ہیں بھیجا گیا تو جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں واقع ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، (مولف) اور حضرت سعد بن ابی وقاص اس کے بعد خود اسے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے۔ ای یرسل ارسالا ثقة بروایة اسامة رضی الله تعالیٰ عنه۔ صحیح مسلم شریف میں بعد ذکر حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ وحدثنیه وهب بن بقیة فذکر بسنده عن ابراهیم بن سعد بن مالك عن ابیه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔
"فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۹۔ تیسیر الماعون" (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون) (مسلم ۲/ ۲۲۸، باب الطاعون و الطیرة الخ)

۵۷۹۔ بعض صحابہ کو طاعون کے بارے میں پہلے کوئی ارشاد اقدس معلوم نہ تھا، جیسے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے دی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعلم الناس بالحلال و الحرام و امام العلماء الی یوم القیام۔ ہیں ان کا رد شدید کیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی نے نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نہی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً رجوع فرمائی اور ان کی تصدیق کی اخرج ابن خزیمة فی صحیحه عن عبدالرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان هذا الطاعون رجس ففروا منه فی الاودیة و الشعاب فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه غضب و قال کذب عمر وبن العاص فقد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عمرو اضل من جمل اهله ان هذا الطاعون دعوة نبیکم و رحمة ربکم ووفاة الصالحین قبلکم. الحدیث۔

عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ جب شام میں طاعون پھیلا تو عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے لہذا تم وادیوں اور گھاٹیوں میں چلے جاؤ، جب یہ خبر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے، (یعنی حضور نے ایسا نہیں فرمایا جیسا عمرو بن عاص نے کہا) اور عمرو تو اپنے گھریلو اونٹ سے بھی زیادہ بدکا ہوا ہے۔ یہ طاعون تمہارے نبی کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور صالحین سابقین کی وفات ہے (مولف)

۵۸۰۔ ولفظ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن غنم قال کان عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال یا ایها الناس تبددوا فی هذه الشعاب و تفرقوا فانه قد نزل بکم امر من الله تعالیٰ لاراه الا رجز و الطوفان قال شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه قد صاحبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انت اضل من حمار اهلك قال عمر و رضی الله تعالیٰ عنه صدقت قال معاذ رضی الله تعالیٰ عنه لعمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه کذبت لیس بالطوفان ولا بالرجز ولکنها رحمة ربکم ودعوة نبیکم وقبض الصالحین قبلکم. الحدیث۔

اور بالفاظ ابن عساکر عبدالرحمن بن غنم نے کہا کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب طاعون ہونا محسوس کیا تو سخت پریشان ہوئے اور فرمایا اے لوگو ان گھاٹیوں میں متفرق ہو جاؤ کہ یہ تو تم پر اللہ کا حکم یعنی عذاب نازل ہوا ہے اور میں تو اس کو نہیں مانتا مگر ایک قسم کا عذاب اور طوفان۔ شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ... اور تم اپنے پالتو گدھے سے بھی زیادہ بدکے ہوئے ہو، عمرو بن عاص نے کہا

کہ آپ نے سچ فرمایا، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن عاص سے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو کہ یہ نہ تباہی ہے نہ عذاب بلکہ یہ تو رب کی رحمت، نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی وفات ہے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۲۶۰۔تیسیر الماعون"

طاعون میں مرنے والا شہید ہے حدیث میں ہے

۵۸۱۔ مسند ابی یعلیٰ کے لفظ یوں ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وخزة نصیب امتی من اعدائھم من الجن کغدة الابل من اقام علیھا کان مرابطا و من اصیب به کان شھیدا و الفار منه کالفار من الزحف۔

طاعون ایک کونچا ہے کہ میری امت کو ان کے دشمن جنوں کی طرف سے پہنچے گا جیسے اونٹ کی گلٹی جو مسلمان اس پر صبر کئے ٹھہرا رہے وہ ان میں سے ہو جو راہ خدا میں سرحد کفار پر بلاد اسلام کی حفاظت کے لئے اقامت کرتے ہیں اور جو مسلمان اس میں مرے وہ شہید ہو اور جو اس سے بھاگے وہ کافروں کو پیٹھ دے کر بھاگنے والوں کی مانند ہو۔

۵۸۲۔ معجم اوسط کی روایت یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شھادة لامتی ووخز اعدائکم من الجن غدة کغدة البعیر تخرج فی الاباط و المراق من مات فیه مات شھیدا و من اقام فیه کان کالمرابط فی سبیل اللہ و من فر منه کان کالفار من الزحف۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور وہ تمہارے دشمن جنوں کا کونچا ہے اونٹ کے غدود کی طرح گلٹی ہے کہ بغلوں اور نرم جگہوں میں نکلتی ہے جو اس میں مرے شہید مرے اور جو ٹھہرے وہ راہ خدا میں سرحد کفار پر بانتظار جہاد اقامت کرنے والے کی مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے جہاد سے بھاگ جانے والے کے مثل ہو۔

۵۸۳۔ حدیث ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی صحیح بخاری شریف مسند امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ میں بسند صحیح بر شرط بخاری و مسلم بر جال بخاری جلد ششم آخر ۲۵۱ و اول ۲۵۲ میں یوں ہے حدثنا عبداللہ حدثنا داؤد یعنی ابن ابی الفرات ثنا عبداللہ بن بریدة عن یحییٰ بن یعمر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الطاعون فاخبرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان عذابا یبعثه اللہ تعالیٰ علی من یشأ فجعله رحمة للمومنین فلیس من رجل یقع

الطاعون فیمکث فی بیته صابرا محتسبا یعلم انه لایصیبه الاما کتب اللہ له الا کان له مثل اجر الشھید۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور اس امت کیلئے اسے رحمت کردیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۶۱" تیسیر الماعون۔ (مسند احمد ۳۵۸/۷)

(بخاری ۲/ ۸۵۳، باب اجر الصابر فی الطاعون)

۵۸۴۔ امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات میں ابو عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبرئیل بالحمی و الطاعون فامسکت الحمی بالمدینة و ارسلت الطاعون الی الشام فالطاعون شھادة لامتی و رحمة لھم و رجس علی الکافرین۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لے کر حاضر ہوئے میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا تو طاعون میری امت کے لئے شہادت و رحمت اور کافروں پر عذاب و نکبت ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۶۲" تیسیر الماعون۔ (مسند احمد ۸۱/۶)

جہاں طاعون برپا ہو وہاں سے فرار ہونا اور وہاں جانا دونوں منع ہیں

۵۸۵۔ ورواہ الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار من حدیث شعبة عن یزید بن حمیر قال سمعت شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنه یحدث عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه ان الطاعون وقع بالشام فقال عمرو تفرقوا عنه فانه رجز فبلغ ذلک شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال قد صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فسمعته یقول انھا رحمة ربکم و دعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم فاجتمعوا له و لاتفرقوا علیه فقال عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنه صدق۔

یزید بن حمیر نے کہا کہ میں نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بروایت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ عمرو بن عاص نے فرمایا کہ شام میں طاعون واقع ہوا ہے، تو تم لوگ ادھر ادھر منتشر ہو جاؤ کہ یہ عذاب ہے جب یہ خبر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت

بابر کت پائی ہے اور میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے تو تم اس کے لئے یہیں اکٹھے رہو اور منتشر نہ ہونا یہ ارشاد سن کر عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نے سچ فرمایا ہے (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۰، باب الرجل یکون بہ الداء الخ)

۵۸۶۔ وللحدیث طرق اخری عن شهر بن حوشب قال فیها فقام شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه فقال والله لقد اسلمت و ان امیرکم هذا اضل من جمل اهله فانظروا مایقول قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا وقع بارض و انتم بها فلاتهربوا فان الموت فی اعناقکم و اذا کان بارض فلا تدخلوها فانه یحرق القلوب۔

حدیث کے دوسرے طریق میں ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سن کر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں مسلمان ہوں اور تمہارا یہ امیر اپنے گھر کے اونٹ سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دوسری جگہ طاعون پھیلا ہوا ہو اور تم وہاں موجود رہو تو نہ بھاگو کہ موت تمہاری گردنوں میں ہے اور جب کہیں اس کا ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ کہ وہ دلوں کو جلا دیتا ہے۔ (مولف)

۵۸۷۔ بعض لوگ اسے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر دیتے ہیں امام اجل طحاوی روایت فرماتے ہیں عن زيد بن اسلم عن ابيه قال قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اللهم ان الناس زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرؤ الیك من ذلك. هذا مختصر۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے کہ اے اللہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا اور میں اس تہمت سے تیری طرف تبری یعنی اظہار بیزاری کر رہا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۲۶۰" تیسیر الماعون۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۸۰، باب الاجتناب من ذی داء الطاعون وغیرہ)

شام میں طاعون زیادہ ہوتا تھا اس لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر سے بیعت لیتے تھے۔

۵۸۸۔ امام مسدد استاذ امام بخاری و مسلم اپنی مسند میں ابو السفر سے روایت کرتے ہیں قال

کان ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا بعث الی الشام بایعھم علی الطعن و الطاعون ۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دشمنوں کے نیزوں

اور طاعون سے نہ بھاگنے پر بیعت لیتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۶۳ "تیسیر الماعون)

طاعون سے فرار کی ممانعت پر مزید تین حدیثیں

۵۸۹۔ حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوھ

و اذا وقع بارض و انتم بھا فلاتخرجوا منھا. رواہ الشیخان۔

جب تم کسی جگہ طاعون ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں واقع ہو جہاں تم موجود رہو ت

وہاں سے نہ نکلو۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

۵۹۰۔ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا سمعتم بہ فی ارض فلا

تدخلوھا.

جب تم کسی جگہ طاعون ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ (مولف) (کنزالعمال ۱۰/ ۴۴)

۵۹۱۔ حدیث عکرمہ بن خالد المخزومی عن ابیہ و عمہ عن جدہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اذ وقع الطاعون فی ارض و انتم بھا فلا تخرجوا منھا و ان کنتم بغیرھا فلا

تقدموا علیھا . رواہ احمد و الطحاوی و الطبرانی و البغوی و ابن قانع۔

جب کسی جگہ طاعون واقع ہو اور تم وہاں رہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اور کہیں رہو ت

طاعون کے سامنے نہ جاؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۶۴ "تیسیر الماعون۔ (شرح معانی

الاثار ۲/ ۳۷۷، باب الاجتناب من ذی داء الطاعون وغیرہ)

تعارف

الکشف شافیا حکم فونو جرافیا

(فونوگرافی کا شرعی حکم)

۲۹ رمضان ۱۳۲۸ھ کو استفتا پیش ہوا کہ فونوگراف سے قرآن وغیرہ سننا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ایک طویل تمہید ذکر کرنے کے بعد متعدد دلائل شرعیہ و عقلیہ سے جو جواب تحریر کیا ہے اس کا خلاصۂ حکم یہ ہے کہ۔

یہاں تین چیزیں ہیں ۱ ممنوعات ۲ معظمات ۳ مباحات

ممنوعات:- کا سننا مطلقاً حرام وناجائز ہے اور فونو سے جو کچھ سنا جائے گا وہ بعینہ اسی شئ کی آواز ہوگی جس کی صوت اس میں بھری گئی، مزامیر ہوں خواہ ناچ، خواہ عورت کا گانا وغیرہ اصل کا جو حکم تھا بے تفاوت سر مو اس کا حکم ہے۔

معظمات:- کا سننا بھی مطلقاً حرام وممنوع ہے اگر گلاسوں پلیٹوں میں کوئی ناپاکی یا جلسہ لہو ولعب کا ہے تو تحریم سخت ہے، اور خود سننے والوں کی نیت تماشا ہے تو اور بھی سخت تر، خصوصاً قرآن عظیم میں، اور اگر اس سب سے پاک ہو تو پھر بھی ان کے مقاصد فاسدہ کی اعانت ہو کر ممنوع ہے۔

مباحات:- کی سماعت میں قدرے تفصیل ہے کہ اگر پلیٹوں میں نجاست ہے تو حروف وکلمات کا ان میں بھرنا ممنوع ہے کہ حروف خود معظم ہیں، اور اگر نجاست نہیں یا وہ کوئی خالی جائز آواز بے حروف ہے تو جلسۂ فساق میں اسے سننا اہل صلاح کا کام نہیں کہ انہیں اہل باطل سے اختلاط ومجالست نہ چاہئے۔

اور اگر تنہائی یا خاص صلحا کی مجلس ہے تو کوئی وجہ منع نہیں، مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ ایک لایعنی بات ہے اور لایعنی باتوں سے اجتناب کی حدیث پاک میں تاکید آئی ہے۔

اس فاضلانہ رسالے کو دیکھنے کے بعد امام احمد رضا کی دقت نگاہی وقوت استدلال اور حسین

بے مثال اسلوب تحقیق و تدقیق کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے کو اسی فن کی ترازو میں تولتے ہیں پھر علم الحلال والحرام کے پیمانۂ شرعی سے ناپتے اور میزان استقامت سے تولتے ہیں۔ جیسا کہ مسئلہ فونو تو ایجاد و حادث ہے مگر انہوں نے علم الاصوات اور دیگر دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس انداز سے واضح و ثابت کیا ہے کہ اس کی مثال نہ ان سے پہلے ملتی ہے نہ ان کے بعد، ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

فونو کے جدید مسئلہ کی تحقیق و تدقیق پر مشتمل اس رسالہ انیقہ میں ااحدیثیں زینت مبحث ہیں۔ اور یہ رسالہ عربی زبان میں بھی ہے جسے اعلیحضرت امام احمد رضا نے اپنے ایک محب کے لئے تصنیف کیا تھا۔

احادیث

الکشف شافیا حکم فونو جرافیا

تین کھیلوں کے سوا سب باطل ہیں حدیث میں ہے

۵۹۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل لھوا لمومن باطل و فی روایۃ حرام الا فی ثلث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مومن کے تین کھیلوں کے سوا سب کھیل باطل و حرام ہیں (تین کھیل یہ ہیں تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور بیوی سے ملاعبت۔) (مولف)

گناہ کی کثرت سے دل پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے حدیث میں ہے۔

۵۹۳۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان العبد اذا اذنب ذنبا تکتب فی قلبہ نکتۃ سوداء فان تاب و استغفر صقل قلبہ و ان عاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلک الران الذی ذکر اللہ تعالیٰ فی القرآن۔ رواہ احمد و الترمذی و صححہ و النسائی و ابن ماجۃ و آخرون عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ واستغفار کرے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کی طرف رجوع کرے تو وہ داغ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دل پر چھا جاتا ہے اور یہی وہ ران (زنگ) ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ یعنی **کلا بل ران علی قلوبھم۔** (مولف) (مسند احمد ۲/ ۲۹۷ ابن ماجہ ۲/ ۳۲۳ باب ذکر الذنوب)

گانے سے نفاق پیدا ہوتا ہے

۵۹۴۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ **الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء العشب بل ھو للبیھقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فیہ الزرع مکان العشب۔**

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح کہ پانی گھاس اور کھیتی اگاتا ہے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۸۱۔ الکشف شافیا"

بندہ جب ذکر الٰہی کرتا ہے تو رب کی معیت نصیب ہوتی ہے حدیث میں ہے

۵۹۵۔ فی مسند احمدو سنن ابن ماجة وصحاح الحاکم و ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه عزوجل انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب عزوجل فرماتا ہے کہ بندہ جب میرا ذکر کرتا ہے اور میرے لئے اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۸۳ "الکشف شافیا۔ (مسند احمد ۲/ ۳۶۳)

اچھا شعر پڑھنا جائز ہے

۵۹۶۔ حدیث میں فرمایا الشعر بمنزلة الکلام فحسنه کحسن الکلام و قبیحه کقبیح الکلام۔

شعر بمنزلہ کلام کے ہیں تو اس کا اچھا مثل اچھے کلام کے ہیں اور اس کا برا مثل برے کے۔

رواه البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبدالله بن عمرو بن العاص و ابویعلی عنه و عن ام المومنین الصدیقة و الدار قطنی عن عروة عنها و الشافعی عن عروة مرسلا رضی الله تعالیٰ عنهم و اسناده حسن۔ (کنز العمال ۳/ ۳۲۸)

۵۹۷۔ حدیث صحیح میں ہے ان من الشعر لحکمة۔

یعنی بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۸۸ "الکشف شافیا۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۷۰ باب الشعر)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کا ذکر

۵۹۸۔ ایک تقریب شادی میں انصار کی کمسن لڑکیوں نے گانے میں یہ مصرع پڑھا۔

وفینا نبی یعلم ما فی غد۔

ہم میں وہ نبی ہیں جو آئندہ کی باتیں جانتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمادیا کہ دعی هذه و قولی کنت تقولین۔ اے رہنے دو وہی کہے جاؤ جو کہہ رہی تھیں یعنی بے اللہ کے بتائے سے اصالۃً غیب کا جاننا تو صرف اللہ ہی کی شان ہے تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ اسے صورت لہو میں شامل کیا جائے لہذا اس سے روک دیا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۰" الکشف شافیا۔ (ترمذی ۱/۲۰۷، باب ماجاء فی اعلان النکاح)

۵۹۹۔ جب مرد عاقل مالک بن عوف ہوازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا قصیدۂ نعتیہ حضور میں عرض کیا ہے جس میں فرمایا۔ و متی تشأ یخبرك عما فی غد۔ تو جب چاہے یہ نبی تجھے آئندہ کی باتیں بتادیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کے صلہ میں ان کے لئے کلمہ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا اور انہیں ان کی قوم ہوازن و قبائل ثمالہ و سلمہ و فہم پر سردار فرمایا۔ کما رواہ المعانی فی الجلیس و الانیس بطریق الحرمازی عن ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن اسحاق عن ابی و جزۃ یزید بن عبید السعدی۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۱" الکشف شافیا۔

جو کوئی برائی ایجاد کرے اس کا وبال اس پر قیامت تک ہوگا حدیث میں ہے

۶۰۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرھا و وزر من عمل بھا الی یوم القیمۃ من دون ان ینقص من اوزارھم شیأ۔ جو اسلام میں کوئی بری راہ نکالے اس پر اس کا وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں گے سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں میں سے کچھ کم کرے۔ (مولف) (مسلم ۲/۳۴۱، باب من سن سنۃ حسنۃ الخ)

لایعنی بات مومن کے لائق نہیں

۶۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حسن اسلام المرء ترکہ مالایعنیہ. خوبیٔ اسلام یہ ہے کہ آدمی لایعنی بات نہ کرے۔ حدیث صحیح مشہور عن سبعۃ من الصحابۃ منھم الصدیق و المرتضی و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم و رواہ الترمذی و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۲/۲۹۵، باب کف اللسان فی الفتنۃ)

تین کھیلوں کی حلت پر ایک حدیث

۶۰۲۔ حدیث۔ کل شیٔ من لھو الدنیا باطل الا ثلثۃ۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تین کھیلوں کے سوا دنیا کا ہر کھیل باطل و عبث ہے (تین کھیل یہ ہیں بیوی سے ملاعبت، تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ۔) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۱" الکشف شافیا۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد نہم

اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کا حدیث میں ہے۔

۲۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا افعمیا و ان انتما۔

ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ازواج آنے والے ایک نابینا سے پردہ نہیں کر رہی ہیں تو حضور نے فرمایا کیا تم سب اندھی ہو۔ یعنی ان سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۷۰ ۲"

اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے

۲۰۴۔ احادیث امیر المومنین عمرو عبداللہ بن عمرو جابر بن سمرہ و عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مرفوعا وارد کہ الا لایخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثھا الشیطان۔

سن لو کوئی مرد کسی غیر محرم عورت سے خلوت نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ یعنی خلوت ہونے کی صورت میں شیطان کے شر سے بچنا دشوار ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۷۱" (کنز العمال ۲۰/ ۳۰۳)

قمیص میں گھنڈی یا بٹن ہونا ضروری ہے حدیث میں ہے

۲۰۵۔ ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم سب اپنی صحاح اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قلت: رسول اللہ انی رجل اصید افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازررہ و لو بشوکۃ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں تنہا قمیص ہی میں نماز پڑھ لیا کروں حضور نے فرمایا ہاں لیکن گھنڈی لگا لیا کرو اگرچہ ایک کانٹا ہی سے ہو۔ یعنی پیرہن کا بٹن کھول کر نماز پڑھنا منع ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۷۹"۔ (ابوداؤد ۱/ ۹۲، باب الرجل یصلی فی قمیص واحد)

نویں محرم کے روزہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۲۰۶۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لئن عشت الی قابل لاصو من التاسع۔

(یعنی روزہ عاشورہ کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب اور ایک سال گزشتہ کے گناہوں کی معافی ہے اور بہتر یہ ہے کہ نویں دسویں محرم کا روزہ رکھے۔ روز عاشورہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ یہودی روزہ رکھے ہوئے ہیں فرمایا کہ یہودیوں سے زیادہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں اس دن روزہ رکھا اور فرمایا کہ) اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مولف)

گناہ کی بات میں نذر ماننے کی ممانعت ہے۔ حدیث میں ہے

۲۰۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانذر فی معصیۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کی باتوں میں نذر نہیں ہے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۰۰" (مسلم ۲/ ۴۵، کتاب النذر)

دواعیٔ زنا بھی حرام ہیں حدیث شریف میں ہے

۲۰۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الفرج یصدق ذلک او یکذب بہ۔

رواہ الشیخان و ابو داؤد و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آنکھوں کا بھی زنا ہوتا ہے، زبان کا بھی ہوتا ہے اور نفس کا بھی یعنی آنکھوں کا زنا دیکھنا، زبان کا زنا بولنا بات کرنا اور نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا) اور فرج اس کی تصدیق کرے گی۔ یا تکذیب یعنی زنا سرزد ہوگا یا نہیں ہوگا۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۰۵" (ابوداؤد ۱/ ۲۹۲، باب مایؤمر بہ من غض البصر)

گانا سننے والے کے کان میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا

۲۰۹۔ حدیث میں ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من قعد الی قینۃ یستمع منھا صب [illegible] فی اذنیہ الآنک یوم القیامۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی گانے والی کے پاس گانا سننے کے لئے بیٹھے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالے گا۔ (مولف) (کنز العمال ۳/ ۵۷۴)

دو آوازیں بری ہیں

۲۱۰۔ حدیث میں ہے عن جابر وعن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ [illegible]

عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نہیت عن صوتین احمقین فاجرین

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دو احمق اور فاسق و فاجر آوازوں سے منع کیا گیا ہوں یعنی ایک بانسری کی آواز جو مسرت کے وقت ہوتی ہے دوسری چیخنے چلانے کی آواز جو مصیبت کے وقت ہوتی ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹، ۲۰۶" (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۶۹ باب البکاء علی المیت)

یقین قبولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے

۶۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابة اللہ تعالیٰ سے اس حال پر دعا کرو کہ تمہیں اجابت کا یقین ہو۔ (کیمیائے سعادت مترجم ص: ۲۲۱ بیان تسبیح و تحمید) (الترغیب الترھیب ۲/ ۴۹۲ الترھیب من رفع المصلی الخ)

دعا میں اگر عجلت نہ کی جائے تو امید قبولیت ہے

۶۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یستجاب لاحدکم مالم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی۔ تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور اب تک قبول نہ ہوئی۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۷۳" (مسلم ۲/ ۳۵۲ باب بیان انہ یستجاب للداعی الخ)

کافروں کے ساتھ اقامت منع ہے

۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ فی لفظ لاتساکنوا المشرکین ولاتجامعوھم فمن ساکنھم اوجامعھم فھو مثلھم جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔ رواہ بالاول ابوداؤد عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن وبالاخر الترمذی عنہ تعلیقا۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۸۵ باب فی الاقامۃ بارض الشرک) (ترمذی ۱/ ۲۸۹ باب ماجاء فی کراھیۃ المقام الخ)

غیر حق میں مدد کرنا خدا کی ناراضگی کا سبب ہے

۶۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اعان علی خصومۃ بغیر حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع جو ناحق کسی کی مدد کرے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز

آئے۔ رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

عقبیٰ کی نجات خاتمہ بالخیر پر موقوف ہے حدیث میں ہے

۶۱۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من مات علی شئی بعثہ اللہ علیہ** جو جس حال میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسی حال پر اسے اٹھائے گا۔ رواہ احمد الحاکم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۲۹۵"

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۱۶۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں **اذا ذکر الصالحون فحیھلا بعمر**

جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق کا تذکرہ کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۰۴"

تعارف

العطایا القدیر فی حکم التصویر

(احکام تصاویر)

۲۹؍ صفر ۱۳۳۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ کسی دینی معظم شخص کی تصویر بطور تبرک مکانوں میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تصویر ذی روح کی تحریم و تحقیق میں جو دلائل و نصوص فراہم کئے ہیں یقیناً وہ انہیں کا حصہ ہیں، وہ آغاز جواب میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھا شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ کیونکہ تصویر ممنوع کی کراہت و حکم ممانعت کی علت مشائخ کرام نے عبادت صنم کی مشابہت بتائی ہے۔

اور دوسری دو علتیں یہ بیان کی گئی ہیں

۱۔ جہاں تصویر ممنوع رکھی ہو ملائکہ اس مکان میں نہیں جاتے اور جس مکان میں ملائکہ نہ آئیں وہ ہر جگہ سے بدتر ہے۔

۲۔ تعظیم و تشبہ

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

مغز تحقیق یہ ہے کہ تحریم تصویر کی اصل علت تعظیم ہے، تعظیم ہی سے تشبہ پیدا ہوتا ہے اور تعظیم ہی سے ملائکہ رحمت نہیں آتے ولہٰذا اہانت کی صورتیں جائز رکھی گئی ہیں کہ فرش میں ہوں جس پر بیٹھیں، کھڑے ہوں پاؤں رکھیں وغیرہ اگرچہ ایسی تصویروں کا بھی بنانا بنوانا حرام ہے۔

اور تشبہ دو قسم ہے:۔ ایک عام کہ مطلقاً تصویر ممنوع کو بروجہ تعظیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا تشبہ خاص کہ اس کے علاوہ نفس نماز میں مصلی کے کسی فعل یا ہیئات سے ظاہر ہو مثلاً تصویر کو سامنے رکھ کر اس کی طرف افعال نماز بجالانا یہ اشد و اخبث ہے۔ تصویر کی علت کراہت تشبہ عبادت ہے چاہے تشبہ خاص ہو یا عام، مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ تصویریں ایسی ہوں جنہیں

مشرکین پوجتے ہیں اور جنہیں نہیں پوجتے ہیں تو وہ بت کے حکم میں نہیں، لہٰذا ایسی تصویر جسے تعظیم سے رکھنے یا اس کی طرف نماز پڑھنے سے تشبہ عبادت وصنم نہیں ہوتا۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں اس کی چند صورتیں رقم کی ہیں ان میں بعض کے اقتباسات یہ ہیں

۱- اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ کر دیکھو تو اعضا کی تفصیل نہ معلوم ہو، یہ مورث کراہت نہیں کہ اتنی چھوٹی کی عبادت مشرکین کی عادت نہیں۔

۲- سر بریدہ یا چہرہ محو کردہ کہ اس کی بھی عبادت نہیں ہوتی۔

۳- شمع یا چراغ یا قندیل یا لیمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو تو کراہت نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ اور دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگیٹھی سامنے ہوں تو نماز مکروہ کہ مجوس ان کو پوجتے ہیں۔

۴- بڑی تصویر جو مستور و پوشیدہ ہو تو تصویر صغیر کے مثل ہے جیسے جیب یا بٹوے میں روپیہ، اس سے اگرچہ نماز مکروہ نہیں مگر ناجائز تصویریں حفاظت سے رکھنا ہی منع ہے چاہے صندوق میں بند رکھے اور نہ کھولے۔

۵- چاند سورج ستاروں اور درختوں کی تصویریں نماز میں سامنے ہوں تو حرج نہیں کہ مشرکین نے اگرچہ ان اشیاء کو پوجا مگر ان کی تصویروں کی عبادت نہیں کرتے، اسی طرح تلوار و مصحف وغیرہ کا سامنے ہونا موجب کراہت نہیں۔

حرمت تصویر کے احکام و مسائل مدلل و مفصل انداز میں مبرہن و واضح کرنے کے بعد اس رسالے کے اخیر میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

ایک اور نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم ہے اور یہاں چار صورتیں ہیں

اول: تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ ایسی تصویروں کا بنانا بنوانا بھی حرام ہے۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مکروہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے ہو جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بسبب مال ہے لہٰذا بحال ضرورت جائز ہے۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہاز ینت

وآرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے۔

چہارم : صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا، اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذالک افعال تعظیم وتکریم بجالانا یہ سب اخبث اور قطعا یقینا اجماعا اشد حرام وسخت کبیرہ ملعونہ ہے۔ مسئلہ تصویر سے متعلق دلائل وبراہین سے مرصع ومزین عظیم وجلیل رسالہ کلاں سائز کے ۱۶ صفحات پر مبسوط ومرقوم ہے اور اس معرکۃ الآراء رسالے میں بارہ احادیث کریمہ شریک مبحث وبنائے دلیل ہیں۔

احادیث

العطایا القدیر فی حکم التصویر

بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی؟

۶۱۷۔ دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ وقالوا لاتذرن الهتكم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا يغوث ويعوق ونسرا کی تفسیر میں ہے۔ قال كانوا اسماء رجال صالحين من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الى مجالسهم كانوا يجلسون انصابا وسموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا هلك اولئك نسخ العلم عبدت

یعنی ود، سواع، یعوق، یغوث اور نسر یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب ان حضرات کی وفات ہو گئی تو ان کی قوم کے دلوں میں شیطان نے ڈالا کہ ان کی نشست گاہ کی سمت میں مورت نصب کرلیں اور مورتوں کے نام انہیں بزرگوں کے نام پر رکھ لیں تو انھوں نے ایسا ہی کیا تو بت پرستی انہیں مذکورہ لوگوں کی وفات کے بعد ہی شروع ہوئی اور حقیقت کا علم جاتا رہا۔ (مولف) (بخاری ۲/۷۳۲ باب ودا ولا سواعا الخ)

۶۱۸۔ عبد بن حمید اپنی تفسیر میں ابو جعفر بن المہلب سے راوی قال كان ود رجلا مسلماً وكان محببا فی قومه فلما مات عسكروا حول قبره فی ارض بابل وجزعوا عليه فلما رای ابلیس جزعهم علیه تشبه فی صورة انسان ثم قال اری جزعكم على هذا فهل لكم ان اصور لكم مثله فیكون فی نادیكم فتذكرونه به قالوا نعم فصور لهم مثله فوضعوه فی نادیهم وجعلوا یذكرونه فلما رای مالهم من ذكره قال هل لكم ان اجعل لكم فی منزل كل رجل منكم تمثالا مثله فیكون فی بیته فتذكرونه قالوا نعم فصور لكل اهل بیت تمثالا مثله واقبلوا فجعلوا یذكرونه به قال وادرك ابناء هم فجعلوا یرون ما یصنعون به

وتنا سلوا ودرس امرذکر هم ایاه حتی اتخذوه الها یعبدونه من دون الله قال وکان اول ما عبد غیر الله فی الارض والصنم الذی سموہ بود.

ابو جعفر بن المہلب نے کہا کہ وداایک مسلمان شخص کا نام تھاوہ اپنی قوم میں بڑا ہی محبوب شخص تھا جب وہ مر گیا لوگ سرزمین بابل میں اس کی قبر کے ارد گرد جمع ہو گئے اور اس پر آہ وفغاں کرنے لگے، جب ابلیس نے ان کی آہ وفغاں اور جزع وفزع دیکھا ایک انسان کی صورت میں ظاہر ہوا اور کہا میں تمہارا ان پر رونا چلانا دیکھ رہا ہوں تو کیا میں تمہارے لئے اسی کی طرح ایک تصویر بنادوں جو تمہاری مجلسوں میں رہے اور تم اس کی یاد کرتے رہو لوگوں نے کہا ہاں تو ابلیس لعین نے اس شخص کے مثل ایک تصویر بنائی لوگوں نے اسے اپنی مجلس میں رکھ دیا اور اس کی یاد کرنے لگے پھر جب ابلیس نے ان کے ذکر ویاد کی شدت وکثرت دیکھی تو کہا کیا میں تم میں سے ہر ایک کے گھر میں اس شخص کے مثل ایک تصویر ومورت بنادوں وہ اس کے گھر میں رکھی رہے گی پھر اس کی یاد کرتے رہو گے لوگوں نے کہا ہاں تو شیطان نے تمام گھر والوں کے لئے ایک ایک اس کی مورت بنائی لوگوں نے اسے قبول کیا اور اس کی یاد کرتے رہے، راوی نے کہا کہ اور ان کے بیٹوں نے یہ حال پایا تو جیسا دیکھا تھا ویسا ہی اس کے ساتھ کرنے لگے اور نسل بڑھتی گئی اور ان کے ذکر کا معاملہ انہوں نے اپنی اولاد کو بتایا یہاں تک کہ اسے معبود بنا کر پوجنے لگے، راوی نے کہا کہ سب سے پہلے زمین میں غیر اللہ کی یہی پوجا ہوئی اور جس بت کی پوجا ہوئی وہ "ود" ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۱۱ عطایا القدیر"

اصل تصویر چہرہ کی تصویر ہے

۶۱۹۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال

الصورۃ الرأس فکل شئی لیس لہ رأس فلیس بصورۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تصویر تو سر ہے۔ ہر وہ چیز جس میں سر نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے۔ یعنی سر اور چہرہ تصویر کی اصل ہیں اگر سر نہیں ہے تو وہ تصویر کے حکم میں نہیں بلکہ پیڑ پودے کے حکم میں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۱۲ "عطایا لقدیر (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۶۶ باب التصاویر فی الثوب)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویر دار پردہ چاک فرمادیا

۶۲۰۔ اخرج البخاری والامام احمد عن ام المومنین انها اتخذت علی سهوة

لها سترا فیه تماثیل فهتکه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت فاتخذت منه نمرقتین فکانتا فی البیت نجلس علیھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے گھر کے دروازے کے لئے ایک پردہ بنایا جس میں تصویریں تھیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پھاڑ دیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے دو گدے بنا لئے اور ہم گھر میں ان پر بیٹھتے تھے۔

(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۸ عطایا القدیر" (بخاری ۲/۸۸۰ باب ماوطئی من التصاویر)

جس گھر میں تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں

۶۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ رواه الائمة احمدوالستة والطحاوی عن ابی طلحة والبخاری والطحاوی عن ابن عمر وعن ابن عباس ومسلم وابوداؤد والنسائی والطحاوی عن ام المومنین میمونة ومسلم وابن ماجة والطحاوی عن ام المومنین الصدیقة واحمد ومسلم والنسائی والطحاوی وابن حبان عن ابی ہریرة والامام احمد والدارمی وسعید بن منصور وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة وابویعلی و الطحاوی وابن حبان والضیاء والشاشی وابونعیم فی الحلیة عن امیر المومنین علی والامام مالک فی الموطا والترمذی والطحاوی عن ابی سعید الخدری واحمد والطحاوی والطبرانی فی الکبیر عن اسامة بن زید والطحاوی الحاوی عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنهم ."فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۱ عطایا القدیر" (بخاری ۲/۸۸۰ باب التصاویر) (مسلم ۲/۲۰۰ باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ)

جس مکان میں تصویر یا کتا ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں

۶۲۲۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح ابن حبان و شرح معانی الآثار امام طحاوی و مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتانی جبرئیل قال اتیتک البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انه کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کھیئة الشجر ومر بالستر فلیقطع

فليجعل وسادتين منبوذتين توطان ومر بالكلب فليخرج ففعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر عرض کی یارسول اللہ میں گزشتہ شب حاضر ہوا تھا مجھے دروازے کی تصویروں نے گھر میں آنے سے روک دیا اور گھر میں ایک تصویردار سرخ پردہ تھا اور کتا بھی تھا تو حضور ان تصویروں کے کاٹ دینے کا حکم دیں تاکہ درخت کی طرح رہ جائیں اور تصویردار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر اس کی دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالی جائیں پاؤں سے روندی جائیں اور کتے کو بھی نکال دینے کا حکم فرمائیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۱۴ عطایا القدیر" (ابوداود ۲/۵۷۳ باب في الصور)

تصویردار مکان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے

۲۲۳۔ عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقة فیها تصاویر فلما دخل علی رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فراها تغير ثم قال ياعائشة ماهذا فقلت نمرقة اشتريتها لك تقعد عليها قال انا لاندخل بيتا فيه تصاوير.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے دیکھتے ہی غضبناک ہو کر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یہ گدا ہے آپ کے بیٹھنے کے لئے میں نے خریدا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے ہیں جس میں تصویریں ہوں۔ (مولف)
"فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۱۸ عطایا القدیر" (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۳ باب التصاویر فی الثوب)

اوقات مکروہہ میں نماز مکروہ ہے

۲۲۴۔ حدیث ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انما نهی عن الصلوة حین تشرق الشمس وحين تستوي وحين تتدلى للغروب

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلوع شمس اور استواء شمس اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف)

نمازی کے آگے سترہ گاڑنے کے حکم پر تین حدیثیں

۲۲۵۔ لابی داؤد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی غیر السترۃ (سترۃ) فانہ یقطع صلاتہ الحمار (الکلب) والخزیر والیھودی والمجوسی والمرأۃ ویجزئی عنہ اذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو گدھا (کتا) وخنزیر اور یہودی ومجوسی اور عورت کے گزرنے سے اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب نمازی کے ان (لوگوں وغیرہ) کے گزر جانے کا احتمال ہو تو نمازی کے سامنے ایک پتھر رکھ دینے سے کام چل جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا بطور تہدید فرمایا ہے ورنہ کسی چیز کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۱/۱۰۲ باب ما یقطع الصلوٰۃ)

۶۲۶۔ وللطحاوی یکفیك اذا کانوا منك قدر رمیۃ

یعنی جب کسی چیز کے آگے سے گزرنے کا شائبہ ہو تو اگر سترہ نہ ہو اور گزرنے والے تم سے ایک تیر کے فاصلے پر گزریں تو یہ تیرے لئے کافی ہے یعنی نماز نہیں جائے گی۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/۲۶۵ باب المرور بین یدی المصلیٰ)

۶۲۷۔ اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعرض راحلۃ (راحلتہ) فیصلی الیھا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناقہ کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے۔ یعنی جب سفر میں ہوتے اور کسی کے گزرنے کا شائبہ ہوتا (مولف)

"فتاوی رضویہ ج۹ ص ۳۲۲ مطبوعہ تقدیر" (بخاری ۱/۷۲ باب الصلوٰۃ الی الراحلۃ الخ)

چہرے پر مارنے کی ممانعت میں ایک حدیث

۶۲۸۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب کوئی اپنے بھائی سے قتال کرے تو اس کے چہرے سے گریز کرے کہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر (جیسی اس کی شان کے لائق ہے) پیدا فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹ ص ۳۲۲ عطایا القدیر" (مسلم ۲/۳۲۷ باب النھی عن ضرب الوجہ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد نہم

روبہ قبلہ بیٹھنے کی فضیلت

۲۲۹۔ حدیث میں ہے افضل المجالس ما استقبل به القبلة سب میں بہتر نشست روبہ قبلہ ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۳۳" (الترغیب الترهیب ۳/ ۵۹ الترغیب فی الجلوس مستقبل القبلة)

بدمذہبوں کو سلام کرنا منع ہے

۲۳۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کسی نے ایک شخص کا سلام پہنچایا فرمایا لاتقرأہ منی السلام فانی سمعت انه احدث اسے میرا سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے اس نے بدمذہبی نکالی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۳۸"

عورتوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے شوہروں کی شکایتیں کیں حدیث میں ہے

۲۳۱۔ ابوداؤد وابن ماجہ ودارمی ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لقد طاف بال محمد نسا کثیر یشکون ازواجهن لیس اولئك بخیار کم آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا کہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں ہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۹۲ باب فی ضرب النساء)

بلی کے بارے میں ایک حدیث

۶۳۲۔ صحیح حدیث میں بلی کی نسبت فرمایا انها من الطوافين عليكم والطوافات بیشک وہ ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرنے والے ہیں۔ یعنی بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے۔ (ابوداؤد ار ا باب سور الهرة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے چھوہاروں کے انبار میں برکت ہوئی۔

۶۳۳۔ صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میرے والد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت قرض اور تھوڑے خرمے چھوڑ کر شہید ہوئے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ قرض خواہ حضور کو دیکھیں یعنی شاید حضور کے خیال سے اپنے مطالبہ میں کمی کر دیں ارشاد فرمایا جاؤ ہر قسم کے چھوہاروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ پھر تشریف فرما ہوئے قرض خواہوں نے حضور کو دیکھا مجھ سے نہایت سخت تقاضے کرنے لگے کہ اس سے پہلے ایسا کبھی نہ کیا تھا یعنی ان کے خیال کے برعکس ہوا حضور کے تشریف لے جانے سے قرض خواہ اپنا پلہ بھاری سمجھے کہ حضور ضرور ہمارا پورا حق دلادیں گے جب حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حال ملاحظہ فرمایا فطاف حول اعظمها بيدرا ثلث مرات ثم جلس عليه حضور نے ان میں سب میں بڑے ڈھیر کے گرد تین بار طواف فرمایا اور اس پر تشریف رکھی پھر ناپ ناپ کر انہیں دینا شروع فرمایا حتى ادى الله عن والدى امانة وسلم الله السيار كلها یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کا سب قرض ادا کر دیا اور سب ڈھیر سلامت بچ رہے۔ (بخاری ار ۳۲۴ باب الشفاعة فی وضع الدين)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں غریبوں کی خبر گیری کا ایک ایمان افروز واقعہ

۶۳۴۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ طیبہ کا طواف فرمایا کرتے، ابن عساکر تاریخ میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه طاف ليلة فاذا هو بامرأة في جوف دارها وحولها صبيان يكون الحديث۔

یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات مدینہ طیبہ کا طواف کر رہے تھے دیکھا کہ

ایک بی بی اپنے گھر میں بیٹھی ہیں اور ان کے بچے ان کے گرد رو رہے ہیں اور چولہے پر ایک دیگچی چڑھی ہے۔ امیر المومنین قریب گئے اور فرمایا اے اللہ کی لونڈی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں انہوں نے عرض کی یہ بھوکے روتے ہیں فرمایا تو اس دیگچی میں کیا ہے کہا میں نے ان کے بہلانے کو پانی بھر کر چڑھادی ہے کہ وہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا ہے اور انتظار میں سو جائیں امیر المومنین فوراً واپس آئے اور ایک بڑی بوری میں آٹا اور گھی اور چربی اور چھوہارے اور کپڑے اور روپے منہ تک بھرے پھر اپنے غلام اسلم سے فرمایا یہ میری پیٹھ پر لاد دو اسلم کہتے ہیں میں نے عرض کی امیر المومنین میں اٹھا کر لے چلوں گا فرمایا اے اسلم بلکہ میں اٹھاؤں گا کہ اس کا سوال تو آخرت میں مجھ سے ہونا ہے پھر اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر ان بی بی کے گھر تک لے گئے پھر دیگچی میں آٹا اور چربی اور چھوہارے چڑھا کر اپنے دست مبارک سے چلاتے رہے پھر پکا کر انہیں کھلایا کہ سب کا پیٹ بھر گیا پھر باہر صحن میں نکل کر ان بچوں کے سامنے بلا تشبیہ ایسے بیٹھے جیسے جانور بیٹھتا ہے اور میں ہیبت کے سبب بات نہ کر سکا امیر المومنین یونہیں بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے اس نئی نشست کو دیکھ کر امیر المومنین کے ساتھ کھیلنے اور ہنسنے لگے اب امیر المومنین واپس تشریف لائے اور فرمایا اسلم تم نے جانا کہ میں ان کے سامنے یوں کیوں بیٹھا میں نے عرض کی نہ، فرمایا میں نے انہیں روتے دیکھا تھا تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں جب تک انہیں ہنسا نہ لوں جب وہ ہنس لئے تو میرا دل شاد ہوا۔

واخرجه ایضاً الدینوری فی المجالسة واحمد بن ابراهیم بن ساذان البزار فی مشیخته

"فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۴۳" (کنز العمال ۱۲/ ۶۹۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے شوق جہاد پر ایک حدیث پاک

۶۳۵۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال سلیمان لاطوفن اللیلة علی تسعین امرأة وفی روایة بمائة امرأة کلهن تاتی بفارس یجاهد فی سبیل الله فطاف علیهن الحدیث

سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں ہے سو عورتوں پر طواف کروں گا کہ ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے پھر انہوں نے ان پر طواف کیا۔ (بخاری ۱/ ۳۹۵ باب من طلب الولد للجهاد) (بخاری ۲/ ۹۸۸۔ باب قول الرجل لاطوفن اللیلة علی نسائه)

ایک غسل سے چند بار مجامعت کرنی جائز ہے

۲۳۶۔ صحیح مسلم شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے **کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یطوف علی النساء بغسل واحد**

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔" فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۳۳ "(مشکوٰۃ ۴۹ باب مخالطۃ الجنب الفصل الاول)(بخاری ۱/ ۸۵ ۔ باب من طاف علی نسائہ فی غسل واحد)

حضرت بلال کی دوری پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خواب میں بشارت دی اور شکوہ فرمایا

۲۳۷۔روی ابن عساکر بسند جید **عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بلالا رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یقول لہ ماھذہ الجفوۃ یا بلال اما ان لک ان تزورنی فانتبہ حزینا خائفا فرکب راحلتہ و قصد المدینۃ فاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجعل یبکی عندہ ویمرغ وجھہ علیہ**

یعنی ابن عساکر نے بسند صحیح ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو چلے گئے تھے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے فرماتے ہیں یہ کیا جفا ہے کیا وہ وقت نہ آیا کہ تو ہماری زیارت کو حاضر ہو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین اور ڈرتے ہوئے جاگے اور بقصد زیارت اقدس سوار ہوئے مزار انور پر حاضر ہو کر رونا شروع کیا اور اپنا منہ قبر شریف پر ملتے تھے۔" فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۴۹"

انسان اپنی شہوات سے جنت یا دوزخ کا مستحق ہو گا حدیث میں ہے

۲۳۸۔ابوداود و ترمذی و نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **لما خلق اللہ تعالیٰ الجنۃ قال لجبریل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا والی ما اعد اللہ لاھلھا فیھا ثم جا فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد الادخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یاجبریل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لایدخلھا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبریل اذھب فانظر الیھا۔ قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد فیدخلھا فحفھا بالشھوات ثم قال جبریل اذھب فانظر قال فذھب فنظر الیھا۔فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لایبقی احد الا دخلھا۔**

جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ جبریل نے اسے اور جو کچھ مولیٰ تعالیٰ نے اس میں اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم اسے تو جو کوئی سنے گا بے اس میں جائے نہ رہے گا پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں پھر جبریل کو حکم فرمایا کہ اب جا کر دیکھ ، جبریل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے پھر مولیٰ تبارک نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا اسے جا کر دیکھ جبریل نے دیکھا پھر آکر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا پھر جبریل کو اسے دیکھنے کا حکم فرمایا جبریل امین علیہ السلام نے اسے دیکھ کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔ (ابوداؤد ۲/ ۲۵۲ باب فی خلق الجنۃ والنار)

۶۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات** جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں اور دوزخ ان چیزوں سے ڈھانپ دی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔ رواہ البخاری فی کتاب الرقاق بلفظ حجبت وتقدیم الجملۃ الاخیرۃ ومسلم باللفظ عن ابی ہریرۃ واحمد ومسلم والترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من صحیحہ "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۳۵۸" (مسلم ۲، ص ۳۷۸ کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا الخ)
(بخاری ۲/ ۹۶۰ باب حجبت النار بالشہوات)

کافروں کے فعل سے بھی تشبہ حرام ہے

۶۴۰۔ حدیث میں ہے **من رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ** جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے، رواہ ابو یعلی فی مسندہ وعلی بن معبد فی کتاب الطاعۃ والمعصیۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ الامام عبد اللہ بن المبارک فی کتاب الزھد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۶۳"

... خاطر کسی کو کچھ دینا اور منع کرنا کمال ایمان کی دلیل ہے

۶۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب للہ و ابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان
جو اللہ کے لئے دوستی اور دشمنی کرے اور اللہ کے لئے دے اور منع کرے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۲۶" (ابوداؤد ۲/ ۶۳۳ باب فی رد الارجاء)

صرف ایک رکعت نماز پڑھنی مذہب حنفی میں ممنوع ہے

۶۴۲۔ حدیث میں ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن البتیرا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تنہا ایک رکعت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۳۱"

ناچ گانے کی حرمت پر ایک حدیث

۶۴۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قعد وسط الحلقة فھو ملعون
یعنی جو وسط حلقہ میں (لوگوں کو ہنسانے یا ناگانے کے لئے) بیٹھا وہ ملعون ہے۔ (مولف)
(الترغیب و الترھیب ۴/ ۵۰۔ الترغیب فی الجلیس الصالح الخ)

سرخ رنگ کی ممانعت پر ایک حدیث

۶۴۴۔ معصفر و مزعفر یعنی کسم و زعفرانی رنگ مردوں کو ناجائز ہیں اور خالص شوخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، حدیث میں ہے ایاکم والحمرة فانھا من زی الشیطان
سرخ رنگ سے اجتناب کرو کہ وہ شیطان کا لباس ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۴۰" (کنز العمال ۱۹/ ۲۲۵)

عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز ہے

۶۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کان اسامة جاریة لکسوتہ و حلیتہ حتی انفقه .رواہ احمد وابن ماجة عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا بسند حسن
یعنی اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں جدائی ہونے تک اس کو اچھے کپڑے پہناتا رہتا اور اسے زیور سے آراستہ کرتا رہتا یعنی کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کا پیغام آئے سنت مستحب ہے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترغیب امت کے لئے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمثیل بیان فرمائی۔ (مولف) (مسند احمد ۶/ ۲۱۷) (ابن ماجہ ۱/ ۱۴۳ باب فی الشفاعة فی التزویج)

عورتوں کو مردوں سے تشبہ کرنا منع ہے۔

۲۴۶۔ حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ تعطر النساء وتشبھھن بالرجال

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عورتوں کا عطر لگا کر نکلنا اور مردوں سے تشبہ اختیار کرنا ناپسند تھا۔ یعنی عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبہ ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۶۴" (کنز العمال ۹/ ۳۳۵)

کافر کا ذبیحہ حرام ہے

۲۴۷۔ حدیث میں مجوس کی نسبت فرمایا سنوا بھم سنۃ اھل الکتاب غیر ناکحی نسائھم ولا آکلی ذبائحھم

مجوسیوں نے اہل کتاب کا طریقہ اختیار کیا مگر یہ کہ وہ ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کا ذبیحہ نہیں کھاتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۶۶"

بھائی چارگی کی مراعات کمال ایمان کی دلیل ہیں

۲۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ۔

تم میں کوئی مومن کامل نہیں ہوگا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۷۱" (بخاری ۱/ ۶ باب من الایمان ان یحب لاخیہ الخ)

سجدہ قبور جائز نہیں اگر بہ نیت تحیت ہے تو حرام اور اگر بہ نیت عبادت ہے تو کفر ہے

۲۴۹۔ حدیث میں فرمایا ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ قال فلاتفعل

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میرے روضۂ کریم کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کرو گے؟ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۷۷"

اخلاق و معاملات سے متعلق ایک حدیث پاک

۲۵۰۔ حدیث میں ہے خالقوا (خالطوا) الناس باخلاقھم۔ (رواہ الحاکم و قال صحیح

لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۷۸" (کنز العمال ۳/ ۱۰، کیمیائے سعادت مترجم ۳۲۱،

آداب سماع)

آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں

۶۵۱۔ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے آخر اربعا من الشهر یوم نحس مستمر۔
یعنی مہینے کا آخری چہار شنبہ منحوس دن ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹،ص ۳۸۱"

چالیس روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیرناف رکھنے کی اجازت نہیں

۶۵۲۔ عنداحمد و ابی داؤد و الترمذی و النسائی و قت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الاظفار و نتف الابط وحلق العانة ان لایترك اکثر من اربعین لیلة۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمارے لئے مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے اور بغل کے بال اکھیڑنے اور زیرناف صاف کرنے کے لئے وقت متعین فرمادیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ تک نہ رہنے دیئے جائیں۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹،ص ۳۹۲"(مسلم ۱/۱۲۹، باب خصال الفطرة)(ترمذی ۲/۱۰۳،باب ماجآ فی توقیت تقلیم الاظفار الخ)

سونا اور ریشم عورتوں کو جائز ہیں اور مردوں کے لئے ناجائز

۶۵۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں الذهب و الحریر حل لاناث امتی و حرام علی ذکورها۔
سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔رواہ ابوبکر ابی شیبة عن زید بن ارقم والطبرانی فی الکبیر عنه وعن واثلة رضی الله تعالیٰ عنهما۔
(کنزالعمال ۶/۲۹۴)

عورتوں کو زیور پہننے کی تاکید پر ایک حدیث

۶۵۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے فرمایا یا علی مر نسائك لایصلین عطلا۔
اے علی اپنے مخدرات کو حکم دو کہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں۔رواہ ابن اثیر فی النهایة۔
"فتاوی رضویہ،ج۹،ص ۳۹۴"

بار بار گناہ اور بار بار توبہ کرنا رب سے مذاق کرنے کے برابر ہے

۶۵۵۔حدیث میں فرمایا المستغفر من الذنب و هومقیم علیه المستهزئ بربه۔

جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل وعلا سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان و ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۶۸"۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱۹)

دعوت میں جانے کے بارے میں ایک روایت

۶۵۶۔ بلادعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا دخل سارقا و خرج مغیرا۔ چور بن کر گیا اور لٹیرا ہو کر نکلا۔ خصوصاً جب کہ دعوت عام نہ ہو۔ (ابو داؤد ۲/ ۵۲۵، باب ماجأ فی اجابۃ الدعوۃ)

روز خندق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کا ایمان افروز واقعہ

۶۵۷۔ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باآواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے او کمال قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں ان بی بی نے کہا آپ کو اس کی فکر کیا ہے جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا کہ روٹی پکانے والی بلا لو اور ہانڈی چولھے پر رہنے دو، اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۰"

(بخاری ۲/ ۵۸۸، ۵۸۹، باب غزوۃ الخندق)

فال کو حق سمجھنا جائز نہیں

۶۵۸۔ (جو فال کی باتوں پر یقین کرے اس کی نسبت) صحیح حدیث میں فرمایا قد کفر بما نزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ "فتاویٰ رضویہ،

ج ۹، ص ۳۸۳" (ترمذی ۱/۳۵، باب ماجاء فی کراهیة اتیان الحائض)

تدفین سے متعلق ایک حدیث

۲۵۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے دفن میں فرمایا ان کی قبر میں وہی اترے جو آج کی رات اپنی عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ اس سے اپنی عورت کے پاس جانے کی مذمت ثابت نہیں ہوئی بلکہ یہ مصالح خاصہ ہیں جن کے اسرار اہل باطن جانتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۴"۔ (بخاری ۱/۱۷۱، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

امام حسین سے محبت کرنا دراصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہے

۲۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسین منی و انا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط۔

حسین میرا اور میں حسین کا اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک نسل نبوت کی اصل ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۲" (ترمذی ۲/ ۲۱۸، مناقب ابی محمد الحسن و الحسین)

اللہ تعالیٰ کے تین دشمن

۲۶۱۔ حدیث میں ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں مفلس، متکبر، اور بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۵"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفعت پر ایک حدیث پاک

۲۶۲۔ حدیث میں ہے آیہ کریمہ و رفعنا لک ذکرک کے نزول کے بعد سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم حاضر بارگاہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے اور عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے اتدری کیف رفعت لک ذکرک کیا تم جانتے ہو میں نے کیسے بلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اللہ اعلم ارشاد ہوا جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک فقد ذکرنی۔ اے محبوب میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا کہ جس نے تمہارا ذکر کیا بیشک اس نے میرا ذکر کیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۹"

انسان پر شیطان کا وسوسہ کسی حال میں بھی ہو سکتا ہے حدیث میں ہے

۲۶۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطان یجری من الانسان

مجری الدم۔

بیشک شیطان انسان کی رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۲۹۵" (ابوداؤد ار ۳۳۵ باب المعتکف یدخل البیت لحاجته)

عورت کو حکم ہے کہ اس کے پائچے خوب نیچے ہوں کہ چلنے میں ساق یا گٹے کھلنے کا احتمال نہ رہے کہ گٹے بھی ستر عورت میں داخل ہیں

۲۲۴۔ مالک وابوداؤد و نسائی وابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ اور ترمذی و نسائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و هذا حدیث ام المومنین انها قالت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین ذکر الازار فالمرأة یا رسول الله قال ترخی شبرا قالت اذن تنکشف عنها قال فذراعا لاتزید علیه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس وقت ازار کا ذکر فرمایا تو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ عورت کیا کرے گی حضور نے فرمایا کہ عورت ایک بالشت لٹکائے گی ام سلمہ نے عرض کی تب تو کھل جائے گا حضور نے فرمایا تو ایک ذراع اس سے زیادہ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۳۱۱" (ابوداؤد ۲/ ۵۶۸، باب فی الذیل)

عورتوں کو مردوں سے تشبہ حرام ہے یہاں تک کہ دوپٹہ میں پیچ دینے کی ممانعت ہے

۲۲۵۔ امام احمد وابوداؤد و حاکم نے بسند حسن ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل علیها وهی تختمر فقال لیة لالیتین

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ اوڑھنی لپیٹ رہی تھیں فرمایا کہ ایک پیچ دو، دو پیچ نہ دو۔ یعنی دو پیچ دینے میں عمامہ سے مشابہت ہو جائے گی اور یہ منع ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۶۸ باب کیف الاختمار)

عورتوں کو مہندی لگانے کے حکم پر دو حدیثیں

۲۲۶۔ عورتوں کو حکم فرمایا کہ ہاتھوں میں مہندی لگائیں کہ مردوں کے ہاتھ سے مشابہ نہ ہو۔ ابوداؤد ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان هندة بنت عتبة رضی الله تعالیٰ عنها قالت یا نبی الله بایعنی فقال لاابایعك حتی تغیری کفك (کفیك) فکانهما کفا سبع۔

ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ مجھے بیعت کر لیں حضور نے

فرمایا کہ میں تم کو بیعت نہیں کروں گا جب تک تم اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدلو یعنی مہندی نہ لگالو۔ کیونکہ تمہاری ہتھیلیاں درندے کی سی ہیں۔ یعنی مردوں سے تشبہ ہونے کے باعث حضور کو کراہت ہوئی اس لئے درندے سے تشبیہ دی۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۲۰۳ـ ۵، باب فی الخضاب للنساء)

۶۶۷ـ ایک حدیث میں ارشاد ہوا کہ زیادہ نہ ہو تو ناخن ہی رنگین رکھیں۔ احمد وابوداؤد و نسائی بسند حسن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی اومت امرأة من وراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یده فقال ما ادری اید رجل ام ید امرأة قالت بل یدامرأة قال لو کنت امرأة لغیرت اظفارك بالحناء۔

یعنی ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں کتاب تھی، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست کریم کھینچ لیا اور فرمایا معلوم نہیں ہوتا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، عورت نے عرض کی عورت کا ہاتھ ہے، حضور نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے ضرور رنگین کرتی۔ (مولف)

(ابوداؤد ۲/ ۲۷۰ـ ۵، باب فی الخضاب للنساء)

بوڑھی عورتوں کو بھی مہندی لگانا چاہئے۔

۶۶۸ـ احمد فی المسند عن امرأة صلت القبلتین مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اختضبی تترك احدیکن الخضاب حتی تکون یدها کید الرجل فما ترکت الخضاب و انها لابنة ثمانین۔

امام احمد نے مسند میں ایک ایسی عورت سے روایت کی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں (بیت المقدس و بیت اللہ الحرام) کی طرف نماز پڑھ چکی تھیں اس نے کہا کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ رنگ یعنی مہندی لگایا کرو۔ کیا عورت مہندی نہیں لگائے گی تا کہ اس کا ہاتھ مرد کے ہاتھ کی طرح ہو جائے وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کے بعد مہندی لگانا نہیں چھوڑی حالانکہ وہ خاتون اسی سال کی تھیں (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۴" (مسند احمد ۵/ ۲۷۰)

بلا ضرورت ... عورت کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ مردانہ کام ...

لعنت آئی۔

۶۶۹۔ ابن حبان اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یکون فی آخر امتی نساء یرکبن علی سرج کاشباہ الرجال. الحدیث و فی آخرہ العنوھن فانھن ملعونات۔

میری امت کے آخر میں ایک عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ ہیں ہی مستحق لعنت۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ..."

روز دوشنبہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۶۷۰۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جاں افروز دوشنبہ کو روزۂ شکر کے لئے خاص فرماتے اور اس کی وجہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ فیہ ولدت و فیہ انزل علی۔

اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر کتاب اتری۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۹"

کافروں سے خارجی شی میں بھی تشبہ ہوتا ہے

۶۷۱۔ جامع ترمذی میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نظفوا افنیتکم و لاتشبھوا بالیھود۔

اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔ کہ جب ان پر ذلت و مسکنت ڈالی گئی ان کی زمینیں میلی کثیف رہتیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۱۲" (ترمذی ۲/۱۰۷، باب ماجاء فی النظافۃ)

ایک کنیز کو عمر فاروق کی تنبیہ

۶۷۲۔ امیر المومنین فاروق عادل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنیز کو دیکھا کہ بیبیوں کی طرح دوپٹہ اوڑھے جارہی ہے اس پر درہ لیا اور فرمایا ای وفار القی عنك الخمار اتتشبھین بالحرائر۔

اے بدبو والی اپنی اوڑھنی اتار کیا بی بیوں کے مشابہ بنتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایک دوسرے جنس کی مشابہت جائز نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۲۳"

اہل بیت سے محبت کرنے کی تاکید پر ایک حدیث

۶۷۳۔ سچے محبان اہل بیت کرام کے لئے روز قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں۔ طبرانی

کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقی الله وهو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذی نفسی بيده لاينفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۴۳۱"

سردار قوم کی تعظیم و تکریم پر ایک حدیث

۶۷۴۔ حدیث میں ہے اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه۔

جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۳۳" (ابن ماجہ ۲/ ۲۰۲، باب اذا اتاکم کریم قوم الخ)

وہم کی بنیاد پر کھجور وغیرہ توڑ کر دیکھنے کا حکم نہیں

۶۷۵۔ صحیح حدیث میں ہے نهی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان يفتش التمر عما فيه.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم کے پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوہارا توڑ کر اس کی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔ رواه الطبرانی فی المعجم الكبير عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۴۴۰" (کنز العمال ۱۹، ۱۸۸)

پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

۶۷۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسب الحجام خبيث۔

بھری سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴۱" (ابوداؤد ۲/ ۴۸۶، باب فی کسب الحجام)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم اور ایک جوان کا واقعہ۔

۶۷۷۔ ایک جوان حاضر خدمت اقدس ہوا اور آکر بے دھڑک عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے زنا حلال فرما دیجئے۔ نبی سے یہ درخواست کس حد تک پہنچتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا قتل چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمادیا اور اسے قریب بلایا یہاں تک کہ اس کے زانو زانوئے اقدس سے مل گئے پھر فرمایا [illegible]

تیری ماں سے زنا کرے عرض کی نہ فرمایا تیری بہن سے عرض کی نہ فرمایا تیری بیٹی سے عرض کی نہ فرمایا تیری پھوپھی سے عرض کی نہ فرمایا تیری خالہ سے عرض کی نہ فرمایا تو جس سے زنا کرے گا وہ بھی تو کسی کی ماں بہن بیٹی پھوپھی خالہ ہوگی جب اپنے لئے پسند نہیں کرتا اوروں کے لئے کیوں پسند کرتا ہے پھر دست اقدس اس کے سینہ پر ملا اور دعا کی الٰہی اس کے دل سے زنا کی محبت نکال دے وہ صاحب فرماتے ہیں اس وقت زنا سے زیادہ مجھے کوئی چیز دشمن نہ تھی پھر صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا کہ اس وقت اگر تم اسے قتل کردیتے تو جہنم میں جاتا میری تمہاری مثل ایسی ہے جیسے کسی کا ناقہ بھاگ گیا لوگ اسے پکڑنے کو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ بھڑکتا اور زیادہ بھاگتا ہے اس کے مالک نے کہا تم رہنے دو تمہیں، اس کی ترکیب نہیں آتی پھر سبز گھاس کا ایک مٹھا ہاتھ میں لیا اور اسے دکھایا اور چمکارتا ہوا اس کے پاس گیا یہاں تک کہ بٹھا کر اس پر سوار ہولیا او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۲۸"

سونے کی انگوٹھی کے بارے میں ایک حدیث

۶۷۸۔ حدیث الصحیحین عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال اتخذ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خاتما من ذهب و جعله فی یده الیمنٰی ثم القاه. الحدیث۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگشتری بنوا کر دست راست میں پہنی پھر اتار ڈالی۔ (مولف) (اس سے معلوم ہوا کہ سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز نہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۱۴" (مسلم ۲/ ۱۹۶، باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال الخ)

آدمی کے مرتبہ کے اعتبار سے اس کی عزت کی جائے

۶۷۹۔ حدیث میں ہے انزلوا الناس منازلهم۔

ہر آدمی کو اس کے مرتبہ میں رکھو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۲۳" (ابوداؤد ۲/ ۶۶۵، باب فی تنزیل الناس منازلهم)

دعوت قبول کرنا سنت ہے

۶۸۰۔ حدیث میں ہے من لم یجب الدعوة فقد عصی ابا القاسم صلی الله تعالیٰ

جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ کہ دعوت قبول کرنا سنت ہے اور اس میں بلا عذر شرعی نہ جانا مکروہ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۳۵" (ابوداؤد ۲/ ۵۲۵، باب ماجأ فی اجابة الدعوة)

تسبیح و تصفیق پر ایک حدیث

۲۸۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التسبیح للرجال و التصفیق للنساء۔ مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا۔ یعنی اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزرے تو اسے روکنے کے لئے مرد سبحان اللہ کہے اور عورت تصفیق کرے۔ تصفیق یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۳۵" (بخاری ۱/ ۱۶۰، باب التصفیق للنساء)

کسی معظم کا لوگوں سے قیام کی خواہش کرنا حرام ہے

۲۸۲۔ حدیث میں ہے من سرہ ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوء مقعده من النار۔ جو اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کیلئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ (مولف)

سر منڈانا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی سنت ہے

۲۸۳۔ روی (علی) رضی اللہ تعالیٰ عنه ان تحت کل شعرة جنابة ثم قال من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ پھر فرمایا کہ یہیں سے میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا۔ یہیں سے میں نے اپنے بالوں سے دشمنی کرلی، یہیں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔ یعنی سر کا متواتر منڈانا میرا اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۴۹"

نعمت نایافتہ کے اظہار کرنے والے کی تہدید پر ایک حدیث

۲۸۴۔ حدیث صحیح۔ المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور۔

نعمت نایافتہ کا اظہار کرنے والا اسی طرح ہے جو سر سے پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے ہے۔ (مولف) رواہ الشیخان عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۶۲" (مسلم ۲/ ۲۰۲، باب النھی عن التزویر فی اللباس الخ)

غیر زبان میں بلا ضرورت کلام نہ چاہیے۔

۲۸۵۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایاکم ورطانة الاعاجم۔ رواہ البیہقی۔

عجمیوں کی زبان میں گفتگو کرنا باعث نفاق ہے۔ (مولف)

غیر زبان میں کلام کرنا باعث نفاق ہے

۲۸۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فانہ یورث النفاق۔ رواہ الحاکم فی صحیحہ المستدرک۔

(یعنی آپس میں بلا ضرورت غیر زبان میں کلام نہ کرو کہ) وہ نفاق لاتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۴۵۹"

تعارف

جلی النص فی اماکن الرخص (۱۳۳۷ھ)
(وقت ضرورت، مواضع رخصت کی تفصیل و نشاندہی)

اس رسالے کے آغاز میں باضابطہ سوال اگرچہ نہیں ہے لیکن جس سوال کے پس منظر میں یہ رسالہ وجود میں آیا وہ یہ ہے کہ دینی یا دنیوی ضرورت شدیدہ کے وقت بیرون ملک آنے جانے کے لئے پاسپورٹ سائز کی تصویر بنوانا جائز ہے یا نہیں؟ اور شریعت مطہرہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی اس رسالے کے آغاز بحث میں فرماتے ہیں کہ بعض اوقات، بعض ممنوعات و محظورات میں رخصت ملتی ہے، اس کے متعلق بعض قواعد فقہیہ میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔

پھر اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل اور اخذ حکم کے لئے امام احمد رضا نے فقہ کے چند اصول و قواعد ثبت قرطاس کئے ہیں جن سے بعض احکام کا وقت حاجت استثناء مترشح ہوتا ہے۔

اول :- درء المفاسد اهم من جلب المصالح۔ مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔

دوم :- الضرورات تبیح المحظورات۔ مجبوریاں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

سوم :- من ابتلی ببلیتین اختارا ھونھما۔ دو بلاؤں کا مبتلا ان میں ہلکی کو اختیار کرے۔

چہارم :- الضرر یزال۔ ضرر مدفوع ہے۔

پنجم :- المشقة تجلب التیسیر۔ مشقت آسانی لاتی ہے۔

ششم :- ما حرم اخذہ حرم اعطاءہ۔ جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔

ہفتم :- انما الاعمال بالنیات۔ اعمال نیتوں پر ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ نصف اعلیٰ یا صرف چہرہ کی ہو کیونکہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے،

مگر مذکورہ اصول و ضوابط کے پیش نظر مواضع ضرورت و حاجت مستثنیٰ رہیں گے خواہ وہ

دینی ضرورت ہو یا دنیوی،

مثلاً دینی ضرورت کا تقاضا ہے کہ اگر کچھ کافروں نے اپنے ملک سے کسی ایک شخص کو لکھا کہ ہم تمہارے ہاتھ پر مسلمان ہوں گے، آکر ہمیں مسلمان کر لو تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہاں جائے۔

یا وہاں کچھ کفار۔ اسلام کی طرف مائل ہیں کوئی ہدایت کرنے والا ہو تو ظن غالب ہے کہ مسلمان ہو جائیں گے اس صورت میں بھی اجازت ہوگی یعنی بعض ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کی جیسے تصویر کے بغیر دوسرے ملک میں جانا آنا دشوار ہے تو تصویر کشی کی حد ضرورت تک اجازت ہوگی جب کہ اس کے بغیر یہ ضرورت پوری نہ ہو۔

یوہیں اہل و عیال اگر دوسرے ملک میں ہوں تو ان کے پاس جانے اور انھیں لانے کی اجازت ہوگی کہ یہ ضرورت بھی بیشک ضرورت ہے۔

اسی طرح اگر تجارت قائم و باقی رکھنے کو صرف ایک مرتبہ باہر جانا ہے پھر وہیں توطن کا عزم وارادہ ہے یا بار بار جانا ہے مگر تصویر اول ہی کام آئے گی تو یہ بھی صورت جواز میں داخل ہے کہ ایک مرتبہ جائے بغیر چارہ نہیں ہے۔

غرضیکہ اس رسالے میں مواضع رخصت و دفع حرج کے صور متعددہ و شقوق مختلفہ کا نشاندہی کی گئی ہے جن میں ممنوعات کا فعل، مباح ہو جاتا ہے۔

اسی مسئلہ کی تحقیقات جلیلہ پر مشتمل اس رسالے میں جزئیات فقہ کے علاوہ ۶ حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

اور یہ رسالہ کچھ ناقص و نامکمل شائع ہوا ہے مگر جو موجود ہے اس سے امام احمد رضا کی قوت استدلال اور اسلوب تحقیق اور طریقہ تمسک کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

اور وہ مسئلہ دائرہ کی تحقیق و تزئین کے بعد ایک جگہ فرماتے ہیں۔

صورت سوال وہ نئی تازی، حال کی صورت ہے کہ کتب میں ہونا تو درکنار، اس سے پہلے کبھی سننے ہی میں نہ آئی فقیر نے جو ذکر کیا تفقہ تھا اور مولی تعالیٰ سے امید صواب و ثواب ہے۔

احادیث

جلی النص فی اماکن الرخص

ممنوعات شرعیہ سے اجتناب کی تاکید پر ایک روایت

۲۸۷۔ حدیث ذکر کی جاتی ہے **ترك ذرة مما نهى الله عنه افضل من عبادة الثقلين۔**
ایک ذرہ ممنوع شرعی کا چھوڑنا جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۶۲۔ جلی النص"

ضرر کی ممانعت پر ایک حدیث۔

۲۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاضرر و لاضرار۔**
نہ ضرر لو نہ ضرر دو، رواہ ابن ماجۃ عن عبادۃ کاحمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۶۳" جلی النص (ابن ماجہ ۲/۱۷۰، باب من بنی فی حقہ الخ)

رشوت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔

۲۸۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا **الراشی و المرتشی کلاهما فی النار۔**
رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح) (کنز العمال، ۶/۶۲)

ابتداء زمانہ رسالت میں کبھی گھروں میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔

۲۹۰۔ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں **و البیوت یومئذ لیس فیها مصابیح۔** رواہ الشیخان۔
یعنی ابتدائے زمانہ رسالت علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ میں ہمارے مبارک مقدس کاشانوں میں چراغ نہ ہوتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۶۳" جلی النص۔ (بخاری ۱/۵۶، باب الصلوٰۃ علی الفراش) (موطا مالک، ص ۳۱، ماجاء فی صلوٰۃ اللیل)

اطاعت والدین پر دو حدیثیں

۲۹۱۔ **هذا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا و لا تعقن والدیك و ان امرك**

ان تخرج من اهلك و مالك. رواه احمد بسند صحیح علی اصولنا و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

خبردار ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے بیوی بچوں مال و متاع سب سے نکل جا۔ (مولف) (کنزالعمال ۲۱/ ۶۲)

۶۹۲۔ و لفظه فی اوسط الطبرانی اطع والدیك و ان اخرجاك من مالك و من كل شیء هولك۔

اپنے ماں باپ کا حکم مان اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور تیری سب چیزوں سے باہر کر دیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۶۵" جلی النص۔ (کنزالعمال ۲۱/ ۶۲)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

بدعتی اور بدمذہب کو سلام کرنا منع ہے

۶۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سلم علی صاحب بدعۃ او لقیہ بالبشر او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد۔

جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خوش ہو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۵۷"

معارضہ اور پہلودار بات کہنی جائز ہے

۶۹۴۔ حدیث میں فرمایا ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب۔

بیشک معارضہ میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔ یعنی صراحت سے بات نہ کرنا، جھوٹ میں داخل نہیں ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۹۱۷، باب ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب) (عمل الیوم و اللیلۃ، ص ۸۸)

کھانا کھانے کی دعا پر مشتمل ایک حدیث پاک

۶۹۵۔ حدیث میں ہے جب کھانا لا کر رکھا جائے کہو بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء فی الارض و فی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمۃ و شفاء۔

اللہ کے نام سے جو آسمان وزمین میں بہتر ناموں والا ہے اس کے نام سے کوئی بیماری ضرر نہ دے، الٰہی اس میں رحمت وشفا عطا فرما۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۶۶"

ہمزاد کے بارے میں ایک روایت

۶۹۶۔ ہمزاد از قسم شیاطین ہے وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقاً کافر ملعون ابدی ہے سوا اس کے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا وہ برکت صحبت اقدس سے مسلمان ہو گیا۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامنکم من احد الا و معه قرينه من الجن و قرينه من الملئكة قالوا وياك يا رسول الله قال و اياى و لكن الله اعانني عليه فاسلم فلا يامرني الا بخير۔

تم میں سے ہر ایک کے ساتھ جنات میں سے ایک مصاحب اور فرشتوں میں سے ایک مصاحب رہتا ہے، صحابہ نے عرض کی اور آپ یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ نے میری اعانت فرمائی کہ میرا مصاحب مسلمان ہو گیا تو وہ مجھے صرف بھلائی بتاتا ہے۔(مولف)

(مسلم ۲/۳۰۲ باب تحریش الشیطان الخ)

اگلے انبیاء علیہم السلام پر دو باتوں میں حضور علیہ السلام کی فضیلت

۷۹۷۔ اسی طرح طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور بزار حضرت عبداللہ بن عباس یا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت على الانبياء بخصلتين كان شيطاني كافرا فاعانني الله عليه حتى اسلم. الحديث۔

دو باتوں سے اگلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر مجھے فضیلت حاصل ہے ان میں سے ایک یہ کہ میرا مصاحب کافر تھا تو اللہ کی اعانت سے وہ مسلمان ہو گیا۔(مولف)(کنز العمال ۱۲/۴۷)

۷۹۸۔ بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت على آدم بخصلتين كان شيطاني كافرا فاعانني الله عليه حتى اسلم و كن ازواجي عونا لي و كان شيطان آدم كافرا وزوجته عونا على خطيئته۔

حضرت آدم علیہ السلام پر دو باتوں سے مجھ کو فضیلت ہے، میرا مصاحب کافر تھا وہ اللہ کی تائید سے مسلمان ہو گیا اور میری ازواج بھی میرے مددگار ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کا مصاحب کافر تھا اور ان کی زوجہ محترمہ سے لغزش میں معاونت کا صدور ہوا۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۷۴"(کنز العمال ۱۲/۴۷)

تعارف

الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية
(سجدۂ تحیت و تعظیم کی حرمت کا تحقیقی بیان)

۹ رمضان ۱۳۳۷ھ میں سوال پیش ہوا کہ شریعت مطہرہ میں سجدۂ تحیت و تعظیم جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے آغاز جواب میں فرمایا کہ

سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک و کفر ہے اور سجدۂ تحیت حرام و گناہ کبیرہ۔

پھر آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ اور ائمہ دین کے نصوص وافرہ سے اس کی حرمت و ممنوع اور ناجائز و گناہ کبیرہ ہونے کی تصریحات کی گئی ہیں۔

اور یہ رسالہ جلیلہ مکمل جواب ہے اس سوال کا جو "ماہنامہ نظام المشائخ دہلی مطابق رجب ۱۳۳۷ھ" میں مع جواب کے مندرج تھا، اس میں اختراعی عبارات و غلط حوالجات سے سجدۂ تحیت کا جواز ثابت کیا گیا تھا، جس کے بعض اقتباسات یہ ہیں۔

کوئی آیت سجدۂ انسان کے خلاف قرآن میں کہیں بھی نہیں، ایک حدیث ضعیف کے علاوہ سجدۂ تحیت کی تحریم پر کوئی حدیث نہیں، سوائے چند جاہل ضدی لوگوں کے کوئی سجدۂ تعظیم کے خلاف نہیں، سجدۂ تعظیمی کا انکار موجب لعنت و پھٹکار ہے، وغیر ذلک۔

اس کے رد و ابطال کے لئے ان ہذیانات و خرافات کے قائل کو امام احمد رضا نے "بکر" سے خطاب و تعبیر کیا ہے اور سجدۂ تحیت کی حرمت کے ثبوت میں جن دلائل و براہین اور حقائق شرعیہ کو عرش تحقیق پر جو جلوہ دیا ہے وہ حقیقتاً ان کے قلم حق شناس کی ضیاباریاں اور جلوہ ریزیاں ہیں اور ان کے ایقان و عرفان پر شاہد و ناطق ہیں۔

چنانچہ اس جواب کو مزید منقح و مجلی کرنے کے لئے آپ نے اسے چند فصلوں پر منقسم فرمایا ہے۔

فصل اول: - قرآن کریم سے سجدۂ تحیت کی تحریم۔

فصل دوم :- چالیس حدیثوں سے سجدۂ تحیت کی تحریم کا ثبوت۔ اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول :- سجدۂ غیر کی مطلقاً ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۲۳ حدیثیں ہیں۔

نوع دوم :- قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۷ احدیثیں ہیں۔

فصل سوم :- ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدۂ تحیت و تعظیم حرام ہونیکا ثبوت۔ اس میں بھی دو نوع ہیں۔

نوع اول :- تین قسموں پر منقسم ہے۔

قسم اول :- نفس سجدہ کا حکم کہ غیر خدا کیلئے مطلقاً حرام ہے۔

قسم دوم :- سجدہ تو سجدہ زمیں بوسی حرام ہے۔

قسم سوم :- زمیں بوسی بالائے طاق رکوع کے قریب تک جھکنا منع ہے۔

نوع دوم :- بھی تین قسموں پر مشتمل ہے۔

قسم اول :- مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام ہے اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع ہے۔

قسم دوم :- مزار کو سجدہ درکنار کسی قبر کے سامنے اللہ عزوجل کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف ہو۔

قسم سوم :- نماز تو نماز قبر کی طرف مسجد کا قبلہ ہونا منع ہے اگرچہ نمازی کا سامنا نہ ہو یعنی مسجد کے قبلہ میں قبر کی ممانعت ہے جب تک بیچ میں دیوار وغیرہ حائل نہ ہو۔

اور اس فصل سوم کی بحث دیگر تین فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل ۱ :- صحابہ وائمہ واولیاء اور کتب پر "بکر" کے افترا خود اسی کے مستندات اور اجما[ع] وفقہ اور جماہیر اولیاء سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت، اس میں بکر کے مخترعات و خود ساختہ تحریرو[ں] کا ۷۴ وجوہات سے رد کیا گیا ہے۔

فصل ۲ :- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکر کے افترا اور حدیث نے تحریم سجد[ہ] تحیت کا ثبوت، اس میں ۸۳ وجوہ سے بکر کی تردید کی گئی ہے۔

فصل ۳ :- اللہ عزوجل پر بکر کے افترا اور خود اسی کے منہ قرآن عظیم سے تحریم سجد[ہ] تحیت کا ثبوت، اس میں پندرہ طریقوں سے بکر کے افترآت کا جواب دیا گیا ہے۔

... آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام کی بحث اور مجوزین کے

استدلال کا دلائل قاہرہ سے بطلان و ثبوت۔

سجدۂ تحیت کے مجوزین یہ کہتے ہیں کہ "سجدۂ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام قرآن عظیم سے ثابت ہے اگرچہ یہ شریعت آدم و یوسف کا حکم تھا مگر شرائع سابقہ بھی حجت و دلیل ہیں جب تک اللہ و رسول انکار نہ فرمائیں اور یہاں انکار نہیں تو قرآن کریم سے قطعاً جواز ہے"۔

امام احمد رضا نے مجوزین کے اس خیال و وہم کی ۴۵ وجوہات سے تردید کی ہے اور دلائل ساطعہ اور کتب تفاسیر کے کثیر حوالوں سے سجدہ آدم و یوسف علیہما السلام کی تفسیر و تشریح اور تاویل چند طریقوں سے کی ہے۔

۱:- آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا سجدہ اشارہ تھا، یوسف علیہ السلام کو ان کے ماں باپ بھائیوں کا سجدہ سر سے اشارہ کرنا تھا یہ ان کی تحیت تھی جس طرح اب بھی کچھ لوگ سلام کرتے وقت سر جھکاتے ہیں۔

اور بعض نے کہا کہ سجدۂ تحیت اگلی امتوں میں جائز تھا اور اس شریعت میں منسوخ ہو گیا۔

۲:- آدم و یوسف علیہما السلام کو کعبہ کی طرح کر دیا تھا۔

۳:- یوسف علیہ السلام کے پانے پر ان کے ماں باپ وغیرہ نے سجدۂ شکر کیا جو اللہ کے لئے تھا۔

۴:- سجدہ کا حکم اگرچہ اگلی شریعتوں میں تھا مگر شرائع سابقہ کا ہم پر حجت ہونا ہی قطعی نہیں کہ یہ ائمہ اہل سنت کا مختلف فیہ ظنی مسئلہ ہے۔

بعض کے نزدیک وہ اصلاً حجت نہیں نہ ان پر عمل جائز جب تک ہماری شرع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

۵:- سجدۂ آدم و یوسف علیہما السلام کوئی حکم عام نہیں بلکہ دو واقعۂ حال ہیں اور باتفاق عقل و نقل ثابت ہے کہ واقعۂ حال کے لئے عموم نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ سجدہ آدم کا حکم بشر کو نہیں بلکہ فرشتوں کو تھا اور ملائکہ کے لئے جو حکم ہو وہ انسان کے لئے معقول و معمول نہیں ہو سکتا۔

اور سجدہ یوسف کا حکم بر بنائے اباحت اصلیہ ہونا ممکن ہے اور اباحت اصلیہ کا رفع نسخ نہیں۔

لہٰذا سجدۂ تحیت و تعظیم کا حرام و ممنوع ہونا ہی خدا اور رسول کا حکم ہے۔

تحریم سجدۂ تحیت کی تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ منصفانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس رسالہ نافعہ بازغہ میں ۴۲ حدیثیں ثبت فرمائی ہیں۔

فصل دوم :- چالیس حدیثوں سے سجدۂ تحیت کی تحریم کا ثبوت۔ اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول :- سجدۂ غیر کی مطلقاً ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۲۳ حدیثیں ہیں۔

نوع دوم :- قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۱۷ حدیثیں ہیں۔

فصل سوم :- ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدۂ تحیت و تعظیم حرام ہونیکا ثبوت۔ اس میں بھی دو نوع ہیں۔

نوع اول :- تین قسموں پر منقسم ہے۔

قسم اول :- نفس سجدہ کا حکم کہ غیر خدا کیلئے مطلقاً حرام ہے۔

قسم دوم :- سجدہ تو سجدہ زمیں بوسی حرام ہے۔

قسم سوم :- زمیں بوسی بالائے طاق رکوع کے قریب تک جھکنا منع ہے۔

نوع دوم :- بھی تین قسموں پر مشتمل ہے۔

قسم اول :- مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام ہے اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع ہے۔

قسم دوم :- مزار کو سجدہ درکنار کسی قبر کے سامنے اللہ عزوجل کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف ہو۔

قسم سوم :- نماز تو نماز قبر کی طرف مسجد کا قبلہ ہونا منع ہے اگرچہ نمازی کا سامنا نہ ہو یعنی مسجد کے قبلہ میں قبر کی ممانعت ہے جب تک بیچ میں دیوار وغیرہ حائل نہ ہو۔

اور اس فصل سوم کی بحث دیگر تین فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل ۱ :- صحابہ وائمہ و اولیاء اور کتب پر "بکر" کے افترا خود اسی کے مستندات اور اجماع وفقہ اور جماہیر اولیاء سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت، اس میں بکر کے مخترعات و خود ساختہ تحریروں کا ۴۷ وجوہات سے رد کیا گیا ہے۔

فصل ۲ :- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکر کے افترا اور حدیث سے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت، اس میں ۳۸ وجوہ سے بکر کی تردید کی گئی ہے۔

فصل ۳ :- اللہ عزوجل پر بکر کے افترا اور خود اسی کے منہ قرآن عظیم سے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت، اس میں پندرہ طریقوں سے بکر کے افترائت کا جواب دیا گیا ہے۔ سجدۂ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام کی بحث اور مجوزین کے

استدلال کا دلائل قاہرہ سے بطلان و ثبوت۔

سجدۂ تحیت ۔ کے مجوزین یہ کہتے ہیں کہ "سجدۂ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام قرآن عظیم سے ثابت ہے اگر چہ یہ شریعت آدم و یوسف کا حکم تھا مگر شرائع سابقہ بھی حجت و دلیل ہیں جب تک اللہ و رسول انکار نہ فرمائیں اور یہاں انکار نہیں تو قرآن کریم سے قطعاً جواز ہے"۔

امام احمد رضا نے مجوزین کے اس خیال و وہم کی ۵ وجوہات سے تردید کی ہے اور دلائل ساطعہ اور کتب تفاسیر کے کثیر حوالوں سے سجدہ آدم و یوسف علیہما السلام کی تفسیر و تشریح اور تاویل چند طریقوں سے کی ہے۔

۱:- آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا سجدہ اشارہ تھا، یوسف علیہ السلام کو ان کے ماں باپ بھائیوں کا سجدہ سر سے اشارہ کرنا تھا یہ ان کی تحیت تھی جس طرح اب بھی کچھ لوگ سلام کرتے وقت سر جھکاتے ہیں۔

اور بعض نے کہا کہ سجدۂ تحیت اگلی امتوں میں جائز تھا اور اس شریعت میں منسوخ ہو گیا۔

۲:- آدم و یوسف علیہما السلام کو کعبہ کی طرح کر دیا تھا۔

۳:- یوسف علیہ السلام کے پانے پر ان کے ماں باپ وغیرہ نے سجدۂ شکر کیا جو اللہ کے لئے تھا۔

۴:- سجدہ کا حکم اگر چہ اگلی شریعتوں میں تھا مگر شرائع سابقہ کا ہم پر حجت ہونا ہی قطعی نہیں کہ یہ ائمہ اہل سنت کا مختلف فیہ ظنی مسئلہ ہے۔

بعض کے نزدیک وہ اصلاً حجت نہیں نہ ان پر عمل جائز جب تک ہماری شرع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

۵:- سجدۂ آدم و یوسف علیہما السلام کوئی حکم عام نہیں بلکہ دو واقعۂ حال ہیں اور باتفاق عقل و نقل ثابت ہے کہ واقعۂ حال کے لئے عموم نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ سجدہ آدم کا حکم بشر کو نہیں بلکہ فرشتوں کو تھا اور ملائکہ کے لئے جو حکم ہو وہ انسان کے لئے معقول و معمول نہیں ہو سکتا۔

اور سجدہ یوسف کا حکم بر بنائے اباحت اصلیہ ہونا ممکن ہے اور اباحت اصلیہ کا رفع نسخ نہیں۔

لہٰذا سجدۂ تحیت و تعظیم کا حرام و ممنوع ہونا ہی خدا اور رسول کا حکم ہے۔

تحریم سجدۂ تحیت کی تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ منصفانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس رسالہ نافعہ بازغہ میں ۴۲ حدیثیں ثبت فرمائی ہیں۔

احادیث

الزبدة الزکیة لتحریم سجود التحیة

چالیس حدیثوں سے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت

نوع اول، سجدہ غیر کی مطلقاً ممانعت

۶۹۹۔ جامع ترمذی و صحیح ابن حبان و صحیح مستدرک و مسند بزار و سنن بیہقی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال جآءت امراة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت یا رسول الله اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة قال لوکان ینبغی لبشر ان یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذ دخل علیها لما فضله الله علیها هذا لفظ البزار و الحاکم و البیهقی و عند الترمذی المرفوع منه بلفظ لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

ایک عورت نے بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ شوہر کا عورت پر کیا حق ہے فرمایا اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے اس فضیلت کے سبب جو اللہ نے اسے اس پر رکھی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی ۱/۲۱۹، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة)

۷۰۰۔ بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائطا فجاء بعیر فسجد له فقالوا هذه بهیمة لاتعقل سجدت لك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجدلك فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر لو صلح لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لما له من الحق علیها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ایک اونٹ نے حاضر ہو کر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یہ بے عقل چوپایہ ہے اس نے حضور کو سجدہ کیا ہم تو عقل رکھتے ہیں ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے آدمی کولائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے امام جلال الدین سیوطی نے مناہل الصفا میں فرمایا اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۰۱۔ احمد و نسائی و بزار و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان اھل بیت من الانصار لھم جمل یسنون علیہ و انہ استصعب علیھم (فذکر القصۃ الی قولہ) فلما نظر الجمل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرسا جدا بین یدیہ فقال لہ اصحابہ یا رسول اللہ ھذہ بھیمۃ لاتعقل تسجد لک. و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لک قال لایصلح لبشران یسجد لبشر و لو صلح ان یسجد بشر لبشر لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھامن عظم حقہ علیھا و عند النسائی مختصر۔

یعنی انصار میں ایک گھر کا آبکشی کا اونٹ بگڑ گیا کسی کو پاس نہ آنے دیتا کھیتی اور کھجوریں پیاسی ہوئیں سرکار میں شکایت عرض کی صحابہ سے ارشاد ہوا چلو باغ میں تشریف فرما ہوں اونٹ اس کنارے تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی طرف چلے انصار نے عرض کی یارسول اللہ وہ بورانے کتے کی طرح ہو گیا ہے مبادا حملہ کرے فرمایا ہمیں اس کا اندیشہ نہیں اونٹ حضور کو دیکھ کر چلا اور قریب آکر حضور کے لئے سجدہ میں گرا حضور نے اس کے ماتھے کے بال پکڑ کر کام میں دے دیا بکری کی طرح ہو گیا آگے وہی ہے کہ صحابہ نے عرض کی ہم تو ذی عقل ہیں ہم زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا آدمی کو لائق نہیں کہ کسی بشر کو سجدہ کرے ورنہ میں عورت کو مرد کے سجدے کا حکم فرماتا۔ امام منذری نے کہا اس حدیث کی سند جید ہے اور اس کے راوی مشاہیر ثقہ۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۴۸۰، الزبدۃ الزکیۃ"۔ (مسند احمد ۳ / ۱۵۸)

۷۰۲۔ امام احمد و بزار و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائطا للانصار و معہ ابوبکر و عمر فی رجال من الانصار و فی الحائط غنم فسجدن لہ فقال ابوبکر یا رسول اللہ کنا نحن احق بالسجود لک من ھذہ الغنم قال انہ لاینبغی فی امتی ان یسجد احد لاحد و لو کان ینبغی ان یسجد احد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے صدیق و فاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے باغ میں بکریاں تھیں انہوں نے حضور کو

سجدہ کیا صدیق نے عرض کی یارسول اللہ ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں، فرمایا بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدے کا حکم فرماتا۔ ملا علی قاری نے شرح شفاء امام قاضی عیاض میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں کہا یہ حدیث صحیح ہے۔(دلائل النبوۃ، ص ۳۴۶)

۷۰۳۔ بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی بینمانحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ اتاه آت فقال یا رسول الله ناضح آل فلان قد ابق علیهم فنهض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (فذکر القصة وفیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) قال فقال اصحابه یا رسول الله بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك فنحن احق ان نسجدلك قال لالو کنت آمرا احدا من امتی ان یسجد بعضهم لبعض لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن

ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے کسی نے آکر عرض کی فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہو گیا حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اوس کے پاس نہ جائیں حضور تشریف لے گئے اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اوس کا سجدہ میں گرنا صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کے لئے حضور کو سجدہ کرے ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا نہیں۔ اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔(دلائل النبوۃ مترجم، ص ۳۴۵)

۷۰۴۔ احمد مسند اور حاکم مستدرک اور طبرانی جامع کبیر اور بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ اور بغوی شرح سنہ میں یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغوحتی سجدله فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لو کنت آمرا احدا ان یسجد لغیر الله تعالیٰ لامرت المرأة ان تسجد لزوجها الحدیث

ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تھے ایک اونٹ بولتا ہوا قریب آکر حضور کو سجدہ کیا مسلمانوں نے کہا ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

سجدہ کریں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کسی کو غیر خدا کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ جانتے ہو یہ اونٹ کیا کہتا ہے یہ کہہ رہا ہے کہ اس نے چالیس برس اپنے آقاؤں کی خدمت کی جب بوڑھا ہوا انھوں نے اس کا چارہ کم اور کام زیادہ کر دیا اب کہ ان کے یہاں شادی ہے چھری لی کہ حلال کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرما بھیجا کہ اونٹ یہ شکایت کرتا ہے انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ وہ سچ کہتا ہے فرمایا تو میں چاہتا ہوں کہ تم اسے میری خاطر چھوڑ دو انھوں نے چھوڑ دیا مطالع المسرات میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (دلائل نبوۃ، ص ۳۴۴)

۷۰۵۔ مسند احمد میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجدله فقال اصحابه یا رسول الله تسجدلك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجدلك فقال اعبدو اربکم واکرموا اخاکم ولو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آکر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم تو زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم اگر میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ اس حدیث کا صرف اخیر ٹکڑا کہ اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا سنن ابن ماجہ میں بھی ہے اور اسی قدر ترغیب میں ابن حبان اور درمنثور میں ابو بکر بن ابی شیبہ کی طرف نسبت کیا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۱، زبدۃ الزکیۃ"۔ (مسند احمد ۷/ ۱۱۲، مشکوٰۃ ۲/ ۲۸۳، الفصل ثالث)

۷۰۶۔ ابو نعیم دلائل میں ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد فجرد کما یحمل فلم یقدر احدان یدخل علیه الاتخبطه فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك فقال افتحوا عنه فقالوا انا نخشی علیك یا رسول الله قال افتحوا عنه ففتحوا فلما رأه الجمل خرسا جدا فسبح القوم وقالوا یا رسول الله کنا احق بالسجود من هذه البهیمة قال لوینبغی لشئی من الخلق ان یسجد لشئی دون الله لینبغی للمرأة ان

تسجد لزوجها۔

بنی سلمہ میں کسی نے ایک اونٹ آبکشی کو خرید کر سار مین کر دیا جب اوسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں یہ حال معروض ہوا ارشاد ہوا دروازہ کھولو عرض کی حضور اندیشہ ہے فرمایا کھولو کھول دیا اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کے لئے سجدہ میں گرا حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا پھر عرض کی یا رسول اللہ ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں فرمایا اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کے لئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔(دلائل سوہ، ص ۳۴۳)

۷۰۷۔ ابو نعیم غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض اسفار فرأينا منه عجبامن ذالك انا مضينا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقال يا نبى الله انه كان لى حائط فيه عيشى وعيش عيالى ولى فيه ناضحان فاغتلما على فمنعانى انفسهما وحائطى ومافيه لا يقدر احد ان يدنو منهما فنهض نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باصحابه حتى اتى الحائط فقال بصاحبه افتح فقال يانبى الله امرهما اعظم من ذالك قال افتح فلما حرك الباب اقبلا لهما جلبة كحفيف الريح فلماانفرج الباب ونظرا الى نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بركاثم سجدا فاخذ نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم براسهما ثم دفعهما الى صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال القوم يا نبى الله تسجدلك البهائم فاآء الله عندنا بك احسن حين هدانا الله من الضلالة واستقذنا بك من المهالك افلاتاذن لنا فى السجود لك فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان السجود ليس لى الاللحى الذى لايموت ولوانى آمراحدا من هذه الامة بالسجود لامرت المراة ان تسجد لزوجها۔

ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے ہم نے ایک عجب دیکھا ایک منزل مین اترے وہاں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شتر آبکش تھے دونوں مست ہو گئے ہیں نہ اپنے پاس آنے دیں نہ باغ میں قدم رکھنے دین کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام اٹھ کر اس کے باغ کو گئے فرمایا کھول دے عرض کی یا نبی اللہ ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے فرمایا کھول دروازے کو جنبش ہوئی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فوراً سجدے میں گر پڑے حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کر دیئے اور فرمایا ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے۔ حاضرین نے عرض کی یا نبی اللہ چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک سجدہ میرے لئے نہیں وہ تو اسی زندہ کے لئے ہے جو کبھی نہ مرے گا میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۸۲، ۴ء۔ زبدۃ الزکیۃ" (دلائل النبوۃ مترجم، ص ۳۲۵)

۷۰۸۔ طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رجلا من الانصار کان له فحلان فاغتلما فادخلهما حائطا فسد عليهما الباب ثم جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فارادان يدعوله والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد معه نفر من الانصار (فساق الحديث وفيه) فقال افتح ففتح فاذا احدا لفحلين قريبا من الباب فلما رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجد له فشد رأسه وامكنه منه ثم مشى الى اقصى الحائط الى الفحل الآخر فلما رأه وقع له ساجدا فشد رأسه وامكه منه وقال اذهب فانهما لايعصيانك وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاآمراحدا ان يسجد لاحد ولوامرت احد ا ان يسجد لاحد امرت المرأة ان تسجد لزوجها

اس میں بھی سابقہ حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے وہ سفر کا قصہ تھا اس میں یہ ہے کہ ان کے مالک انصاری دعا کرانے آئے کہ اللہ تعالیٰ ان اونٹوں کو مسخر فرما دے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھ کر حوالہ مالک کیا پھر تمہائے باغ پر تشریف لے گئے دوسرا وہاں ملا اس نے بھی سجدہ کیا اسے بھی باندھ کر حوالہ کیا اور درخواست سجدہ پر ارشاد ہوا میں کسی کو کسی کے سجدہ کے لئے نہیں فرماتا ایسا فرماتا ہوتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم کرتا۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ یہ جدا واقعہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۷۰۹۔ عبد بن حمید وابو بکر بن ابی شیبہ ودارمی واحمد وبزار بیہقی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وھذا لفظ الدارمی فی حدیث طویل مشتمل علی معجزات قال خرجت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر (فذکر معجزتین الی ان قال) ثم سرنا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیننا کانما علینا الطیر تظلنا فاذا جمل فارحتی اذاکان بین سماطین خرساجدا (ثم ساق الحدیث الی ان قال) قال المسلمون عند ذلک یا رسول اللہ نحن احق بالسجود لک من البھائم قال لاینبغی لشیء ان یسجد لشیء ولو کان ذلک کان النساء لازواجھن

میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا قضائے حاجت کے لئے پردے کی ضرورت تھی دو پیڑ چار گز کے فاصلے سے تھے مجھ سے فرمایا اے جابر اس پیڑ سے کہہ دے کہ دوسرے سے مل جائے فوراً مل گئے بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے پھر سوار ہو اراہ میں ایک عورت اپنا بچہ لئے ملی عرض کی یا رسول اللہ اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دباتا ہے بچہ اس سے لے کر تین بار فرمایا دور ہو اے خدا کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں پھر بچہ اس کی ماں کو دے دیا جب ہم پلٹتے ہوئے اسی منزل میں پہنچے وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دُنبے لئے حاضر ہوئی عرض کی یا رسول اللہ میرا یہ ہدیہ قبول فرمائیں قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچے کو خلل نہ ہوا حضور نے فرمایا ایک دُنبہ لے لو ایک پھیر دو پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ کئے ہیں ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا مالک حاضر ہو کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ ہمارا ہے فرمایا اس کا کیا قصہ ہے عرض کی بیس برس سے ہم نے اس پر آبکشی نہ کی یہ فربہ چربی دار ہے اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں یہ ہم سے چھوٹ آیا فرمایا یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو عرض کی بلکہ یا رسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے فرمایا میرا ہے تو اس کے مرتے دم تک اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہ دیکھ کر مسلمانوں نے عرض کی یا رسول اللہ چوپاؤں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔ امام جلیل سیوطی نے مناہل میں فرمایا اس حدیث کی سند صحیح ہے امام قسطلانی نے مواہب شریف اور علامہ فاسی نے مطالع میں فرمایا جید ہے زرقانی نے کہا اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

۷۱۰۔ بزار مسند اور حاکم مستدرک اور ابو نعیم دلائل اور امام فقیہ ابو اللیث تنبیہ الغافلین میں

باسانید خود بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای و اللفظ لابی نعیم قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قد اسلمت فارنی شیأ ازددبہ یقینا فقال ما الذی ترید قال ادع تلک الشجرة ان تاتیک قال اذھب فادعھا فاتاھا الاعرابی فقال احیبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما لت علی جانب من جوانبھا فقطعت عروقھا ثم مالت علی الجانب الاخر فقطعت عروقھا حتی اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت السلام علیک یا رسول اللہ فقال الاعرابی حسبی حسبی فقال لھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارجعی فرجعت فجلست علی عروقھا وفروعھا فقال الاعرابی ائذن لی یا رسول اللہ ان اقبل رأسک ورجلیک ففعل ثم قال ائذن لی ان اسجدلک قال لا یسجد احد لا حد ولوامرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا لعظم حقہ علیھا ولفظ الفقیہ قال ائا ذن لی ان اسجدلک قال لاتسجدلی ولا یسجد احدلاحد من الخلق ولو کنت آمرا احدا بذالک لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا تعظیما لحقہ

ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں اسلام لایا ہوں مجھے کچھ ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے فرمایا کیا چاہتا ہے عرض کی حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو فرمایا۔ جابلا وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے پھر چلااور حضور انور میں حاضر ہو کر صاف زبان سے کہا سلام حضور پر اے اللہ کے رسول اعرابی نے کہا مجھے کافی مجھے کافی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا پلٹ جا فوراً واپس ہوااور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پائے مبارک کو بوسہ دوں حضور نے اجازت دی پھر عرض کی اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں فرمایا مجھے سجدہ نہ کرنا مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے میں اس کے لئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کے لئے اسے سجدہ کرے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۳، الزبدة الزکیة" (دلائل النبوة، ص ۳۵۰)

۱۷۔ امام احمد وابن ماجہ وابن حبان وبیہقی عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

واللفظ لابن ماجة قال لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال ماھذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتھم یسجدون لا ساقفتھم وبطارقھم فوردت فی نفسی ان نفعل ذالك بك فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلا تفعلو ا فانی لو کنت آمرا احدا ان یسجد لغیر اللہ تعالیٰ لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا

جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا حضور نے فرمایا معاذ یہ کیا۔ عرض کی میں ملک شام کو گیا وہاں نصاری کو دیکھا کہ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں فرمایا نہ کرو۔ میں اگر سجدہ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔ یہ حدیث حسن ہے اس کی سند میں کوئی ضعیف نہیں ابن ابی حبان نے اسے صحیح میں روایت کیا اور منذری نے اس کے صالح ہونے کا ارشارہ کیا۔ (ابن ماجہ ۱/۱۳۴ باب حق الزوج علی المرأة)

۷۱۲۔ حاکم صحیح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انه اتی الشام فرای النصاری یسجدون لاسا قفتھم ورھبا نھم ورای الیھود یسجدون لاحبارھم ورھبانھم فقال لای شئی تفعلون ھذا قالوا ھذا تحیة الانبیاء قلت فنحن احق ان نصنع بنبینا فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انھم کذبوا علی انبیائھم کما حرفوا کتابھم لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا من عظم حقه علیھا

وہ شام کو گئے دیکھا نصاریٰ اپنے پادریوں اور فقیروں کو سجدہ کرتے ہیں اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو بولے یہ انبیا کی تحیت ہے معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ انبیاء پر بہتان کرتے ہیں جیسے انھوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حاکم نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ (الترغیب والترھیب ۳/۵۵ ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

۷۱۳۔ امام احمد مسند اور ابو بکر ابی شیبہ مصنف اور طبرانی کبیر میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انه لما رجع من الیمن قال یارسول اللہ رایت رجلا بالیمن یسجد بعضھم لبعض افلا نسجدلك قال لو کنت آمرابشرا یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا

وہ جب یمن سے واپس آئے عرض کی یارسول اللہ میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا اگر میں کسی بشر کو بشر کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔ (مسند احمد ۶/ ۳۰۰)

یہ حدیث صحیح ہے اس کے سب راوی رجال بخاری و مسلم ہیں اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں اول بار شام میں یہود و نصاری کو دیکھ کر آئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے اب اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاری کہ آخر میں عمل نبوی اسی پر تھا نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور بسبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمائی گئی واللہ تعالیٰ اعلم" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۳، زبدۃ الزکیۃ"

۷۱۴۔ ابوداؤد سنن اور طبرانی کبیر میں اور حاکم و بیہقی قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فقلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ قال فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فانت یا رسول اللہ احق ان نسجدلک قال ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجدلہ قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق۔

میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق سجدہ ہیں۔ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ حال و خیال عرض کیا فرمایا بھلا اگر تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کرو گے میں نے عرض کی نہ، فرمایا تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدے کا حکم فرماتا اس حق کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے ان کا ان پر رکھا ہے ابوداؤد نے سکوت اس حدیث کو حسن بتایا اور حاکم نے تصریحا کہا یہ صحیح ہے اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا کما فی الاتحاف (ابوداؤد ۱/ ۲۹۱ باب فی حق الزوج علی المرأۃ)

۷۱۵۔ طبرانی معجم کبیر، ضیاء صحیح مختارہ میں زید بن ارقم سے موصولا ...

میں سراقہ بن مالک بن جعشم وطلق بن علی وام المؤمنین ام سلمہ وعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تعلیقاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت امرا احدا ان یسجد لا حد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

اگر مجھے کسی کو کسی کے لئے سجدے کا حکم دینا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

(الترغیب الترھیب ۳/۵۶ غیب الزوج فی الوفاء)

عبد بن حمید امام حسن بصری سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا اذن مانگنے پر وہ آیت اتری کہ کیا تمہیں کفر کا حکم دیں

۷۱۶۔ مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے فرمایا لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لا حد الا للہ تعالیٰ (مدارک ۱/۲۲۱)

۷۱۷۔ تفسیر کبیر میں بروایت امام سفیان ثوری سماک بن ہانی سے ہے قال دخل الجاثلیق علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یسجد لہ فقال لہ علی اسجد للہ ولا تسجدلی۔

امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر (تفسیر کبیر ۱/۲۳۱)

۷۱۸۔ جامع ترمذی میں بطریق الامام عبداللہ بن المبارک عن حنظلۃ بن عبید اللہ اور سنن ابن ماجہ میں بطریق جریر بن حازم عن حنظلہ بن عبدالرحمن الدوسی اور شرح معانی الآثار امام طحاوی میں بطریق حماد بن سلمہ وحماد بن زید ویزید بن زریع وابی ہلال کلھم عن حنظلہ الدوسی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے فرمایا نہ۔ (ترمذی ۲/۱۰۲ باب ماجاء فی المصافحۃ)

امام طحاوی کے لفظ یہ ہیں انھم قالوا یا رسول اللہ اینحنی بعضنا لبعض اذا التقینا قال لا

[illegible] نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ملتے وقت ہم میں ایک دوسرے کے لئے جھکے فرمایا نہ۔

امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۲ باب المعانقہ)

نوع دوم، قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت

۷۱۹۔ امام احمد و امام مسلم وابوداؤد و ترمذی و نسائی و امام طحاوی ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا الی القبور و لاتجلسوا علیہا قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ (مسلم ۱/ ۳۱۲ کتاب الجنائز)

۷۲۰۔ طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتصلوا الی قبر و لاتصلوا علی قبر۔ نہ قبر کی طرف نماز پڑھو نہ قبر پر نماز پڑھو تیسیر میں ہے۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

(کنز العمال ج ۷، ص ۲۲۳)

۷۲۱۔ صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاۃ الی القبور۔

قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ علامہ مناوی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (کنز العمال، ۷/ ۲۲۳)

۷۲۲۔ ابو الفرج کتاب العلل میں بطریق رشد بن کریب عن ابیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا لایصلین احد الی احد و لا الی قبر۔

خبردار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف فیہ جبارۃ عن مندل عن رشدین۔

۷۲۳۔ امام بخاری اپنی صحیح میں تعلیقاً اور امام احمد و عبدالرزاق وابو بکر بن ابی شیبہ و وکیع بن الجراح وابو نعیم استاذ امام بخاری وابن منیع بسند انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رانی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انا اصلی الی قبر فقال القبر امامک فنھانی و فی روایۃ للوکیع قال لی القبر لاتصل الیہ و فی روایۃ الفضل بن دکین فناداہ عمر القبر القبر فتقدم و صلی و جاز القبر۔

مجھے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا فرمایا تمہارے آگے قبر ہے قبر سے بچو قبر سے بچو اس کی طرف نماز نہ پڑھو یوں منع فرمایا نماز کو ...

قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہو گئے۔" فتاوی رضویہ ج۹، ص ۳۸۵، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ" (بخاری ۱/۱۲۱، باب ھل ینبش قبور الخ)

۷۲۴۔ احمد بخاری مسلم نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد قالت و لولا ذلک لا برز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا وفی روایۃ لھم عنھا عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولئک شرار الخلق عنداللہ عزوجل یوم القیمۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا اور فرمایا ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بدترین خلق ہیں ام المومنین نے فرمایا یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے لہٰذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا۔ (بخاری ۲/۶۳۹، باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ووفاتہ)

۷۲۵۔ اجلہ ائمہ مالک و محمد و بخاری و مسلم وابوداؤد و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل اللہ الیہود و النصریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد

یہود و نصاریٰ کو اللہ مارے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدے کا مقام کرلیا۔ (بخاری ۱/۶۲، باب الصلوۃ فی البیعۃ باب)

۷۲۶۔ مسلم اپنی صحیح اور عبدالرزاق مصنف اور دارمی سنن میں ام المومنین و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی قالا لما نزلت برسول اللہ صلی اللہ [illegible] علیہ وسلم طفق یطرح خمیصۃ لہ علی وجھہ فاذا اغتم کشفھا ع[illegible]ہ فقال وھو کذلک لعنۃ اللہ علی الیہود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد یحذر مثل ماصنعوا۔

نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر [illegible] ڈالتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے اسی حالت میں فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کرلیں۔ ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر انوار کے ساتھ ایسا نہ ہو۔ (مسلم ۱/۲۰۱، باب النھی عن بناء المسجد الخ) (بخاری ۲/۶۳۹، باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم و وفاتہ)

۷۲۷۔ بزار مسند میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ائذن للناس علی فاذنت للناس علیہ فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبورانبیائھم مسجدا ثم اغمی علیہ فلما افاق قال یا علی ائذن للناس فاذنت لھم فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مسجدا ثلثا فی مرض موتہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا لوگوں کو ہمارے حضور حاضر ہونے کا اذن دو میں نے اذن دیا جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرالیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہوا فرمایا اے علی لوگوں کو اذن دو میں نے اذن دیا فرمایا اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۲۸۔ ابوداؤد طیالسی و امام احمد مسند اور طبرانی کبیر میں بسند جید اور ابو نعیم معرفۃ الصحابہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات فیہ ادخلوا علی اصحابی فدخلوا علیہ وھو متقنع ببرد معافری فکشف القناع ثم قال لعن اللہ الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں فرمایا میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ حاضر ہوئے حضور نے روئے انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۲۹۔ امام احمد و طبرانی بسند جید عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان من شرار الناس من تدرکھم الساعۃ وھم احیاء و من یتخذ القبور مساجد۔

بیشک سب لوگوں سے بدتروں میں وہ ہیں جن کے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ کہ قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔ (مسند احمد ۱/۴۰۵)

۷۳۰۔ عبدالرزاق مصنف میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرار الناس من یتخذ القبور مساجد۔

بدتر لوگوں میں ہیں وہ کہ قبروں کو محل سجود قرار دیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۶،

نرسدۃ الزکیۃ"

۷۳۱۔ صحیح مسلم میں جندب اور معجم طبرانی میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول الا ان

من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم و صالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور

مساجدا نی انھاکم عن ذلک۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو

فرماتے سنا خبردار تم سے اگلے اپنے انبیاء اولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے خبردار تم ایسانہ

کرنا ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔ (مسلم ۱ / ۲۱۰، باب النھی عن بناء المسجد علی القبور)

تنبیہ شرح مشکوٰۃ میں حدیث جندب پر کہا اس کے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن

ثابت اور بزار نے مسند میں ابو عبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ

تعالیٰ عنھم سے روایت کیا۔ اس کے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہوں گی واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۳۲۔ عقیلی بطریق سہل بن ابی صالح عن ابیہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللھم لاتجعل قبری وثنا لعن اللہ قوما اتخذوا

قبور انبیائھم مساجد۔

الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی

قبریں مسجدیں کرلیں۔

۷۳۳۔ امام مالک مؤطا میں عطاء بن یسار سے مرسلا اور بزار مسند میں بطریق عطا بن یسار

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔

اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرالیا۔ (مشکوٰۃ

۱ / ۷۲، باب المساجد و مواضع الصلوۃ الفصل الثالث)

۷۳۴۔ عبدالرزاق مصنف میں عمرو بن دینار سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا کانت بنو اسرائیل اتخذوا قبور انبیائھم مساجد فلعنھم اللہ تعالیٰ۔

بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کرلیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی

والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

افادہ - علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر ملا علی قاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں

کانت الیھود و النصاریٰ یسجدون لقبور انبیاءھم ویجعلونھا قبلۃ و یتوجھون فی الصلاۃ نحوھا فقد اتخذوھا اوثانا فلذلک لعنھم ومنع المسلمین عن مثل ذلک۔

یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بناکر نماز میں ان ہی طرف منہ کرتے تو انہوں نے ان کو بت بنالیا۔ لہٰذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔ مجمع بحار الانوار میں ہے **کانوا یجعلونھا قبلۃ یسجدون الیھا فی الصلاۃ کالوثن** ۔ مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھہراکر نماز میں ان کی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت، تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے **ای اتخذوھا جھۃ قبلتھم۔** مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا زواجر امام ابن حجر مکی میں ہے **اتخاذ القبور مسجدا معناہ الصلاۃ علیہ او الیہ** قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے یہ معنی ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔ علامہ تور پشتی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں **احدھما کانوا یسجدون لقبور الانبیاء تعظیما لھم وقصد اللعبادۃ ثانیھما التوجہ الی قبورھم فی الصلاۃ**۔ ایک یہ کہ بقصد عبادت قبور انبیاء کو سجدہ کرتے دوسرے یہ کہ ان کی طرف سجدہ کرتے پھر فرمایا **و کلا الطریقین غیر مرضیۃ**۔ دونوں صورتیں ناپسند ہیں، شیخ محقق لمعات میں اسے نقل کر کے فرماتے ہیں وفی شرح الشیخ ایضا مثلہ شرح امام ابن حجر مکی میں بھی یوں ہی ہے تو ظاہر کہ قبر کو سجدہ اور قبر کی طرف سجدہ دونوں حرام اور ان احادیث کے تحت میں داخل ہیں اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔ اول بلکہ صورت دوم اظہر و راجح ہے یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں ولہذا علماء نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاریٰ کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں در مختار میں ہے۔ **النصرانی شر من الیھودی فی دارین** رد المحتار میں بزازیہ سے ہے **لان نزاع النصاریٰ فی الالھیات و نزاع الیھود فی النبوات .** بلکہ محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت دوم کے داخل وعید و مشمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا باب القبر یتخذ مسجدا و یصلی الیہ اور اس میں حدیث ابوہریرہ لائے قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد و اللہ تعالیٰ

اعلم۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۲۸۷، الزبدۃ الزکیۃ"

تعظیم نبی پر ایک حدیث جلیل

۷۳۵۔ عبد بن حمید اپنی مسند میں سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا بلغنی ان رجلا قال یا رسول اللہ نسلم علیک کما یسلم بعضنا علی بعض افلا نسجد لک قال لا ولکن اکرموا نبیکم و اعرفوا الحق لاھلہ فانہ لاینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ فانزل اللہ تعالیٰ ما کان لبشر الی قولہ بعد اذ انتم مسلمون۔

مجھے حدیث پہنچی کہ ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں، کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا نہ بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے اسے اسی کے لئے رکھو اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۲۸۷ الزبدۃ الزکیۃ

حدیث ناسخ کتاب اللہ نہیں ہے

۷۳۶۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلامی لا ینسخ کلام اللہ۔

میرا کلام خدا کے کلام کو منسوخ نہیں کرسکتا۔ یہ حدیث ابن عدی ودار قطنی نے بطریق محمد بن داؤد القنطری عن جبرون بن واقد الافریقی روایت کی، ابن عدی نے کامل اور ابن الجوزی نے علل میں کہا یہ حدیث منکر ہے۔ ذہبی نے میزان میں کہا جبرون متہم ہے اس نے قلت حیا سے یہ حدیث روایت کی، ترجمہ قنطری میں کہا یہ حدیث باطل ہے، ترجمہ افریقی میں کہا یہ حدیث موضوع ہے، امام ابن حجر نے لسان المیزان میں دونوں جگہ ان کے یہ کلام مقرر رکھے۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۲۹۹" الزبدۃ الزکیۃ

خاموشی باعث نجات ہے

۷۳۷۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان الرجل لیتکلم بالکمۃ لایری بھا باسا یھوی بھا سبعین خریفا فی النار۔

بیشک آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کچھ برائی نہیں سمجھتا اس کے سبب ستر برس کی راہ جہنم میں اتر جاتا ہے۔ (ترمذی ۲/۵۰، باب ماجاء بالتکلم بالکلمۃ الخ)

۷۳۸۔ اور فرمایا ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ مایظن ان تبلغ فیکتب اللہ بھا سخطہ الی یوم القیمۃ۔

بیشک آدمی ایک بات ناراضی خدا کی کہتا ہے اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچی اس کے سبب اللہ اس پر قیامت تک اپنا غضب لکھ دیتا ہے۔" فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۰۱ د" الرد‌ة عن ... ص ... (الخ ... فی فتنۃ الکلام)

حدیث پاک سے بھی کسی چیز کی حلت و حرمت کا ثبوت ہو جاتا ہے

۲۹۔ حدیث الا وانی اوتیت القرآن و مثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ و ما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ و ان ماحرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لایحل لکم الحمار الاھلی و لاکل ذی ناب من السباع۔ الحدیث۔

سنتے ہو مجھے قرآن عطا ہوا اور اس کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور اس میں جو حرام پاؤ اسے حرام مانو، حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی، سن لو پالتو گدھا تمہارے لئے حلال نہیں نہ کوئی کیلے والا درندہ (رواہ احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن)۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۲۰۲ د" الزمزمۃ القمریۃ۔ (مسند احمد ۵/ ۱۱۵) (ابوداؤد ۲/ ۲۳۲، کتاب فی لزوم السنۃ)

تعارف

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف
(مولانا سید آصف کے سوال پر نکتہ سنجیاں)

۱۶ر جمادی الاخر ۱۳۳۹ھ میں مولانا سید آصف صاحب قادری کانپوری نے امام احمد رضا کی بارگاہ علم و دانش میں یہ سوال ارسال کیا کہ کافر کو رازدار بنانا، ان سے معاملات بیع و شراء کرنا، موالات و دوستی کرنا اور ان سے علاج و معالجہ کرانا وغیرہ درست ہے یا نہیں؟۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں آیات و احادیث اور دیگر نصوص سے جو استدلال کیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ

کافر کو رازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو کیونکہ وہ بقدر قدرت مسلمان کی بدخواہی میں کمی نہیں کرتے، اور موالات و مودت مطلقاً جملہ کفار سے حرام و ناجائز ہے خواہ حربی ہو یا ذمی رہا بیع و شراء کا معاملہ تو اس کے مباح ہونے میں کوئی کلام نہیں کہ ان معاملات سے نہ انہیں رازدار بنایا جاتا ہے نہ موالات و دوستی برپا ہوتی ہے۔

اور کافر طبیب سے علاج کرانا اگرچہ ممنوع و حرام نہیں مگر احتراز و اجتناب ضرور چاہئے کہ وہ اگرچہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے مگر ایسی ضرور دیتے ہیں جو فی الحال تو نفع کرے اور آئندہ ضرر و نقصان لائے۔

پھر کافر سے علاج کرانے کی کتب معتمدہ کے حوالے سے چند تمثیلات پیش کی گئی ہیں کہ بعض علماء و صلحاء اور اغنیاء نے کافر سے علاج کرایا تو انہیں ضرور نقصان و ضرر لاحق ہوا، یہاں تک کہ بعض اپنی جان عزیز سے ہاتھ دھو بیٹھے وغیر ذلک۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں مسلمانوں کے حق میں کافر کی عداوت و بدخواہی متعدد وجوہ سے ثابت کی ہے۔ اور مولانا سید آصف صاحب کانپوری کے سوال کے جواب کی تمہیدات و تصریحات پر مشتمل اس مختصر سے رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف

مشرکین سے کسی بھی قسم کی استعانت نہ چاہیے حدیث میں ہے

۴۰۷۔ ابو یعلی مسند اور عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم تفاسیر لور بیہقی شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رلوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتستضیئوا بنار المشرکین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو۔

"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۵۵۳، الرمز المرصف"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

دو مسلمانوں کے درمیان جائز بات میں صلح کرانا جائز ہے

۷۴۱۔ حدیث میں ہے عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا احل حراما او حرم حلالا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان صلح کرنا جائز ہے مگر وہ صلح جو حرام کو حلال کردے اور وہ جو حلال کو حرام کردے جائز نہیں۔ (مولف) (مسند احمد ۳/ ۵۴)

دھوکہ و فریب منع ہیں

۷۴۲۔ حدیث میں ہے قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتغدروا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کرو۔ یعنی بد عہدی نہ کرو، ایفائے عہد لازم جانو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۵۴۴" (مسند احمد ۱/ ۲۹۴)

تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے

۷۴۳۔ حدیث میں ارشاد ہوا من تواضع للہ رفعہ اللہ۔

جو اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند فرمادیتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۴۵" (کنز العمال ۳/ ۲۷)

شرع میں ہر نبی کا روز ولادت صاحب عظمت ہے

۷۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وجوہ فضیلت روز جمعہ سے پہلی وجہ یہی ارشاد فرمائی کہ اس میں تخلیق سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم. الحدیث۔

بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا ہے جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۲۸۲، کتاب الجمعۃ)

۷۴۵۔ ابن ماجہ نے ابولبابہ ابن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان یوم الجمعۃ سید الایام و اعظمہا عنداللہ تعالیٰ فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ آدم۔

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور معظم ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں پانچ فضیلت کی باتیں ہیں ازانجملہ ایک یہ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۵۹" (ابن ماجہ ۱/ ۔۔ باب فضل الجمعۃ)

فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے

۷۴۶۔ حدیث میں فرمایا لاغیبۃ لفاسق۔

فاسق کی غیبت نہیں ہے۔ یعنی فاسق معلن کے فسق کا اظہار اس کی غیبت میں شرعاً غیبت نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۶۱" (کنزالعمال ۳/ ۳۲۸)

رہبانیت کی ممانعت پر ایک حدیث

۷۴۷۔ نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخصأ و عن التبتل و الرھبانیۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصی ہونے اور تجرد یعنی شادی نہ کرنے اور رہبانیت سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۶۲" "ترمذی ۱/ ۱۲۸، باب ماجاء فی النھی عن التبتل)

اشیاء کی قیمت متعین نہ کرنے پر ایک حدیث

۷۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تسعروا۔

بھاؤ مقرر نہ کرو۔ یعنی اس کے لئے قانون نہ بناؤ کہ اس میں بہت حرج لازم آئے گا۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۶۳"

اسلام ناحق کسی کی ایذا پسند نہیں کرتا

۷۴۹۔ حدیث میں ہے من اذی ذمیا فانا خصمہ ومن کنت خصمہ خصمتہ یوم القیمۃ۔ رواہ الخطیب عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی ذمی کافر کو ایذا دی تو میں (اس کے مقدمہ میں) اس کا طرفدار و پیروکار ہوں اور میں جس کا طرفدار ہوں روز قیامت اس کی

طرفداری کروں گا یعنی انصاف دلاؤں گا۔ اور ذمی کو ناحق ستانے والے مسلمان کو اللہ جبار وقہار سے سزایاب کراؤں گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ص۵۶۶"

قدرت کے باوجود مسلمان کی مدد نہ کرنا باعث ذلت ہے

۷۵۰۔ جو مظلوم کی دادرسی پر قادر ہو اور نہ کرے اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اغتیب عندہ اخوہ المسلم فلم ینصرہ وھو یستطیع نصرہ اذلہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الاخرۃ۔

جس کے سامنے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ ابن عدی فی الکامل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص۵۱۵" (کنز العمال ۳/ ۲۳ ۷)

مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے پھرنا حرام ہے

۷۵۱۔ حدیث میں ہے من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جھنم۔ جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہنچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص۵۱۶" (ترمذی ۱/ ۱۱۴، باب فی کراھیۃ التخطی یوم الجمعۃ)

ہر بات میں داہنی طرف سے ابتدا محبوب ہے

۷۵۲۔ حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب التیامن فی کل شیء حتی فی تنعلہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر بات میں دہنی طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے یہاں تک کہ جوتا پہننے میں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۴۲" (بخاری ۱/ ۶۱، باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ الخ)

کھانا کھلانے اور صحبت اختیار کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۷۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتصاحب الا مومنا و لا یاکل طعامک الاتقی۔

رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار یعنی سنی مسلمان۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم باسانید صحیحۃ عن ابی سعید

"فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص
الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
(ابوداؤد ۲/ ۱۹۳، باب من یؤمر ان یجلس) "۵۶۱

طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۷۵۴۔ متواتر حدیثوں سے ثابت ہے کہ طاعون مسلمان کیلئے شہادت و رحمت ہے اور جو
مسلمان طاعون میں مرے شہید ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند احمد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الطاعون شہادۃ لکل مسلم۔

طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳ باب ما یذکر فی الطاعون)(مسلم
۲/ ۱۴۳، باب بیان الشہداء)

۷۵۵۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں من مات فی الطاعون فھو شھید۔

طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ (مسلم ۲/ ۱۴۳، باب بیان الشہداء)

۷۵۶۔ مسند امام احمد و معجم کبیر طبرانی و صحیح مختارہ میں صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے، طبرانی نے معجم اوسط اور ابو نعیم نے فوائد ابو بکر بن خلاد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شھادۃ لامتی۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے۔ (مسند احمد ۶/ ۸۱)

۷۵۷۔ امام احمد بسند صحیح راشد بن حبیش سے، طبرانی و ابن قانع ربیع بن ایاس انصاری
سے، احمد و ابوداؤد طیالسی و سمویہ وضیاء عبادہ بن صامت سے، طبرانی کبیر میں سلمان فارسی سے، احمد
و دارمی و سعید بن منصور و بغوی و ابن قانع صفوان بن امیہ سے، احمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے ان چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شھادۃ۔

طاعون شہادت ہے۔ (مسند احمد ۳/ ۴۰۱)

۷۵۸۔ امام مالک و امام احمد و ابوداؤد و امام نسائی و حاکم و ابن حبان جابر بن عتیق سے، ابن
ماجہ ابوہریرہ سے، طبرانی میں عبداللہ بن بسر سے، عبدالرزاق مصنف میں عبادہ بن صامت سے،
ابن سعد طبقات میں سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح سے، ابن شاہین علی بن ارقم وہ اپنے والد سے رضی
اللہ تعالیٰ عنہم ان چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المطعون
شھید۔

جس مسلمان کو طاعون ہوا وہ شہید مرا۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۴۳، باب فی الفضل من مات بالطاعون)

۷۵۹۔ احمد وابن سعد عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شہادۃ لامتی و رحمۃ لھم و رجس علی الکافرین۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے۔" فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۲۹۲ د" (مسند احمد ۶/ ۸۱)

طاعون مسلمانوں کے لئے رحمت اور اس میں مرنا شہادت ہے

۷۶۰۔ صحیح بخاری و مسند احمد وابی داؤد طیالسی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون کان عذابا یبعثہ اللہ تعالیٰ علی من شأ و ان اللہ تعالیٰ جعلہ رحمۃ للمومنین۔

طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ عزوجل جن پر چاہتا بھیجتا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لئے رحمت کردیا۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳ بباب اجر الصابر فی الطاعون)

۷۶۱۔ امام احمد وحاکم کنی میں اور بغوی اور حاکم مستدرک اور طبرانی میں ابو بردہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی اللھم اجعل فناء امتی قتلا فی سبیلک بالطعن۔

الٰہی میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

(مسند احمد ۵/ ۲۸۳)

۷۶۲۔ اور دی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی اللھم اجعل فناء امتی بالطعن و الطاعون۔

الٰہی میری امت کو دشمن کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔ (مسند احمد ۴/ ۳۹۰)

۷۶۳۔ طبرانی اوسط میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتفنی امتی الا بالطعن و الطاعون غدۃ کغدۃ الابل المقیم فیھا کالشھید و الفار منھا کالفار من الزحف۔

میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہے جیسا کفار کو پیٹھ دے کر

جہاد سے بھاگنے والا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۸۲" (مسند احمد ۷ / ۳۶۴)

۷۶۴۔ صحیح مستدرک میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون و خز عدائکم من الجن وھو لکم شھادۃ۔

طاعون تمہارے دشمنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔ (کنز العمال ۱۰ / ۴۲)

۷۶۵۔ مسند احمد و معجم کبیر میں ابو موسیٰ اور اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فنا امتی بالطعن و الطاعون و خزاعدائکم من الجن و فی کل شھادۃ۔

میری امت کا خاتمہ جہاد و طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور دونوں میں شہادت ہے۔ (مسند احمد ۵ / ۵۳)

۷۶۶۔ ابن خزیمہ و ابن عساکر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، ابن عساکر معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں وقفاً، شیرازی القاب میں معاذ سے رفعاً راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الطاعون رحمۃ ربکم و دعوۃ نبیکم و موت الصالحین قبلکم وھو شھادۃ۔

بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ (کنز العمال ۱۰ / ۴۳)

۷۶۷۔ احمد و طبرانی و ابن عساکر انہیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فیستشھد اللہ بہ انفسکم و ذراریکم و یزکی بہ اعمالکم

اللہ تعالیٰ طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دے گا اور اس کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔ (مسند احمد ۴ / ۱۹۶)

۷۶۸۔ امام مالک دار قطنی ابوہریرہ سے، نسائی عقبہ بن عامر سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشھداء خمسۃ المطعون و المبطون و الغریق و صاحب الھدم و الشھید فی سبیل اللہ۔

شہید پانچ ہیں طاعون زدہ اور جو پیٹ کی بیماری سے مرا ہو اور جو ڈوبے اور جس پر مکان یا دیوار گرے اور وہ کہ جہاد میں شہید ہو۔ (نسائی ۲ / ۶۱، مسالۃ الشھادۃ)

۷۶۹۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ میں نماز میں حضور اقدس رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حضور نے دعا کی اللھم طعنا و طاعونا۔
الٰہی دشمنوں کے نیزے اور طاعون میں نے جانا کہ حضور ان سے اپنی امت کی موت مانگتے ہیں۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۸۳"

طاعون زدہ روز قیامت شہیدوں کے زمرے میں ہوگا

۷۷۰۔ احمد و طبرانی عتبہ بن عبد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں شہید اور طاعون زدہ حاضر آئیں گے طاعون والے کہیں گے ہم شہید ہیں حکم ہوگا انظروا فان کانت جراحتھم کجراح الشھداء تسید دما کریح المسک فھم شھداء۔

دیکھو اگر ان کا زخم شہیدوں کی مثل ہے خون رواں اور مشک کی خوشبو تو یہ بھی شہید ہیں، فیجدونھم کذلک۔ دیکھیں گے تو انہیں ایسا ہی پائیں گے۔ (مسند احمد ۵/ ۲۰۱)

۷۷۱۔ احمد و نسائی عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت شہداء اور وہ جو بچھونے پر مرے طاعون والوں کے بارے میں جھگڑیں گے شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں ہماری طرح مقتول ہوئے بچھونے والے کہیں گے ہمارے بھائی ہیں ہمارے، رب عزوجل فیصلہ کے لئے فرمائے گا انظروا الی جراحھم فان اشبہ جراحھم المقتولین فانھم منھم و معھم۔

ان کے زخم دیکھو اگر شہیدوں کے سے ہیں تو وہ انہیں میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم انہیں کے سے ہوں گے۔ فیلحقون بھم۔ یہ شہیدوں میں ملا دیئے جائیں گے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۸۳" (نسائی ۲/ ۶۳، مسألۃ الشھادۃ)

تعارف

فتاوی رضویہ جلد دہم

مسائل شرعیہ کی تنقیحات و تحقیقات پر مشتمل بیش بہا و گراں مایہ علمی خزانہ "فتاوی رضویہ جلد دہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفور علم و تحقیق اور میدان فقاہت کے شاندار شہسوار ہونے کا بے مثال ثبوت ہے۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل مباحث و مضامین سے متعلق فتوے ہیں۔

کتاب المداینات (قرض اور سود سے متعلق احکام) کتاب الاشربہ (پینے والی چیزوں کے احکام) کتاب الوصایا (وصی، وصیت اور وراثت کے مسائل و احکام) کتاب الرھن (گروی رکھنے کا بیان) کتاب الفرائض (میراث وورثہ کے مسائل) اس کے علاوہ اس جلد میں مندرجہ ذیل ۴۴ مباحث و عنوانات پر بھی ضمناً بحث کی گئی ہے۔

بیع و شراء، اجارہ، وقف، قرض، ربوا، ہبہ، ودیعت، اقرار، امانت، خیانت، شرکت، دعوی، شہادۃ، تمسیک، عقائد، ایمان، کفر، رد بد مذہباں، نکاح، عدت، کفو، مہر، حقوق زوجین، حقوق والدین، حقوق اولاد، احکام جنائز، احکام قبور، صدقہ، مصارف صدقہ و زکوۃ، بیت المال کے قوانین، رسم الافتاء والمفتی، اسماء الرجال، تاریخ، جغرافیہ، حقوق العباد، عبادات و معاملات، ریاضت و مجاہدہ، اکل و شرب، ایصال ثواب، احکام مسجد، چرم قربانی، جہیز، یمین، بینک کاری۔

یوں تو امام احمد رضا بریلوی کا ہر فتویٰ تحقیق و شاذ ہوتا ہے مگر خاص طور سے اس جلد میں نفاذ وصیت اور موصی لہ بالزائد کے رد علی احد الزوجین پر ترجیح کے بارے میں ایک نہایت ہی وقیع اور طویل فتویٰ ہے جو ۶۶ صفحات پر مشتمل ہے، اس مسئلہ سے متعلق آپ نے بارہ افادات رقم کیے اور ہر افادہ کے تحت مجموعی طور پر ۲۷ فوائد اور ۱۲۴ تفریعات تحریر کی ہیں۔

اور آپ کا جیسا کہ دستور و طریقہ ہے کہ اپنے تمام طویل جوابات و تحقیقات کے مستقل تاریخی نام تجویز کرتے ہیں آپ نے اپنے اس تفصیلی و تحقیقی فتویٰ کا کوئی نام تجویز نہیں فرمایا ہے۔

مذکورہ ابواب و مباحث سے متعلق اس جلد میں کل ۴۱۴ سوالات کے تحقیقی و علمی جوابات

شامل ہیں۔ اور اس جلد میں تحقیقات علمیہ سے مملو مشحون ۸ مستقل و گرانقدر رسائل شریک ہیں
ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ نہایت نادر اور اہم مباحث و موضوعات پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک
رسالہ "المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر" فتاوی رضویہ جلد ہشتم میں شائع ہو چکا ہے مگر ناشر کی غلط؛
اور بے توجہی کے باعث پیش نظر جلد میں بھی شریک اشاعت ہو گیا ہے۔

اور بقیہ ۷ سات رسائل میں سے میں نے چار رسالوں سے احادیث کا استخراج کیا ہے ان
کا تعارف ان کے اصلی مقام پر آئے گا اور دیگر تین رسائل میں احادیث کا استعمال نہیں ہوا ہے
وہ یہ ہیں۔

۱:- طیب الامعان فی تعداد الجهات و الابدان ۱۳۱۷ھ۔ (کثیر مرد و زن کے
لئے حصص میراث کی تقسیم)

اس رسالے میں طویل الاذیال مسئلہ فرائض کی بحث ہے اور اس میں ہر ذی سہم و وارث کے
لئے ان کے حصوں کی تعیین و تحدید کی گئی ہے، اور صورت سوال کے پیش نظر جواب کی جو تصویر
کشی کی گئی ہے وہ امام احمد رضا ہی کا خاص حصہ ہے۔

۲:- تجلیة السلم فی مسائل من نصف العلم۔ (بعض مسائل فرائض کا بیان)

یہ رسالہ جلیلہ چھ فصلوں پر مشتمل ہے اور ہر فصل ایک علیحدہ مسئلہ میراث کے سوال کا
مفصل جواب ہے اور یہ وہ مسائل میراث ہیں جن میں کچھ ابنائے زمان نے سمجھنے میں غلطی کی تھی
تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں ان کے اغلاط و اوہام کا ازالہ کیا ہے اور یہ رسالہ ۲۴ صفحات پر
مشتمل ہے۔

۳:- رد الرفضة۔ (رافضیوں کی تردید کا بیان)

اس منصفانہ رسالے میں کتب عقائد و فقہ کے حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سنی یا سنیہ
کے ترکہ پانے کا مستحق کوئی رافضی نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار ہو، یہ حرمان ارث
اختلاف دین کے باعث ہے کہ دو دین و مذہب والے کوئی کسی کے وارث نہیں ہوتے ہیں۔
کیونکہ روافض زمانہ علی العموم ضروریات دین کے منکر ہیں اس لئے باجماع مسلمین قطعاً یقیناً
کفار و مرتدین ہیں اور بہت عقائد کفریہ کے علاوہ وہ دو کفر صریح میں مبتلا ہیں۔

اول:- قرآن عظیم کو ناقص و نامکمل بتاتے ہیں۔
... مخصوص قرآن میں زیادت و نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل ماننے یا ...

محتمل جانے وہ بالا جماع کافر و مرتد ہے۔

دوم:- ان کا ہر شخص سیدنا امیر المومنین مولی علی و دیگر ائمہ طاہرین رضی اللہ تعالی عنہم کو حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل و بہتر جانتا ہے۔

جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر و بے دین ہے۔

اور یہ رسالہ نافعہ ۱۲ صفحات پر مبسوط ہے۔

نادر و عدیم المثال یہ فقہی مجموعہ جہازی سائز کے ۵۲۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۲۴ احادیث زیر شامل عنوان و مسائل ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

قرض جلدی ادا کر دینے کے حکم پر دو حدیثیں

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی الواجد یحل عرضہ۔
ہاتھ پہنچتے ہوئے کا ادائے دین سے سرتابی کرنا اس کی آبرو کو حلال کر دیتا ہے۔ یعنی اسے برا کہنا اس پر طعن و تشنیع کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ (بخاری ۱/ ۳۲۳، باب لصاحب الحق مقال)

۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطل الغنی ظلم۔
غنی کا (ادائے دین میں) دیر لگانا ظلم ہے۔ (بخاری ۱/ ۳۲۳، باب مطل الغنی ظلم)

وعدہ جھوٹا کرنا حرام اور علامت نفاق ہے

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آیة المنافق ثلث اذا حدث کذب و اذا وعد اخلف و اذا اؤتمن خان، او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان الاحادیث فی المعنی کثیرة۔
منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۳۲" (مسلم ۱/ ۵۶، باب خصال المنافق)

امت مرحومہ کی عمر در میانی ہے

۴۔ حدیث میں فرمایا اعمار امتی مابین الستین الی السبعین۔
یعنی میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر برس کے درمیان ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۴" (ترمذی ۲/ ۵۹، باب ماجاء فی اعمار ھذہ الامة الخ)

تعارف

حقة المرجان لمهم حكم الدخان

(حقہ پینے کا بیان)

۶ ر رمضان ۱۳۰۷ھ میں سوال کیا گیا کہ حقہ کے بارے میں تحقیق حق کیا ہے؟

امام احمد رضا نے دلائل و قواعد شرعیہ سے جو جواب تحریر کیا ہے وہ یہ ہے کہ

حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دنیا کے عامہ بلاد کے عوام و خواص یہاں تک کہ علمائے عظام حرمین محترمین میں رائج و معمول ہے، شرعاً جائز و مباح ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں۔

ہاں ماہ رمضان میں وقت افطار بعض جہلاء جو حقہ پیتے اور دم لگاتے ہیں جس سے حواس و دماغ میں فتور واثر پڑتا ہے اور حالت بگڑ جاتی ہے وہ بیشک ناجائز و ممنوع و گناہ ہے۔

اور حقہ کی حلت وجواز پر فتویٰ دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے کہ اکثر اہل اسلام اس کے پینے میں مبتلا ہیں اس لئے اس کی تحلیل، تحریم سے زیادہ آسان و سہل ہے۔

اور مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی مرحوم نے اپنے ایک فتوی میں تحریر کیا تھا کہ حقہ پینا جائز نہیں، اور ایسا ہی قول شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے فتویٰ کارد بلیغ کیا ہے اور محدث دہلوی کی طرف عدم جواز کے قول کا انتساب غلط و مردود قرار دیا ہے۔

حاصل یہ کہ اس رسالے میں حقہ نوشی سے متعلق دیگر ضروری احکام بھی بیان کئے گئے ہیں اور اس رسالہ مبارکہ میں صرف ۲ حدیث پاک ہیں۔

احادیث

حقة المرجان لمهم حکم الدخان

سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والے اور جن کیلئے سب سے پہلے چونا بنایا گیا وہ سلیمان علیہ السلام ہیں حدیث میں ہے۔

۵۔ اخرج العقیلی و الطبرانی و ابن عدی و البیھقی فی السنن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال اول من دخل الحمامات و صنعت له النورة سلیمن بن داؤد فلما دخله وجد حره و غمه فقال اوّہ من عذاب اللہ اوّہ قبل ان لاتکون اوّہ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو حمام میں داخل ہوا اور سب سے پہلے جن کے لئے چونا بنایا گیا سلیمن بن داود علیہما الصلاۃ والسلام ہیں، جب وہ حمام میں داخل ہوئے اور اس کی گرمی و تاریکی محسوس کی تو فرمایا آہ عذاب اللہ کی تکلیف، کہ اس تکلیف سے پہلے کوئی تکلیف نہیں۔ حمام کو عذاب اللہ سے اس لئے تشبیہ دی کہ اس میں گرمی، حبس، تنگی اور تاریکی ہوتی ہے اور جہنم بھی کچھ اسی طرح کا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۴۰ حقة المرجان" (کنز العمال ۹/ ۲۳۲)

نشہ والی چیزوں کا استعمال حرام و ممنوع ہے۔

۶۔ احمد و ابوداؤد بسند صحیح عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز سے کہ نشہ لائے اور ہر چیز سے کہ عقل میں فتور ڈالے منع فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۴۵ "حقة المرجان۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۱۹، باب ماجاء فی السکر)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

شراب پیتے وقت شرابی کے ایمان میں فتور آتا ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن**
شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔ رواہ الشیخان وغیرھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲/۸۳۶، کتاب الاشربۃ)

شراب اور اس کے تمام متعلقات پر حضور نے لعنت فرمائی ہے۔

۸۔ حدیث۔ **لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا و حاملھا و المحمولۃ الیہ و ساقیھا و بائعھا و آکل ثمنھا و المشتری لھا و المشتراۃ لہ۔**

یعنی جو شخص شراب کے لئے شیرہ نکالے اور جو نکلوائے اور جو پئے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کے دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لئے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رجالہ ثقات۔ (ابن ماجہ ۲/۲۵۰، باب لعنۃ الخمر علی عشرۃ اوجہ)

شرابی جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان اس سے دور ہو جاتا ہے

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من زنی او شرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسہ۔**

جو زنا کرے یا شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (الترغیب و الترھیب، ۳/۲۵۲، الترھیب من شرب الخمر الخ)

شرابی کو دوزخ میں خون اور پیپ پلایا جائے گا

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ثلثۃ لایدخلون الجنۃ مدمن الخمر**

وقاطع الرحم و مصدق بالسحر و من مات مدمن الخمر سقاہ اللہ جل و علا من نھر الغوطۃ قیل و ما نھر الغوطۃ قال نھر یجری من فروج المومسات توذی اھل النار ریح فروجھن۔

تین شخص جنت میں نہ جائیں گے شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا اور جو شرابی بے توبہ مرجائے اللہ تعالیٰ اسے وہ خون اور پیپ پلائے گا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہے گا کہ ایک نہر ہو جائے گا، دوزخیوں کو ان کی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی وہ سخت بدبو گندگی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہے گی اس شرابی کو پینی پڑے گی۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔ رواہ احمد و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم و صححہ و ابویعلی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۷۴" (مسند احمد ۵/۳۹۹)

شرابی اگر بے توبہ کئے مرجائے تو اس کی نجات کی کوئی امید نہیں

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مد من الخمر ان مات لقی اللہ کعابد وثن۔

شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔ رواہ احمد بسند صحیح عندنا و ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۱/۲۷۲)

شرابی کی تہدید و تعذیب پر ایک حدیث۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من احد یشربھا فتقبل لہ صلاۃ اربعین لیلۃ و لایموت و فی مثانتہ منہ شیٔ الا حرمت بھا علیہ الجنۃ فان مات فی اربعین لیلۃ مات میتۃ جاھلیۃ۔

جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو اور جو مرجائے اور اس کے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کر دی جائے گی اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مرجائے گا وہ زمانہ کفر کی موت مرے گا۔ (الترغیب و الترھیب ۳/۲۵۸ الترھیب من شرب الخمر الخ)

شرابی کو جہنم میں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اقسم ربی بعزتہ لا یشرب عبد من عبیدی جرعة من الخمر الاسقیتہ مکانها من حمیم جهنم معذبا او مغفورا له و لایسقیها صبیا صغیرا الاسقیتہ مکانها من حمیم جهنم معذبا او مغفورا و لایدعها عبد من عبیدی من مخافتی الا سقیتها ایاہ من حظیر القدس۔**

میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے کہ میرا جو بندہ ایک گھونٹ شراب کا پئے گا میں اس کے بدلے جہنم کا وہ کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اس کی سزا میں وہ پانی پلاؤں گا اگرچہ مغفور ہی ہو اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑے گا اسے اپنے پاک در میں پلاؤں گا۔ رواہ احمد عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاوی رضویہ ج۱۰، ص۴۸"(مسند احمد ۶/۲۴۳)

تعارف

الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی
(تاڑی سے گوندھے ہوئے خمیر کی روٹی کا حکم)

۲۸ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ میں سوال پیش ہوا کہ مسکر تاڑی کے نیچے تاڑی کی جو گاد رہتی ہے اس سے خمیر کیے ہوئے آٹے کی روٹی کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے فقہ کے جزئیات کثیرہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والثناء کے حوالوں سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ

قول منصور و مختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ شراب کے مثل حرام و ناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاست غلیظہ ہے یہی مذہب معتمد اور اسی پر فتویٰ ہے۔

مسکر تاڑی کے اجزا روٹی میں شریک ہوں تو وہ روٹی ضرور حرام و ناپاک ہے اور اس کا بیچنا بھی حرام و ناروا اس کی قیمت بھی مال حرام ہے، اور اگر یہ کسی دلیل قوی سے ثابت ہو جائے کہ گاد میں نشہ نہیں ہوتا اس میں قوت سکریہ نہیں رہتی تو اس صورت میں اس کی طہارت و حلت میں شبہ نہیں، اور اس گاد کے خمیر کی جو روٹی بنے گی وہ یقیناً طیب و حلال ہوگی اور اس کی بیع و شراء بھی جائز و درست ہوگی۔

اور اگر گاد کے عدم سکر کا ثبوت قابل قبول نہ ہو تو وہی حکم نجاست و حرمت رہے گا۔

پھر اس مسئلہ کی تحقیق و تدقیق میں دلائل و براہین کے جو انبار پیش کیے گئے ہیں وہ یقیناً امام احمد رضا بریلوی کے فکر رسا طریقہ استدلال و قوت استحضار کا زندہ جاوید ثبوت ہیں۔

اور اس رسالے میں حدیث و اصول حدیث اور اسماء الرجال پر خاصی بحث کی گئی ہے جس سے امام احمد رضا کی حدیث میں وسعت نظر اور دقت نگاہ کا پتہ چلتا ہے۔

اور اسماء الرجال پر جو جرح و قدح اور بحث و تمحیص کی گئی ہے وہ پندرہ صفحات پر مبسوط و محیط ہے اور اس رسالے میں نبیذ تمر کے متعلق بھی ایک طویل و مفید بحث کی گئی ہے۔ جس کا بیشتر حصہ عربی میں ہے مسکر و نشہ آور چیزوں کے احکام پر مشتمل یہ فاضلانہ و حکیمانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۵ صفحات پر مبسوط ہونے کے باوجود کچھ نامکمل و ناقص ہے اور اس میں ۴۷ حدیثیں شریک دلیل و زینت تحریر ہیں۔

احادیث

الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبیذ نوش فرماتے تھے یعنی نبیذ جب تک مسکر نہ ہو حلال اور جائز الاستعمال ہے

۱۴۔ فتح اللہ المعین میں ہے عن ابی لیلی قال اشہد علی البدریین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہم یشربون النبیذ فی الجرار الخضر۔

ابو لیلی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدری صحابہ پر گواہ ہوں کہ وہ لوگ سبز گھڑے میں نبیذ پیتے تھے۔ چھوہارا، کشمش وغیرہ جس پانی میں بھگایا جائے وہ پانی نبیذ کہلاتا ہے اور جب تک نشہ آور نہ بنے اس وقت تک پاک ہے اور حلال ہے۔ (مولف)

نبیذ اگر تیز ہو جائے تو اسے پانی ملا کر نرم کر لیا جائے

۱۵۔ روی ان رجلا اتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثلث قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماشبہ ھذا بطلاء الابل کیف تصنعونہ قال الرجل یطبخ العصیر حتی یذھب ثلثاہ و یبقی ثلثہ فصب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہ المأ و شرب ثم ناول عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا رابکم شرابکم فاکسروہ بالمأ۔

ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس شیرۂ انگور کا ایک تہائی پکانے کے بعد جو بچا تھا لایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تو طلائے ابل کے مشابہ ہے۔ (طلائے ابل یہ ہے کہ خارش زدہ اونٹ پر قطران یعنی کولتار کی مانند ایک چیز ہے جو درخت سے نکلتی ہے، ملا جاتا ہے اسے طلائے ابل کہتے ہیں، نبیذ پکنے سے مثل طلاء ہو جاتی ہے اس لئے اس کو طلائے ابل سے تشبیہ دی) اسے کس طرح بناتے ہو اس شخص نے عرض کیا کہ شیرۂ انگور پکایا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک ثلث باقی رہتا ہے پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں پانی ملا کر نوش فرمایا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی دیا اور فرمایا کہ جب تمہارے

مشروب گاڑھا ہو جائے تو پانی ملا کر اس کا گاڑھا پن توڑ دو یعنی اسے پتلا کر لو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۴" الفقہ التسجیلی

۱۶۔ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ذھب ثلثا العصیر ذھب حرامہ و ریح جنونہ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب شیرۂ انگور کا پکانے سے دو تہائی حصہ ختم ہو جائے تو اس کی حرمت اور اس کی نشیلی بو چلی جاتی ہے۔ (مولف)

نبیذ اگر مسکر ہو تو اس کا پینا حلال نہیں

۱۷۔ ذکر ابن قتیبۃ فی کتاب الاشربۃ باسنادہ عن زید بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم انہ شرب ھو واصحابہ نبیذا شدیدا فی ولیمۃ فقیل لہ یا ابن رسول اللہ حدثنا بحدیث سمعتہ من آبائک عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبیذ فقال حدثنی ابی عن جدی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال ینزل امتی علی منازل بنی اسرائیل حذو القذۃ بالقذۃ و النعل بالنعل ان اللہ تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنھر طالوت و احل لھم منہ الغرفۃ وحرم منہ الری وان اللہ ابتلاکم بھذہ النبیذ واحل منہ الری وحرم منہ السکر۔

زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے اصحاب نے ایک ولیمہ میں تیز نبیذ پیا تو ان سے کہا گیا کہ اے ابن رسول ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث شریف نبیذ کے بارے میں بیان فرمایئے جو آپ نے اپنے آباء کرام سے سنی ہو فرمایا کہ میرے باپ نے میرے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے ایک حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت بنی اسرائیل کے مرتبے کے مقابل برابر برابر ہے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو نہر طالوت سے آزمایا اور ان کے لئے اس کا ایک چلو حلال فرمایا اور سیرابی کو حرام، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو اس نبیذ سے آزمایا کہ اس سے سیرابی حلال اور اس کی نشہ آوری حرام کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۵۵" الفقہ التسجیلی

نبیذ کے جواز پر ایک حدیث۔

۱۸۔ اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراھیم وھو یطعم فطعمت معہ فاوتی قدحا من نبیذ فلما رای ابطائی عنہ قال حدثنی علقمۃ

عن عبدالله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له نبذته سيرين ام ولد عبدالله فشرب و سقاني۔

حماد نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا ایک مرتبہ ابراہیم کے پاس آیا وہ کھانا کھا رہے تھے ان کے ساتھ میں نے بھی کھانا تناول کیا، پھر ان کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا جب انہوں نے نبیذ لینے میں میری تاخیر دیکھی تو فرمایا کہ علقمہ نے حدیث بیان کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض دفعہ ان کے یہاں کھانا کھایا پھر نبیذ منگائی جو ان کی ام ولد سیرین نے بنائی تھی پھر انہوں نے پی اور مجھے پلائی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۵۸" الفقه التسجيلي

نبیذ اگر مسکر ہو جائے پھر اس کے نشہ کو پکا کر یا کسی اور طریقے سے زائل کر دیا جائے تو اس کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

۱۹۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الموطا میں فرماتے ہیں اخبرنا مالك اخبرنا داؤد بن الحصين عن واقد بن عمر بن سعد بن معاذ عن محمود بن لبيد الانصاري ان عمر بن الخطاب حين قدم الشام شكى اليه اهل الشام و باء الارض او ثقلها و قالوا لايصلح لنا الا هذا الشراب قال اشربوا العسل قالوا لا يصلحنا العسل قال له رجل من اهل الارض هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شيأ لايسكر قال نعم فطبخوه حتى ذهب ثلثاه و بقى ثلثه فاتوا به الى عمر بن الخطاب فادخل اصبعه فيه ثم رفع يده تبعه يتمطط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان يشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها والله قال كلا والله ما احللتها اللهم انى لا احل لهم شيأ حرمته عليهم و لا احرم عليهم شيأ احللته لهم۔

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شامیوں نے زمین کی وبا یا اس کی بیماری کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہمیں اس مشروب کے علاوہ اور کوئی چیز راس نہیں آتی ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ شہد پیو لوگوں نے کہا شہد بھی موافق نہیں آتا وہیں کے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کے لئے یہ جائز ہو گا کہ میں اس مشروب سے کوئی ایسی چیز بناؤں جو مسکر نہ ہو فرمایا ہاں پھر اس نے اس کو اتنا پکایا کہ تہائی رہ گئی تو اسے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے انہوں نے اس میں انگلی ڈال کر نکالا تو وہ چپٹ رہی تھی فرمایا کہ یہ طلائے ابل کی طرح ہے پھر اس کے پینے کا حکم دیا، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی بخدا آپ

نے اسے حلال کر دیا فرمایا ہر گز نہیں، بخدا میں نے اسے حلال نہیں کیا ہے، الٰہی میں ان کے لئے کچھ حلال نہیں کروں جو تو نے ان پر حرام فرمایا ہے اور نہ کچھ حرام کروں جو تو نے ان کے لئے حلال فرمایا ہے۔ (مولف) (مؤطا امام محمد ۳۱۶، باب نبیذ الطلاء)

۲۰۔ نیز کتاب الآثار میں فرماتے ہیں اخبرنا ابوحنیفة عن سلیمان (هو ابواسحاق سلیمن بن ابی سلیمن الکوفی من ثقات التابعین و رجال الستة . منه) الشیبانی عن ابن زیاد (قال السید المرتضی الاشبه انه محمد بن زیاد احد شیوخ شعبة روی عن ابی هریرة حدیث الرجل جبار ذکر المنذری فی مختصر السنن وهو من اقران ابن سیرین قلت هو ابن زیاد الجمعی ابوالحارث المدنی نزیل بعد البصرة ثقة ثبت من رجال الستة روی الدار قطنی فی السنن من طریق آدم بن ابی ایاس عن شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال الرجل جبار هذا ما ابداه السید ظنا و المنصوص علیه انه عبدالله قال الامام البدر محمود فی البنایة بعد ذکر الحدیث ابن زیاد هو عبدالله بن زیاد اه قلت یعنی ابا مریم الاسدی الکوفی من الثقات التابعین و رجال البخاری فی التهذیب ذکره ابن حبان فی الثقات و قال فی تهذیبه قال العجلی کوفی ثقة و قال الدار قطنی ثقة . منه) انه افطر عند عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له فکانه اخذ فیه فلما اصبح قال ماهذا الشراب ماکدت اهتدی الی منزل فقال عبدالله ما زدناك علی عجوة و زبیب۔

ابن زیاد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس افطار کیا تو ان کو ایک شربت پلایا جس سے ان پر گویا نشہ کا اثر ہو گیا پھر جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ یہ کیا یعنی کیسا شربت تھا لگتا تھا کہ مجھے گھر کی راہ نہیں مل سکے گی تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے مشروب میں اور کوئی چیز نہیں ملائی تھی۔ یعنی کھجور و کشمش کی نبیذ تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۷۵" الفقه التسجیلی

صحابہ کرام نبیذ اس لئے پیتے تھے تاکہ اونٹ کا گوشت ہضم ہو جائے

۲۱۔ اخبرنا ابوحنفیة قال حدثنا ابواسحق السبعی عن عمر و بن میمون الاودی عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال ان للمسلمین جزو را لطعامهم و ان العتق منها لآل عمر و انه لایقطع هذه الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے کھانے کے لئے اونٹ کا گوشت ہے اور آل عمر کے لئے عمدہ خوشبودار شراب ہے اور اونٹ کا گوشت ہمارے پیٹوں میں تیز نبیذ کے بغیر ختم نہیں ہوتا یعنی ہضم نہیں ہوتا۔ (مولف)

تیز نبیذ اگر مسکر نہیں ہے تو اس کا استعمال درست ہے

۲۲۔ اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انه کان یشرب الطلاء قد ذهب ثلثاہ و بقی ثلثه و یجعل له منه نبیذ فیترکه حتی اذا اشتد شربه و لم یر بذلک بأسا۔

امام اعظم اپنے استاذ حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے استاذ حضرت ابراہیم ایسا طلاء یعنی گاڑھا مشروب نوش کیا کرتے تھے جس کا دو تہائی چلا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا، اور ان کے لئے اس سے کوئی نبیذ بنائی جاتی تو اس کو چھوڑے رکھتے یہاں تک کہ جب تیز ہو جاتی تب نوش کرتے اور اس میں حرج خیال نہ فرماتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۸" الفقه التسجیلی۔

۲۳۔ اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الولید بن سریع مولیٰ عمر و بن حریث عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه کان یشرب الطلاء علی النصف۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا طلاء پیتے تھے جو پکانے کے بعد آدھا رہ جاتا۔ (مولف)

نشہ والی چیز مطلقاً حرام ہے۔

۲۴۔ اخبرنا ابوحنیفة عن حماد بن ابراھیم قال ما اسکر کثیرہ فقلیله حرام خطاء من الناس انما ارادوا السکر حرام من کل شراب۔

حضرت ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا کثیر حصہ مسکر ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے یہ لوگوں کی خطا ہے اہل علم کی مراد تو یہی ہے کہ ہر مشروب کا نشہ حرام ہے۔ (مولف)

تیز نبیذ کے پینے سے اگر نشہ آجائے تو اس کا استعمال جائز نہیں اور وہ باعث حد و تعزیر ہے۔

۲۵۔ اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراھیم ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه اتی باعرابی قد سکر فطلب له عذرا فلما اعیاہ الاذھاب عقل قال احبسوہ فاذا صحا فاجلدوہ ودعا بفضلة فضلت فی اداوته فذاقها فاذا نبیذ شدید ممتنع فدعا بماء فکسرہ و کان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه یحب الشراب الشدید فشرب وسقا جلساء ثم قال ھذا اکسروہ بالما اذا غلبکم شیطانه۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مدہوش اعرابی حاضر لایا گیا انہوں نے اس سے عذر طلب فرمایا عقل میں فتور آجانے کے باعث اعرابی عذر بتانے سے قاصر رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے قید کردو پھر جب ہوش آجائے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اور اس کے برتن میں بچے ہوئے حصہ کو منگا کر چکھا تو وہ بہت سخت تیز نبیذ تھی پھر اس میں پانی ملا دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیز مشروب پسند فرماتے تھے انہوں نے اسے خود بھی پیا اور اپنے ہم نشینوں کو بھی پلایا اور فرمایا کہ جب اس کا شیطان تم پر غالب ہو جائے تو اس کو پانی سے نرم کرلو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۸" الفقہ التسجیلی

خمر مطلقاً حرام ہے

۲۶۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا فهد ثنا ابو نعیم ثنا مسعر بن كدام عن ابی عون الثقفی عن عبدالله بن شداد بن الهاد عن عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال حرمت الخمر بعینها و السكر من كل شراب. (اخرجه النسائی ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عین خمر حرام ہوئی ہے اور باقی ہر مشروب کا نشہ۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۱، توبة شارب الخمر) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

تیز نبیذ کو پانی ملا کر استعمال کیا جائے

۲۷۔ اسی میں ہے حدثنا فهد (فذكر بسنده) عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه انه كان فی سفر فاتی نبیذ فشرب منه فقطب ثم قال ان نبیذ الطائف له غرام فذكر شدة لا احفظها ثم دعا بماء فصب علیه ثم شرب۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں تھے ان کے پاس نبیذ لائی گئی اس میں سے انہوں نے نوش فرمایا تو آمیزش معلوم ہوئی پھر فرمایا کہ طائف کی نبیذ میں ایک چسکا ہوتا ہے، فہد نے کہا کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی شدت و تیزی اس طرح ذکر فرمائی کہ مجھے یاد نہیں رہی پھر پانی منگا کر اس میں ملانے کے بعد نوش فرمایا (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ دافع طاعون ہے

۲۸۔ حدثنا ابوبكرة (مسندا) عن عمرو بن میمون قال شهدت عمر حین

طص فحاء ه الطبیب فقال ای الشراب احب الیک قال النبیذ فاتی نبیذ فشرب منه فخرج من احدی طعنتیه۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اس وقت حاضر ہوا جب ان کو طاعون لاحق تھا تو طبیب آیا اور کہا کہ آپ کونسا مشروب پسند کرتے ہیں فرمایا نبیذ پھر نبیذ لائی گئی اس میں سے نوش فرمایا تو طاعون کا بعض نشان نکل چکا تھا۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۹، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ سے اونٹ کے گوشت کا ضرر دفع ہوتا ہے

۲۹۔ حدثنا روح بن الفرح (بسندہ) عن عمرو بن میمون مثلہ و زاد کان یقول انا نشرب من هذا النبیذ شرابا یقطع لحوم الابل فی بطوننا من ان یوذینا قال و شربت من نبیذہ فکان اشد النبیذ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم اس نبیذ کو اس لئے پیتے ہیں کہ ہمارے پیٹ میں اونٹ کے گوشت کی تکلیف کو دفع کرتی ہے اور فرمایا کہ میں نے اس نبیذ کو پیا تو وہ بہت سخت تیز نبیذ تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۹۵" الفقہ التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۹، باب مایحرم من النبیذ)

۳۰۔ حدثنا ابوالاحوص عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون قال قال عمر انا نشرب هذا الشراب الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا فمن رابہ من شرابہ شی فلیمزجہ بالماء۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس تیز مشروب کو اس لئے پیتے ہیں تاکہ پیٹ میں اونٹ کے گوشت کی تکلیف کو دفع کرے۔ جس کا مشروب گاڑھا ہو جائے تو اسے بچانا ہے کہ اس میں پانی ملادے۔ (مولف) (کنزالعمال ۵/ ۲۹۳)

۳۱۔ حدثنا وکیع حدثنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم حدثنی عتبۃ بن فرقد قال قدمت علی عمر فدعا بشرب نبیذ قد کاد ان یصیر خلا فقال اشرب فاخذتہ فشربتہ فما کدت ان اسیغہ ثم اخذہ فشربہ ثم قال یاعتبۃ انا نشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا۔ قلت و اسماعیل هذا هو الامام الحافظ المتفق علی جلالتہ احمسی کوفی ثقۃ ثبت من رجال الستۃ واکابر

التابعین و عتبة بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی نزل الکوفة فالحدیث صحیح علی شرط الشیخین مسلسل بالکوفیین من لدن ابی بکر الی آخر السند۔

عتبہ بن فرقد نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور آیا انہوں نے ایسی نبیذ منگائی جو سرکہ ہونے کے قریب تھی اور فرمایا کہ پیو میں نے ان سے لے کر پیا تو وہ مجھے خوشگوار نہیں لگی پھر حضرت عمر نے مجھ سے لے کر نوش فرمایا اور فرمایا کہ اے عتبہ ہم اس تیز نبیذ کو اس لئے پیتے ہیں تاکہ پیٹ میں اونٹ کے گوشت کو ہضم کر سکیں کہ کہیں ہم کو تکلیف نہ دیدے۔ (مولف)

نبیذ کا نشہ موجب حد ہے

۳۲۔ حدثنا روح (بسندہ) عن سعید بن ذی لعوة قال اتی عمر برجل سکران فجلدہ فقال انما شربت من شرابک فقال و ان کان۔

سعید بن ذی لعوہ سے مروی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مدہوش شخص کو لایا گیا حضرت عمر نے اس کے کوڑے لگائے اس شخص نے عرض کیا کہ ہم نے تو آپ کے مشروب سے پیا تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ اگرچہ ایسا ہی ہو یعنی تم اس کے باوجود سکر کے باعث حد کے قابل ہو۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

۳۳۔ حدثنا فہد (بسندہ) عن سعید بن ذی حدان او ابن ذی لعوة قال جآ رجل قد ظمیٔ الی خازن عمر فاستسقاہ فلم یسقہ فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فاتی بہ عمر فاعتذر الیہ و قال انما شربت من سطیحتک فقال عمر انما اضربک علی السکر فضربہ عمر۔

ابن ذی لعوہ نے کہا کہ ایک پیاسا آدمی خازن عمر کے پاس آکر پینے کو مانگا اس نے اسے نہیں پلایا تو اس آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توشہ دان کے پاس آکر پی لیا تو مدہوش ہو گیا اب کو حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو اس نے معذرت کی اور کہا کہ میں نے آپ ہی کے توشہ دان سے پیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تو تجھے تیرے مدہوش ہو جانے پر ماروں گا پھر حضرت عمر نے اسے مارا۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶ باب مایحرم من النبیذ)

۳۴۔ رواہ الدار قطنی فی سننہ عن طریق سعد بن ذی لعوة ایضاً ان اعرابیا شرب من اداوة عمر نبیذا فسکر فضربہ الحد فقال الاعرابی انما شربتہ من اداوتک . . .

فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انما جلدناک بالسکر (روی ابوبکر بن ابی شیبة فی مصنفه
ایک اعرابی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے نبیذ پی لی تو مدہوش ہو گیا
حضرت عمر نے اسے حد لگائی اعرابی نے عرض کی کہ میں نے آپ ہی کے برتن سے نبیذ پی ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے تجھے تیرے سکر کی وجہ سے کوڑے مارے ہیں۔
(مولف)

۳۵۔ حدثنا علی بن مسهر عن الشیبانی عن حسان بن مخارق قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ساير رجلا فی سفر و كان صائما فلما افطر اهوى الى قربة لعمر معلقة فيها نبيذ فشربه فسكر فضربه عمر الحد فقال انما شربته من قربتك فقال له عمر انما جلدناك لسكرك

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار سفر میں ایک آدمی کو ساتھ لے کر چلے اور وہ آدمی روزہ دار تھا جب اس نے افطار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معلق مشک کی طرف ہاتھ بڑھایا جس میں نبیذ تھی اس نبیذ کو اس نے پیا تو سکر ہو گیا حضرت عمر نے اسے حد لگائی، اس آدمی نے کہا کہ میں نے آپ ہی کے مشک سے پیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تجھے تیرے سکر کی وجہ سے کوڑا مارا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۹۰ "الفقه المسجلی

۳۶۔ روی عبدالرزاق اخبرنا ابن جریج عن اسماعیل ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب بطریق المدینة فسکر فترکه عمر حتی افاق ثم حده۔

اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راہ مدینہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبیذ میں سے ڈگڈگا کر پی لیا تو سکر ہو گیا حضرت عمر نے اسے اس وقت چھوڑ دیا پھر ہوش آنے کے بعد اسے حد لگائی۔ (مولف) (کنز العمال ۳، ر ۲۹۵)

تیز نبیذ پانی ملا کر پینا درست ہے

۳۷۔ قال الطحاوی حدثنا فهد (بسنده) عن ابن عمر قال اتی (یعنی امیر المومنین) نبیذ قد اخلف و اشتد فشرب منه ثم قال ان هذا لشدید ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو و اصحابه۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نبیذ

لائی گئی جو پرانی اور تیز ہو چکی تھی اس میں سے نوش کر کے فرمایا یہ تو بہت تیز ہے پھر پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور خود انہوں نے اور ان کے اصحاب نے نوش کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۰"

الفقه التسجيلي۔ (شرح معاني الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مايحرم من النبيذ)

بسا اوقات نبیذ شیریں اور خوش ذائقہ ہوتی ہے

۳۸۔ حدثنا محمد بن خزيمة (بسنده) عن ابن عمر ان عمر انتبذ له في مزادة فيها خمسة عشر او ستة عشر فاتاه فذاقه فوجده حلوا فقال كانكم اقللتم عكره۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر کے لئے ایک توشہ دان میں نبیذ تیار کی گئی ان میں پندرہ یا سولہ (خرمے) تھے نبیذ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائی گئی جب اسے چکھا تو شیریں پایا اور فرمایا گویا تم نے اس کی تیزی کو کم کر دیا ہے۔ (مولف) (شرح معاني الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مايحرم من النبيذ)

نبیذ پر اگر کچھ دن گزر جائے تو وہ تیز ہو جاتی ہے

۳۹۔ حدثنا ابن ابي داؤد (بلغه الى) عبدالرحمن بن عثمن قال صحبت عمر بن الخطاب الى مكة فاهدى له ركب من ثقيف سطيحتين من نبيذ فشرب عمر احدهما و لم يشرب الاخرىٰ حتى اشتد مافيه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اكسروه بالمآ۔ و رواه عبدالرزاق ايضا۔

عبدالرحمٰن بن عثمٰن نے کہا کہ میں مکہ تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں گیا ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان نذر کئے حضرت عمر نے ایک توشہ دان سے نوش فرمایا اور دوسرے سے نوش نہیں کیا یہاں تک کہ رکھے رکھے اس کی نبیذ تیز ہو گئی، پھر جب حضرت عمر نے اس سے نوش کیا تو تیز پا کر فرمایا کہ اس میں پانی ملا کر نرم کر لو۔ (مولف) (شرح معاني الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مايحرم من النبيذ)

حضور علیہ السلام نے تیز نبیذ پینے سے انکار فرمایا

۴۰۔ حدثنا ابوامية البغدادي حدثنا ابونعيم ثنا عبدالسلام عن ليث عن عبدالملك بن اخي القعقاع بن شور عن ابن عمر قال شهدت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اتى بشراب فادناه الى فيه فقطب فرده فقال رجل يا رسول الله ... ثم دعا بمآ فصب عليه ذكر مرتين او ثلثا ثم قال اذا اغتلمت ... الشراب

هذه الاسقية عليكم فاكسروا متونها بالماء۔ قلت و رواه النسائی فی سننه بسندین بمعناه احدهما۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا پینے کی چیز لائی گئی حضور نے جب اس کو دہن اقدس کے قریب کیا تو آمیزش پائی اور رد فرمادیا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے، ایسا دو یا تین مرتبہ کہا تو حضور نے پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور فرمایا جب یہ مشروبات جوش ماریں تو اس کی تیزی کو پانی ملا کر نرم کر دو۔ (مولف)

(شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۲، باب مایحرم من النبیذ)

۴۱۔ اخبرنا زیاد بن ایوب ثنا هشیم اخبرنا العوام عن عبدالملك بن نافع قال قال ابن عمر والاخر اخبرنی زیاد بن ایوب عن ابی معوية ثنا ابو اسحاق الشیبانی عن عبدالملك الخ قال الطحاوی حدثنا وهب بن عثمان البغدادی ثنا ابوهمام ثنی یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدة عن اسماعیل بن ابی خالد ثنا قرة العجلی ثنی عبدالملك ابن اخی القعقاع عن ابن عمر مثله (ای مثل السابق) قلت بهذا السند رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه فقال حدثنا وکیع عن اسماعیل بن ابی خالد الخ بنحوه قال الطحاوی حدثنا محمد بن عمر وبن یونس ثنی اسباط بن محمد عن الشیبانی عن عبدالملك بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اهلنا ینبذون نبیذا فی سقاءٍ لو انهکته لاخذ فیّ فقال ابن عمر انما البغی علی من اراده البغی شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند هذا الرکن و اتاه رجل بقدح من نبیذ ثم ذکر مثل حدیث ابی امية غیر انه قال فاکسروها بالماءٔ۔

عبدالملک بن نافع نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ہمارے گھر والے مشک میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اس کو ڈٹ کر پی لیتا تو ضرور مجھے نشہ ہو جاتا تو ابن عمر نے فرمایا کہ باغی تو وہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرے، میں اس رکن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا، ایک شخص ایک نبیذ کا پیالہ لایا جب حضور نے اسے منہ کے قریب کیا تو آمیزش پا کر رد فرمادیا اور فرمایا کہ جب یہ جوش ماریں تو اسمیں پانی ملا کر نرم کر لو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۶۱"

الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۷، باب مایحرم من النبیذ)

حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ نبیذ میں آب زمزم ملا کر نوش فرمایا

۴۲۔ اخبرنا فهد بن محمد بن سعید ثنا یحییٰ بن الیمان عن سفین عن منصور

عن خالد بن سعد عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماً زمزم ثم شرب فقال رجل احرام ھو فقال لا۔ قلت و رواہ النسائی بھذا السند نحوہ فقال اخبرنا الحسن بن اسماعیل بن سلیمن اخبرنا یحییٰ بن یمان الخ و رواہ الدار قطنی حدثنا احمد بن عبداللہ الوکیل ثنا علی بن حرب نایحییٰ بن الیمان الخ۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گرد کعبہ میں پیاس لگی پانی طلب فرمایا تو حوض کی نبیذ حاضر کی گئی، حضور نے اسے سونگھا تو آمیزش معلوم ہوئی پھر اس میں زمزم ملا کر نوش فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/۳۲۷ بباب مایحرم من النبیذ)

تیز نبیذ پینے سے حضور علیہ السلام کا چہرہ انور متغیر ہو گیا

۴۳۔ رواہ عبدالرزاق عن مجاھد مرسلا قال عمد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھہ ثم امر بہ فسکر بالماً ثم شربہ فشد وجھہ ثم امر بہ الثالثۃ فسکر بالماً ثم شرب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہ زمزم سے پینے کا قصد فرمایا لیکن نبیذ نوش فرما لیا تو چہرہ انور متغیر ہو گیا (کہ نبیذ شدید تیز تھی) اس میں پانی ملانے کا حکم فرمایا اس کے بعد نوش فرمایا پھر چہرہ متغیر ہو گیا پھر۔ تیسری بار پانی ملانے کا حکم دیا اور نوش فرمایا۔ (مولف) (کنزالعمال ۵/۳۰۷)

نبیذ اس قدر پینا جائز ہے جس سے نشہ نہ آئے

۴۴۔ قال الطحاوی حدثنا علی بن معبد ثنا یونس ثنا شریک عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا و معاذا الی الیمن فقلنا یا رسول اللہ ان بھا شرا بین یصنعان من البر و الشعیر احدھما یقال لہ المزر و الاخر یقال لہ البتع فما نشرب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشربا و لاتسکرا۔

ابو موسیٰ کے والد نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن بھیجا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہاں پر دو مشروب ہیں ایک گیہوں کی اور دوسری جو کی، ایک کو مز۔

کہا جاتا ہے (مزر جو یا گیہوں کی شراب کو کہتے ہیں) اور دوسری کو تبع (تبع مطلق شراب یا عصارہ، کھجور کی تیز نبیذ کو کہتے ہیں) تو ہم نہ پئیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیو لیکن مسکر نہ بنو یعنی اس قدر نہ پیو کہ نشہ آجائے اور مدہوش ہو جاؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۲" الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۲، باب مایحرم من النبیذ)

نشہ والی چیز حرام ہے

۴۵۔ ذکر ابو موسیٰ عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل مسکر حرام۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

حرمت خمر سے پہلے لوگ باضابطہ شراب پیتے تھے

۴۶۔ حدثنا ابن مرزوق (بسنده) عن شماس قال قال عبدالله (یعنی بن مسعود) رضی الله تعالیٰ عنه ان القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم فما یزالون حتی یحرم علیهم۔

شماس سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ شراب پر بیٹھتے تھے جب شراب ان کے لئے حلال تھی یعنی حکم حرمت نازل نہیں ہوا تھا ایک مدت تک لوگ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ اب شراب ان پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہے۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ گوشت کے ضرر کو دفع کرتی ہے

۴۷۔ حدثنا محمد بن خزیمة (بسنده) عن علقمة بن قیس انه اکل مع عبدالله بن مسعود خبزا ولحما قال فاتینا بنبیذ شدید نبذته سیرین فی جرة خضراء فشربوا منه

علقمہ بن قیس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا، علقمہ نے کہا کہ پھر سخت تیز نبیذ لائی گئی جس کو سیرین نے سبز گھڑے میں بنائی تھی پھر اس میں سے سب نے نوش کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۳" الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

دور جاہلیت میں جن برتنوں میں شراب پیتے تھے شروع اسلام میں ان برتنوں کا استعمال ممنوع تھا

۴۸۔ حدثنا ابوبکر ثنا ابواحمد الزبیری ثنا سفین عن علی بن بذیمة عن قیس

بن حبر (حبتر) قالت سألت ابن عباس عن الجر الا خضر و الجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبدالقیس فقال لاتشربوا فی الدباء و فی المزفت و فی النقیر و اشربوا فی الاسقیة فقالوا یا رسول اللہ فان اشتد فی الاسقیة قال صبوا علیه من المأ وقال لهم فی الثالثة او الرابعة فاهریقوه۔

قیس بن حبر نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سبز اور سرخ گھڑے کے بارے میں پوچھا فرمایا سب سے پہلے جس نے اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہے وہ وفد عبدالقیس ہے تو حضور نے فرمایا دباء (یعنی کھکل کیا ہوا پکا کدو جو جگ کی طرح استعمال کیا جاتا تھا) اور مزفت (شراب پینے کا پیالہ) اور نقیر (درخت کی جڑ جسے کھکل کر کے عرب والے شراب رکھتے تھے) میں نہ پیو بلکہ دیگر جاموں میں پیا کرو، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر ان جاموں میں بھی تیز ہو جائے تو فرمایا کہ اس میں پانی ملا دو اور تیسری یا چوتھی بار باصرار پوچھنے پر فرمایا کہ اسے بہا دینا۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

شراب، جوا، ڈھول اور ہر نشہ والی چیز کی حرمت پر ایک حدیث

۴۹۔ حدثنا محمد بن خزیمة ثنا عبداللہ بن رجاء ثنا اسرائیل عن علی بن بذیمة عن قیس بن حبر عن ابن عباس مثل ذلك ، قلت و رواه ابوداؤد فی سننه حدثنا محمد بن بشار ثنا ابواحمد الی آخره سند اومتنا نحوه و زاد ثم قال ان اللہ حرم علیٰ او حرم الخمر و المیسر و الکوبة قال و کل مسکر حرام قال سفین فسألت علی بن بذیمة عن الکوبة قال الطبل۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، ڈھول اور ہر مسکر کو حرام فرمایا ہے۔ سفین نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ طبل ہے۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۵، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ یا دیگر مشروب گاڑھا ہو جائے تو پانی ملایا جائے۔

۵۰۔ رواه عبدالرزاق عن ابی سعید قال کنا جلوسا عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال جاء کم وفد عبدالقیس الحدیث بطوله وفیه فان رابکم فاکسروه بالمأ. آه۔

ابو سعید نے کہا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر حدیث میں وفد عبدالقیس کے آنے اور برتنوں کے بارے میں سوال کرنے کا ذکر ہے اور اس میں یہ ہے کہ اگر تمہارے مشروبات گاڑھے ہو جائیں تو انہیں پانی ملا کر نرم کر لیا کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۱۰، ص ۶۳" الفقہ التسجیلی

تیز نبیذ پانی ملانے سے اگر درست ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ بہادیا جائے

۵۱۔ حدثنا محمد بن خزیمة ثنا عثمن بن الهشیم بن الجهم الموذن ثنا عوف بن ابی جمیلة ثنی ابوالقموص زید بن علی عن احدوفد القیس او یکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت اسمه انهم سألوه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة فقال لاتشربوا فی الدباء و لا فی النقیر و اشربوا فی السقأ الحلال الموکاء علیها فان اشتد منه فاکسروا بالماء فان اعیاکم فاهریقوه۔

زید بن علی نے وفد عبدالقیس کے کسی آدمی سے روایت کی (اور انہوں نے کہا کہ) ہو سکتا ہے وہ قیس بن نعمان ہو میں اس کا نام بھول گیا کہ وفد عبدالقیس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشروبات کے بارے میں پوچھا، حضور نے فرمایا کہ دباء اور نقیر میں نہ پیو، بلکہ ان حلال برتنوں میں پیو جن پر اعتماد ہو (کہ وہ پاک ہے یا نہیں) اور اگر مشروب تیز ہو جائے تو پانی ملا کر نرم کر لو اور اگر عاجز کر دے یعنی بار بار پانی ملانے کے بعد بھی وہ درست نہ ہو تو اسے بہادو (مولف)

(شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

کہیں کھانا کھائے تو نبیذ کا سوال نہ کرے

۵۲۔ حدثنا ربیع المؤذن ثنا اسد بن موسیٰ ثنا مسلم بن خالد ثنی زید بن اسلم عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل احدکم علی اخیه المسلم فاطعمه طعاما فلیاکل من طعامه و لایسأل شرب النبیذ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے مسلم بھائی کے پاس آئے اور وہ اسے کھانا کھلائے تو کھانا تناول کرے اور نبیذ پینے کو نہ مانگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۶۳" الفقہ التسجیلی (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۹، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ کی شدت و تیزی نشہ میں تبدیل ہونے سے پہلے پانی ملایا جائے ورنہ فائدہ نہ ہوگا۔

۵۳۔ سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا سوید قال اخبرنا عبداللہ عن السری بن یحییٰ حدثنی ابوحفص امام لنا و کان من اسنان الحسن عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالمأ قال عبداللہ من قبل ان یشتد۔

ابو رافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبیذ کی شدت و تیزی کا خوف ہو تو اس میں پانی ملا کر نرم کرلو۔ عبداللہ نے کہا کہ یہ اس وقت ہے جب کہ نبیذ تیز نہ ہو۔ ورنہ پانی ملانا فائدہ نہ دے گا۔ (مولف) (نسائی ۲/۳۲۳، مما اعتلوا بہ حدیث عبدالملک الخ)

۵۴۔ اخبرنا زکریا بن یحییٰ (بسندہ) عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالمأ فقال ھکذا فافعلوا. قلت و رواہ عبدالرزاق و البیھقی۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پینے کے واسطے ترش سرکہ آیا جب انہوں نے اسے منہ کے قریب کیا تو مکروہ جانا پھر پانی منگایا اور اسے نرم کردیا اور فرمایا کہ (جب سرکہ یا نبیذ ترش و تیز ہو جائے تو) اسی طرح کیا کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۱۰، ص ۹۴"

الفقہ التسجیلی۔ (نسائی ۲/۳۲۳، مما اعتلوا بہ حدیث عبدالملک الخ)

نبیذ کے بارے میں عمر فاروق کا پیغام بعض عمال کے نام

۵۵۔ اسی میں ہے عن سوید بن غفلۃ قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ ان ارزق المسلمین من الطلاء ذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ۔

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض عامل کو لکھا کہ مسلمانوں کا انگوری شربت اس وقت جائز ہے جب کہ پکانے سے اس کے دو ثلث ختم ہو جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف)

(نسائی ۲/۳۳۴، ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء و مالایجوز)

۵۶۔ رواہ عبدالرزاق و ابونعیم فی الطب عن ابی مجانۃ عن عامر بن عبداللہ انہ قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اما بعد فانہا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا اسود کطلاء الابل و انی سألتھم علی کم یطبحونہ

فاخبرونی انهم یطبخونه علی الثلثین ذهب ثلثاه الاخبثان ثلث بغیه و ثلث بریحه فمر من قبلك یشربونه۔ قلت و من هذا الطریق رواه سعید بن منصور فی سننه و فیه کتب عمر الی عمار رضی الله تعالیٰ عنهما۔

عامر بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب پڑھا جو ابو موسیٰ کے نام تھا اس میں لکھا تھا کہ میرے پاس شام کا ایک قافلہ آیا جو غلیظ سیاہ اونٹ کے طلاء کی طرح مشروب لایا، میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کتنی مقدار میں اسے پکاتے ہو، انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ لوگ دو ثلث پکاتے ہیں کہ اس کے دو ثلث جو خبیث ہیں چلے جائیں۔ ثلث تو اس کی تیزی و گناہ کا اور ثلث اس کی بو کا۔ (اگر ایسا ہی ہے تو) آپ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ اسے نوش کریں۔ (مولف)(نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربہ الخ)

۵۷۔ روی النسائی عن عبداللہ بن یزید الخطمی قال کتب الینا عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذهب منه نصیب الشیطان فانه له اثنین و لکم واحد۔ قلت صححه الحافظ فی الفتح و رواه سعید بن منصور و البیهقی۔

عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں لکھا کہ تم اپنی مشروب کو اس قدر پکاؤ کہ اس سے حصہ شیطان چلا جائے کہ اس کے دو حصے ہیں اور تمہارا ایک حصہ ہے۔ (مولف)(نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربہ الخ)

جس شیرۂ انگور کو اتنا پکایا جائے کہ ایک ثلث باقی رہ جائے وہ جائز ہے۔

۵۸۔ روی النسائی عن الشعبی قال کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزق الناس الطلاء یقع فیه الذباب و لایستطیع ان یخرج منه۔

شعبی نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو ایسا انگوری مشروب دیتے تھے جس میں مکھی گرتی تو اس میں سے نکل نہیں سکتی تھی۔ یعنی وہ خوب گاڑھا ہو جاتا تھا۔ (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربہ الخ)

۵۹۔ عن داؤد سألت سعیدا ماالشراب الذی احله عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال الذی یطبخ حتی یذهب ثلثه و یبقی ثلثه قلت و رواه ابن ابی شیبة قال حدثنا عبدالرحیم بن سلیمن عن داؤد بن ابی هند قال سألت سعید بن المسیب فذکره۔

داؤد نے کہا کہ میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسا مشروب حلال فرمایا ہے سعید نے کہا کہ وہ مشروب جس کو اس قدر پکائیں کہ دو ثلث ختم ہو جائے اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۶۵" الفقہ التسجیلی۔ (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربہ الخ)

۶۰۔ روی النسائی عن سعید بن المسیب ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب ماذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ

سعید بن میسب سے مروی ہے کہ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب نوش کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ چلا جاتا اور ایک ثلث باقی رہتی تھی۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربہ من الطلاء ومالا یجوز)

۶۱۔ عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یشرب من الطلاء ذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیرۂ انگور کا وہ مشروب نوش کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ پکانے سے ختم ہو جاتا اور ایک ثلث باقی رہ جاتا۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربہ الخ)

۶۲۔ عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیب و سألہ اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال لاحتی یذھب ثلثاہ و یبقی الثلث۔

سعید بن میسب سے ایک اعرابی نے اس شراب کے بارے میں پوچھا جس کا نصف پکانے سے چلا جائے تو فرمایا کہ وہ حلال نہیں یہاں تک کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربہ الخ)

۶۳۔ عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ۔

سعید بن میسب نے کہا کہ جب شیرۂ انگور کو پکا کر ایک ثلث رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربہ الخ)

۶۴۔ عن بشیر بن المھاجر قال سألت الحسن عما یطبخ من العصیر قال تطبخہ حتی یذھب الثلثان و یبقی الثلث۔

بشیر بن مہاجر نے کہا کہ میں نے حسن سے پوچھا کہ عصارۂ انگور کو کتنا پکایا جائے فرمایا اسے اس قدر پکاؤ کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربہ الخ)

شاخ انگور کے بارے میں حضرت نوح علیہ السلام سے شیطان لعین کی منازعت

۶۵۔ عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان نوحا علیہ الصلاۃ و السلام نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال ھذا لی وقال ھذا لی فاصطلح علی ان لنوح ثلثھا و للشیطان ثلثیھا۔

انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے شیطان نے شاخ انگور (یعنی درخت انگور اور انگور) کے بارے میں منازعت کی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے لئے ہے اور شیطان نے کہا یہ میرا ہے تو مصالحت اس بات پر ہوئی کہ نوح علیہ السلام کے لئے اس کا ایک ثلث اور شیطان لعین کے لئے دو ثلث۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۵" الفقہ التسجیلی۔ (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربہ الخ)

عصارۂ انگور پکانے کے بعد اگر ایک ثلث رہے تو جائز ہے

۶۶۔ عن عبدالملک بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبدالعزیز ان لاتشربوا من الطلاء حتی یذھب ثلثاہ و یبقی ثلثہ و کل مسکر حرام۔

عبدالملک بن طفیل جزری نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں لکھا کہ شیرۂ انگور نہ پیو جب تک اس کے دو ثلث نہ چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے اور ہر مسکر و مفتر حرام ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربہ الخ)

خمر مطلقا حرام ہے

۶۷۔ مسند سیدنا الامام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ابو حنیفۃ عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال حرمت الخمر بعینھا قلیلھا و کثیرھا و السکر من کل شراب۔ و فی بعض روایات المسند ابو حنیفۃ عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ الحارثی من طریق محمد بن بشر عن الامام و فی اخری ابو حنیفۃ عن عون بن ابی جحیفۃ عن ...

عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فذکرہ رواہ طلحۃ من طریق یحیٰ الیمانی و حماد ابن الامام عن الامام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر حرام کی گئی ہے تھوڑی ہو یا بہت اور ہر شراب کا نشہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۲، الفقہ التسجیلی" (مسند امام اعظم مترجم، ص ۳۳۱) (مسند امام اعظم، ص ۲۰۲، کتاب الاطعمۃ. اصح المطابع لکھنؤ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبیذ نوش فرمائی ہے

۶۸۔ ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ قال رأیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو یاکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب فقلت لعمرك تشرب النبیذ و الامۃ تقتدی بك فقال ابن مسعود رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشرب النبیذ ولو لا انی رأیتہ یشرب ماشربتہ۔

حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ آپ نے کھانا کھایا پھر نبیذ منگا کر پی، میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نبیذ پیتے ہیں اور امت آپ کی اقتدا کرتی ہے اس پر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا اگر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیتے ہوئے نہ دیکھتا تو نہ پیتا۔ (مولف)

(مسند امام اعظم مترجم، ص ۳۲۹) (مسند امام اعظم، ص ۲۰۱، کتاب الاطعمۃ اصح المطابع لکھنؤ)

نبیذ خریدنے کے بارے میں ایک روایت

۶۹۔ ابوحنیفۃ عن حماد عن انس بن مالك انہ کان ینزل علی ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشعری بواسط فیعث برسول الی السوق یشتری لہ النبیذ من الخوابی۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسط میں ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری کے پاس اترے تو ایک قاصد کو بازار بھیجا کہ وہ ان کے لئے مٹکے کی نبیذ خرید لائے۔ (مولف)

نبیذ کی حلت پر ایک حدیث

۷۰۔ ابوحنیفۃ عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراھیم فطعمت معہ فناولنی قدحا فیہ نبیذ فلما رأی اتقائی منہ حدثنی عن عامر بن عبداللہ بن مسعود انہ کان ربما طعم عندہ ثم دعا تنبذ لہ بنبیذہ لہ سیرین ام ولدہ فشرب وسقانی۔

حماد نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا جب ابراہیم کے پاس آیا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا

تو انہوں نے نبیذ کا ایک پیالہ عطا کیا پھر جب انہوں نے نبیذ سے میرا اجتناب دیکھا تو مجھ سے حدیث بیان کی کہ عامر بن عبداللہ بن مسعود کبھی کبھی ان کے پاس کھانا تناول کرتے تھے پھر نبیذ منگاتے جسے ان کی ام ولد سیرین ان کے لئے بناتی تھی اسے خود پیتے اور مجھے بھی پلاتے تھے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۶۲" الفقه التسجیلی

ملک شام کے مشروبات سے متعلق عمار بن یاسر کے نام حضرت عمر فاروق کا فرمان نامہ۔

۷۱۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال کتب عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له علی الکوفة اما بعد فانه انتهی الی شراب من الشام من عصیر العنب و قد طبخ وهو عصیر قبل ان یغلی حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فذهب شیطانه و بقی حلوه و حلاله فهو شبیه بطلاء الابل فمر به من قبلك فیتوسعوا به شرابهم۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عامل کوفہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا کہ ملک شام سے عصارہ انگور کی پکائی ہوئی شراب میرے پاس آئی ہے۔اور جوش دینے سے قبل تو وہ شیرہ ہی ہے اسے پکایا جائے تاکہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے کہ اس کا شیطان یعنی اس کی خباثت چلی جائے اور اس کی شیرینی اور حلت باقی رہے تو وہ طلاء ابل کے مشابہ ہو جائے گی پھر انہیں اجازت دو کہ وہ لوگ اپنی مشروبات میں وسعت سمجھ لیں۔ (مولف) (کنز العمال در ۲۹۳)

۷۲۔ روی عبدالرزاق حدثنا معمر عن عاصم عن الشعبی قال کتب عمر بن الخطاب الی عمار بن یاسر اما بعد فانه جاءتنا اشربة من قبل الشام کانها طلاء الابل قد طبخ حتی ذهب ثلثاه الذی فیه خبث الشیطان و جنوده وبقی ثلثه فاصطنعه و امر من قبلك ان یصطنعوه۔

شعبی سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا کہ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئی ہیں گویا کہ وہ طلاء ابل ہیں تو اسے پکایا جائے تاکہ اس کے دو حصے چلے جائیں جو شیطان اور اس کے چیلے کی خباثت ہیں اور ایک ثلث باقی رہے، تم بھی اسی طرح بناؤ اور لوگوں کو حکم دو کہ وہ بھی بنائیں۔ (مولف) (کنز العمال ۵ / ۲۹۶)

حبان اسدی کے نام عمر فاروق کا ایک اور پیغام

۷۳۔ رواه الخطیب فی تلخیص المتشابه عن الشعبی عن حبان الاسدی ق

اتانا کتاب عمر فذکرہ بلفظ ذھب شرہ و بقی خیرہ فاشربوہ۔

حبان اسدی نے کہا کہ ہمارے پاس امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب گرامی آیا جس میں یہ مذکور تھا کہ جب شراب کی برائی چلی جائے اور اس کی اچھائی باقی رہے تو اسے پیو۔ (مولف)

جس نبیذ سے نشہ آجائے وہ حرام ہے

۷۴۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم انه قال (سأل) فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر قال القدح الاخیر الذی سکر منه هو الحرام۔

حماد سے مروی ہے کہ ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے تو فرمایا کہ وہ آخری پیالہ حرام ہے جسے پی کر یہ مدہوش ہوا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۶۷"۔ الفقه التسجیلی

گاڑھے مشروب کے بارے میں پانچ حدیثیں

۷۵۔ عقود الجواھر میں ہے فی مصنف ابن ابی شیبة حدثنا علی بن مسهر عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا عبیدة و معاذ بن جبل و ابا طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنه کانوا یشربون من الطلاء ماذھب ثلثاہ و بقی ثلثه۔ قلت و رواہ ایضا ابومسلم الکجی و سعید بن منصور فی سننه کما فی العمدة۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو عبیدہ و معاذ بن جبل اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ خوب گاڑھا مشروب نوش فرماتے تھے جس کے دو ثلث چلے جاتے اور ایک ثلث باقی رہتا۔ (مولف)

۷۶۔ قال ابوبکر حدثنا وکیع عن الاعمش عن میمون هو ابن مهران عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه الطلا ماذھب ثلثاہ و بقی ثلثه۔

ام درداء نے کہا کہ میں ابو درداء کے لئے وہ طلاء پکاتی تھی جس کے دو حصے چلے جاتے اور ایک حصہ باقی رہتا۔ (مولف)

۷۷۔ حدثنا ابن فضیل عن عطاء بن السائب عن ابی عبدالرحمن قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء فقلت له ماھیأته قال الاسود و یأخذ احدنا باصبعه۔

عطا بن سائب ابو عبدالرحمن سے راوی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں طلاء دیتے تھے میں نے ان سے کہا کہ اس کی شکل کیا ہوتی ابو عبدالرحمن نے فرمایا کہ کالا اور ہم میں سے ہر ایک اسکو انگلی سے لیتا تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۶۷" ۔ الفقہ التسجیلی

۷۸۔ حدثنا وکیع عن سعید بن اوس عن انس بن سیرین قال کان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سقیم البطن فامرنی ان اطبخ لہ طلاء حتی ذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ فکان یشرب منہ الشربۃ علی اثر الطعام۔

انس بن سیرین نے کہا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے تو مجھے حکم دیا کہ میں عصارۂ انگور کو اس طرح پکاؤں کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے پھر انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا تناول کرنے کے بعد اس میں سے ایک ایک گھونٹ لیتے تھے۔ (مولف)

۷۹۔ حدثنا ابن نمیر ثنا اسماعیل عن مغیرۃ عن شریح ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب الطلاء بالشام۔

شریح سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں طلاء یعنی گاڑھا مشروب پیتے تھے۔ (مولف)

نبیذ سے جب شدت و تیزی کی بو آئے تو اس میں پانی ملا کر نرم اور درست کر لیا جائے۔

۸۰۔ سنن دار قطنی میں ہے حدثنا محمد بن احمد بن ھارون نا احمد بن عمر بن بشر نا جدی ابراھیم بن قرۃ نا القاسم بن بھرام ثنا عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قوم بالمدینۃ قالوا یا رسول اللہ ان عندنا شرابا لنا افلا نسقیک منہ قال بلی فاتی بقعب اوقدح غلیظ فیہ نبیذ فلما اخذہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قربہ الی فیہ فقطب قال فدعا الذی جابہ فقال خذہ فاھرقہ فلما ان ذھب بہ قالوا یا رسول اللہ ھذا شرابنا ان کان حراما لم نشربہ فدعا بہ فاخذہ ثم دعا بماء فصب علیہ ثم شرب و سقی و قال اذ کان ھکذا فاصنعوا بہ ھکذا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی ایک قوم کے پاس تشریف لے گئے قوم نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس شراب ہے کیا ہم

آپ کو اس میں سے نہ پلائیں حضور نے فرمایا کیوں نہیں پھر ایک غلیظ پیالہ لایا گیا جس میں نبیذ تھی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ لے کر دہن اقدس کے قریب کیا تو اس میں آمیزش معلوم ہوئی راوی نے کہا کہ حضور نے اس کو بلایا جو پیالہ لایا تھا اور فرمایا کہ اسے لو اور بہادو وہ لے جانا ہی چاہتا تھا کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہماری شراب ہے اگر حرام ہے تو ہم نہیں پئیں گے پھر حضور نے اس سے پیالہ لے لیا اور پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور حضور نے خود پیا اور دوسروں کو بھی پلایا اور فرمایا کہ جب مشروب اس طرح ہو جائے تو ایسا کر لو۔ یعنی جب بودار یا تیز ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اسے درست کر لو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۸"۔ الفقہ الـجلی۔

نبیذ سے جسے نشہ آ جائے وہ لائق تعزیر وہ مستحق حد ہے

۸۱۔ اسی میں ہے عن وکیع عن شریک عن فراس عن الشعبی ان رجلا شرب من اداوۃ علی بصفین فسکر فضربہ الحد۔

شعبی سے روایت ہے کہ صفین میں ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے (نبیذ) پی لیا تو مدہوش ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے حد لگائی۔ (مولف)

۸۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حدثنا عبدالرحیم بن سلیمان عن مجالد عن الشعبی عن علی نحوہ و قال فضربہ ثمانین۔

شعبی نے حضرت علی سے مثل حدیث مذکور روایت کی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے اسی کوڑے لگائے۔ (مولف)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف مطبوخ شیرۂ انگور پینے والے کو مستحق حد سمجھتے تھے۔

۸۳۔ کامل ابن عدی میں ہے حدثنا ابو العلاء الکوفی بمصر ثنا محمد بن الصباح الدولابی ثنا نصر المجدر قال کنت شاهدا حین دخل شریک و معہ ابو امیۃ الذی رفع الی المھدی ان شریکا حدثہ عن الاعمش عن سالم عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال استقیموا لقریش ما استقاموا لکم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم فقال المھدی انت حدثت بھذا قال لاقال

ابوامية على المشى الى بيت الله تعالىٰ و كل مالى صدقة ان لم اكن سمعته منه قال شريك على مثل ذلك الذى عليه ان كنت حدثته فكان المهدى رضى فقال ابوامية يا امير المومنين عبدك ادهى العرب انما عنى الذى على من الثياب قال صدق احلف كما حلف فقال قد حدثته فقال ويل شارب الخمر يعنى الاعمش و كان يشرب المصنف لو علمت موضع قبره لاحرقته وقال شريك لم يكن يهوديا و كان رجلا صالحا الخ۔

حدیث بیان کی شریک نے اعمش سے یہ سالم سے یہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں جب وہ حق سے ہٹ جائیں تو تم گردنوں پر تلوار رکھ لو، مہدی نے کہا کہ کیا تم نے یہ حدیث بیان کی۔ شریک نے کہا کہ نہیں، ابوامیہ نے بیت اللہ کی طرف چند قدم چل کر کہا کہ میرا سارا مال و متاع صدقہ ہے اگر میں نے ان سے یہ نہیں سنا ہے، شریک نے کہا کہ مجھ پر بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اس پر ہے اگر میں نے اسے بیان کیا ہے تو مہدی راضی سا ہو گیا ابوامیہ نے کہا اے امیر المومنین آپ کا غلام عرب کا ہوشیار و عقل مند آدمی ہے اس نے تو میرے کپڑے مراد لئے ہیں امیر المومنین نے فرمایا کہ سچ کہا اس نے ویسی قسم کھائی جیسی اس نے کھائی تو اس نے کہا کہ میں نے اسے بیان کیا ہے پھر کہا کہ خرابی ہو شرابی کی یعنی اعمش کی کہ وہ نصف مطبوخ شراب پیتا ہے اگر میں اس کی قبر کو جان لیتا کہ کہاں ہے تو اسے جلا دیتا اور شریک نے کہا کہ وہ کوئی یہودی نہیں تھا بلکہ ایک نیک آدمی تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۸" ۔ الفقہ التسجیلی۔

طلاء کا تہائی حصہ جائز ہے

۸۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے رای عمر و ابوعبيدة ومعاذبن جبل شرب الطلاء على الثلث و شرب البراء و ابوجحيفة رضى الله تعالىٰ عنهما على النصف۔

حضرت عمر فاروق و ابوعبیدہ و معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم طلاء کا تہائی حصہ پینا جائز سمجھتے تھے اور حضرت براء و ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نصف مطبوخ پیا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ص ۱۰، ص ۶۹" الفقہ التسجیلی۔ (بخاری ۲/ ۸۳۸، باب الباذق و من نهى عن كل مسكر الخ)

نشہ حرام ہے

۸۵۔ الطحاوی عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیه وسلم فی السکر قال الشربة الاخیرة۔

علقمہ نے کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سکر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ آخری گھونٹ حرام ہے۔ جس سے نشہ آجائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۶" الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من السید)

خمر بجمیع اجزائه حرام ہے اور دیگر مشروب اس وقت حرام ہے جب کہ اس میں نشہ ہو۔

۸۶۔ روی العقیلی من طریق عبدالرحمن بن بشر الغطفانی عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم الله الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقع پر مشروبات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عین شراب حرام فرمائی ہے اور ہر مشروب کے نشہ کو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۹"۔ الفقه التسجیلی۔

۸۷۔ واخرجه مطولا من طریق محمد بن الفرات الکوفی عن ابی اسحق السبیعی وفیه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی بقعب من نبیذ فذاقه فقطب و رده فقام الیه رجل من آل حاطب فقال یا رسول الله اشراب اهل مکة قال فصب علیه المأ ثم شرب فقال حرمت الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ کا ایک پیالہ آیا جب اس کو چکھا تو آمیزش پاکر اسے رد فرمادیا آل حاطب کے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ اہل مکہ کی شراب ہے؟ راوی نے کہا کہ پھر اس میں پانی ملا کر حضور نے نوش فرمایا اور فرمایا کہ عین خمر خود حرام ہوئی ہے اور ہر مشروب کا نشہ حرام ہوا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۹"۔ الفقه التسجیلی

وقد اخرج الکلام من دون القصة اعنی حرمت الخمر بعینها الخ ابو القاسم الطبرانی فی معجمه الکبیر عن سعید بن المسیب عن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وتقدم بوجهین مرسل و متصل من مسند الامام عن ابن شداد و عن

ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکانت اثنی عشر حدیثا منها الصحیح
و منها الحسن وجل بقیتها لیس فیها مایسقطها عن درجة الاعتبار وحیز الانجبار و
الحسن و لو لغیره کاف للاحتجاج فکیف وقد وجد لذاته و نشیر الی بعض تفاصیل
ماهنا حدیث. ابن عمر اعله النسائی بعبد الملک بن نافع قال لیس بالمشهور و
لایحتج بحدیثه اقول۔ فلم یقل لایکتب وقال فی التقریب مجهول و کذا قاله
ابوحاتم و البیهقی قال الامام البدر بعد نقل کلامها قلت ذکره ابن حبان فی الثقات
من التابعین اه اقول۔قد روی هذا الحدیث عنه العوام عند النسائی و اللیث عند
الطحاوی و ابواسحاق الشیبانی عندهما و قرة العجلی عند الطحاوی و ابن ابی شیبة
فارتفعت جهالة العین و لم یذکر بجرح قط البتة فغایته ان کان مستور الاسما وهو
من القرون المشهود لها بالخیر التابعین و المستور مقبول عندنا و الجمهور کما بیناه
فی الهاد الکاف فی حکم الضعاف فالحدیث لاینزل ان شاء اللہ عن درجة الحسن.
حدیث ابی مسعود اعله یحییٰ بن یمان.قال لا یحتج بحدیثه لسوء حفظه وکثرة
خطائه۔اقول یحییٰ من رجال مسلم و الاربعة قال الحافظ صدوق مابدیخطیٔ کثیر و
قد تغیراه وقد تابعه الیسع بن اسمٰعیل عن زید بن الحباب عن سفین قال ابن الجوزی
و الیسع ضعیف۔قلت قال فی المیزان ضعفه الدار قطنی اه وهو کما تری جرح
مجرد حدیث ابن عباس من طریق القاسم بن بهرام قال ابن الجوزی تفرد به قال ابن
حبان لایجوز الاحتجاج به بحال اه. قلت فانما منع الاحتجاج وهذا اوها هن فیما
اعلم. حدیث الحارث عن علی اعله فجر حه بعبد الرحمن بن بشر قال مجهول فی
الروایة و النسب و حدیثه غیر محفوظ و انما یروی هذا عن ابن عباس من قوله اه و
قال الذی لایعرف و الخبر منکر اه اما الطریق المطول فاوهن واوهی فیه ابن الفرات
کذبه احمد و ابوبکر بن ابی شیبة وقال خ منکر الحدیث ثم مداره علی الحارث و
فیه مایجهل حدیث ابن عباس المذکور آخرا اقول . لعل المحفوظ موقوف هکذا
رواه الحفاظ عن ابن عباس قوله کما ستسمع انشاء اللہ تعالیٰ نعم ان ثبت الرفع
بطریق جید فلک ان تقول زیادة ثقة فتقبل و یعضده مرسل عبداللہ بن شداد المار.
حدیث زید الشهید لم اقف علی اول سنده فاللہ تعالیٰ اعلم اما زید عن آبائه الکرام

فمن اصح الاسانید **حدیث** ابی ہریرۃ **اقول** فیہ مسلم بن خالد شیخ الامام الشافعی وثقہ ابن حبان و ابن معین وقال مرۃ ضعیف وقال ابن عدی حسن الحدیث و قال خ منکر الحدیث و جملۃ القول فیہ کما فی التقریب فقیہ صدوق کثیر الاوہام۔

قلت و العامۃ کالبخاری و ابن المدینی وابی حاتم و ابی داؤد و الناجی علی تضعیفہ و مع ذاک فلیس ممن یسقط **حدیث** ابی موسیٰ **اقول** فیہ شریک ولا علیک من شریک الرجل من رجال مسلم و الاربعۃ و البخاری فی التعالیق وقد وثقہ یحییٰ بن معین قال النسائی لیس بہ بأس وقال الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ کان شریک حسن الحدیث اماما فقیہا و محدثا مکثرا لیس فی الاتقان کعماد بن زید الخ و فی تہذیب التہذیب قال العجلی کوفی ثقۃ وکان حسن الحدیث قال عبدالرحمٰن و سألت ابی عن شریک و ابی الاحوص ایہما احب الیک قال شریک وقد کان لہ اغالیط وقال ابن عدی الغالب علی حدیثہ الصحۃ و قال ابن سعد کان ثقۃ مامونا کثیر الحدیث و کان یغلط و قال ابوداؤد ثقۃ یخطی عن الاعمش و قال ابراہیم الحربی کان ثقۃ و قال معویۃ بن صالح سألت احمد بن حنبل عنہ فقال کان عاقلا صدوقا محدثا شدیداً علی اہل الریب و البدع الخ لاسیما و روایتہ ہٰہنا عن ابی اسحٰق وقد قال الامام احمد بن جنبل شریک ابی اسحٰق اثبت من زہیر و اسرائیل و زکریا قال وسمع منہ قدیما و قال یحییٰ بن معین شریک ابی اسحٰق احب الینا من اسرائیل و لا معجز فی السند سوی ہٰذا غیر ان الفضیل بن مرزوق یرویہ عن ابی اسحٰق و فیہ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشربا ولاتشربا مسکرا تابعہ عبداللہ بن رجاء عن اسرائیل عن ابی اسحٰق او عن شریک عنہ علی اختلاف النسخ رواہما الطحاوی و اخرجہ البخاری فی المغازی من طریق سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن ابی موسیٰ وفیہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مسکر حرام و احضرہ النسائی و اخرج کذالک من طریق طلحہ الایاحی و اخری من جہۃ الشیبانی کلیہما عن ابی بردۃ و اخرج من طریق اسرائیل عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی بردۃ وفیہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشرب ولاتشرب مسکرا و من طریق ابی بکر بن ابی موسیٰ عن ابیہ وفیہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتشرب مسکرا فانی حرمت کل مسکر وقد علمت ان

لاتنافی بین هٰذه و بین روایة اشربا و لاتسکرا فان المسکر هو المسکر بالفعل کما ان القاتل هو القاتل بالفعل لا من یقدر علیه و یصح منه فاذن تتوافق الآثار و لاتتضاد کما سمعت من کلام الامام الطحاوی۔ **حدیث** القیسی **اقول** هٰذا حدیث حسن رجاله کلهم ثقات قال فی المیزان اما محمد بن خزیمة شیخ الطحاوی فمشهور ثقة اه و نص فی التقریب فی بقیة الرجال انهم ثقات غیران قال فی عثمن الموذن من رجال البخاری ثقة تغیر فصار تلقّن اه وقد نص المحقق علی الاطلاق فی باب الشهید من الفتح ان الآخذ من المختلط اذا لم یعلم متی اخذ منه لم ینزل الحدیث عن الحسن۔ **حدیث** قیس بن حبتر عن ابن عباس **اقول** حدیث حسن صحیح لا مغمز فیه اصلاً رجاله کلهم ثقات اجلاء۔ **حدیث** ابن مسعود من اصح الاحادیث واجلها مروی بسلسلة الذهب کما تری ولله الحمد۔

الثانی الآثار فی الباب عن امیر المومنین قد تواترت و لم تقدر الخصوم علی ردها فعدلوا الی التاویل و ادعاء الرجوع اما التاویل فاسند النسائی عن ابن المبارک ماتقدم من قوله من قبل ان یشتد و اسند عن عتبة بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشر به عمر بن الخطاب قد خلل۔ **اقول** من نظر الآثار التی اتت عن امیر المومنین کالشمس تیقن ان لامساغ لهٰذین التاویلین فیها اصلا و ان لم تکن فیها جلائل تصریحات الاشتداد لکان حسبک مافی الموطا من قول عبادة رضی الله تعالیٰ عنه احللتها والله فای مساغ کان لهٰذا لو کان لم یشتد او تخلل و اما ادعاء الرجوع فقال النسائی مما یدل علی صحة هٰذا حدیث السائب فذکر مااسند مالک عن ابن شهاب عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیهم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انه شراب الطلاء و انا سائل عما شرب فان کان مسکرا جلدته فجلده عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الحد تامّا اه ورواه ایضا الشافعی و عبدالرزاق و ابن وهب و ابن جریر و الطحاوی و البیهقی و تبعه الزرقانی فی شرح الموطا فقال تحت حدیث محمود بن لبید المار عن الموطا کان عمر اجتهد فی ذالک تلک المرة ثم رجع عنه فحد فی شرب الطلاء کما مر اه **اقول** رحم الله اباعبدالرحمٰن کان مذهب امیرالمومنین تحلیل القلیل و الحد فی الکثیر اما سمعت

الی قوله فی جواب المعتذر انما شربته من قربتك انما جلد ناك لسكرك فان جلد فی السكر فاين الدليل على حرمة القليل وليت شعرى متى رجع وقد شربه فی طعنته التی انتقل فيها الی الفرادیس العُلیٰ كما تقدم من حديث عمرو بن ميمون.

الثالث حديث ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما حرمت الخمر بعينها و السكر من كل شراب اخرجه النسائی فقال اخبرنا ابوبكر بن علی اخبرنا القواريری ثنا عبدالوارث قال سمعت ابن شبرمة يذكره عن عبدالله بن شداد بن الهاد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال حرمت الخمر قليلها و كثيرها والسكر من كل شراب وهو كما ترى سند نظيف نفيس ابوبكر هو احمد بن علی بن سعيد ثقة حافظ والقواريری عبيدالله بن عمر بن ميسره ثقة ثبت من رجال الشيخين و عبدالوارث هو ابن سعيد بن ذكوان ثقة ثبت من رجال الستة و ابن شبرمة هو عبدالله ابوشبرمة ثقة فقيه من رجال مسلم و عبدالله بن شداد ثقة فقيه جليل من رجال الستة ولد على عهد رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم و مثله او انظف واجود ماقدمنا من سند الامام الطحاوی فهد هو ابن سليمن بن يحيیٰ ثقة و ابونعيم هو الفضل بن الدكين ثقة ثبت من رجال الستة من كبار شيوخ خ بينه الحافظ ابوبكر بن ابی خيثمة اذ روی هٰذالحديث فی تاريخه فقال حدثنا ابونعيم الفضل بن دكين ثنا مسعر عن ابی عون كما سيأتی و مسعر من لايجهل ثقة ثبت فاضل فقيه من رجال الستة و ابوعون هو محمد بن عبيدالله الثقفی ثقة من رجال الستة الا ابن ماجة وعبدالله عبدالله يذان ابا عبدالرحمٰن حاول ان يخدشه فاتی بوجهين

احدهما ان ابن ابی شبرمة لم يسمعه عن عبدالله بن شداد اخبرنا ابوبكر بن علی ثنا لسيريج بن يونس ثنا هشيم عن ابن شبرمة قال حدثنی الثقة عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال حرمت الخمر بعينها قليلها و كثيرها و السكر من كل شراب اه **اقول** الحمد لله قد علم الثقة اخرج البزار فی مسنده حدثنا محمد بن حرب ثنا ابوسفين الحميری ثنا هشيم عن ابن شبرمة عن عمار الذهبی عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فذكره قال و قد رواه ابوعون عن عبدالله بن شداد و رواه عن ابی عون مسعر و الثوری و شريك

لایعلم رواه عن ابن شبرمة عن عمار الذهبی عن ابن شداد عن ابن عباس الا هشیم ولاعن هشیم الا ابوسفین و لم یکن هٰذا الحدیث الا عند محمد بن حرب و کان واسطیا ثقة اه **قلت** و ابوسفین الحمیری هو سعید بن یحیٰی صدوق وسط من رجال البخاری قال الحافظ المنذری فی الترغیب ثقة مشهور اه و قد قال الذهبی فی المیزان فی بیان مجاهیل الاسم اعنی تعیین من ابهم اسمه عبداللہ بن شبرمة عن الثقة فی الخمر جاء مبینا انه عما رالذھبی اه و عمار هو ابن معویة ابو معویة الکوفی صدوق من رجال الستة الا البخاری قال الذهبی و ثقه احمد و ابن معین و ابوحاتم و الناس و ما علمت احدا تکلم فیه الا العقیلی فعلق علیه بما سأله ابوبکر بن عیاش اسمعت عن سعید بن جبیر قال لا قال فاذهب اه. **قلت** وناهیك توثیق الائمة و انه شیخ شعبة و السفیانین و لاعلیك من دندنة العقیلی فقد اخذ بلین ذاك الجبل الشامخ علی بن المدینی الذی قال فیه البخاری ما استصغرت نفسه الا عنده و قد اورد الامام موسی الکاظم فی الضعفاء فحسبنا اللہ و لاحول و لا قوة الا باللہ و بالجملة ان کان ابن شبرمة یرسله تارة ویبهم اخری ویبین مرة فتبین العدل فکان ماذا ثم اخذ ابوعبدالرحمٰن بلین هٰذا بهشیم قال وهشیم بن بشیر یدلّس و لیس فی حدیثه ذکر السماع من ابن شبرمة **اقول** هشیم ثقة ثبت من رجال الستة و قد ثبت سماعه هٰذا الحدیث عن ابن شبرمة اخرج ابوبکر بن ابی خیثمة قال حدثنا ایوب عن یزید بن هارون عن قیس ثنا ابی ثنا هشیم اخبرنی ابن شبرمة عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعینها قلیلها وکثیرها و السکر من کل شراب و قد علمت من کلام البزار ان عامة الحفاظ انما رووه عن ابن شبرمة عن ابن شداد و لم یدخل بینهما رجلا الا هشیم حیث عنعن ووافق الجماعة حیث نص علی سماع نفسه من ابن شبرمة و سماع ابن شبرمة من ابن شداد صحیح فاذن انما کان الاولیٰ بالطرح کونه بواسطة انه لم یثبت بسند یثبت

وثانیها ان خالفه ابوعون اخبرنا محمد بن عبداللہ بن الحکم ثنا محمد (یعنی غندرا) ح و اخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن مسعر عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنهما قال حرمت الخمر بعينها قليلها و كثيرها و السكر من كل شراب لم يذكر ابن الحكم قليلها و كثيرها اخبرنا الحسين بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا ابراهيم بن ابی العباس ثنا شریك عن عباس بن ذريع عن ابی عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها و كثيرها و مااسكر من كل شراب قال ابوعبدالرحمٰن و هذا اولیٰ بالصواب من حديث ابن شبرمة۔ اقول رحم الله هولاء المحدثين لو ان قدمنا رواية الامام العابد العادل الفاضل شريك الذی كان يخطی كثيرا و قد تغير و لم يحتج البخاری و لامسلم فی شئ من الاصول و قال يحيٰی بن سعيد ضعيف جدا و قال ابن المثنی مارأيت و لا عبدالرحمٰن حدثا عن شريك شيأ و قال عبدالجبار بن محمد قلت ليحيٰی بن سعيد زعموا ان شريكا انما خلط بآخره قال مازال مخلطا و عن ابن المبارك قال ليس حديث شريك بشئ و قال الجوز جانی سيئ الحفظ مضطرب الحديث مائل و قال ابراهيم بن سعيد الجوهری اخطاء شريك فی اربعمائة حديث وروی معوية بن صالح عن ابی معين صدوق ثقة الا انه اذا خالف فغيره احب الينا منه و قال مرة ثقة الا انه يغلط و لا تيقن و قال الدار قطنی ليس شريك بالقوی فيما ينفرد به وقال ابواحمد الحاكم ليس بالمتين و كذالك قلت انت مرة يا اباعبدالرحمٰن انه ليس بالقوی و قال الدزدی كان صدوقا الا انه سيئ الحفظ كثير الوهم مضطرب الحديث كما فی تهذيب التهذيب علی رواية ابن شبرمة ذاك الامام الشهير الثقة الفقيه المحتج به فی صحيح مسلم وثقه احمد و ابوحاتم فضل عن حديث الامام الاجل الثقه الثبت مسعر لكانوا قاموا باشد الانكار ثم الرجل مدلس قال عبدالحق الاشبيلی كان يدلس و قال ابن القطان كان مشهور بالتدليس وقد عنعن فمالكم تنقمون عنعنه هشيم ذاك الجبل الشامخ ثم تعودون تحتجون بعنعة شريك و اما شعبة فقد تفرد به من بين الجماعة و نقص عليك الامر فی ذالك روی هذاالحديث عن ابن عباس سعيد بن المسيب و عون بن ابی جحيفة و عكرمة و عبدالله بن شداد اما الاولان فروی عنهما الرفع الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كما تقدم و اما عكرمة و قال الطبری فی تهذيب الآثار۔ حدثنا محمد بن موسیٰ ثنا عبدالله بن عيسیٰ ثنا داؤد بن ابی هند عن عكرمة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ

عنهما قال حرم الله الخمر بعینها والسکر من کل شراب و اما ابن شداد فروی عنه
ابوعون و عمار الدھنی و ابوشبرمة علی الوجوہ التی علمت و عیاش العامری عند
ابی بکر بن ابی خیثمة قال حدثنا محمد بن الصباح البزاز اخبرنا شریک عن عیاش
العامری عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعینها والسکر من
کل شراب و قال و عیاش العامری ھو عیاش بن عمر قلت ثقة من رجال مسلم و
سلیمن الشیبانی و عنه شعبة عند ابن ابی خیثمة ایضا و بلغه الی ام المومنین میمونة
حیث قال حدثنا علی الجعد اخبرنا شعبة عن سلیمان الشیبانی. عن عبداللہ بن شداد
عن عبداللہ بن عباس عن خالته میمونة بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنهم و رواہ
عن ابی عون الامام الاعظم و سفین الثوری و مسعر بن کدام و عبداللہ بن عباس و
قد وقعت روایتهم جمیعا فی مسند الامام وشریک و ابوسلمة عند البزار و رواہ عن
مسعر ابونعیم الفضل بن دکین عند الطحاوی و ابن ابی خیثمه و من طریقه القاسم بن
اصبغ فقال حدثنا احمد بن زھیر یعنی ابابکر بن ابی خیثمه ثنا ابونعیم الفضل بن
دکین عن مسعر عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنهما قال حرمت الخمر بعینها القلیل منها والکثیر و السکر من کل شراب قال
البدر محمود العینی فی البنایة قال ابن خزم صحیح قال و تابعه ابا نعیم جعفر بن عون
فرواہ عن مسعر کذالک الخ وکذا تابعه قال ابن حزم صحیح خلاد بن یحیٰی عند ابی
نعیم فی الحلیة و سفین الثوری و شعبة و سفین و ابراھیم ابناعیینة رفعه عن مسعر
فقال عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کما فی الحلیة و بالجملة ھٰؤلاء اربعة عن
ابن عباس منهم ابن شداد و عنه خمسة منهم ابوعون و عنه ستة منهم. مسعر عنه
سبعة منهم شعبة لم یذکر احد منهم و المسکر بزیادة المیم الا شعبة قال ابونعیم
تفرد به شعبة عن مسعر فقال و المسکر من کل شراب اھ فروایة الجماعة ھی الا حق
بالقبول ان فرض التنافی و این التنافی فان المسکر من کل شراب اوما اسکر من کل
شراب یحتمل القدر المسکر من کل شراب احتمالا جلیا واضحا فکیف یقضی
بالمحتمل علی المتعین و باللہ التوفیق و به ثبت و للہ الحمد ان اباعون لم یخالف ابا
شبرمة و انما خالف شعبة عن مسعر سائر الجملة من مسعر و عن ابی عون و عن ابن

شداد و عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم و العجب من الامام ابن الهمام کیف تبع النسائی علی هٰذاالکلام و زعم ان لفظ السکر تصحیف و ماالتوفیق الا باللہ الخبیر اللطیف و الحمد للہ رب العٰلمین

الرابع حدیث الطحاوی عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السکر قال الشربة الاخیرة رواه الدار قطنی فی سننه عن عمار بن مطر ثنا جریر بن عبدالحمید عن الحجاج عن حماد عن ابراهیم عن علقة عن عبدالله فی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل مسکر حرام قال هی الشربة التی اسکرتك ثم اسند عن عمار بن مطر ثناشریك عن ابی حمزة عن ابراهیم قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل مسکر حرام قال هی الشربة التی اسکرتك قال هٰذا اصح من الاول و لم یسنده غیر الحجاج و اختلف عنه و عمار بن مطر ضعیف و حجاج ضعیف و انما هو من قول ابراهیم النخعی ثم اخرج عن ابن المبارك انه ذکر له حدیث ابن مسعود کل مسکر حرام هی الشربة اسکرتك فقال حدیث باطل اه و تبعه المحقق فی الفتح. **اقول** سند الطحاوی حدثنا ابن ابی داؤد ثنا نعیم وغیره انا حجاج عن حماد الخ و لیس فیه عمار کما تریٰ و الحجاج هو ابن ارطاة من رجال مسلم و الاربعة وهو وان کان من شیوخ شعبة و شعبة من قد علم فی شدة ورعه و احتیاطه وقد کان یقول اکتبوا عن حجاج ابن ارطاة و ابن اسحٰق فانهما حافظان وقد اثنی علیه غیر واحد منهم الثوری و ابوحاتم بید انه کثیر التدلیس قال الذهبی اکثر مانقم علیه التدلیس و قال ابوحاتم یدلس عن ضعفاء فالحدیث و ان لم یصح عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه کما قاله عبدالله لکنه قد صح عن ابراهیم کما قدمنا عن مسند الامام الاعظم عن حماد عنه فما کان ینبغی لابی عبدالرحمن ان یقول لیس کما یقول دعون لانفهم بتحریمهم آخر الشربه و تحلیلهم ماتقدمها اماما تعلل به قائلا لاخلاف بین العلم ان المسکر بکلیته الایحدث علی الشربة الآخرة دون الاولی و الثانیة بعدها **اقول** ارأیت اذا کان لایسکر المسك و العنبر والزعفران و اشباهها الا اذابلغ عشر حبات مثلا فاذا تناول رجل حبة فهل تناول الحرام فان قلت نعم فقد اعظمت القول و ان قلت لاقلنا فان تناول اخریٰ حتی بلغ تسعا فلابد ان تقول لی

فان قلت الآن ایضا حل فقد فسکر الکل بالحل قلنا فاخبرنا اذا تناول العاشرة فسکر فان قلت الآن ایضا حل فقد اعظمت القول و ان قلت حرم فقد قضیت علی نفسك و لاشك ان السکر انما اتی للمجوع لکن الحرمة انما هی للاکلة الاخیرة دون الاولی و التی تلیها اے تسع و من عرف ان المعلول وهی الحرمة المعلولة بالسکر المعلول بالعشر انما یتحقق عند تحقق الجزء الاخیر من اجزاء العلة عرف المرام و لم تذهب به الاوهام و بهذا التقریر و لله الحمد تبین انزهاق ما لمع به الشوکانی فی نیل الاوطار ناقلا عن الطبری مانصه یقال لهم ای لائمتنا رضی الله تعالیٰ عنهم اخبرونا عن الشربة التی یعقبها السکر اهی التی اسکرت صاحبها دون ماتقدمها ام اسکرت باجتماعها مع ماتقدم و اخذت کل شربة بحظها من الاسکار فان قالو احدث له السکر الشربة الآخرة التی وجد خبل العقل عقبها قیل لهم وهل هٰذه التی احدثت له ذالك الا کبعض ماتقدم من الشربات قبلها فی انها لو انفردت دون ماقبلها کانت غیر مسکرة وحدها و انهاانما اسکرت باجتماعها واجتماع عملها فحدث عن جمیعها السکر اه فان التقریر بحذا فیره جار فی الحبة العاشرة من المسك و نظرائه و الوهم انما نشاء من عدم الفرق بین الجزء الاخیر و بین سائر العلل الناقصة المتقدمة علیه وکذا استبان بحمدالله انخساف مازوق به الشوکانی تحت حدیث کل شراب اسکر فهو حرام بقوله ان الشراب اسم جنس فتقضی ان یرجع التحریم الی الجنس کله کما یقال هٰذا الطعام مشبع الماء مر و یرید به الجنس و کل جزء منه یفعل ذالك الفعل فاللقمة تشبع العصفور و ما هو اکبر منها یشبع ماهو اکبر من العصفور و کذالك جنس الماء یروی الحیوان علی هٰذا الحد فکذالك النبیذ۔ **اقول** نعم وقع التحریم علی الجنس مقیدا بصفة الاسکار فاذا اسکر حرم والا لا و انما انشدك الله و الانصاف اذا قیل لك انهاك عن کل طعام اشبع هل یفهم منه النهی عن الاکل مطلقا و لو لقمة او لقیمة اصغر ماتکون ما هٰذه الامکابرة الاتری ان الاجماع ماض علی تحریم کل ضار کالسموم والطین وغیر ذالك ثم لم ینطق هذا لحکم الاالی قدر یضرك ایاك لا مایفرو لو ذبابا او نملة وقد اخرج احمد وابوداؤد وعن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن کل مسکر ومفتر

و معلوم ان من الادوية ماذا اكثر منه اورث التغتير و التخدير ثم لم يرجع التخدير الاالى ذالك القدر الكثير و لو كان الامر كما زعمت لوجب القول بحرمة المسك و امثاله مطلقا وكل ذالك خلاف الاجماع هٰذا ثم اتفقت المراجعة الى البناية فرأيت الامام البدر محمود ارحمه الله تعالىٰ اتى هٰهنا بكلام حسن نقلا عن الامام تاج الشريعة زاد فيه من النظائر فاحببت ايراده قال روح روحه الحرام هو المسكر و اطلاقه على ماتقدم مجازو على القدح الا خير حقيقة وهو مراد فلا يكون المجاز مراد اوقد قال تاج الشريعة المسكر مايحصل به السكر بمنزلة المتخم من الطعام وهو مايحصل به التخمة فان تناول الطعام بقدر مايغذيه حلال و ما يتخم وهو الاكل فوق الشبع حرام ثم المحرم منها هو المتخم و ان كان لايكون ذالك متخما الا باعتبار ماتقدمه من الا كلات و كذالك فى الشراب وقد قال ابويوسف رحمه الله ذالك مثل دم فى ثوب مادام قليلا فلا باس بالصلاة فيه فاذا اكثر لم يحل و مثل رجل ينفق على نفسه و اهله من كسبه فلا باس بذالك فاذا اسرف فى النفقة لم يصلح له ذالك و لاينبغى و كذالك النبيذ لابأس ان يشربه على طعامه و لاخير فى السكر منه لانه اسراف و اظهر من ذالك ان الضمان يضاف الى واضع المن الاخير فى السفينة وان لم يحصل الغرق بدون ماتقدم من الامناء و هٰذا لانه لا يوجد التلف حكما بما تقدم من الامناء وانما وجد ذالك بفعل فاعل مختار فاضيف الفرق للمن الا خير كذا هنا اضيف السكر الى القدح الاخير الذى يحصل به السكر حقيقة لاماتقدم من الاقداح اه ثم ان البيهقى فى المعرفة اراد الرد على حديث الحجاج بوجه آخر فذكر ما رواه ابن المبارك عن الحسن بن عمر و الفقيمى عن فضيل بن عمر و عن ابراهيم قال كانوا يقولون اذا سكر لم يحل له ان يعود فيه ابدا **قلت** و اسنده النسائى من طريق ابن ابى زائدة عن الحسن بن عمر بالسند قال كانوا يرون ان من شرب شرابا فسكر منه لم يصلح ان يعود فيه قال البيهقى فكيف يكون عند ابراهيم قول ابن مسعود هكذا يعنى ماروٰاه الحجاج ثم يخالفه قال فدل على بطلان ماروٰاه الحجاج بن ارطاة اه. **اقول** لاننكر ان حديث الحجاج لايصلح للحجاج لكن فى الرد بهذا الوجه خفاء لا يخفى فان القول و ان لم يصلح عن عبدالله قد صح عن ابراهيم فاذا لم

بمعہ ھذا عن قول نفسہ فکیف یمنع ان یکون عندہ عن عبداللہ مثلہ اما
ابوعبدالرحمن فحمل ھذا خلافا عن ابراھیم اذا قال ذکر الاختلاف علی ابراھیم فی
النبیذ فروی ھذا ثم قال اخبرنا سوید اخبرنا عبداللہ عن ابی عوانۃ عن ابی مسکین
قال سالت ابراھیم قلت انا ناخذ دردی الخمر اوی الطلاء فننظفہ ثم ننقع فیہ الزبیب
ثلثا ثم نصفیہ ثم ندعہ حتی یبلغ فنشربہ قال یکرہ اہ فزعم ان فی ھذین خلاف ماثبت
عن ابراھیم من تحلیل القلیل۔ **اقول** و لا متمسک لہ فی شئ منھما فان معنی الاول
علی ماتری واللہ تعالیٰ اعلم ان من استخفہ الشیطان فی شراب فلم یصبر علی قلیلہ
حتی اکثر فاسکر لاینبغی لہ ان یعود فیہ کیلا یستجرہ العدو اخری فیکون معناہ علی
وزان قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایلدغ المومن من جحر مرتین اویکون
المعنیٰ لایعود الی ماسکر فقد علمہ بالتجربۃ و ذالک ان من ظن فی شراب انہ
لایسکرہ منہ ثلث کئوس مثلا فشرب فسکر لم یحل لہ العود الی الثالثۃ ابدا واما الاثر
الآخر فانما الکراھۃ فیہ لاجل دردی الخمر و الطلاء بالاشتراک یطلق علی معان بینھا
العلامۃ الشرنبلالی فی غنیۃ ذوی الاحکام منھا العصیر العنبی الذی ذھب اقل من
ثلثیہ و ھو البازق و الذی ذھب نصفہ وھو المصنف و الذی ذھب ثلثاہ وھو المثلث
و الذی ذھب ثلثہ وھو البازق قال و سمی بالطلاء کل ما طبخ من عصیر العنب
مطلقا اہ و الکل غیر المثلث حرام کثیرہ و قلیلہ نجس نجاسۃ غلیظۃ کالخمر عندنا
و عند الجمھور خلافا للامام الشافعی والاوزاعی و بعض الظاھریۃ و المعتزلۃ و اللہ
تعالیٰ اعلم

الخامس قال النسائی حدثنا عبیداللہ بن سعید عن ابی اسامۃ قال سمعت ابن
المبارک یقول ماوجدت الرخصۃ فی المسکر عن احد صحیحا الا عن ابراھیم **اقول**
رحم اللہ الامام الجلیل و نفعنا ببرکاتہ فی الدنیا و الآخرۃ بلیٰ قد صح عن
امیرالمومنین عمر و قد مر حدیث مالک عن داؤد بن الحصین من رجال الستۃ قال
الحافظ ثقۃ الا فی عکرمۃ عن واقد بن عمر و ثقۃ من رجال خ عن محمود بن لبید
صحابی صغیر و فیہ قول عبادۃ حللتھا و اللہ و فیہ ادعی الزرقانی ان کان عمر اجتھد
فی ذالک تلک المرۃ ثم رجع عنہ کما تقدم حدیث ابی حنیفۃ عن ابی اسحٰق السبیعی

ثقة من رجال الستة و لم یکن ابوحنیفة لیذهب الیہ بعد ما اختلط فیاخذ عنه کما نص
علیه المحقق حیث اطلق و ذکرناه فی منیر العین عن عمرو بن میمون مخضرم
مشهور ثقة عابد نزل الکوفة من رجال الستة و به و بما تقدم من روایة ابن ابی شیبة
عن ابی الاحوص عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون ابوالاحوص هو سلام بن سلیم
ثقة المصیصی من رجال الستة تائید الحدیثان المارات للطحاوی عن عمر و احدهما
حدثنا ابوبکرة ثنا ابوداؤد ثنا زهیر بن معوبة عن ابی اسحٰق عن عمر بن میمون
رجالهما جمیعا ثقات اجلاء ابوبکرة هو بکار بن قتیبة و ابوداؤد هو الطیالسی ثقة
حافظ من رجال مسلم و الاربعة اهل السنة فقد کنی عنه خ فی تفسیر المدثر حیث
قال فی سند حدیث مرفوع حدثنی محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی وغیره
قالا حدثنا حرب بن شداد الخ غیره هو ابوداؤد کما بینه ابونعیم فی مستخرجه و
زهیر ثقة ثبت من رجال الستة و روح بن الفرج شیخ الطحاوی هو القطان المصری
ثقة و ثقة فی تهذیب التهذیب و عمر و بن خالد شیخ روح و تلمیذ زهیر هو الحرانی
الخزاعی ثقة من رجال البخاری فبموافقة الامام و متابعة سلام زال ما کان یخشی من
سماع زهیر عن ابی اسحٰق اخیر او حدیث ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر
اتی باعرابی صحیح علی اصولنا فان الجمهور علی قبول المراسیل و لاسیما مراسیل
ابراهیم فقد قال الامام احمد مرسلات سعید بن المسیب اصح المرسلات و
مرسلات ابراهیم النخعی لاباس بها ذکره فی التدریب و قد اخرج ابن عدی عن
یحیٰی بن معین قال مراسیل ابراهیم صحیحة الاحدیث تاجر البحرین وحدیث
القهقهة قال فی نصب الرایة اما حدیث القهقهة فقد عرف و اما حدیث تاجر البحرین
فرواه ابن ابی شیبة فی مصنفه ثنا وکیع ثنا الاعمش عن ابراهیم قال جاء رجل فقال یا
رسول الله انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامره ان یصلی رکعتین یعنی القصر اه
و کذا حدیث کتاب عمر المروی فی المسند بالسند و حدیث الطحاوی حدثنا
فهدثنا عمر بن حفص ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی ابراهیم عن همام بن الحارث عن عمر
انه کان فی سفر الحدیث عمر بن حفص ثقة من رجال الشیخین و ابوه حفص بن
غیاث ثقة من رجال الستة و ابراهیم هو النخعی و همام النخعی ثقة من رجال الستة و

حلیثه حدثنا فهدثنا عمر بن حفص ثنا ابی عن الاعمش ثنی خبیب بن ابی ثابت عن
نافع عن ابن عمر قال اتی بنبیذ الحدیث رجاله کلهم ثقات حبیب ثقة امام جلیل من
رجال الستة و قد سمع ابن عمرو ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قاله البخاری.
وهو من اقران نافع لیس بین موتهما الا سنة او سنتان فلودلس لامکنه ان
یقول عن ابن عمر لکن اوضح و بین فرحمه الله تعالیٰ و حدیثه حدثنا ابن ابی داؤد ثنا
ابو صالح ثنی اللیث ثنا عقیل عن ابن شهاب اخبرنی معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمٰن
التیمی ان اباه عبدالرحمٰن بن عثمٰن قال صحبت عمر الحدیث ابن ابی داؤد هو
ابراهیم ثقة صح له الطحاوی فی رفع الیدین و عبدالرحمٰن بن عثمٰن صحابی و البقیة
کلهم ثقات مشهورون من رجال البخاری فان الصحیح انه خرج فی الصحیح لعبد
الله بن صالح ابی صالح کاتب اللیث قاله المنذری فی الترغیب و الذهبی فی المیزان
و حدیث النسائی اخبرنا زکریا بن یحییٰ ثنا عبدالاعلیٰ ثنا سفین عن یحییٰ بن سعید
سمع سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف الخ زکریا ثقة حافظ و البقیة ثقات
مشاهیر من رجال الستة و حدیثه اخبرنا محمد بن عبدالاعلیٰ ثنا المعتمر سمعت
منصورا عن ابراهیم عن نباتة عن سوید بن غفلة الخ محمد ثقة نباتة مقبول و البقیة
کلهم ثقات مشهورون من رجال الستة و بالطریق رواه عبدالرزاق عن منصور و
حدیثه اخبرنا سوید اخبرناعبدالله عن هشام عن ابن سیرین ان عبدالله بن یزید
الخطمی قال الخ هم کماتری کلهم ائمة اجلاء ثقات اثبات مشهورون من رجال
الستة غیر سوید بن نصر فمن رجال الترمذی و النسائی ثقة معروف روایة الامام
الجلیل عبدالله بن مبارک وهو المراد بعبدالله وهشام هو الدستوائی و عبدالله بن
یزید صحابی و قدمنا ان الحافظ صححه فی الفتح و حدیثه اخبرنا محمد بن المثنی
ثنا ابن ابی عدی عن داؤد سألت سعید الخ ابن ابی عدی محمد بن ابراهیم و داؤد هو
ابن ابی هند و سعید هو ابن المسیب و السند کله ثقات من رجال الستة ۷۱ داؤد
فلمن علا البخاری فهذه اکثر من عشرة احادیث صحاح عن امیر المومنین رضی الله
تعالیٰ عنه و کذا صح عن ابن مسعود و عن ابنه عامر ابی عبیدة و عن علقمة و عن
حماد فان ابا حنیفة عن حمادعن ابراهیم عن علقمة عن عبدالله ان لم یفق مالکا عن

نافع عن ابن عمر فلا ینزل عنه و لا عن شیء مما قیل اصح الاسانید عندنا و عند ک
من نورالله بصیرته بنور الانصاف و عن ابن عباس کما علمت مرتصحیحه عن
حزم و کذا عن عتبة بن فرقد السلمی و کذالک صحت الاثار و حسنت فی الطلا
مثلثا او مصنفا او غیره عن انس بن مالک حدیثه الاول عن الولید بن سریع الکوف
صدوق و الثانی عند النسائی قال اخبرنا اسحٰق بن ابراهیم ثنا وکیع ثنا سعد بن اوس
عن انس بن سیرین رجاله کلهم ثقات مشهورون من رجال الستة الاسعد او سعد ان
کان هو العبسی الکوفی کما یظن من روایة وکیع فثقة و ثقه العجلی و یحیٰی
ابوحاتم و ذکره ابنا حبان و شاهین فی الثقات قال الحافظ لم یصب الأزدی فی
تضعیفه و ان کان هو العدوی البصری کما یفهم من تهذیب التهذیب فصدوق
لاینزل حدیثه عن درجة الحسن وثقه ابن حبان وغیره و الثالث عند ابن ابی شیبة عن
و کیع بعین هٰذا السند و عن ابن سیرین عند النسائی اخبرنا سوید اخبرنا عبدالله عن
هارون بن ابراهیم عن ابن سیرین قال بعه الخ هٰذا کما ترىٰ سند صحیح هارون ثقة و
عن علی امیر المومنین کرم الله تعالیٰ وجهه حدیثه عندالنسائی اخبرنا سوید اخبرنا
عبدالله عن جریر عن مغیرة عن الشعبی قال کان علی یرزق الخ رجاله کلهم ثقات
و کلهم ما خلا سویدا من رجال الستة جریر هو ابن عبدالحمید صاحب منصور و
مغیرة هو ابن مقسم کوفیان بنیان و شاهده عند ابن ابی شیبة بسند جید اما حدیث
ضربه الحد من سکر من اداوته فطریق الدار قطنی فیه حسن شریک من قد علمت و
فراس من رجال الستة وثقه احمد و یحیٰی و النسائی قال القطان مانکرت من حدیثه
الا حدیث الاستبراء و به یعتضد طریق ابی بکر فیه مجالدتکلم فیه الناس و قال
الحافظ لیس بالقوی و قد خرج له مسلم والاربعة و عن ابی الدرداء و عن امه حدیثه
عندالنسائی اخبرنا زکریا بن یحیٰی ثنا عبدالاعلیٰ ثنا حماد بن سلمة عن داؤد عن
سعید بن المسیب هٰذا سند صحیح نظیف زکریا هوخیاط السنة سکن دمشق و
عبدالاعلیٰ هو ابن مسهر ابومسهر الدمشقی و حماد من لایجهل و داؤد هو ابن ابی
هند کلهم ثقات جلة مشاهیر و حدیثهما عند ابی بکر و السند کما رأیت من اجل
الاسانید میمون بن مهران ثقة فقیه و عن ابی موسیٰ الاشعری رواه النسائی بطریق

سوید عن عبداللہ عن ھشیم اخبرنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسیٰ ھولاء کلھم من اکابر الائمۃ الثقات الاثبات کما لایخفی و عن سعید بن المسیب بالطریق عن سفین عن یعلی بن عطاء یعلی ثقۃ من رجال مسلم و قال اخبرنا احمد بن خالد عن معن ثنا معویۃ بن صالح عن یحیٰی بن سعید احمد بغدادی ثقۃ معن القزاز و یحیٰی المدنی کلاھما ثقۃ ثبت من رجال الستۃ و معویۃ صدوق من رجال الخمسۃ و عن الحسن البصری بالطریق عن بشیر بن المھاجر مختلف فیہ و ثقہ ابن معین وغیرہ و قال النسائی لیس بہ بأس و اخرج لہ مسلم و الاربعۃ و قال ابوحاتم لایحتج بہ **قلت** و قول احمد منکر الحدیث ربما لایکون للجرح کما بیناہ فی غیر ھذا الکتاب فاذن حدیثہ فی عداد الحسن و عن عمر بن عبدالعزیز بالطریق عن عبدالملک بن طفیل الجزری مقبول و عن ابی عبیدۃ و عن معاذ بن جبل ۔"فتاوی رضویہ،ج۱۰،ص۷۰ تا ۸۳" الفقہ التسجیلی۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد دہم

اللہ کا واسطہ دیکر مانگنا باعث لعنت ہے مگر یہ کہ اگر کوئی سائل اللہ کا واسطہ دیکر مانگے تو اسے رد کرنا نہیں چاہئے۔

۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من سأل بوجه الله ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا۔

ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دے کر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے پھر اس سائل کو نہ دے جب کہ اس نے کوئی بیجا سوال نہ کیا ہو۔ رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔ (کنز العمال، ۶/ ۳۱۵)

۸۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سئل بالله فاعطی کتب له سبعون حسنة۔ جس سے خدا کا واسطہ دے کر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔

۹۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سألکم بالله فاعطوه و ان شئتم فدعوه۔ یعنی جو تم سے خدا کا واسطہ دے کر مانگے اسے دو اور اگر نہ دینا چاہو تو اس کا بھی اختیار ہے۔ رواه الامام الحکیم الترمذی فی النوادر عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه۔ (الترغیب و الترهیب ۱/ ۶۰۱، ترهیب السائل ان یسأل الخ)

خدا کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگی جائے

۹۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یسئل بوجه الله الا الجنة۔ اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔ رواه ابوداؤد و الضیاء عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۱۹۱" (کنز العمال ۶/ ۳۱۶)

ثلث مال کی وصیت کے ثبوت پر ایک حدیث

۹۲۔ قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تصدق علیکم بثلث اموالکم

فی آخر اعمارکم او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے تہائی مال کو تمہاری آخر عمر میں صدقہ فرمایا ہے۔ یعنی آدمی اپنی جائداد سے تہائی مال کی وصیت کسی غیر وارث کے لئے کر سکتا ہے اگر تہائی سے زیادہ مال میں وصیت کرے تو یہ وصیت بے رضائے ورثہ نافذ نہیں ہو گی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۴"

تعارف

الشرعية البهية في تحديد الوصية
(وصیت کی تعریف و تعیین کا خوشگوار بیان)

یہ رسالہ مسائل وصیت پر مشتمل ہے اور اس کے مندرجات کا ماحصل یہ ہے کہ

اس میں وصیت کی تعریف کی گئی ہے اور نصوص فقہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وصیت صرف ثلث مال میں جاری و نافذ العمل ہوتی ہے، ثلث مال میں وصیت کرنے سے کوئی وارث روک نہیں سکتا لیکن تہائی سے زیادہ مال میں اگر وصیت کرے تو انہیں منع کرنے کا اختیار رہتا ہے۔

نیز اس میں اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ وصیت کب نافذ ہوتی ہے اور کب نافذ نہیں ہوتی۔

غرضیکہ اس رسالے میں وصیت سے متعلق نادر و نایاب اور محققانہ ابحاث ہیں اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

الشرعیة البهیة فی تحدید الوصیة

وارث کے لئے وصیت نہیں مگر جب کہ ورثہ اس کو جائز رکھیں تو نافذ ہے حدیث میں ہے۔

۹۳۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الا لا وصیة لوارث الا ان یجیزها الورثة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سن لو کسی وارث کے لئے وصیت نہیں ہے مگر یہ کہ ورثہ اس کی اجازت دیدیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۳۸، الشرعیة البهیة"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

مومن کی تکلیف دور کرنا تکلیف قیامت سے نجات کا باعث ہے حدیث میں ہے۔

۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه کربته یوم القیمة.** (رواہ الشیخان و ابو داؤد عن ابن عمر)

جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے روز قیامت اس کی مصیبت دور فرمائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۷۳" (ابو داؤد ۲/ ۶۷۰، باب المواخاۃ)

اولاد کے مال کا زیادہ مستحق والد ہے حدیث میں ہے

۹۵۔ **قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاب احق بمال ولده اذا احتاج الیه بالمعروف۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دستور کے مطابق بھلائی کے ساتھ والد اولاد کے مال کا زیادہ مستحق ہے جب کہ والد کو مال کی حاجت ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۸۰"

میراث وعصبہ کے مسائل واحکام پر تین حدیثیں

۹۶۔ **روی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل علی سعد یعوده فقال یا رسول الله ان لی مالا و لا یرثنی الا ابنتی. الحدیث.** (رواہ البخاری)

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کی عیادت کو تشریف لائے سعد نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہیں اور میری دختر کے سوا کوئی وارث نہیں ہے۔ یعنی حضرت سعد نے سارا مال اپنی دختر کو دے دیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۹۹۷، باب میراث البنات)

۹۷۔ **روی ان امراة اتت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی تصدقت علی امی بجاریة فماتت امی وبقیت الجاریة فقال وجب اجرك ارجعت الیك فی المیراث.** (رواہ عبدالرزاق فی مصنفه و سعید بن منصور فی سننه)

ایک عورت نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی ہبہ کی تھی، میری ماں مر گئی اور لونڈی زندہ ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ثواب تو مل چکا ہے۔ اب وہ میراث میں تمہاری طرف واپس آگئی ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/ ۷۹)

۹۸۔ ابن جریر نے تہذیب الاثار میں بریدہ بن الخصیب الاسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لك اجرك وردها عليك الميراث

(یعنی جب ایک عورت نے خدمت حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں کو میں نے ایک لونڈی دی تھی میری ماں مر گئی ہے اب کنیز کا کیا کروں؟ تو) حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں تو ثواب مل چکا اور اب استحقاق میراث نے تمہیں واپس لوٹا دی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۴۷"

تہائی سے زیادہ مال میں وصیت جائز نہیں

۹۹۔ لما دخل صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على سعد بن ابى وقاص يعوده قال سعد اما انه لا يرثنى الا ابنة لى افاوصى بجميع مالى قال لافاوصى بنصفه قال لا الحديث الى ان قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الثلث خير و الثلث كثير۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص کی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے عرض کی میری بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں حضور نے فرمایا نہیں سعد نے عرض کی تو نصف مال کی وصیت کرتا ہوں فرمایا نہیں، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہتر ہے اور ثلث بہت زیادہ ہے۔

(مولف) (بخاری ۲/ ۹۹۷ باب میراث البنات)

ملاعنہ عورت اپنی اولاد کی وارث ہے

۱۰۰۔ فى حديث عمر و بن شعيب عن ابيه عن جده انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ورث الملاعنة الى جميع المال عن ولدها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک ملاعنہ عورت کو اس کے لڑکے کے تمام مال کی وارث قرار دیدیا۔ (مولف)

۱۰۱۔ فى حديث واثلة بن الاسقع انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال تحرز

المراۃ میراث لقیطها و عتیقها و الابن الذی لوعنت بہ۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے لقیط (اٹھائے ہوئے نو مولود بچہ کہ جس کے ماں باپ کا علم نہیں) کی اور اپنے آزاد کردہ غلام کی اور اپنے ولد حرام کی کل میراث لے لے گی۔ یعنی ان صورتوں میں وہی تنہا وارث ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۴۸"

اصحاب فرائض سے متعلق سات احادیث مبارکہ

۱۰۲۔ امام سفین ثوری کتاب الفرائض و عبدالرزاق مصنف اور سعید بن منصور سنن میں عامر شعبی سے راوی قال کان علی کرم اللہ تعالیٰ وجهہ یرد علی ذی سهم سهمه الا الزوج و المراۃ۔

یعنی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ زن و شو کے سوا بقیہ سب اصحاب فرائض پر بقیہ ترکہ رد فرماتے تھے۔ (مولف) (کنزالعمال ۱۱/۳۱)

۱۰۳۔ سعید بن منصور و بیہقی انہیں سے راوی ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی ابن الملاعنة ترك اخاه و امه لامه الثلث و لاخیه السدس و مابقی فهو رد علیهما بحساب ماورثا۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اس ولد الزنا کے بارے میں جس نے ایک بھائی اور ماں کو چھوڑا فرمایا کہ ماں کے لئے ثلث اور بھائی کے لئے سدس ہے اور جو باقی بچا وہ بحساب مذکورہ دونوں پر رد ہوگا۔ (مولف) (کنزالعمال ۱۱/۷۸)

۱۰۴۔ امام اجل طحاوی سوید بن غفلہ سے راوی ان رجلا مات و ترك ابنته و امراۃ و مولاۃ قال سوید انی جالس عند علی کرم اللہ تعالیٰ وجهہ اذ جاء نه مثل هذه القصة فاعطی ابنته النصف و امراته الثمن ثم رد مابقی علی ابنته و لم یعط المولی شیأ۔

ایک آدمی ایک بیٹی ایک بیوی اور اپنی معتقہ چھوڑ کر مرا، سوید نے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور بیٹھے تھے کہ ایک ایسا ہی مقدمہ آیا تو حضرت علی نے بیٹی کو نصف اور بیوی کو ثمن دیا پھر جو بچا بیٹی پر رد کر دیا اور معتقہ کو کچھ نہیں دیا۔ (مولف)

۱۰۵۔ بیہقی نے اسے مختصرا روایت کیا کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعطی الابنة النصف و المراۃ الثمن و یرد مابقی علی الابنة۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹی کو نصف اور بیوی کو ثمن دیتے اور جو بچتا بیٹی پر رد فرما دیتے تھے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱ / ۳۱)

۱۰۶۔ سعید بن منصور نے امام شعبی سے روایت کی انه قیل له ان ابا عبیدة ورث اختا المال كله فقال الشعبی من هو خیر من ابی عبیدة قدفعل ذلك كان عبدالله بن مسعود يفعل ذلك۔

امام شعبی سے کہا گیا کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہن کو پورے مال کی وارث قرار دیا تو امام شعبی نے کہا کہ ابو عبیدہ سے بہتر بزرگ تھے انہوں نے بھی ایسا کیا ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف)

۱۰۷۔ سنن بیہقی میں ہے عن جریر عن المغیرة عن اصحابه فی قول زید بن ثابت و علی بن ابی طالب و عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهم اذا ترك المتوفی اباه و لم يترك احد اغيره فله المال۔

زید بن ثابت اور علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول میں ہے کہ جب متوفی باپ چھوڑے اور باپ کے سوا کوئی نہ ہو تو کل مال باپ ہی کا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱ / ۳۰)

۱۰۸۔ عبدالرزاق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انه قضی فی ام واخ من ام لاخيه السدس و ما بقی لامه۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماں اور اخیافی بھائی کے لئے فیصلہ کیا کہ بھائی کے لئے سدس اور باقی ماں کے لئے ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۲۴۸"(کنز العمال ۱۱ / ۳۸)

تعارف

المقصد النافع فی عصوبۃ الصنف الرابع

(عصبہ کی چوتھی قسم کا بیان)

۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو آٹھ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا حاصل یہ کہ
عصبہ کی چوتھی قسم کا ماخذ کیا ہے؟
اور عصبات نسبی کا غیر موجود ہونا ممکن ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عصبہ کی قسم چہارم کا ماخذ کلام اللہ بھی ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی، پھر بطور شواہد چند آیات واحادیث پیش کی گئی ہیں۔

عصبہ کی چاروں قسمیں یہ ہیں۔

فروع میت — اصول میت — میت کے باپ کے فروع — میت کے دادا کے فروع

اس کے بعد فرمایا کہ
عصبات نسبی کا غیر موجود ہونا ہرگز ناممکن نہیں بلکہ بارہا واقع ہوا اور خود زمانہ رسالت میں ہوا اور اب واقع ہے اور عادۃً واقع ہوتا رہے گا، پھر اس کی چند مثالیں تحریر کی ہیں کہ جن میں عصبہ کا موجود و متصور ہونا ممکن ہے۔

۱- مجوس و ہنود اور نصاریٰ و یہود وغیرہم کفار میں سے اگر ایک شخص مسلمان ہوا اور اس کے باقی رشتہ دار اپنے کفر پر ہیں تو ان میں اس کا عصبۂ نسبی کوئی نہیں۔

۲- ایک کافرہ حاملہ مسلمان ہوئی اور ایام اسلام میں بچہ پیدا ہوا یا اس کے چھوٹے بچے جو زمانہ کفر ہی میں پیدا ہوئے تھے تو ان بچوں کا کوئی قریب نسبی عصبہ نہیں کہ بچے ماں کے تابع ہو کر مسلمان قرار پائے۔

۳- ولد الزنا کا کوئی عصبہ نسبی نہیں۔

۴- زن و شو اگر لعان کریں تو بچہ بے عصبہ نسبی رہ جائے گا۔

۵- ایک بچہ سڑک پر پڑا ہوا ملا اس کی پرورش کی گئی تو اس کا عصبہ نسبی کوئی نہیں۔

احادیث

المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع

میراث وولایت اور عصبات واولی الارحام سے متعلق چند احادیث کریمہ

۱۰۹۔ عبد بن حمید وابن جریر اپنی تفسیر میں قتادہ سے راوی ان ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی خطبة الا ان الایة التی ختم بھا سورة الانفال انزلھا فی اولی الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ ماجرت بہ الرحم من العصبة ھذا مختصر

بے شک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ سن لو بے شک وہ آیہ کریمہ کہ جس پر ختم ہوئی سورۂ انفال اسے اللہ نے ذوی الارحام کے بارے میں نازل فرمایا ہے ان میں بعض اولی ہیں بعض سے اللہ کی کتاب میں۔ (مولف)

۱۱۰۔ احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر

اہل فرائض کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ قریب تر مرد کے لئے ہے۔ (مولف)

(بخاری ۲/ ۹۹۷ باب میراث الولد من ابیہ وامہ)

۱۱۱۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من الاوانا اولی بہ فی الدنیا والاخرة فاقرؤا ان شئتم النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم فایما مومن مات وترک ما لا فلورثتہ رعصبتہ من کانوا ومن ترک دینا اوضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ والحدیث عند الشیخین و احمد والنسائی وابن ماجہ وغیرھم عنہ بنحوہ

کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو یہ آیہ کریمہ پڑھو کہ نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا انکی جانوں سے تو جو مسلمان مرے اور ترکہ چھوڑے تو وہ اس کے ورثہ اور عصبہ میں جو بھی ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین یا بکس بے زر

وارث چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہوں۔(مولف) مسلم ۲/۳۶ کتاب الفرائض)

۱۱۲۔ احمد وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ بیہقی بسند صحیح بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما احتوز (احوز) الولد او الوالد فهو لعصبة من كان.

جو مال لڑکا یا باپ چھوڑے وہ عصبہ کے لئے ہے خواہ کوئی ہو۔(مولف)(ابوداؤد ۲/ ۴۰۴

باب فی الولاء)

۱۱۳۔ عبدالرزاق اپنی مصنف میں ابراہیم نخعی سے راوی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں كل نسب توصل عليه فی الاسلام فهو وارث موروث.

اسلام میں نسب جہاں جاکر ملے موجب وراثت ہے۔(مولف)(کنزالعمال ۱۱/ ۲۳)

۱۱۴۔ سنن بیہقی میں ہے عن جرير عن المغيرة عن اصحابه قال كان علی رضی الله تعالىٰ عنه اصحابه اذا لم يجدوا ذاسهم اعطوا القرابة وما قرب اوبعد اذا كان رحما فله المال اذا لم يوجد غيره.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اصحاب کو فرمایا کرتے تھے کہ جب ذی سہم نہ ملے تو رشتہ دار پاس کا ہو یا دور کا سب مال اسی کا ہے جب کہ کوئی اور نہ ہو۔(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۱ المقصد الثانی"

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لايرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم. رواه الشيخان عن اسامة بن زيد رضی الله تعالىٰ عنهما.

مسلمان کافر کا وارث نہیں اور نہ کافر مسلمان کا۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۸۲ المقصد الرابع" (بخاری ۲/ ۱۰۰۱ باب لایرث المسلم الکافر الخ)

۱۱۶۔ عبدالرزاق اپنی مصنف میں اور ابن جریر و بیہقی ضحاک بن قیس سے راوی انه كان طاعون بالشام فكانت القبيلة تموت باسرها حتى تورثها القبيلة الاخرىٰ. الحديث

یعنی زمانہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوتا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا" فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۵ لمقصد سابع" (کنزالعمال ۱۱/ ۷)

۱۱۷۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

مولی النبی (للنبی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات وترک شیئاً و لم یدع ولدا ولا حمیما فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أعطوا میراثہ من اھل قریتہ

(ابوداؤد، ۲/ ۴۰۲ باب فی میراث ذوی الارحام)

۱۱۸۔ مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان وردان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمیراثہ فقال انظروا لہ ذا قرابة قالوا مالہ ذوقرابة قال فانظروا ھم شھریا لہ فاعطوہ میراثہ یعنی بلدیا لہ.

ان دونوں کا حاصل یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا ان کے نہ اولاد تھی نہ کوئی قرابت دار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ترکہ ان کے ایک ہم وطن کو عطا فرمادیا۔ علماء فرماتے ہیں یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیاء کرام نہ کسی کے وارث ہوں نہ کوئی ان کا وارث ہو، علیہم الصلوۃ والسلام۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۳ المقصد النافع"

علم فرائض کو حدیث میں نصف علم کہا گیا ہے کہ اور یہی علم سب سے پہلے امت سے اٹھالیا جائے گا

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا الفرائض وعلموہ (ھا) الناس فانہ نصف العلم وھو ینسیٰ وھو اول علم (شی) ینزع من امتی

فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ وہ نصف علم ہے اور وہ بھولا جاتا ہے اور پہلا علم ہے جو میری امت سے نکل جائے گا۔ رواہ ابن ماجة والحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۷ المقصد النافع" (ابن ماجہ ۱/ ۱۹۹ باب الحث علی تعلیم الفرائض)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

وارث کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے وارث کے لئے وصیت نافذ نہیں ہوگی

۱۲۰۔ حدیث میں ہے ان الله اعطی کل ذی حقه الا لا وصیة لوارث الا ان یشاء الورثة

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمایا سن لو ورثہ کی مرضی کی بغیر کسی وارث کے لئے وصیت نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۳۸" (ابوداؤد ۲/۳۹۶ باب ماجا فی الوصیة للوارث)

کسی بھی کام میں غور و فکر کرنے اور عجلت نہ کرنے کی حدیث میں تاکید آئی ہے

۱۲۱۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعجل اخطاء

جو جلدی کرتا ہے خطا میں پڑتا ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۷۵"

میراث و عصبہ کے متعلق تین حدیثیں

۱۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمریٰ میراث اھلھا رواہ مسلم عن جابر

عمریٰ اس کے مالک کی میراث ہے۔ عمریٰ وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے دے دیا جائے۔ (مولف) (مسلم ۲/۳۸ باب العمریٰ)

۱۲۳۔ دوسری روایت میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العمریٰ لمن وھبت له

عمریٰ اس کے لئے ہے جس کو ہبہ کیا جائے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۸۱" (مسلم ۲/۳۸ باب العمریٰ)

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة

یعنی بہنوں کو بیٹیوں کے ہمراہ عصبہ بناؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۹۱"

تعارف

فتاوی رضویہ جلد یازدہم

مسائل کلامیہ وفقہیہ کے جزئیات وفوائد کا عظیم ذخیرہ "فتاوی رضویہ جلد یازدہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مختلف الانواع معلومات وتحقیقات کی نادر روزگار مثال ونظیر ہے۔

اس جلد میں کسی متعینہ ابواب وفصول پر مستقل طور سے بحث تو نہیں کی گئی ہے البتہ مسائل عقائد وکلام اور دیگر مختلف ومتفرقات وغیر مستقل عناوین ومباحث پر جس انداز حکیمانہ سے معلومات افزا بحث کی گئی ہے وہ امام احمد رضا کے دانش وبینش اور ان کی فکرو آگہی کا ثبوت مسلسل اور نقش دوام ہے۔

ان میں سے کچھ مسائل ومباحث یہ ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب، علم غیب، سرکار کے آباء کرام کا اسلام، مسئلہ حاضر وناظر، امتناع نظیر، فضائل عیسیٰ علیہ السلام، فضائل صدیق وفاروق، فضائل سادات واہل بیت اطہار، نسب، فضائل صحابہ، بارہ خلفاء کا بیان، حیات انبیاء، فضائل غوث اعظم، فضیلت امام اعظم ابو حنیفہ، تعظیم صحابہ، مشاجرات صحابہ میں کلام نہ کرنا، عقائد، ایمان، کفر، اللہ تعالیٰ کا کسی مکان میں نہ ہونے کی بحث، فضیلت حسنین کریمین، فضیلت مومن، نماز، قرأت، حج، طواف، احوال ارواح، احوال قیامت، احوال جنت و دوزخ، احوال قبر، حشر ونشر، مسئلہ شفاعت، خروج دجال، تصرفات اولیاء، استمداد بالغیر، ایصال ثواب، زیارت قبور، میلاد وقیام، انگوٹھے چومنا، فضائل درود، احوال شیاطین وجن، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تقلید ائمہ، اختلاف ائمہ کی بحث، حلت وحرمت، رد بدمذہباں، تاریخ وہابیہ، خیانت وبدعہدی، تاریخ وسیر، گیارہویں شریف کا جواز، اعراس اولیاء کا ثبوت، سماع موتی، مسئلہ تعزیہ، تقدیر وتدبیر، منطق جدید، عقول عشرہ، وغیرہ۔

اس کے علاوہ سینکڑوں مسائل ایسے ہیں جنہیں کسی عنوان سے منسوب ومقید کرنا ازحد دشوار ومشکل ہے۔

مذکورہ مضامین و مباحث پر مشتمل پیش نظر جلد میں ۱۸۵ مسائل علمیہ کی تحقیقات بالغہ
ہیں۔ اور اس جلد میں تحقیقی و علمی اور نہایت وقیع و گرانقدر ۹ مستقل رسائل شامل ہیں۔
ان میں سے آٹھ رسائل سے احادیث کا استخراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف و تذکرہ ان
کے اصلی مقام پر قلم بند کیا جائے گا۔

اور جس رسالہ سے کوئی حدیث نہیں لی گئی ہے وہ یہ ہے۔

السھم الشھابی علی خداع الوھابی۔ (وہابی کے فریب کا پردہ فاش)

اس رسالہ میں ایک غیر مقلد مصنف کی کتاب کے کچھ اقتباسات کے متعلق سوال کیا گیا
ہے کہ اس نے یہ لکھا ہے کہ
حنفی اور غیر مقلد کا اختلاف صرف فروعات میں ہے ورنہ اصول دین میں دونوں متفق و متحد
ہیں و غیر ذلک من الھفوات،

امام احمد رضا بریلوی نے اس منصفانہ رسالہ میں دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا ہے کہ
احناف کا غیر مقلدین سے اختلاف فروعی نہیں بلکہ بکثرت اصول دین و عقائد میں دونوں کا اختلاف
شدید ہے، وہ مصنف غیر مقلد ہے حنفیہ کا بد خواہ اور مکار ہے، لادین ہے گمراہ و گمراہ گر ہے۔
پھر امام احمد رضا نے اسی کی بعض کتاب سے ۵۰ مسائل میں غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور
تاکید فرمائی ہے کہ ایسی کتاب کا بیچنا جو ان کسی کو پڑھنا پڑھانا یا پڑھنے کی ترغیب دینا ناجائز و حرام اور
گناہ پر معاونت ہے"

اور یہ رسالہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

اور مسائل مختلفہ و متفرقہ پر مملو و مشتمل یہ جلد جہازی سائز کے ۳۳۴ صفحات پر مبسوط ہے
اور اس میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۸۱ احدیثیں حوالہ قرطاس و قلم ہیں۔

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم

عبادت و تقویٰ کے لئے علم ضروری ہے

ا۔ حدیث شریف میں ہے المتعبد بغیر فقه كالحمار فی الطاحون۔
بے علم کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت کرے اور اسے کچھ حاصل نہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۲" (کنز العمال ۱۰/ ۸۰)

اولاد فاطمہ پر تنقید سے چشم پوشی کرنی چاہئے کہ اہل بیت کا کوئی فعل ناپسندیدہ تو ہو سکتا ہے مگر ذات ناپسندیدہ نہیں حدیث میں ہے۔

۲۔ اخرج ابوسعید فی شرف النبوة انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال یا فاطمة ان اللہ یغضب و یرضی لرضاك فمن اذی احد امن ولدها فقد تعرض لهذا الخطر العظیم لانه اغضبها ومن احبهم فقد تعرض لرضاها۔
امام ابوسعید نے کتاب شرف النبوۃ میں یہ روایت نقل کی، اے فاطمہ تیری ناراضی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا سے خدا راضی ہوتا ہے تو جو ان کی اولاد میں سے کسی کو اذیت دے تو اس نے بڑی خطرناک بات مول لی کیونکہ ان کی اذیت حضرت فاطمہ کو ضرور دکھ پہنچائے گی، اور جس نے ان سے محبت کی تو جناب زہرا کی رضامندی کا حقدار ہوا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۷" (کنز العمال ۱۳/ ۹۶)

بلاشبہ ہر ولی کعبہ معظمہ سے افضل ہے

۳۔ سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کعبہ معظمہ کا طواف کرتے اور فرماتے ما اطیبك و اطیب ریحك ما اعظمك و ما اعظم حرمتك و الذی نفس محمد بیده لحرمة المؤمن اعظم عند اللہ حرمة منك۔

اے کعبہ تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے، تو کیسا عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی بڑی ہے قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کی حرمت تیری حرمت سے بہت زیادہ ہے۔(مولف)" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۰" (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۰، باب حرمۃ دم المومن و مالہ)

مذہب حنبلی اسلام کا ربع ہے

۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جعلتك ربع الاسلام۔

ہم نے تمہیں اسلام کا چہارم کیا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۳"

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابۂ کرام سے ہیں ان کے فضائل و مناقب پر چند حدیثیں۔

۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسلم الناس و آمن عمر و بن العاص۔

بہت لوگ وہ ہیں کہ اسلام لائے مگر عمرو بن عاص ان میں ہیں جو ایمان لائے۔ رواہ الترمذی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ترمذی ۲/ ۲۲۴، مناقب عمر و بن العاص)

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمر و بن العاص من صالح قریش۔

عمرو بن عاص صالحین قریش سے ہیں۔ رواہ الامام احمد فی مسندہ عن سیدنا طلحۃ بن عبیداللہ احد العشرۃ المبشرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔(مسند احمد ۱/ ۱۶۰)

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نعم اھل البیت عبداللہ و ابو عبداللہ و ام عبداللہ۔

بہت اچھے گھر والے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عبداللہ کا باپ اور اس کی ماں۔ رواہ البغوی و ابویعلیٰ عن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واخرجہ ابن سعد فی الطبقات بسند عن ابن ابی ملیکۃ و زاد یعنی عبداللہ بن عمر و بن العاص۔(کنز العمال ۱۲/ ۳۰۰)

۸۔ ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف سا پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلوار لے کر مسجد شریف میں حاضر رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا الا یکون فزعکم الی

الله و رسوله الا فعلتم کما فعل هذان الرجلان المومنان۔
کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ و رسول کی طرف التجا لاتے تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا۔" فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۳۰"

اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا منع ہے

۹۔ حدیث میں ہے من اعطی الدنیة من نفسه طائعا غیر مکره فلیس منا۔
جو بغیر اکراہ کے بخوشی کسی کو اپنی طرف سے رزیل چیز دے بطور عطیہ وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۳۷"

انسانی دانائی و سمجھ کے مدارج و مراتب مختلف ہیں

۱۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب سامع اوعیٰ من مبلغ۔
بہت سے سننے والے (حدیث کے) پہنچانے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (مولف)

۱۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب حامل فقه الی من هو افقه منه۔
بہت سے حاملان فقہ یعنی دینی معلومات رکھنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی معلومات اپنے سے زیادہ دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے کو پہنچاتے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۴۴"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۲۱، باب من بلغ علما)

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سب حیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء احیاء یصلون فی قبورھم۔
انبیاء سب زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۴۵"۔ (شرح الصدور، ص ۱۶۹)

امور مباحہ و شرعیہ کے لئے سفر کرنا جائز و درست ہے اس حدیث میں اگرچہ صرف تین مقامات کا بیان ہے مگر دوسرے مقام پر سفر کر کے جانے کی ممانعت نہیں ہے

۱۳۔ حدیث لاتشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد۔
یعنی کسی مسجد کی زیارت کے لئے کجاوے نہ کسو یعنی سفر اختیار نہ کرو بجز تین مساجد، مسجد حرام و مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۳" (نسائی ۱/۱۱۳، ماتشد الرحال الیه من المساجد)

بارہ خلفاء بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے ان کا زمانہ اچھا ہوگا ان کے والیٔ ملک ہونے پر اجماع امت ہوگا وہ سب دین حق پر عمل کریں گے

۱۴۔ صحیح مسلم میں ہے لایزال امر الناس ماضیا ماولیهم اثنی عشر رجلا کلهم من قریش۔

لوگوں کی امارت کا معاملہ برابر جاری رہے گا ان کے والی بارہ مرد ہوں گے جو سب کے سب قریش قبیلہ کے ہوں گے۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۱۹، کتاب الامارۃ)

۱۵۔ مسند امام احمد و بزار و صحیح مستدرک میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن ہے انه سئل کم یملك هذه الامة من خلیفة فقال سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنا عشر کعدة نقباء بنی اسرائیل۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ اس امت کے خلفاء کتنے ہوں گے فرمایا کہ ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا (ارشاد فرمایا تھا کہ) بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے مثل بارہ ہوں گے۔ (مولف) (مسند احمد ۱/۶۵۷)

۱۶۔ صحیح مسلم میں ہے لایزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفة کلهم من قریش۔

دین اسلام بارہ خلیفہ ہونے تک برابر معزز رہے گا وہ خلفاء سب قبیلہ قریش سے ہوں گے۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۱۹، کتاب الامارۃ)

۱۷۔ بزار و طبرانی ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لایزال امر امتی صالحا۔

میری امت کی امارت ہمیشہ صلاح والی رہے گی۔ (مولف)

۱۸۔ سنن ابی داؤد میں ہے لایزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلهم تجتمع علیه الامة۔

یہ دین برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک پر پوری امت کا اتفاق رہے گا۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/۵۸۸، اول کتاب المهدی)

بارہ خلفاء میں سے دو اہل بیت سے ہوں گے

۱۹۔ استاذ امام بخاری و مسلم مسدد کی مسند کبیر میں ابوالجلد سے ہے انه لاتهلك هذه الامة حتی یکون منها اثنا عشر خلیفة کلهم یعمل بالهدی و دین الحق منهم رجلان من اهل بیت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

یہ امت ہلاک نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء ہوں گے سب کے سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے ان میں سے دو آدمی اہل بیت کرام سے ہوں گے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۸"

درود پاک پڑھنے کے فوائد

۲۰۔ حدیث میں ہے کہ من صلی علی واحدا صلی اللہ علیہ عشرا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۶۷" (الترغیب و الترھیب ۲/ ۴۹۳ الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ الخ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک دافع البلاء اور حاجت روا ہیں اس کے ثبوت میں تین حدیث

۲۱۔ بیہقی دلائل النبوۃ اور ابو سعد شرف المصطفیٰ میں راوی خفاف بن نضلہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی حتی وردت الی المدینۃ جاھدا کی اراک فتفرح الکربات۔

میں کوشش کرتا ہوا مدینہ میں حاضر ہوا کہ زیارت اقدس سے مشرف ہوں تو حضور میری سب مشکلیں کھول دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی عرض پسند کی اور تعریف فرمائی۔

۲۲۔ منح المدح امام ابن سید الناس میں ہے حرب بن ریطہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی

لقد بعث اللہ النبی محمدا

بحق و برھان الھد یکشف الکربا

خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق اور قطعی دلیل ہدایت کے ساتھ ایسا بھیجا کہ حضور دفع بلا فرماتے ہیں۔

۲۳۔ عمر بن شیبہ بطریق عامر شعبی راوی اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔

انت الرسول الذی یرجی فواضلہ عند القحوط اذا ما اخطأ المطر

یارسول اللہ حضور وہ رسول ہیں جن کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دافع البلاء فرمایا۔

۲۴۔ ابن شاذان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے پر فرمایا

یا حمزۃ یا کاشف الکربات یا ذاب عن وجہ رسول اللہ

اے حمزہ اے دفع بلا اے حمزہ اے چہرۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کے دفع کرنے والے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۹۱"

تعظیم وتکریم کے لئے قیام کے جواز پر تین حدیثیں

۲۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکریم حضرت بتول زہرا کے لئے قیام فرماتے اور حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعظیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے قیام کرتیں۔

۲۶۔ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کرام کو ان کے لئے قیام کا حکم فرمایا۔ (بخاری ۲/۵۹۱، باب مرجع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من الاحزاب الخ)

۲۷۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس انور سے اٹھتے قمنا قیاما حتی نراہ دخل بعض بیوت ازواجہ

ہم سب کھڑے ہو جاتے اور کھڑے رہتے جب تک کہ حضور حجرات شریفہ میں سے کسی میں تشریف نہ لے جاتے۔ (بعض حدیث میں قیام کی ممانعت وارد ہوئی ہے تو وہ ممانعت قیام اعاجم سے ہے کہ ان کا بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا اور درباری تصویر بنے ہوئے سامنے کھڑے رہتے لہذا ایسے ہی قیام کی ممانعت ہے نہ کہ مطلق قیام کی نفی مراد۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۲"۔

حسن وحسین جوانان جنت کے سردار ہیں

۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعمیم کے لئے جوانان اہل جنت سے خاص فرمایا الحسن و الحسین سید اشباب اھل الجنۃ۔

کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شامل نہ ہوا اور متعدد صحیح حدیثوں میں اس کے تتمہ میں فرمایا ابوھما خیر منھما۔

حسن وحسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ ابن ماجۃ و الحاکم عن ابن عمر و الطبرانی فی الکبیر عن قرۃ بن ایاس بسند حسن و عن مالک بن الحویرث و الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی

رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۴" (ترمذی ۲ / ۲۱۷، مناقب ابی محمد الحسن و الحسین)

حضرت امیر معویہ کیلئے حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی

۲۹۔ حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ہیں۔ صحیح ترمذی شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی

اللهم اجعله هاديا مهديا و اهدی به۔

الٰہی اسے راہ نما راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۹۵" (ترمذی ۲ / ۲۲۴، مناقب معاویة بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ)

صحابہ پر طعن و تشنیع یا ان کے آپسی مشاجرات پر تنقید و انگشت نمائی جائز نہیں

۳۰۔ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عساکر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **تکون لاصحابی زلة يغفرها الله لهم لسابقتهم معی ثم یأتی قوم بعدهم یکبهم الله علی مناخرهم فی النار۔**

میرے اصحاب سے لغزش ہوگی جسے اللہ عزوجل معاف فرمائے گا اس سابقہ کے سبب جو ان کو میری بارگاہ میں ہے پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انھیں اللہ تعالیٰ ان کے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۹۶" (کنز العمال ۱۲ / ۱۵۵)

زیارت قبور سنت ہے

۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الا فزوروها فانها تزهدكم فی الدنيا و تذكركم فی الآخرة۔**

سن لو قبور کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں دنیا میں بے رغبت کرے گی اور آخرت یاد دلائے گی۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۷" (ابن ماجہ اوّل، ص ۱۱۴، باب ماجاء فی زیارة القبور)

صحابہ پر طعن جائز نہیں

۳۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔**

جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو زبان روکو۔۔ (مشاجرات صحابہ میں مداخلت حرام ہے چہ جائیکہ ان کے آپسی معاملات کے باعث ان پر طعن و تشنیع۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۹۷" (کنز العمال ۱ / ۱۵۹)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت و سیادت پر ایک حدیث

۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا **ان ابنی**

ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین۔
بیشک میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے گا۔ (امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سپرد فرمائی اور اس سے صلح و بندش جنگ مقصود تھی اور یہ صلح و تفویض خلافت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے بموجب اللہ و رسول کی پسند سے ہوئی۔ مولف) (بخاری ۱/۵۳۰ مناقب الحسن و الحسین)

عوام مومنین بعض ملائکہ سے عنداللہ محبوب ہیں

۳۴۔ حدیث میں ہے رب العزت جل و علا فرماتا ہے عبدی المومن احب الی من بعض ملائکتی۔
میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۵" (کنز العمال ۱/۲۹)

ذکر الٰہی کے وقت بندہ رب کا جلیس و ہم نشیں ہوتا ہے

۳۵۔ حدیث قدسی میں ہے رب عزوجل فرماتا ہے انا جلیس من ذکرنی۔
میں اپنے یاد کرنے والوں کا ہمنشیں ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۱۸"۔ (کنز العمال ۱/۳۸۷)

امت کے نیک اعمال سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فرح بنا فرحنا بہ۔
جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۲۸"

کوا کھانا حرام ہے

۳۷۔ سنن ابن ماجہ شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرمایا من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاسقا واللہ ماھو من الطیبات.
کوا کون کھائے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کا نام فاسق رکھا ہے خدا کی قسم وہ پاک چیزوں سے نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۱" (ابن ماجہ ۲/۲۴۱، باب الغراب)

انسانی کمال یہ ہے کہ وہ صفت تقویٰ سے متصف ہو

۳۸۔ حدیث میں ہے لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی اتقی

قلب رجل و احدمنکم۔

یعنی کاش تم میں کا سب سے اگلا شخص اور سب سے پچھلا اور سب انسان و جنات، بڑے سے بڑے متقی قلب والے شخص کی صفت پر ہو جاتے۔(مولف)(کنزالعمال ۲۰/ ۳۴۳)

جنت و دوزخ کے مکالمے پر ایک حدیث

۳۹۔ حدیث میں ہے تحاجت الجنة والنار فقالت النار اوثرت بالمتکرین وقالت الجنة فما لی لایدخلنی الاضعفاء الناس. الحدیث۔

جنت و دوزخ نے حجت کی تو دوزخ نے کہا کہ میں نے تکبر و جبر کرنے والے کو روند دیا، اور جنت نے کہا کہ اس لئے مجھ میں کمزور لوگ ہی داخل ہوں گے۔ یعنی عاجزی و انکساری کرنے والے مسلمان۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۱۰۰"(مسلم ۲/ ۳۸۲ باب جھنم)

روز قیامت شان محبوبی کا اظہار ہو گا کہ تمام مخلوق خدا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف رجوع کرے گی

۴۰۔ حدیث صحیح مسلم ہے یرغب الی فیه الخلق حتی خلیل الله ابراهیم۔

مخلوق الہی میری طرف رغبت کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بھی۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۱۰۵"(مسند احمد ۶/ ۱۵۱)

تعارف

اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین
(چالیس احادیث شفاعت)

۱۳۰۵ھ میں سوال پیش کیا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟

اس کے آغاز جواب میں امام احمد رضا بریلوی نہایت پر جلال انداز میں فرماتے ہیں کہ

سبحان اللہ ایسے سوال سن کر کتنا تعجب آتا ہے کہ مسلمین و مدعیان سنت، اور ایسے واضح عقائد میں تشکیک کی آفت،

یہ بھی قرب قیامت کی ایک علامت ہے، احادیث شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں؟ بیسیوں صحابہ، صدہا تابعین، ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہر گونہ کتابیں صحاح، سنن، مسانید، معاجیم، جوامع اور مصنفات ان سے مالا مال ہیں، اور اہل سنت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان واطفال بلکہ دہقانی جہال بھی اس عقیدے سے آگاہ و خبردار ہے، اور خدا کا دیدار محمد کی شفاعت ایک ایک کی زبان پر جاری ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے نہ صرف احادیث شریفہ بلکہ آیات قرانیہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا، اور شفاعت فرمانا ثابت واخذ فرمایا ہے۔

اور اس رسالہ مبارکہ میں اگرچہ چالیس حدیثوں کا حوالہ ہے مگر مکررات کو چھوڑ کر صرف ۱۹ حدیثیں شامل تحریر ہیں۔

احادیث

اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے شفیع المذنبین ہونے سے متعلق ۱۹ احادیث جلیلہ۔

۴۱۔ صحیح بخاری شریف میں ہے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی مقام محمود کیا چیز ہے؟ فرمایاھو الشفاعة۔

وہ شفاعت ہے۔ (مسند احمد ۳/ ۲۵۳)

۴۲۔ دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی جب آیت کریمہ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار۔

یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ اللھم صل و سلم و بارك علیه۔

۴۳۔ طبرانی اوسط اور بزار مسند میں اس جناب مولی المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت۔

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا اے رب میرے میں راضی ہوا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۴ "اسماع الاربعین۔

۴۴۔ شفاعت کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصات محشر میں وہ طویل دن ہو گا کہ کاٹے نہ کٹے، اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک، اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لا کر رکھیں گے، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہو کر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہو گا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں

گے گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جا بجا پھریں گے، آدم و نوح خلیل و کلیم و مسیح علیہم الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر جواب صاف سنیں گے سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اس لائق نہیں، ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نفسی نفسی تم اور کسی کے پاس جاؤ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پر نور خاتم النبیین سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للمومنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لھا انا لھا فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر آپ رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یا محمد ارفع راسك و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع۔ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے یہی مقام محمود ہوگا۔ جہاں تمام اولین و آخرین میں حضور کی تعریف و حمد و ثنا کا غل پڑ جائے گا اور موافق و مخالف سب پر کھل جائے گا بارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور ملک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولیٰ کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۵ "اسماع الاربعین۔ (بخاری ۲/ ۱۱۱۸، باب کلام الرب یوم القیمۃ الخ) (الترغیب و الترھیب، ۴، ۴۳۵۔ ۴۳۷، فصل فی الشفاعۃ وغیرھا)

گنہگاران امت کی حضور شفاعت فرمائیں گے

۴۵۔ امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرت بین الشفاعۃ و بین ان یدخل شطر امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ لانھا اعم و اکفی ترونھا للمومنین المتقین لا ولکنھا للمذنبین الخطائین. علیہ والحمد للہ رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم یہ سمجھ لئے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمان کے لئے ہے نہیں بلکہ ان گناہگاروں کے لئے ہے جو گناہوں میں آلودہ سر اور سخت کار ہیں۔ (ابن ماجہ ۲/ ۳۲۹، باب ذکر الشفاعۃ) (الترغیب و الترھیب ۴/ ۴۴۷، فصل فی الشفاعۃ وغیرھا)

۴۶۔ ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی للھالکین من امتی۔

میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔ حق ہے اے شفیع میرے۔ میں قربان تیرے۔ صلی اللہ علیک۔ (کنز العمال ۱۹، ۴۵)

۴۷۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادہ تصحیح حضرت انس بن مالک۔ اور ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس۔ اور خطیب بغدادی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور شفیع للمذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔

میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک و سلم و الحمد للہ رب العالمین۔ (ترمذی ۲/۷۰، باب ما جاء فی الشفاعۃ ب ب ۔۔)

۴۸۔ ابو بکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع للمذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعتی لاھل الذنوب من امتی،

میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی و ان زنی و ان سرق اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو۔ فرمایا و ان زنیٰ و ان سرق علی رغم انف ابی الدرداء اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو، برخلاف خواہش ابو درداء کے۔ (کنز العمال ۸،۱/ ۴۳)

حضور علیہ السلام بے حساب لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے

۴۹۔ طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لاشفع یوم القیمۃ لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر۔

یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔ (کنز العمال ۱۸،۱/ ۴۳)

خلوص دل سے کلمہ پڑھنے والے کو حضور کی شفاعت پہنچے گی

۵۰۔ بزار [illegible] بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] ماتے ہیں [illegible] شہد [illegible] الا اللہ مخلصا یصدق لسانہ قلبہ۔

میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔ (مسند احمد ۳ / ۳۴۳)

۵۱۔ احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انها اوسع لهم هی لمن مات و لایشرك بالله شیأً۔

شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو

۵۲۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتی جهنم فاضرب بابها فیفتح لی فادخلها فاحمد الله محامد ما حمده احد قبلی مثله و لایحمده احد بعدی مثله ثم اخرج منها من قال لااله الاالله مخلصاً

میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا ایسی کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں، نہ میرے بعد کوئی کرے۔ پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے "لااله الا الله" کہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۷، اسماع الاربعین"۔

روز قیامت انبیاء کرام علیہم السلام سونے کے منبر پر جلوہ فگن ہوں گے۔

۵۳۔ حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یوضع للانبیاء منابر من ذهب فیجلسون علیها و یبقیٰ منبری و لم اجلس لاازال اقیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی فاقول یا رب امتی امتی فیقول الله یا محمد و ماترید ان اصنع بامتك، فاقول یا رب عجل حسابهم فما ازال حتی اعطیٰ و قد بعثت بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول یا محمد ماترکت لغضب ربك فی امتك من بقیة۔

انبیاء کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سروقد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے۔ پھر عرض کروں گا اے رب میرے میری امت میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد تیری کیا مرضی ہے میں تیری

امت کے ساتھ کیا کروں ؟ عرض کروں گا اے رب میرے ان کا حساب جلد فرمادے پس میں
شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں
تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا۔ اے محمد آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ
چھوڑا۔ اللھم صل و بارك علیه و الحمد لله رب العلمین۔ (کنزالعمال ۵۸/۱۸) (الترغیب و
الترهیب ۳۴۶/۴، فصل فی الشفاعة و غیرها)

حضور کو وہ فضیلت عطا کی گئی ہے جو دوسرے نبی کو حاصل نہیں

۵۴۔ بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری تاریخ میں
اور بزار، طبرانی و بیہقی و ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد بسند حسن و بزار بسند جید و دارمی و
ابن شیبہ و ابویعلی و ابو نعیم و بیہقی حضرت ابوذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابو سعید
خدری، اور کبیر میں حضرت سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن شیبہ و طبرانی حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و اللفظ لجابر قال رسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم و اعطیت مالم یعطهن احد قبلی الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم و اعطیت الشفاعة.

ان چھ حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
ہیں میں شفیع مقرر کردیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔
(بخاری ۶۲/۱، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعلت لی الارض الخ)

جناب باری تعالیٰ سے ہر نبی کو ایک مخصوص دعا عطا ہوتی ہے

۵۵۔ ابن عباس و ابو سعید و ابو موسیٰ سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و
بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ حضور
شفیع للمذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل نبی دعوة قد دعا به فی امته و
استجیب له (وهذا اللفظ لانس و لفظ ابی سعید) لیس من نبی الا وقد اعطی دعوة
فتعجلها (ولفظ ابن عباس) لم یبق نبی الا اعطی له (و رجعنا الی لفظ انس و الفاظ
الباقین کمثله معنی) قال و انی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة (زاد
ابو موسیٰ) جعلتها لمن مات من امتی لایشرك بالله شیأ۔

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی۔ اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں

خاص جناب باری تبارک و تعالی سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو۔ بے شک دیا جائے گا تمام انبیاء آدم
سے عیسی تک علیہم الصلوۃ والسلام سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے ہیں۔ اور میں نے آخرت کے
لئے اٹھا رکھی۔ وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے۔ قیامت کے دن میں نے اسے اپنی
ساری امت کے لئے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی۔" فتاوی رضویہ، ج ١١، ص ١٣٨، اسماع
الاربعین"۔ (مسلم ١/١١٣، باب اثبات الشفاعۃ الخ) (بخاری ٢/١١١٣ باب فی المشیۃ و الارادۃ الخ)

حضور علیہ السلام نے روز قیامت شفاعت امت کیلئے ایک دعا محفوظ رکھی

٥٦۔ صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالی نے مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دو بار تو دنیا میں
عرض کر لی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی۔

الٰہی میری امت کی مغفرت فرما الٰہی میری امت کی مغفرت فرما و اخرت الثالثۃ لیوم
یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم

اور تیسری عرض اس دنیا کے لئے اٹھا رکھی جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند
ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام۔ و صل و سلم و بارك علیہ۔ (مسند
احمد ٥/١٥١)

٥٧۔ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو یہ یہ
فضائل بخشے رب عزمجدہ نے فرمایا اعطیتك خیرا من ذالك (الی قولہ) خبأت شفاعتك و
لم اخبأھا لنبی غیرك۔

میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی ہے اور تیرے
سوا دوسرے کو نہ دی۔ (مسند احمد ٣/١٦٠)

روز قیامت حضور علیہ السلام نبیوں کے پیشوا اور صاحب شفاعت ہوں گے

٥٨۔ ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں و اذا کان
یوم القیمۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر۔

قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا۔ ۔۔۔ کچھ فخر

کی راہ سے نہیں فرمایا۔"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۲۹، اسماع الاربعین"۔(ترمذی ۲/ ۲۰۲، باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باب)

جو حضور کی شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ مستحق شفاعت نہ ہوگا

۵۹۔ ابن منیع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی یوم القیمة فمن لم یؤمن بها لم یکن من اهلها۔

میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۰" اسماع الاربعین (کنز العمال ۱۸/ ۴۳)

تعارف

غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی و الصدیق
(صدیق و علی کی امامت کے بارے میں انتہائے تحقیق)

دو سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا پہلا سوال یہ ہے کہ
رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت رحلت یا کسی اور وقت میں اپنے بعد اپنا جانشیں کس کو مقرر کیا؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اس رسالے میں سب سے پہلے جانشینی و نیابت کی دو قسمیں کی ہیں۔

اول، جزئی مقید، کہ امام کسی خاص کام یا خاص مقام پر عارضی طور پر کسی خاص وقت کے لئے دوسرے کو اپنا نائب کرے جیسے بادشاہ کا لڑائی میں کسی کو سردار بنا کر بھیجنا یا کسی ضلع کی حکومت دینا وغیرہ، ایسی نیابت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا واقع ہوئی ہے جیسے بعض غزوات میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور بعض میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔

دوم، کلی مطلق، کہ حیثیت مستخلف سے جمع نہیں ہو سکتی یعنی امام کا اپنے بعد کسی کے لئے امامت کبریٰ کی وصیت فرمانا۔

نام کی صراحت کے ساتھ اس قسم کا صریح اعلان حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے واسطے نہ فرمایا ورنہ صحابۂ کرام ضرور پیش کرتے اور قریش و انصار میں دربارۂ خلافت مباحثے و مشورے نہ ہوتے۔

الحاصل مذکورہ دونوں قسموں کی تعریف و تمثیل اور توضیح و تصریح سے ظاہر ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیابت و جانشینی کے لئے کسی کو نامزد و متعین نہیں فرمایا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے متعدد احادیث مبارکہ سے اس کی تائید و تصویب کی ہے

اور دوسرا سوال یہ ہے کہ

کیا خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ

اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ اور رسل وانبیاء بشر صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ علیہم کے بعد خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمام مخلوق الٰہی سے بہتر وافضل ہیں، تمام امم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت اور عزت ووجاہت کو نہیں پہنچتا۔

پھر ان میں باہم ترتیب اس طرح ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اس کے بعد آیات قرآنیہ واحادیث کثیرہ پیش کر کے اہل سنت وجماعت کے اس مذہب مہذب کی تائید وتوثیق کی گئی ہے۔ اور ۱۳ صفحے کے اس جلیل القدر منصفانہ رسالے میں ۲۴ حدیثیں زینت دلیل وشامل جواب ہیں۔

احادیث

غایة التحقیق فی امامة العلی و الصدیق

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حین حیات اقدس کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں فرمایا اس مضمون پر ۱۵ روایتیں

۶۰۔ امیر المومنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے باسانید صحیحہ تو یہ ثابت کہ جب ان سے عرض کی گئی استخلف علینا ہم پر کسی کو خلیفہ کر دیجئے فرمایا لا ولکن کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا بلکہ یوں ہی چھوڑ دوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ اخرجہ الامام احمد بسند حسن و البزار بسند قوی و الدار قطنی وغیرھم۔
(کنز العمال ۵ / ۱۶۹) (مسند احمد ۱ / ۲۵۲)

۶۱۔ بزار کی روایت میں بسند صحیح ہے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستخلف علیکم۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا کہ میں کروں

۶۲۔ دار قطنی کی روایت میں ہے ارشاد فرمایا دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ استخلف علینا قال لا ان یعلم اللہ فیکم خیر ایول علیکم خیر کم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر۔
ہم نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا نہ۔ اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی چاہے گا تو جو تم میں سب میں بہتر ہے اسے تم پر والی فرمادے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا رب العزت جل وعلا نے ہم میں بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
(کنز العمال ۵ / ۱۶۹)

۶۳۔ امام اسحاق بن راہویہ و دار قطنی و ابن عساکر وغیرھم بطرق عدیدہ و اسانید کثیرہ

راوی۔ دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان کے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا۔ اعهد عهده اليك النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ام رأى رائته۔

کیا یہ کوئی عہد و قرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے فرمایا بل رأى رائته۔ بلکہ ہماری رائے ہے۔ اما ان يكون عندى عهد من النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عهده الى فى ذلك فلا و الله لئن كنت۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد و قرارداد فرمادیا ہو سو خدا کی قسم ایسا نہیں، اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ و لون كان عندى منه عهد فى ذالك ماتركت اخابنى تميم بن مرة و عمر بن الخطاب يثوبان على منبره و لقا تلتهما بيدى و لو لم اجد الا بردتى هذه۔

اور اگر اس بات میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابو بکر و عمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا۔ و لكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لم يقتل قتلا و لم يمت فجاءة مكث فى مرضه اياما ولياليٰ ياتيه الموذن يوذنه بالصلاة فيامر ابابكر فيصلى بالناس وهو يرى مكانى ثم ياتيه الموذن فيؤذن بالصلاة فيامر ابابكر فيصلى بالناس وهو يرى مكانى۔ و لقد اردت امرأة من نسائه تصرفه عن ابى بكر فابى و غضب و قال انتن صواحب يوسف مروا ابابكر فليصل بالناس۔

بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ کچھ قتل نہ ہوئے نہ یکایک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے موذن آتا نماز کی اطلاع دیتا حضور ابو بکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود، پھر موذن آتا اطلاع دیتا حضور ابو بکر کو ہی امامت دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم ازواج مطہرات سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابو بکر سے پھیرنا چاہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو، ابو بکر کو حکم دو کہ امامت کرے۔ فلما قبض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نظرنا فى امورنا فاخترنا لدنيا نامن رضيه رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا و کانت الصلاۃ عظم الاسلام و قوام الدین فبایعنا ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لذالک اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔

پس جب کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی لہذا ہم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے فرمایا۔

فادیت الی ابی بکر حقہ و عرفت لہ طاعتہ و غزوت معہ فی جنودہ و کنت اخذ اذا اعطانی و اغزو اذا اغزانی و اضرب بین یدیہ الحدود بسوطی۔

پس میں نے ابو بکر کو ان کا حق دیا اور ان کی اطاعت لازم جانی اور ان کے ساتھ ہو کر ان کے لشکروں میں جہاد کیا، جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے تازیانہ سے حد لگاتا۔ (الصواعق المحرقہ، ص ۴۷) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۲، عدیۃ مستحقین"

پھر بعینہ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم و امیر المومنین عثمان غنی کی نسبت ارشاد فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ہاں البتہ ارشادات جلیلہ واضحہ بارہا فرمائے، مثلاً ایک بار ارشاد ہوا۔

۶۴۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ہوں اس پر ایک ڈول ہے میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر ابو بکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک چرسہ ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے، رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ و عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۳، عدیۃ محسن" (بخاری ۱/۵۱۷، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کنت متخذا الخ)

۶۵۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں اور ابو بکر و عمر، کیا میں نے اور ابو بکر و عمر نے، چلا میں اور ابو بکر و عمر۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ۱/۵۱۹، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

۶۶۔ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کی رات ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں، اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے، جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اٹھے آپس میں تذکرہ ہوا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وامر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ رواہ عنہ ابوداؤد و الحاکم۔(ابوداؤد ۲/ ۶۳۷،باب فی الخلفاء)

۶۷۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے بنی مصطلق نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں، حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابو بکر کے پاس، عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو، عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو؟ فرمایا عثمان کو۔ رواہ عنہ فی المستدرک و قال صحیح۔

۶۸۔ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کی، آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا، رواہ الشیخان عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(مسلم ۲/ ۲۷۳، باب من فضائل ابی بکر الصدیق الخ)

۶۹۔یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس آنا، عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ تو فرمایا عمر کے پاس۔ عرض کی جب وہ نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ والطبرانی عن سھل ابن ابی حثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ،ج ۱۱،ص ۱۴۴، غایۃ التحقیق"

۷۰۔ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں میں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ملے حال پوچھا اس نے بیان کیا، فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کر، اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کرلیا اور جو ابو بکر کو کچھ حادثہ پیش آئے تو کون دے گا، فرمایا عمر، پھر دریافت کرایا، انہیں بھی کچھ حادثہ درپیش ہو فرمایا و یحک اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔ (1) رواہ الطبرانی فی الکبیر عن

1 ۔ ترے نادان جب عمر مرجائے تو اگر مرسکے تو مر جانا۔

وحسنہ الامام جلال الدین السیوطی۔

عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و

۱۷۔ انہیں ارشادات جلیلہ سے ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایام مرض وفات اقدس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ امامت مسلمین پر قائم کرنا، اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا غضب فرمانا، جس سے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے استناد فرمایا کہ رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا افلا نرضاہ لدنیانا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چن لیا ہمارے دین کی پیشوائی کو، کیا انہیں ہم پسند نہ کریں اپنی دنیا کی امامت کو؟

۲۰۔ اور نہایت روشن وصریح قریب نص و تصریح وہ ارشاد اقدس ہے کہ امام احمد و ترمذی نے بافادۂ تحسین اور ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے بافادۂ تصحیح اور ابو المحاسن رویانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی و حاکم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ بارک وسلم نے فرمایا۔ انی لا ادری مابقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و فی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر۔

میں نہیں جانتا میرا رہنا تم میں کب تک ہو لہٰذا تمہیں حکم فرماتا ہوں کہ میرے ان دو صحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہوں گے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی ۲ر۲۰۷، مناقب ابی بکر الصدیق باب) (الصواعق المحرقہ، ص ۲۱)

۲۱۔ ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح بھی فرما دینا چاہا تھا پھر خدا اور مسلمانوں کو چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی، امام احمد و امام بخاری و امام مسلم ام المومنین صدیقہ محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم سے راوی کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں۔ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباک و اخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولیٰ و یابی اللہ و المومنون الا ابابکر۔

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا اپنے باپ اور بھائی کو بلالے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرما دوں کہ مجھے خوف ہے۔ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اٹھے کہ میں زیادہ مستحق ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور

مسلمان نہ مانیں گے مگر ابو بکر کو۔ (مسلم ۲/ ۲۷۳، باب من فضائل ابی بکر الصدیق) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۵، اعانۃ التحقیق"

۷۳۔ امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا۔ **ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ احد ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف المومنون فی ابی بکر۔**

عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلالو کہ میں ابو بکر کے لئے نوشتہ لکھ دوں کہ ان پر کوئی اختلاف نہ کرے پھر فرمایا رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابو بکر کے بارے میں۔ **صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب و آلہ و صحبہ و بارک و سلم و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ احکم۔** "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۶ اعانۃ التحقیق" (مسند احمد ۷/ ۱۵۴)(الصواعق المحرقہ، ص ۲۲۔ ۲۳)

اہل سنت کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ و رسل بشر کے بعد حضرات خلفائے اربعہ تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں پھر ان میں سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۷۴۔ صحیح بخاری شریف میں سیدنا و ابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی۔ **قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر۔**

میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہیں، فرمایا ابو بکر، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر، **رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔** (بخاری ۱/ ۵۱۸، باب قول النبی لو کنت متخذا الخ)

۷۵۔ امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ فرماتے۔ **خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر۔**

بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابو بکر ہیں اور بہترین مردم بعد ابو بکر عمر، **رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔** (ابن ماجہ ۱/ ۱۱، باب فضل عمر)

۷۶۔ امام ابو القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی کتاب السنۃ میں راوی۔ اخبرنا ابوبکر

بن مردویة ثنا سلیمن بن احمد ثنا حسن بن المنصور الرمانی ثنا داؤد بن معاذ ثنا ابوسلمة العتکی عبداللہ بن عبدالرحمن عن سعید بن ابی عروبة عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم عن علقمة قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونہ علی ابی بکر و عمر فصعد المنبر فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انہ بلغنی ان اقواما یفضلوننی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیہ حد المفتری ثم قال ان خیر ھذہ الامة بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ثم اللہ اعلم بالخیر بعد قال و فی المجلس الحسن بن علی فقال واللہ لو سمی الثالث لسمی عثمان۔

یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انہیں حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتاتے ہیں، یہ سن کر ممبر پر جلوہ فرما ہوئے، حمد و ثنائے الٰہی بجالائے پھر فرمایا، اے لوگو! مجھے خبر پہونچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل بتاتے ہیں، اس بارے میں اگر میں نے پہلے سے حکم سنا دیا ہوتا تو بے شک سزا دیتا، آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اسی کوڑے لازم ہیں پھر فرمایا۔ بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد سب سے بہتر کون ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۸، غنیۃ التحقیق" (الصواعق المحرقہ، ص ۲۰)

۷۷۔ امام دار قطنی "سنن" میں اور ابو عمرو بن عبدالبر "استیعاب" میں حکم بن حجل سے راوی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں لاجد احد افضلنی علی ابی بکر و عمر الا حلدتہ حد المفتری۔

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔ امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۸۔ سنن دار قطنی میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مقرب بارگاہ تھے۔

جناب امیر انہیں "وھب الخیر" فرمایا کرتے تھے، مروی۔انه كان يرى ان عليا افضل الامة فسمع اقواما يخالفونه فحزن حزنا شديدا فقال له على بعد ان احذ يده و ادخله بيته ما احزنك يا ابا جحيفة فذكر له الخبرفقال الااخبرك بخير الامة خيرها ابوبكر ثم عمر قال ابوجحيفة فاعطيت الله عهدا ان لا اكتم هذا الحديث بعد ان شافهنى به على ما بقيت۔

یعنی ان کے خیال میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ، تمام امت کے افضل تھے انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا سخت رنج ہوا، حضرت مولی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ ولایت میں لے گئے غم کی وجہ پوچھی، گزارش کی فرمایا کہ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے، ابو بکر ہیں پھر عمر حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔ بعد اس کے کہ خود حضرت مولی نے بالمشافہ مجھ سے ایسا فرمایا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۹، عنایۃ التحقیق"

۷۹۔امام احمد مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالی عنہ میں ابو حازم سے راوی۔ قال جاء رجل الى على بن الحسين رضى الله تعالىٰ عنهما فقال ما كان منزلة ابى بكر و عمر من النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال منزلتهما الساعة وهما ضجيعاه۔

یعنی ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابو بکر و عمر کا مرتبہ کیا تھا فرمایا جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔(مسند احمد ۵/۳۰)

۸۰۔دار قطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے۔ اجمع بنو فاطمة رضى الله تعالىٰ عنهم على ان يقولوا فى الشيخين احسن مايكون من القول

یعنی اولاد امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالی علی ابیہا الکریم وعلیہا وعلیہم وبارک وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔ ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو۔

۸۱۔امام ابن عساکر وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی۔ قلت لمحمد بن الحنفية هل كان ابوبكر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبم علا ابوبكر و سبق حتى لايذكر احد غير ابى بكر قال لانه كان افضلهم اسلاما حين اسلم حتى لحق بربه۔

یعنی میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی کیا ابو بکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا نہ، میں نے کہا پھر کیا بات ہے کہ ابو بکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے فرمایا یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔

۸۲۔ امام ابو الحسن دار قطنی، جندب اسدی سے راوی، کہا کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس کچھ اہل کوفہ و جزیرہ نے حاضر ہوکر، ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا۔ انظر الی اهل بلادك يسألوننى عن ابى بكر و عمر لهما افضل عندى من على۔

اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولیٰ علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت امام حسن شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک "نفس زکیہ" ہے۔ ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے۔ لہذا محض کہلائے، اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے ان کے والد ماجد امام حسن مثنی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھم و علیھم و بارك و سلم ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۵۰ اعتقاد التحقیق"

خارجیوں کی تبری کے بارے میں ایک روایت

۸۳۔ امام حافظ عمرو بن ابی شیبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات تعالیٰ و تسلیماتہ علی جدہم الکریم و علیھم سے روایت کرتے ہیں انطلقت الخوارج فبرأت ممن دون ابى بكر و عمر و لم يستطيعوا ان يقولوا فيهما شيأ و انطلقتم فظفرتم فوق ذلك فبرأتم منهما فمن بقى فوالله مابقى احد الا برئتم منه۔

یعنی خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبری کی جو ابو بکر و عمر سے کم تھے (یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اے کوفیو! اوپر جست کی کہ ابو بکر و عمر سے تبری کی تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کیا ہو۔

فائدہ: (اکثر صحابہ کو چھوڑ دینے، امامت شیخین اور مسح علی الخفین سے انکار کرنے او

حضرت امیر معویہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو رافضی کہتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے طریقے سے پھرنے اور ان سے محاربہ کرنے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہنے والے کو خارجی کہتے ہیں۔ یعنی حضرت علی کی محبت میں افراط و زیادتی سبب رفض ہے اور ان کی محبت میں تفریط و کمی سبب خروج۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل اور خیار امت ہیں اور ان کے آپسی مشاجرات میں کف لسان ضروری (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۱ ص ۱۵۱" عاية التحقيق

تعارف

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام
(سرکار کے آباء وامہات کا اسلام وایمان)

۲۱ شوال ۱۳۱۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ حضرت آدم علیہ السلام تک مومن وموحد تھے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے اس محققانہ رسالے میں جو دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ پیش فرمائے ہیں وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے ثبوت ایمان واسلام پر روشن وتابناک آفتاب وماہتاب ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں، ان کے سوا حضور کے جس قدر آباء وامہات، آدم وحوا علیہما الصلوٰۃ والسلام تک ہیں ان میں کوئی کافر ومشرک نہ تھا، کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں صراحت کی گئی ہے کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہ الٰہی ہیں، آباء سب کرام ہیں، مائیں سب پاکیزہ ہیں۔ اور آیہ کریمہ و تقلبك في الساجدين، کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد (یعنی ایمان والا) سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا، تو ثابت ہوا کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔

پھر متعدد احادیث کریمہ ان کے ثبوت ایمان کے لئے پیش کی گئی ہیں اور ۳۵ ائمہ وعلماء کے اقوال صادقہ سے بھی ان کا اسلام ثابت کیا گیا ہے۔

اور امام احمد رضا نے کچھ احادیث اسماء پیش کر کے جس حسین ولطیف انداز سے ایمان ابوین پر روشنی ڈالی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسبی ورضاعی خاندان والوں کے ناموں کی خوبیاں بیان کی ہیں وہ یقیناً انہیں کے رشحات قلم کی نکتہ آفرینیاں اور گوہر فشانیاں ہیں۔

غرضیکہ اس جلیل القدر رسالے میں دس دلائل اور متعدد وجوہات سے ایمان ابوین کریمین ثابت کیا گیا ہے اور اخیر میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ اشعار نقل کیے گئے ہیں جو انہوں نے وقت وفات اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر کے کہے تھے تو ان اشعار سے بھی ان کا اسلام و ایمان ثابت ہوتا ہے، اور ان اشعار میں ان نشانیوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو انہوں نے وقت ولادت حضور ملاحظہ کی تھیں جن میں حضور کی بشارت نبوت و رسالت موجود تھی، گویا کہ حضرت آمنہ نے ان اشعار میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا اعتراف و اقرار کیا ہے۔ (یہ اشعار ترجمہ کے ساتھ اس رسالے میں شامل ہیں وہاں ملاحظہ کریں)

ثبوت ایمان ابوین کریمین میں یہ عظیم و جلیل رسالہ بڑے سائز کے ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۲۱ حدیثیں ثبوت مسئلہ پر جلوہ ریز و نواسنج ہیں۔

احادیث

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ آدم علیہ السلام تک مومن وموحد تھے اور یہ کہ روئے زمین کبھی سات ایمان والوں سے خالی نہیں ہوئی اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ۔

میں ہر قرن وطبقہ میں تمام قرون بنی آدم کے بہتر سے بھیجا گیا یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا جس میں پیدا ہوا۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/۵۰۳، باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۸۵۔ امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے لم یزل علی وجہ الدہر سبعۃ مسلمون فصاعدا فلو لا ذلک ہلکت الارض و من علیہا۔

روئے زمین پر ہر زمانے میں کم سے کم سات مسلمان ضرور رہے ہیں ایسا نہ ہوتا تو زمین واہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔ اخرجہ عبدالرزاق و ابن المنذر بسند صحیح علی شرط الشیخین۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۱۵۳، "شمول الاسلام")

۸۶۔ حضرت عالم القرآن حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث صحیح میں ہے ما خلت الارض من بعد نوح من سبعۃ یدفع اللہ بہم عن اہل الارض۔

نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جن کے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

۸۷۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الطاہرۃ مصفی مہذبا لا تتشعب شعبتان الا کنت فی خیرہما۔

ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا۔ صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں تھا۔ (دلائل النبوۃ، ص ۲۳)

۸۸۔ اور ایک لفظ میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات۔
میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بی بیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ رواھما ابو نعیم فی دلائل النبوۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(دلائل النبوۃ، ص ۲۵)

۸۹۔ دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ و الارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی۔
ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔ رواہ ابن عمر و العدنی فی مسندہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۵" شمول الاسلام۔(شفا شریف ج ۱، ص ۴۸، فصل شرف نسبہ)

حضور علیہ السلام کی رضا امت کی مغفرت میں ہے

۹۰۔ حدیث بارگاہ عزت میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و وجاہت و محبوبیت کہ امت کے حق میں رب العزت جل وعلا نے فرمایا سنرضیک فی امتک و لا نسوئک بہ۔
قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ رواہ مسلم فی صحیحہ۔(مسلم ۱/۱۱۳، باب دعاء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لامتہ الخ)

رشتہ ابوت کے سبب ابو طالب سے عذاب میں تخفیف کی جائے گی

۹۱۔ صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب کی نسبت فرمایا وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح۔
میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک کی آگ میں کردیا۔ رواہ البخاری و مسلم عن العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(مسلم ۱/۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۲۔ دوسری روایت میں فرمایا و لو لا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار۔
اگر میں نہ ہوتا تو ابو طالب جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔ رو اہ ایضا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(مسلم ۱/۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۳۔ دوسری حدیث صحیح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھون اھل النار

روزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ رویاہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۶" شمول الاسلام۔ (مسلم ۱ر ۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۴۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عم الرجل صنو ابیہ۔ آدمی کا چچا اس کے باپ کی بجائے ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی بسند حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن علی و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ترمذی ۲۲۰ر ۲)

عورت کو میت کے ساتھ قبرستان جانا جائز نہیں

۹۵۔ حدیث میں ہے حضور پرنور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد حضرت عبدالمطلب سے ایک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا جب پاس آئیں فرمایا ما اخرجک من بیتک۔ اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں عرض کی اتیت اہل ہذا المیت فترحمت علیہم و عزیتہم بمیتہم یہ جو ایک موت ہوگئی تھی میں ان کے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا لعلک بلغت معہم الکدیٰ۔ شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی عرض کی معاذ اللہ ان اکون بلغتہا وقد سمعتک تذکرنی لک ماتذکر۔ خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاتی حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس باب میں ارشاد ہوا تھا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوبلغتہا مارأیت الجنۃ حتی یراہا جد ابیک۔ اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و اللفظ لہ عن عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اما ابوداؤد فتادب و کنی و قال فذکر تشدیدا فی دلک و اما ابوعبدالرحمن فادی و روی تبلیغ العلم واداء الحدیث علی وجہہ۔ (اس حدیث سے عبدالمطلب کا صاحب ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۷" شمول الاسلام (ابوداؤد ۲ر ۳۴۵، باب التعزیۃ)

کافر باپ داداؤں کے انتساب سے فخر کرنا حرام ہے

۹۶۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من انتسب الی تسعۃ اباء کفار یریدبہم عزا و کرامۃ کان عاشرہم فی النار۔

جو شخص عزت وکرامت چاہنے کو اپنی نوپشت کافر کاذکر کرے کہ میں فلاں بن فلاں ابن فلاں کا بیٹا ہوں ان کا دسواں جہنم میں یہ شخص ہو۔ رواہ الامام احمد عن ابی ریحانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۸" شمول الاسلام۔ (مسند احمد ۲۲/۵)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالمطلب پر فخر فرمایا اگر وہ غیر مومن وموحد ہوتے تو حضور فخر نہ فرماتے کیونکہ کافر باپ دادا پر فخر ومباہات جائز نہیں۔

۹۷۔ روز حنین جب حسب ارادۂ الٰہیہ تھوڑی دیر کے لئے کفار نے غلبہ پایا معدود بندے رکاب رسالت میں باقی رہے اللہ الغالب کے رسول غالب پر شان جلال طاری تھی ارشاد فرماتے ہیں

انا النبی لاکذب　　انا ابن عبدالمطلب

میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم و النسائی عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۶۱۷/۲، باب قول اللہ تعالیٰ و یوم حنین الخ)

۹۸۔ حضور قصد فرمارہے ہیں کہ تنہا ان ہزاروں کے مجمع پر حملہ فرمائیں حضرت عباس بن عبدالمطلب و حضرت ابوسفین بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغلہ شریفہ کی لگام مضبوط کھینچے ہوئے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور فرمارہے ہیں۔ انا النبی لا کذب. انا ابن عبدالمطلب۔

میں سچا نبی ہوں اللہ کا پیارا، میں ہوں عبدالمطلب کی آنکھ کا تارا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ و ابونعیم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۳۹۰/۱۲)

۹۹۔ امیر المومنین عمر لگام روکے ہیں اور حضرت عباس ودچی تھامے اور حضور فرمارہے ہیں

قدماها انا النبی لاکذب . انا ابن عبدالمطلب۔

اسے بڑھنے دو میں ہوں نبی صریح حق پر، میں ہوں عبدالمطلب کا پسر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابن عساکر عن مصعب بن ابی شیبۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۰۔ جب کافر نہایت قریب آگئے بغلۂ طیبہ سے نزول اجلال فرمایا اس وقت بھی یہی فرماتے تھے۔ انا النبی لا کذب. انا ابن عبدالمطلب اللھم انصر نصرك۔

میں ہوں نبی برحق سچا میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن جریر عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اس غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا انا ابن العواتك من بنی سلیم۔

۱۰۱۔ اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا انا ابن العواتک من بنی سلیم ۔ میں بنی سلیم سے ان چند خاتونوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ تھا۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ و الطبرانی فی الکبیر عن سبابۃ بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۲۔ ایک حدیث میں ہے بعض غزوات میں فرمایا انا النبی لاکذب. انا ابن عبدالمطلب. انا ابن العواتك من سلیم۔

میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بی بیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۹" شمول الاسلام۔ (کنزالعمال ۱۲/۳۹)

مومن کی اولاد کافر ہو جائے تو اس کا نسب منقطع ہو جاتا ہے، حضور کا یہ فرمانا کہ ہم اپنا نسب جدا نہیں کرتے، بتا رہا ہے کہ سرکار کے آباء کرام مومن گزرے ہیں۔

۱۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نحن بنو النضر بن کنانة لا نقفوا امنا و لا ننتفی من ابینا۔

ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی و ابن سعد و الامام احمد و ابن ماجۃ و الحارث و الباوردی و سمویہ و ابن قانع و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم و الضیا المقدسی فی المختارۃ عن الاشعث بن قیس الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

زید بن عمرو کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے مغفرت فرمائی اگر یہ صاحب ایمان نہ ہوتے تو ہر گز حضور دعا نہ فرماتے۔

۱۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں غفر اللہ عزوجل لزید بن عمرو ورحمہ فانہ مات علی دین ابراھیم۔

اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلاۃ و السلام پر تھے۔ رواہ البزار و الطبرانی عن سعید بن زید بن عمرو بن فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۱۳/۶۷)

۱۰۵۔ اور ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا رأیتہ فی الجنۃ یسحب ذیولا۔

میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔ رواہ ابن سعد والفاکہی عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اکیس پشت تک حضور علیہ السلام کا نسب نامہ

۱۰۶۔ بیہقی وابن عساکر کی حدیث میں بطریق مالک عن الزہری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و ھذہ روایۃ البیھقی انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالك بن النضر بن کنانۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شیٔ من عھد الجاھلیۃ و خرجت من نکاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا و خیرکم ابا۔ و فی لفظ فانا خیرکم نسبا و خیرکم ابا۔

میں ہوں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم یونہی اکیس پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کر کے فرمایا کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات نہ پہنچی اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لے کر اپنے والدین تک تو میرا نفس کریم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔ (اس حدیث میں ابوین کریمین کے ایمان کی صراحت موجود ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۰ "شمول الاسلام۔ (کنزالعمال ۱۲، ۳۸)

نبی کی بیویاں پارسائیں ہوتی ہیں

۱۰۷۔ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف و خشیت کا غلبہ تھا گریہ وزاری فرما رہی تھیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا ام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا ام المومنین نے فرمایا فرجت عنی فرج اللہ عنك۔ تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے

۱۰۸۔ حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ ابی لی ان اتزوج او ازوج الا من اھل الجنۃ۔

بیشک اللہ عزوجل نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا نکاح میں دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔ رواہ ابن عساکر عن هند بن ابی هالة رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۱ "شمول الاسلام

ایک حدیث شفاعت

۱۰۹۔ حدیث صحیح میں ہے جب حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار شفاعت فرمائیں گے اور اہل ایمان کو اپنے کرم سے داخل جناں فرماتے جائیں گے اخیر میں صرف وہ لوگ رہیں گے جن کے پاس سوا توحید کے کوئی حسنہ نہیں شفیع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر سجدے میں گریں گے حکم ہوگا یا محمد ارفع راسك و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع۔ اے حبیب اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی، سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کریں گے یا رب ائذن لی فیمن قال لا اله الا الله۔ اے رب میرے مجھے ان کی بھی پروانگی دیدے جنہوں نے صرف لا اله الا الله کہا ہے، رب العزت عزو جلالہ ارشاد فرمائے گا۔ لیس ذلك لك و لكن و عزتي و جلالي و كبريائي و عظمتي لاخرجن منها من قال لا اله الا الله۔ یہ تمہارے لئے نہیں مگر مجھے اپنی عزت و جلال و کبریا و عظمت کی قسم میں ضرور ان سب کو نار سے نکال لوں گا۔ جنہوں نے لا اله الا الله کہا ہے۔ (یعنی موحدین کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔ مولف) رواه الشيخان عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه۔ " فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۲ "شمول الاسلام۔ (مسلم ۱/۱۱۰، باب اثبات الشفاعة و اخراج الخ)

(بخاری ۲/۱۱۱۹، باب کلام الرب یوم القیمة الخ)

اگر جانب ادب میں آدمی خطا کرے تو یہ اس کے لئے گستاخی میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادرؤ الحدود مااستطعتم ان الامام لان یخطئ فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبة۔

جہاں تک بن پڑے حدود کو ٹالو کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة و الترمذی و الحاکم و صححه و البیهقی عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها۔ (ترمذی ۱/۲۶۳، باب ماجأ فی درء الحدود)

حضور علیہ السلام اچھے ناموں کو پسند فرماتے تھے

۱۱۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن

الوجہ حسن الاسم۔

جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اچھے نام کا بھیجو۔ رواہ البزار فی مسندہ و الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن علی الاصح۔ (کنز العمال، ۶/ ۲۳)

۱۱۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتبروا الارض باسمائھا۔

زمین کو ان کے نام پر قیاس کرو۔ رواہ ابن عدی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو حسن لشواھدہ۔ (کنز العمال ۱۱/ ۸۵)

۱۱۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتفاؤل ولا یتطیرہ و کان یحب الاسم الحسن۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بد شگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔ رواہ الامام احمد و الطبرانی و البغوی فی شرح السنۃ۔ (مسند احمد ۱/ ۳۲۶)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برے ناموں کو بدل دیا ہے

۱۱۴۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الی ما ھو احسن منہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے اس سے بہتر بدلتے۔ رواہ الطبرانی بسند صحیح وھو عند ابن سعد عن عروۃ مرسلا۔ (کنز العمال ۷/ ۸۶)

۱۱۵۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل دیتے۔ رواہ الترمذی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۳" شمول الاسلام (ترمذی ۲/ ۱۱۱، باب ماجاء فی تغیر الاسماء)

اچھے اور برے ناموں کا اثر

۱۱۶۔ بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایتطیر من شئ فاذا بعث عاملا سأل عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ وروی بشر ذلک فی وجھہ و ان کرہ اسمہ رؤی کراھۃ ذلک فی وجھہ و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا فان (فاذا) اعجبہ اسمھا فرح بہ (بھا) و روی بشر ذلک فی وجھہ و ان

کرہ اسمھا رئی کراھۃ ذلک فی وجھہ
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے جب کسی عہدے پر کسی کو مقرر فرماتے اس کا نام پوچھتے اگر پسند آتا خوش ہوتے اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی اور اگر ناپسند آتا تو بری کا اثر چہرہ اقدس پر ظاہر ہوتا اور جب کسی شہر میں تشریف لے جاتے اس کا نام دریافت فرماتے اگر خوش آتا مسرور ہوتے اور اس کا سرور روئے پرنور میں دکھائی دیتا اور اگر ناخوش آتا ناخوشی کا اثر روئے اطہر میں نظر آتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابوداؤد۔ (ابوداؤد ۲، ۵۴۴ باب فی الطیرۃ والخط)

پسندیدہ نام

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں احب اسمائکم الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن۔

تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(ابوداؤد ۲، ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کی وجہ تسمیہ

۱۱۸۔ حدیث میں حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ تسمیہ یوں آئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انما سماھا فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمھا و محبھا علی النار۔

اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے عقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۵" شمول الاسلام۔ (کنزالعمال ۱۳، ۹۳)

اشج عبدالقیس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ و رسولہ الحلم و الاناۃ۔

تجھ میں دو خصلتیں ہیں خدا اور رسول کو پیاری درنگ اور بردباری۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۵" شمول الاسلام (کنزالعمال ۱۵، ۲۵۵)

حلیمہ سعدیہ اور حارث سعدی کی بارگاہ رسالت میں حاضری اور قریش کی ان سے شکایت پر ایک روایت۔

۱۲۰۔ حضرت حلیمہ سعدیہ جب روز حنین حاضر بارگاہ ہوئی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور بچھایا۔ کما فی الاستیعاب عن عطاء بن یسار۔

ان کے شوہر جن کا شیر حضور نے نوش فرمایا، حارث سعدی یہ بھی شرف اسلام وصحبت سے مشرف ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کی تو سنو وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت ونار بنا رکھے ہیں انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہیں فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتا دوں گا کہ دیکھو یہ وہی دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں۔ رواہ یونس بن بکیر۔

بہترین نام

۱۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصدقھا حارث وھمام۔

سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد والنسائی عن ابی الحیشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۱۱، ص۱۶۶" شمول الاسلام۔

(ابوداؤد ۲/ ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضور علیہ السلام کی رضاعی ماں کے بارے میں ایک روایت

۱۲۲۔ جن خاتون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا وہ اجلہ صحابیات سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنھن، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فرماتے انت امی بعد امی۔ تم میری ماں کے بعد میری ماں ہو۔ راہ ہجرت میں انہیں پیاس لگی آسمان سے نورانی رسی میں ایک ڈول اترا پی کر سیراب ہوئیں پھر کبھی پیاس نہ معلوم ہوئی سخت گرمی میں روزے رکھتیں اور پیاس نہ ہوتی۔ رواہ ابن سعد عن عثمن بن القاسم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۱۱، ص ۱۶۷" شمول الاسلام۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وقت وفات حضور کی مدح سرائی میں چند اشعار۔

۱۲۳۔ امام ابو نعیم دلائل النبوۃ میں بطریق محمد بن شہاب الزہری ام سماعہ اسماء بنت ابی رحم وہ اپنی والدہ سے راوی ہیں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمسن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف ان کے سرہانے تشریف فرما تھے حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کی پھر کہا۔

بارک فیک اللہ من غلام — یاابن الذی من حومة الحمام
نجا بعون الملک المنعام — فودی غداة الضرب بالسهام
بمائة من الابل السوام — و ان صح ماابصرت فی المنام
وانت مبعوث الی الانام — تبعث فی الحل و فی الحرام
تبعث فی التحقیق و الاسلام — دین ابیک البر ابراهام
فالله انهاک عن الاصنام — ان لا توالیها مع الاقوام

اے ستھرے لڑکے اللہ تجھ میں برکت رکھے اے بیٹے ان کے جنہوں نے مرگ کے گھیرے سے نجات پائی، بڑے انعام والے بادشاہ اللہ عزوجل کی مدد سے جس صبح کو قرعہ ڈالا گیا سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کئے گئے اگر وہ ٹھیک اترا جو میں نے خواب دیکھا ہے تو تو سارے جہان کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا۔ جو تیرے نکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے، میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔ اس کے بعد فرمایا کل حی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی و انا میتة و ذکری باق و قد ترکت خیرا وولدت طهرا۔

ہر زندے کو مرنا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے اور کوئی کیسا ہی بڑا ہو ایک دن فنا ہونا ہے میں مرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ رہے گا میں کیسی خیر عظیم چھوڑ چلی ہوں اور کیسا ستھرا پاکیزہ مجھ سے پیدا ہوا یہ کہا اور انتقال فرمایا۔ صلی اللہ تعالیٰ علےٰ ابنها الکریم و ذویه و بارک و سلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۱۹۹ شعبہ [illegible])

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بشارت ہوئی حدیث پاک میں ہے۔

۱۲۴۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنها

رأیتک فی المنام ثلث لیال یجی بک الملک فی سرقۃ من حریر فقال لی ھذہ امرأتک فکشف عن وجھک الثوب فاذا انت ھی فقلت ان یکن ھذا من عنداللہ یمضہ۔ رواہ الشیخان عنھا رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں نے تجھے تین راتیں مسلسل خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر میرے حضور پیش کیا پھر فرشتے نے عرض کی کہ یہ آپ کی زوجہ مقدسہ ہے اور میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ تم تھی میں نے کہا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ضرور ہو گا۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۱۷۰" شمول الاسلام (بخاری ۲/ ۱۰۳۸، باب الحریر فی المنام)

تعارف

التحبیر بباب التدبیر
(مسئلہ تدبیر پر آراستہ ومزین اور محقق کلام)

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ میں سوال کیا گیا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اچھا یا برا کام جو کچھ بھی ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہوتا ہے، اور تدبیرات بھی دنیا وعقبیٰ میں مستحسن و بہتر ہیں درست ہے یا نہیں؟

بخلاف اس کے جو تقدیر کا تو قائل ہو مگر تدبیر کا یکسر انکار کرے اس پر شرعا کیا حکم ہے۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ جلیلہ میں جو آیات واحادیث اور نصوص وجزئیات ذکر کیے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ

فی الواقع عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ جل جلالہ کی تقدیر سے ہے مگر تدبیر ہرگز معطل و بیکار نہیں، دنیا عالم اسباب ہے رب کریم نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق اس میں مسببات کو اسباب ووسائل سے مربوط کیا اور سنت الہیہ جاری ہوئی کہ سبب کے بعد مسبب پیدا ہو جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا کفار ومشرکین کی خصلت وعادت ہے، یوہیں تدبیر کو محض عبث وبیکار اور فضول ومردود بتانا کسی کھلے گمراہ یا سچے مجنون و بیگانہ دین ومذہب کا کام ہے۔

اگر تدبیر مطلقا مہمل و بیکار ہو تو دین وشرائع اور انزال کتب وارسال رسل وانبیاء اور اتیان فرائض واجتناب محرمات معاذاللہ سب لغو وفضول اور عبث ٹھہریں، مگر ایسا ہرگز نہیں بلکہ تدبیر مستحسن و بہتر ہے۔

اور تدبیر کی بہت صورتیں مندوب ومسنون ہیں جیسے دعا کرنا اور مرض لاحق ہو تو دوا کرنا وغیرہ۔ اور بہت صورتیں فرض قطعی ہیں جیسے فرائض کا بجالانا محرمات سے بچنا وغیرہ۔

اسی طرح مجملہ تدابیر میں سے جان بچانے کی کل تدبیریں اور رزق حلال ومعاش کی تلاش وجستجو جس میں اپنے اور متعلقین کے تن اور پیٹ کی پرورش ہو ضروری ہیں، اور احادیث سے ثابت ہے کہ تلاش حلال وفکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل ورضا نہیں بلکہ عین مرضی الہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور تقدیر پر وثوق واعتماد رکھے، اسی لئے ترک کسب معاش سے حدیث میں

ممانعت آئی ہے اور خود خالق تقدیر نے قرآن عظیم میں تلاش و تدبیر اور اللہ کی طرف وسیلہ
ڈھونڈنے کی ترغیب وہدایت فرمائی ہے بلکہ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو تدبیر بجائے خود ایک
تقدیر ہے کہ کوئی تدبیر تقدیر سے باہر وخارج نہیں۔

ہاں یہ بیشک ممنوع ومذموم ہے کہ آدمی تقدیر پر اعتماد نہ رکھے اور ہمہ تن تدبیر میں مشغول و
منہمک ہو جائے اور اس کی درستی میں نیک وبد اور حلال وحرام کا خیال نہ رکھے، اور تقدیر کو یکسر
بھولنا یا حق ودرست نہ ماننا یا تدبیر کو اصلا مہمل ومعطل جاننا ہر ایک معاذ اللہ گمراہی وضلالت یا جنون و
سفاہت ہے، اور جو تدبیر کا مطلقا انکار کرے وہ بد مذہب وبد عقیدہ ہے اور اس پر توبہ فرض ہے۔

اس کے بعد امام احمد رضا اس رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ۔

"باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی تھوڑی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے، فقیر غفرلہ
دعوئی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر
ہو سکتی ہیں مگر کیا حاجت کہ ~ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہاں کے کاروبار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار،
اسی تحریر میں کہ فقیر نے پندرہ آیتیں اور ۳۵ حدیثیں جملہ پچاس نصوص ذکر کئے اور صدہا بلکہ
ہزارہا کے پتے دیئے، یہ کیا تھوڑے ہیں؟

انہیں سے ثابت کہ انکار تدبیر کس قدر اعلیٰ درجہ کی حماقت وخباثت ہے۔

مسئلہ تدبیر کی تحقیق وتفصیل پر مشتمل یہ رسالہ نافعہ ۱۵ صفحات پر مبسوط ہے اور مکررات کو
چھوڑ کر اس میں ۲۴ حدیثیں رونق تحریر وشامل تحقیق ہیں۔

احادیث

التحبیر بباب التدبیر

اللہ نے دعا مانگنے کی تاکید اور نہ مانگنے پر غضب رب کی وعید

۱۲۵۔ حدیث میں ہے من لم یدع اللہ غضب علیہ۔
جو اللہ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔ رواہ الائمۃ فی المسند وابوبکر بن ابی شیبۃ و اللفظ لہ فی المصنف و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی فی الجامع و ابن ماجۃ فی السنن و الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ

عہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۵" التحبیر۔ (کنز العمال ۲/۲۲)

جس کے مقدر میں جو لکھا ہے اس کیلئے وہی راہ آسان ہو جاتی ہے اور اسی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں حدیث شریف میں ہے

۱۲۶۔ اخرج الائمۃ احمد و البخاری و مسلم وغیرھم عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فاخذ شیأ فجعل ینکت بہ الارض فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار و مقعدہ من الجنۃ قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل، زاد فی روایۃ فمن کان من اہل السعادۃ فسیصیر الی اہل السعادۃ و من کان من اہل الشقاء فسیصیر الی عمل اہل الشقاوۃ قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اہل السعادۃ فییسر لعمل اہل السعادۃ و اما من کان من اہل الشقاء فییسر لعمل اہل الشقاوۃ ثم قرأ فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحسنیٰ الآیۃ۔

یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخی جنتی سب لکھے ہوئے ہیں، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ پھر ہم عمل کاہے کو کریں ہاتھ پاؤں چھوڑ بیٹھیں کہ جو سعید ہیں آپ ہی سعید ہوں گے اور جو شقی ہیں ناچار شقاوت پائیں گے فرمایا نہیں بلکہ عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک جس گھر کے لئے بنا ہے اسی کا راستہ اسے سہل کر دیتے ہیں سعید کو اعمال سعادت کا اور

شق کو افضال شقاوت کا پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی فاما من اعطی الخ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۷" التحبیر۔ (بخاری ۲/ ۹۷۷، باب قوله و کان امر الله قدرا الخ) (مسلم ۲/ ۳۳۳، باب کیفیة خلق الادمی الخ) (ترمذی ۲/ ۳۵، ابواب القدر باب ماجا فی الشقاو السعادة)

دعا کی تاثیر کے بارے میں دو حدیثیں

۱۲۷۔ حدیث، لایرد القضاء الا الدعاء۔

تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضا معلق۔ رواه الترمذی و ابن ماجة و الحاکم بسند حسن عن سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه۔ (الترغیب و الترهیب ۲/ ۴۸۲، الترغیب فی کثرة الدعاء)

۱۲۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یغنی حذر من قدر و الدعاء ینفع مما نزل و مما لم ینزل ان البلاء ینزل فیتلقاه الدعاء فیعتلجان الی یوم القیمة۔

تقدیر کے آگے احتیاط کی کچھ نہیں چلتی اور دعا اس بلا سے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری دونوں سے نفع دیتی ہے اور بیشک بلا اترتی ہے دعا اس سے جا ملتی ہے دونوں قیامت تک کشتی لڑتی رہتی ہیں۔ یعنی بلا کتنا ہی اترنا چاہے دعا اسے اترنے نہیں دیتی۔ رواه الحاکم و البزار و الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قال الحاکم صحیح الاسناد کذا قال۔ (الترغیب و الترهیب ۲/ ۴۸۲، الترغیب فی کثرة الدعاء)

دعا کے ساتھ ساتھ بطور تدبیر دوا کرنے کی تاکید پر ایک حدیث

۱۲۹۔ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تداووا عباد الله فان الله یضع داء الا وضع له دواء غیر داء واحد الهرم۔

خدا کے بندو دوا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔ اخرجه احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم عن اسامة بن شریك رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۸" التحبیر۔ (کنز العمال ۱۰/ ۲) (مسند احمد ۵/ ۳۵۰)

رزق حلال اور تلاش معاش کی تاکید و ترغیب پر دو حدیثیں

۱۳۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة۔

آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی شعب الایمان والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال ۴/۴)

۱۳۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلب الحلال واجب علی کل مسلم۔

طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اخرجہ الدیلمی بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال ۴/۲)

صنعت و حرفت اور دستکاری کے ذریعہ حلال روزی حاصل کرنے والے کی وقعت و عظمت پر چند احادیث

۱۳۲۔ مسند احمد و صحیح بخاری میں ہے حضور پرنور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ و ان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہ۔

کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا اور بیشک نبی اللہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام اپنی دست کاری کی اجرت سے کھاتے۔ و اخرجاہ عن مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۹" التحبیر۔ (بخاری ۱/۲۷۸، باب کسب الرجل و عملہ بیدہ)

۱۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم۔

سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔ اخرجہ البخاری فی التاریخ و الدارمی و ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح۔(نسائی ۲/۲۱۰، باب الحث علی الکسب)(کنز العمال ۴/۴)

۱۳۴۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ ای الکسب افضل۔

سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور۔

اپنے ہاتھ کی مزدوری اور مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و الکبیر بسند الثقات عن عبداللہ بن عمر و ہو فی الکبیر و احمد و البزار عن ابی بردۃ بن نیار و ایضا ہذان عن رافع بن خدیج و البیہقی عن سعید بن عمیر مرسلا و الحاکم عنہ عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ "فتاوی رضویہ،

ج ۱۱، ص ۱۷۹ التحبیر۔ (مسند احمد ۵ / ۱۳۲)

۱۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ یحب المومن المحترف۔
بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی الشعب و سیدی محمد الترمذی فی النوادر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنز العمال ۴ / ۱)

۱۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من امسی کالا من عمل یدہ امسیٰ مغفورا لہ۔

جسے مزدوری سے تھک کر شام آئے اس کی وہ شام مغفرت ہو۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقۃ۔ و مثل ابی القاسم الاصبھانی عن ابن عباس و ابن عساکر عنہ و عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (کنز العمال ۴ / ۳)

۱۳۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طوبی لمن طاب کسبہ. الحدیث۔
پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔ اخرجہ البخاری فی التاریخ و الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی السنن و البغوی و الباوردی و ابنا قانع و شاھین و مندہ کلھم عن رکب المصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل قال ابن عبدالبر حدیث حسن قلت ای لغیرہ۔

حلال روزی جنت میں لے جائے گی

۱۳۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا حلوۃ خضرۃ من اکتسب منھا مالا فی حلہ و انفقہ فی حقہ اثابہ اللہ علیہ واوردہ جنتہ. الحدیث۔
دنیا دیکھنے میں ہری چکھنے میں میٹھی ہے یعنی بظاہر بہت خوشنما خوش ذائقہ معلوم ہوتی ہے جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لے جائے۔ اخرجہ البیھقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قلت و المتن عندالترمذی عن خولۃ بنت قیس امراۃ سیدنا حمزۃ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھم بلفظ ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اصابہ بحقہ بورک لہ فیہ۔ الحدیث قال الترمذی حسن صحیح قلت واصلہ عن خولۃ عندالبخاری مختصرا۔ (کنز العمال ۳ / ۱۰۶) (ترمذی ۲ / ۶۲، باب ماجاء فی اخذ المال)

تلاش رزق کی صعوبتیں کفارہ سیئات ہیں

۱۳۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان من الذنوب ذنوبا لایکفرها الصلوٰۃ و لاالصیام و لاالحج و لاالعمرۃ یکفرها الهموم فی طلب المعیشۃ۔**

کچھ گناہیں ایسے ہیں جن کا کفارہ نہ نماز ہو نہ روزے نہ حج نہ عمرہ، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں جو آدمی کو تلاش معاش کے حال میں پہنچتی ہیں۔ رواہ ابن عساکر و ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۱۸۰" التحبیر۔

اہل و عیال کیلئے رزق حلال کی تلاش و جستجو جہاد فی سبیل اللہ کے مترادف ہے

۱۴۰۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جارہا ہے عرض کی یارسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کان خرج یسعیٰ علی نفسہ یعفها **فهو فی سبیل اللہ** و ان کان خرج یسعی علی ولدہ صغارا فهو فی سبیل اللہ و ان کا خرج یسعیٰ علی ابوین شیخین کبیرین فهو فی سبیل اللہ و ان کا خرج یسعی ریاءً و مفاخرۃ فهو فی سبیل الشیطان۔

اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اس کی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے خیال سے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کے لئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے ہاں اگر ریاو تفاخر کے لئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ اخرجہ الطبرانی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رجالہ رجال الصحیح۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۱۸۱" التحبیر۔ (کنز العمال ۴ ر ۲)

ترک کسب کی ممانعت و مذمت پر ایک حدیث

۱۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لیس بخیرکم من ترک دنیاہ لاخرتہ و لا آخرتہ لدنیاہ حتی یصیب منهما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الاخرۃ و لاتکونوا کلا علی الناس۔**

تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے ترک کردے بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے اپنا بوجھ اوروں پر ڈال کر نہ بیٹھ رہو۔ رواہ ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ،

ج ۱۱، ص ۱۸۱" التحبیر۔ (کنز العمال ۳/ ۱۳۸)

توکل علی اللہ سے متعلق ایک حدیث

۱۴۲۔ ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اپنی اونٹنی یونہی چھوڑدوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں؟ ارشاد فرمایا قید و توکل۔ باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ ۔ بر توکل زانوے اشتر ببند۔ اخرجه البيهقى فى الشعب بسند جيد عن عمرو بن امية الضمرى و الترمذى فى الجامع عن انس رضى الله تعالىٰ عنهما و اللفظ عنده اعقلها و توكل۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۲" التحبیر۔ (کنز العمال ۳/ ۹۱)

مرض لاحق ہونے پر دوا کرنا اگرچہ تدبیر ہے مگر وہ بھی حقیقتاً ایک تقدیر ہے حدیث میں ہے

۱۴۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی دوا تقدیر سے کیا نافع ہوگی فرمایا الدواء من القدر ينفع من يشأ بما شأ۔

دوا خود بھی تقدیر سے ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہنچادیتا ہے۔ رواه ابن السنى فى الطب و الديلمى فى مسند الفردوس عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما و صدره عنه عند ابى نعيم و الطبرانى فى المعجم الكبير۔ (کنز العمال ۱۰/ ۲)

۱۴۴۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہنچے سرداران لشکر ابو عبیدہ بن الجراح و خالد بن الولید و عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے امیر المومنین نے مہاجرین وانصار وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلا کر مشورہ لیا اکثر کی رائے رجوع پر قرار پائی امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا افرارا من قدر الله کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگنا؟ فرمایا لو غيرك قالها يا اباعبيدة نعم نفر من قدر الله الى قدر الله ارأيت لو كان لك ابل هبطت واديا له عدوتان احدهما خصبة و الاخرى جدبة اليس ان رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله و ان رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله۔

کاش اے ابو عبیدہ یہ بات تمہارے سوا کسی اور نے کہی ہوتی (یعنی تمہارے علم و فضل سے بعید تھی) ہاں ہم اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں بھلا بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں انہیں لے کر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز دوسرا خشک تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ اخرجه

الائمة مالك و احمد و البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۳" التحبیر۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب ما یذکر فی الطاعون)

دنیا کی طلب میں حلال و حرام کا خیال رکھے حدیث میں ہے

۱۴۵۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجملوا فی الدنیا فان کلا میسر لما کتب له منها۔

دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جس کے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اس کے سامان مہیا پائے گا۔ رواہ ابن ماجة و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی السنن و ابو الشیخ فی الثواب عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه باسناد صحیح و اللفظ للحاکم۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱)

آدمی کے مرنے سے پہلے اس کا رزق اسے مل جاتا ہے اس لئے اس کی تلاش و جستجو میں نیک و بد کا خیال رکھے

۱۴۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ایها الناس اتقوا الله و اجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت حتی تستوفی رزقها فان ابطأ منها فاتقوا الله و اجملوا فی الطلب خذو ما حل ودعوا ما حرم۔

اے لوگوں اللہ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائے گی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر چلو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑو۔ رواہ ابن ماجة و اللفظ له و الحاکم و قال صحیح علی شرطهما و بسند آخر صحیح علی شرط مسلم و ابن حبان فی صحیحه کلهم عن جابر بن عبدالله و بمعناه عند ابی یعلی بسند حسن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۴" تحبیر۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱)

۱۴۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل اجلها و تستوعب رزقها فاتقوا الله و اجملوا فی الطلب و لایحملن احدکم استبطأ الرزق ان یطلبه بمعصیة الله فان الله تعالیٰ لاینال ماعنده الا بطاعته۔

بیشک روح القدس جبریل نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی جب تک اپنی

عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے کہ اللہ کا فضل تو اس کی طاعت ہی سے ملتا ہے۔ اخرجه ابونعيم فى الحلية و اللفظ له عن ابى امامة الباهلى و البغوى فى شرح السنة و البيهقى فى الشعب و الحاكم فى المستدرك عن ابن مسعود و البزار عن حذيفة بن اليمان و نحوه للطبرانى فى الكبير عن الحسن بن على امير المومنين رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين غير ان الطبرانى لم يذكر جبريل عليه الصلاة و السلام۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۳" تخریج۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱)

طلب رزق میں شریعت و عزت کا پاس رکھو کہ حدیث میں ہے

۱۴۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الحوائج بعزة الانفس فان الامور تجرى بالمقادير۔

حاجتیں عزت نفس کے ساتھ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔ رواه تمام فى فوائده و ابن عساكر فى تاريخه عن عبدالله بن بسر رضى الله تعالىٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۵" تخریج۔ (کنز العمال ۶/ ۳۲۵)

تعارف

ثلج الصدر لایمان القدر

(مسئلہ تقدیر کا روح افزا بیان)

۲۸ محرم ۱۳۲۲ھ کو سوال ہوا کہ مشیت الٰہی کے بغیر جب کوئی امر ظہور پذیر نہیں ہوتا تو افعال عباد پر مواخذہ کیوں؟ جب کہ بندوں کے افعال کا بھی خالق وہی ہے۔

اس رسالہ نافعہ میں امام احمد رضا نے جو نصوص قرآنیہ اور ارشادات و فرمودات نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء پیش فرما کر جواب منح و ماخوذ کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ

مسئلہ تقدیر میں عقیدۂ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے جس کی کنہ راز خدا و سر نہاں اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔

بلاشبہ بندہ کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے اور بندہ بے ارادۂ الٰہیہ کچھ نہیں کر سکتا یعنی کوئی فعل انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتا بلکہ انسان کے ارادہ پر اللہ کے ارادہ و مشیت سے ہوتا ہے۔ انسان نیکی کا ارادہ کرے اور اپنے اعضاء و جوارح کو پھیرے تو اللہ تعالیٰ رحمت سے نیکی پیدا کر دے گا، اور اگر یہ برے کا ارادہ کرے اور جوارح کو اس طرف پھیرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بے نیازی سے بدی کو موجود فرما دے گا لہذا بندہ اپنی ہی بداعمالیوں کے سبب مستحق سزا ہے اور خوش اعمالیوں کی بناء پر مستحق ثواب و جزاء۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور ہر چیز میں اپنی حکمت بالغہ کے مطابق مختلف حصہ رکھا ہے اور انسان کو انبیاء و مرسلین اور صحائف و کتب بھیج کر ہر بات کا حسن و قبح خوب جتا کر اپنی نعمت تمام و کمال فرما دی اور کسی عذر کی کوئی جگہ باقی نہ چھوڑی۔

اس کے باوجود اگر انسان شامت نفس کا شکار ہو کر بداعمالیوں میں مبتلا ہو جائے تو یہ اس کا

فعل ہے اگرچہ اس کا بھی خالق اللہ ہی ہے مگر مستحق سزا و عقاب وہی بندہ ہوگا اگرچہ یہ اس کی تقدیر کا نوشتہ ہے، کیونکہ کاتب تقدیر کے علم و خبر میں وہ ایسا کرنے والا تھا تب تقدیر میں لکھا گیا نہ کہ نوشتہ تقدیر کا پابند ہو کر اس نے ایسا کیا۔

الغرض امام احمد رضا نے تمثیلات کثیرہ و نظائر وافرہ سے اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے اور جس نفیس و لطیف انداز میں تدبیر و تقدیر کی گتھی کو سلجھایا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور حضرت مصنف ہی کا حصہ مخصوصہ ہے۔ اور ۱۳ صفحے پر مشتمل اس وقیع وگرانقدر رسالے میں چار حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

ثلج الصدر لایمان القدر

بعثت انبیاء کا مقصد حجت الٰہیہ قائم کرنا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون ہدایت قبول کرتا ہے اور کون ضلالت و گمرہی۔

۱۴۹۔ حدیث میں ہے ابن جریر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام الی فرعون نودی لن یفعل فلم افعل قال فناداہ اثنا عشر ملکا من علماء الملئکۃ. امض لما امرت بہ فانا جھدنا ان نعلم فلم نعلمہ۔

یعنی جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی کہ اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دل میں کہا پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے؟ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیھم الصلاۃ والسلام نے کہا اے موسیٰ آپ کو جہاں کا حکم ہے جائیے یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۳" ثلج الصدر

مسئلہ تقدیر پر بحث و تمحیص منع ہے کہ وہ ایک بحر عمیق ہے حدیث میں ہے

۱۵۰۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں بطریق امام شافعی عن یحیٰ بن سلیم امام جعفر صادق سے وہ حضرت امام باقر وہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار وہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے راوی انہ خطب الناس یوما (فذکر خطبتہ ثم قال) فقام الیہ رجل ممن کان شھد معہ الجمل فقال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر فقال بحر عمیق فلا تلجہ قال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر قال سر اللہ فلا تتکلفہ قال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر قال اما اذا ابیت فانہ امر بین امرین لاجبر و لاتفویض ، قال یا امیر المومنین ان فلانا یقول بالاستطاعۃ وھو حاضرک فقال علیٌ بہ فاقاموہ فلما راہ سل سیفہ قدر اربع اصابع فقال الاستطاعۃ تملکھا مع اللہ او من دون اللہ و ایاک ان تقول احدھما فترتد فاضرب عنقک قال فما اقول یا امیر المومنین قال قل

املکھا باللہ الذی ان شأ ملکنیھا۔

یعنی ایک دن امیر المومنین خطبہ فرما رہے تھے ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المومنین کے ساتھ تھے کھڑے ہو کر عرض کی یا امیر المومنین ہمیں مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی یا امیر المومنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے زبردستی اس کا بوجھ نہ اٹھا عرض کی یا امیر المومنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا اگر نہیں مانتا تو ایک امر ہے دو امروں کے درمیان آدمی مجبور ہے نہ اختیار اسے سپرد ہے عرض کی یا امیر المومنین فلاں شخص کہتا ہے کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے مولیٰ علی نے فرمایا میرے سامنے لاؤ لوگوں نے اسے کھڑا کیا جب امیر المومنین نے اسے دیکھا تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے یا خدا سے جدا مالک ہے اور سنتا ہے خبردار ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائے گا اور میں تیری گردن مار دوں گا اس نے کہا یا امیر المومنین پھر میں کیا کہوں فرمایا یوں کہہ کہ اس خدا کے دیئے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے ہے اس کی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۹۲) (ملخصاً)

مشیت الٰہی اور نوشتہ تقدیر کے مطابق ہر چیز نظام پذیر ہوتی ہے حدیث میں ہے

اد ا۔ ابن ابی حاتم و اصبہانی و الالکائی و خلعی حضرت امام جعفر صادق وہ اپنے والد ماجد حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں قال قیل لعلی بن ابی طالب ان ھھنا رجلا یتکلم فی المشیئۃ فقال یا عبداللہ خلقک اللہ لما شأ قال فیمرضک اذا شأ او اذا شئت قال بل اذا شأ قال فیمیتک اذا شأ او اذا شئت قال اذا شأ قال فیدخلک حیث شأ او حیث شئت قال حیث شأ قال واللہ لو قلت غیر ھذا لضربت الذی فیہ عیناک بالسیف ثم تلا علی و ماتشاؤن الا ان یشاء اللہ ھو اھل التقوی و اھل المغفرۃ۔

مولیٰ علی سے عرض کی گئی کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے مولیٰ علی نے اس سے فرمایا اے خدا کے بندے خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا کہا جس لئے اس نے چاہا فرمایا تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہے کہا بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے کہا جب وہ چاہے فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے کہا جہاں وہ چاہے فرمایا خدا کی قسم تو اس کے سوا کچھ اور کہتا

تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر، تلوار سے مار دیتا۔ پھر مولیٰ علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے وہ تقویٰ کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۸ "تلخیص مختصر

مسئلہ تقدیر پر حضرت مولیٰ علی کی ایک سائل سے گفتگو

۱۵۲۔ ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص آکر امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل عرض کی یا امیر المومنین خبر دیجئے فرمایا گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا ان الله خالقك كما شأ او كما شئت۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا یا جیسا تو نے چاہا عرض کی جیسا اس نے چاہا فرمایا فيستعملك كما شأ او كما شئت۔ تو تجھ سے کام دیا لے گا جیسا کہ وہ چاہے یا جیسا تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا فيبعثك يوم القيمة كما شاء او كما شئت تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا یا جس طرح تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا ايها السائل تقول لاحول و لاقوة الابمن۔ اے سائل تو کہتا ہے کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا اللہ علی عظیم کی ذات سے فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے، عرض کہ امیر المومنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا ان تفسيرها لايقدر على طاعة الله و لايكون قوة فى معصية الله فى الامرين جميعا الا بالله۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ طاعت کی طاقت نہ معصیت کی قوت دونوں اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا ايها السائل الك مع الله مشية او دون الله مشية فان قلت ان لك دون الله مشية فقد اكتفيت بها عن مشية الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشية فقد ادعيت مع الله شركا فى مشيته۔

اے سائل تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا بے خدا کے اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے ارادہ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کر لے گا خدا چاہے یا نہ چاہے اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر فرمایا ايها السائل الله يشج و يداوى فمنه الداء و منه الدواء اعقلت عن الله امره۔

اے سائل بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی ہاں حاضرین سے فرمایا الآن اسلم اخوکم فقوموا فصافحوہ۔ اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔

پھر فرمایا لو ان رجلا عندی من القدریة لاخذت برقبته ثم ازال اجونها حتی اقطعها فانهم یهود هذه الامة و نصاراها و مجوسها۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں، اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی و نصرانی و مجوسی ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۹۹-۹۹"

نتیج [illegible]

تعارف

قوارع القهار علی المجسمة الفجار
(فرقہ مجسمہ پر خداوند قہار کی قیامتیں اور رب کی تنزیہات کا بیان)

۱۳۱۸ھ کا تصنیف کردہ یہ رسالہ قاہرہ دراصل مکمل جواب نور کامل رد ہے ایک بدعتی گمراہ نجدی کی اس تحریر کا کہ اس نے لکھا ہے "الرحمن علی العرش استوی" اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا یا چڑھا یا ٹھہرا، ان تین معنی کے سوا اس آیت میں جو کوئی اور معنی کہے گا وہ بدعتی ہے" اس پر اس نے چند کتابوں کے غلط حوالے بھی درج کئے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

اللہ عزوجل مکان و جہت اور جلوس و قعود وغیرہا تمام عوارض جسم و جسمانیات اور عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے۔

پھر اس نجدی کی تحریر کا رد و ابطال کرتے ہوئے امام احمد رضا نے خدا کی تنزیہ سے متعلق مفصل و مدلل اور سیر حاصل کلام کیا ہے اور لکھا ہے کہ

تنزیہات باری تعالیٰ میں عقیدہ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقصان، احتیاج، تشبہ و تعطل، تغیر و تبدل، جسم و جسمانیات، شکل و صورت، حدود و طرف، جہت و مکان، طول و عرض و عمق، جلوس و قعود وغیرہا تمام عوارض جسم و جسمانیات سے پاک و منزہ اور مبرا ہے۔

اس کے بعد آیات متشابہات کے بارے میں عقیدہ حقہ اہل سنت کیا ہے اس کی توضیح و تشریح فرمائی کہ قرآن کی آیتیں دو قسم کی ہیں۔

۱:- **محکمات**، جن کے معنی صاف و صریح ہوں اور بے دقت سمجھ میں آئیں جیسے اللہ تعالیٰ کی پاکی و بے نیازی و بے مثلی کی آیتیں وغیرہا۔

۲:- **متشابہات**، جن کے معنی واضح المراد نہ ہوں بلکہ ان کے معنی میں دقت و اشکال ہوں، یا تو ان کے ظاہر الفاظ سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا جیسے حروف مقطعات الم وغیرہا یا اگر معنی سمجھ میں آئے تو وہ اللہ عزوجل پر محال و ممنوع ہو جیسے الرحمن علی العرش استوی

ویداللہ وغیرھا۔

لہذا جن آیات کے معنی سمجھ میں آئیں ان پر اور جن کے معنی و مراد سمجھ میں نہ آئیں ان پر بھی یہ ایمان وایقان رکھنا کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی جو مراد ہے وہ حق و درست ہے۔

اور ان آیات کے غیر معلوم المراد معنی کی تلاش و تفتیش ناجائز و حرام ہے جو متشابہات میں سے ہیں، یہی عقیدۂ اہلسنت وجماعت ہے۔

چونکہ اسی وہابی تحریر کی تردید و تفضیح میں "بنام" "تپانچہ" "سات عنوانات قائم کئے گئے ہیں اور ہر تپانچہ کے تحت تردید کی ضربیں شمار کی گئی ہیں اس طرح ساتوں تپانچوں میں ۲۵۰ ضربیں ہیں لہذا اس مناسبت سے رسالہ متذکرہ کا دوسرا نام "ضرب قہاری" بھی رکھا گیا ہے۔

یہ امام احمد رضا کا نرالا اور انوکھا انداز تردید ہے کہ عنوان ہی سے جلالت علمی اور تیور تحریر کا پتہ چل جاتا ہے یہ ان کے عقیدۂ حقہ وراسخہ اور تصلب فی الدین کی واضح و بین دلیل ہے۔

اور یہ رسالہ حقہ جہازی سائز کے ۴۴ صفحات پر مبسوط و محیط ہے اور اس میں ۲۳ وہابی کثر حدیثیں شریک تحریر ہیں۔

احادیث

قوارع القهار علی المجسمة الفجار

اللہ عزوجل مکان سے پاک ہے اور یہ کہ بندہ کہیں ہو اللہ عزوجل سے قرب و بعد میں یکساں ہے حدیث میں ہے

۱۵۳۔ امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبقات آسمان پھر ان کے اوپر عرش پھر طبقات زمین کا بیان کرکے فرمایا **والذی نفس محمد بیده لو انکم دلیتم احدکم بحبل الی السابعة لهبط علی الله تبارك و تعالیٰ ثم قرا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هو الاول و الاخر و الظاهر و الباطن۔**

قسم اس کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم کسی کو رسی کے ذریعہ سے ساتویں زمین تک لٹکاؤ وہاں بھی وہ اللہ عزوجل ہی تک پہنچے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اول و آخر و ظاہر و باطن۔ (فی مسند احمد و جامع ترمذی ایضا) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۸" قوارع القہار (ترمذی ۲/۱۲۵، سورۃ الحدید)

۱۵۴۔ حدیث۔ **یقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انت الظاهر فلیس فوقك شیٔ و انت الباطن فلیس دونك شیٔ و اذا لم یکن فوقه شیٔ و لا دونه شیٔ لم یکن فی مکان۔**

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے عرض کرتے ہیں تو ہی ظاہر ہے تو کوئی تجھ سے اوپر نہیں اور تو ہی باطن ہے تو کوئی تیرے نیچے نہیں جب اللہ عزوجل سے نہ کوئی اوپر ہوا نہ کوئی نیچے تو اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہ ہوا۔ یہ حدیث صحیح مسلم شریف و سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ **ورواه البیهقی فی الاسم الاول و الاخر۔** "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۹" قوارع القہار۔ (ابوداؤد ۲/۶۸۸، باب ما یقول عند النوم) (مسلم

۲؍۹۳۸، باب الدعاء عند النوم)

اللہ تعالیٰ کے ازلی وابدی ہونے پر ایک حدیث

۱۵۵۔ صحیح بخاری شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کان اللہ تعالیٰ و لم یکن شیٔ غیرہ۔

اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۴۴" فوز ع ح ہ۔ (بخاری ۱؍۴۵۳، کتاب بدء الخلق باب ماجاء الخ)

اللہ عزوجل سے جانب و طرف کی نفی عقیدہ حقہ ہے اس حدیث میں جہت کا ذکر بطور تفہیم ہے۔

۱۵۶۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احدکم اذا کان فی الصلاۃ فان اللہ وجھہ فلا یتخمن احدکم قبل وجھہ فی الصلاۃ۔

جب تم میں کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے تو ہرگز کوئی شخص نماز میں سامنے کو کھکار نہ ڈالے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۲" فوز ع ۔ (بخاری ۱؍۵۸، باب حک البزاق بالید من المسجد)

نزول واجلال باری تعالیٰ اور دعائے شب کے قبول ہونے کا یقین

۱۵۷۔ صحیحین میں ابوہریرہ اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ وابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ. الحدیث۔

ہمارا رب عزوجل ہر رات تہائی رات رہے اس آسمان زیریں تک نزول کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۳" فوازع القہار۔ (بخاری ۱؍۱۵۳، باب الدعاء و الصلوۃ من آخر اللیل)

فرضیت نماز اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکان ترقی کا ذکر

۱۵۸۔ صحیح بخاری میں ہے فقال وھو مکانہ یا رب خفف عنا فان امتی لاتستطیع ھذا۔

یعنی جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں اور حضور سدرہ سے واپس آئے آسمان ہفتم پر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے تخفیف چاہنے کے لئے گزارش کی حضور

مشورۂ جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام پھر عازم سدرہ ہوئے اور اپنے اسی مکان سابق پر پہنچ کر جہاں تک پہلے پہنچے تھے اپنے رب سے عرض کی الٰہی ہم سے تخفیف فرمادیا جائے کہ میری امت سے اتنی نہ ہوسکیں گی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۳" قوارع القہار۔ (بخاری اول، ص ۵۱، باب کیف [illegible] ص ۵۴۹، باب [illegible])

اذن شفاعت کے بعد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت عاصی کی شفاعت فرمائیں گے

۱۵۹۔ صحیح بخاری حدیث شفاعت میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ۔

میں اپنے رب پر اذن طلب کروں گا اس کی حویلی میں تو مجھے اس کے پاس حاضر ہونے کا اذن ملے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۵۳" قوارع القہار۔ (بخاری ۲/ ۱۱۰۸، باب قول اللہ وجوہ یومئذ ناضرۃ [illegible])

جنت کے برتن اور جنت عدن میں دیدار رب عزوجل کا بیان

۱۶۰۔ صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنتان من فضۃ آنیتھما و ما فیھما و جنتان من ذھب آنیتان و ما فیھما و ما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربھم عزوجل الا رداء الکبریاء علی وجھہ فی جنۃ عدن۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو جنتیں چاندی کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہیں سب چاندی کے ہیں، اور دو جنتیں سونے کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہیں سب سونے کے ہیں اور جنت عدن میں دیدار رب عزوجل کے اور ان لوگوں کے درمیان سوائے ردائے کبریا کے کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۱۱۰۹، باب قول اللہ وجوہ یومئذ ناضرۃ [illegible])

رب عزوجل کا دیدار حلقۂ انبیاء وصدیقین اور حلقۂ شہدا کے مابین منبر نور پر ہوگا

۱۶۱۔ بزار و ابن ابی الدنیا اور طبرانی بسند جید قوی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث دیدار اہل جنت ہر روز جمعہ میں مرفوعاً راوی فاذا کان یوم الجمعۃ نزل تبارک و تعالیٰ من علیین علی کرسیہ ثم حف الکرسی بمنابر من نور و جاء النبیون حتی

یحلقوا علیہا ۔ الحدیث۔

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) علیین سے کرسی پر نزول فرماتا ہے پھر کرسی پر نور کے منبر ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام حلقہ لگاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل ان پر تجلی فرماتا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۷ / ۳۶۲)

اللہ عزوجل سے مکان کی نفی عقیدۂ اہلسنت ہے ان احادیث میں مکان و آسمان کا ذکر بطور تفہیم و تذکرہ ہے

۱۶۲۔ احمد و ابن ماجہ و حاکم بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث قبض روح میں مرفوعا راوی فلایزال یقال لہا ذلک حتی تنتہی الی السماء التی فیہا اللہ تبارک و تعالیٰ۔

برابر اس (یعنی روح) سے یہ کہا جاتا رہے گا یہاں تک کہ اس آسمان میں پہنچ جائیگی جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ یعنی اس کی تجلی ہے۔ (مولف)

۱۶۳۔ مسلم و ابو داؤد و نسائی معویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث جاریہ میں راوی قال لہا این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا مومنۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جاریہ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل یعنی اس کا نور یا اس کی تجلی تیرے عقیدہ میں کہاں ہے؟ بولی آسمان میں فرمایا میں کون ہوں عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا اسے آزاد کردو کہ وہ ایمان والی ہے۔ (مولف) (مسلم ۱ / ۲۰۴، باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ)

۱۶۴۔ ابو داؤد و ترمذی بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ یعنی جس کی حکومت و قدرت آسمان تک میں ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲ / ۱۴، باب ماجاء فی رحمۃ الناس)

بیوی کا شوہر کو ناراض رکھنا رب کی ناراضی کا سبب ہے

۱۶۵۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امرأتہ الی فراشہا فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطا علیہا حتی یرضی عنہا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی عورت کو اپنے بچھونے میں بلائے اور عورت انکار کرے تو اس سے وہ ناراض ہوتا ہے جس کی حکومت آسمان میں جاری ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے۔ یعنی بلاوجہ شرعی شوہر کو ناراض رکھنے میں اللہ عزوجل کی ناراضی ہے۔ (مولف)

(مسلم ۱/۴۶۴ ... تحریم امتناعہا من فراش زوجہا)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صبر ورضا پر ایک حدیث

۱۶۶۔ ابو یعلی وبزار وابو نعیم بسند حسن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما القی ابراھیم فی النار قال اللھم انت فی السماء واحد و انی فی الارض واحد عبدك۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو آگ میں ڈالا گیا تو عرض کی الٰہی تو آسمان میں تنہا ایک معبود ہے اور میں زمین میں تنہا تیرا ایک بندہ ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج: ص ۲۵۳ "قورن تعہد"۔ (کنزالعمال ۱۲/۱۰۹)

لاالہ الا اللہ کی عظمت وجلالت یہ ہے کہ وہ کونین سے زیادہ معظم ہے حدیث میں ہے۔

۱۶۷۔ ابو یعلی وحکیم وحاکم وسعید بن منصور وابن حبان اور بیہقی کتاب الاسماء میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی اللہ عزوجل نے فرمایا موسیٰ لو ان السموات السبع و عامرھن غیری و الارضین السبع فی کفۃ و لاالہ الا اللہ فی کفۃ مالت بھم لا الہ الا اللہ۔

اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان وزمین اور میرے علاوہ ان کے باشندے ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔ (مولف)

بندے کی دعا اللہ تبارک وتعالیٰ سنتا ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

۱۶۸۔ صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم و لا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا و ھو معکم۔

اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب سے دعا نہیں کر رہے ہو بلکہ تم تو اس رب کریم سے دعا کر رہے ہو جو سنتا ہے قریب ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہے (مولف)

(بخاری ۲ر ۹۴۴، باب الدعاء اذا علا عقبة)

۱۶۹ا۔ اسی حدیث کی ایک روایت میں ہے ان الذین تدعون اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ۔

یعنی جس سے تم دعا کرتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (مولف)

حالت سجدہ میں کثرت دعا کے حکم میں ایک حدیث

۱۷۰ا۔ مسلم وابوداؤد ونسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ (مولف) (مسلم ار ۱۹۱، باب ما یقال فی الرکوع والسجود)

بندے کے ذکر ودعا کے وقت اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے

۱۷۱ا۔ دیلمی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ انا خلفک و امامک و عن یمینک و عن شمالک یا موسیٰ انا جلیس عبدی حین یذکرنی و انا معہ اذ دعانی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے آگے پیچھے، داکیں اور بائیں ہوں، اے موسیٰ میں اپنے بندے کا ہمنشیں ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔ (مولف) (کنزالعمال ار ۳۸۸)

اللہ تعالیٰ بندے سے ویسا ہی معاملہ فرماتا ہے جیسا وہ اس سے گمان رکھتا ہے

۱۷۲ا۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذ ذکرنی۔

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں جو مجھ سے رکھے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرے۔ (مولف) (کنزالعمال، ۳ر ۸۱)

۱۷۳ا۔ مستدرک میں بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث قدسی ہے عبدی انا عند ظنک بی و انا معک اذا ذکرتنی۔

اے میرے بندے میں تیرے گمان کے پاس ہوں جو تجھے مجھ سے ہو اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو میرا ذکر کرے۔ (مولف) (کنزالعمال ۳ر ۸۰)

خدا کی بارگاہ میں بندے کی سجدہ ریزی پر ایک حدیث

۱۷۴۔ سعید بن منصور ابو عمارہ سے مرفوعاً راوی الساجد یسجد علی قدمی اللہ تعالیٰ۔ سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے۔ جو اس کی شان کے لائق ہے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۵۵" فوٹو غفور

مقرب بارگاہ ظاہر و باطن میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اس کے متعلق ایک حدیث

۱۷۵۔ طبرانی کبیر میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی اجد نفس الرحمن من ھھنا و اشار الی الیمن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا بیشک میں رحمٰن کی خوشبو یہاں سے پاتا ہوں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۵۶" فوٹو غفور

تعارف

مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید

("منطق جدید" کے رخسار پر لوہے کا گرز اس کی تردید کا بیان)

رجب ۱۳۰۴ھ میں ایک کتاب منطق مسمی "المنطق الجدید لناطق الناله الحدید" جس میں قدم اشیاء، عقول عشرہ اور دیگر مزعومات و مزخرفات فلاسفہ مذکور و مسطور ہیں اس کے کچھ اقتباسات کے متعلق سوال کیا گیا اور سائل نے ان اقتباسات کو آٹھ اقوال پر منقسم کر کے ان کے مندرجات پر حکم شرعی طلب کیا (یہاں ان اقوال کی نقل طوالت سے خالی نہیں کیونکہ وہ اصل کتاب میں موجود ہیں اس لئے وہاں ملاحظہ ہوں)

امام احمد رضا بریلوی نے دلائل نقلیہ و عقلیہ اور متعدد طرق و وجوہات سے اس منطق اور اس کی "منطق جدید" اور اس کے خرافات و ہذیانات غرضیکہ وہ تمام مندرجات و مشتملات جو کسی بھی اعتبار سے دائرہ شریعت و اسلام میں شامل و داخل نہیں، کا جس فاضلانہ و محققانہ انداز سے رد بلیغ کیا ہے وہ ان کی جلالت علمیہ اور شان تجدید کا واضح و بین ثبوت ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

"فی الواقع عامہ اقوال مذکورہ سخت شنیع و فظیع ہیں اور شرع مطہر میں ان کے قائل کا حکم نہایت شدید و وجیع ہے"

سائل کے پیش کردہ تمام اقوال شنیعہ کا الگ الگ مدلل و مفصل جواب باصواب رقم کرنے کے بعد "حکم اخیر" کے تحت فرماتے ہیں کہ

اقوال مذکورہ بعض حرام و گناہ اور بعض بدعت و ضلالت اور اکثر و بیشتر خاص کلمات کفر ہیں۔

اور اخیر میں اس کتاب مذکور کے نام پر بحث کرتے ہوئے اسے بارہ وجوہات سے غلط و باطل قرار دیا ہے

اور خاتمہ کتاب میں چند تنبیہات کے ذریعہ عامۂ ناس خصوصاً علم منطق کے طلبہ کو آگاہ و خبردار کیا ہے کہ علوم نقلیہ کا حصول علوم عقلیہ سے بہتر و احسن ہے بلکہ علوم دینیہ ہی کی تحصیل مقصود بالذات ہے۔

تحقیقات انیقہ پر مشتمل یہ رسالہ ۴۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۴ حدیثیں شامل جواب ہیں۔

احادیث

مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید

وقت ضرورت اہل بدعت وہوا کی تردید اہم فرائض سے ہے

۱۷۶۔ فی حدیث عند الخطیب وغیرہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا ظھرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فلیظھر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ و الناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفا و لاعدلا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فتنے یا بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو گالی دی جائے تو عالم دین کو چاہیے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے یعنی لوگوں کو شریعت بتائے، پھر جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۱ ص ۶۔ ۲ "مقامع الحدید

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر سے ممانعت کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۷۔ اخرج الطبرانی فی الاوسط و ابن عدی و البیھقی وغیرھم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفکروا فی آلآء اللہ و لاتفکروا فی اللہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرو اور ذات باری میں غور نہ کرو۔ (مولف) (کنزالعمال ۳، ۶۵)

۱۷۸۔ واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفکروا فی خلق اللہ و لاتفکروا فی کل شی ولاتفکروا فی ذات اللہ فان بین السماء السابعۃ الی کرسیہ سبعۃ آلاف نور وھو فوق ذلک۔ و اخرج ایضا عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلفظ الحلیۃ و زاد فتھلکوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خلق خدا میں فکر کرو اور ہر چیز میں فکر نہ کرو۔ اور نہ ذات باری میں فکر کرو کیونکہ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان سات ہزار نور ہیں اور وہ اس کے اوپر ہے۔ جو اس کی شان کے

لائق ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۲۸۹"مقامع الحدید

دوسری قوم سے تشبہ کی ممانعت پر ایک حدیث

۱۷۹۔نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم۔

جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اخرجہ احمد و ابوداؤد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر باسناد حسن و علقہ خ و اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۹۳"مقامع الحدید۔(ابوداؤد ۲/ ۵۵۹، باب فی لبس الشھرۃ)

تعارف

اطائب الصیب علی ارض الطیب
(امام احمد رضا کی مولوی طیب مکی سے مراسلت)

یہ رسالہ دراصل امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند مکتوبات گرامی کا مجموعہ ہے جو ایک غیر مقلد مولوی طیب مکی کی طرف سے آئے ہوئے خطوط کے جوابات کی شکل میں لکھے گئے تھے۔ مولوی طیب مکی پرنسپل مدرسہ عالیہ رام پور نے سب سے پہلا خط امام احمد رضا کی بارگاہ علم و ادب میں ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ کو لکھا جس میں انہوں نے امام احمد رضا سے یہ پوچھا کہ تقلید اگر فرض قطعی ہے تو اس کی کونسی قسم فرض قطعی ہے وغیرہ۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الاخری ۱۳۱۹ھ میں اس کے خط کا جواب دیا اور نہایت تفصیل سے مسئلہ تقلید کو واضح و آشکار کیا اور دلائل و براہین سے تقلید کا فرض قطعی ہونا ثابت کیا۔

پھر جواب الجواب کے طور پر مولوی طیب مکی صاحب نے لکھا کہ "مسئلہ تقلید واضح ہوا اور حق بات قبول کی گئی" لیکن ساتھ ساتھ تصرفات اولیاء کا مسئلہ بھی چھیڑ دیا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے مسلسل دو خط لکھے ایک ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اور دوسرا ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو لیکن مولوی طیب صاحب خاموش تماشائی بنے رہے گویا کہ امام احمد رضا کے سوالات ان پر پہاڑ سے زیادہ وزنی و گراں تھے مگر جب انہوں نے امام احمد رضا کے دو خطوط کے جواب میں اپنا تیسرا خط لکھا تو تہذیب و تمدن اور علم و اخلاق کے دائرے سے ہٹ کر بالکل عامیانہ و غیر شائستہ طرز اختیار کیا۔

پھر اس کے جواب میں امام احمد رضا نے اتمام حجت کے لئے مسلسل تین خطوط ارسال کئے، مگر مکتوب الیہ کا باب ہدایت چونکہ مسدود ہو چکا تھا اس لئے اس نے اس کے بعد پھر کوئی جواب نہیں دیا اور امام موصوف علیہ الرحمہ سے مراسلت بند کردی۔ یہ تمام مکتوبات و مراسلات عربی زبان میں ہوئے تھے مگر افادۂ عام کے لئے ان کا اردو ترجمہ بھی رسالہ مذکورہ میں مطبوع ہے۔

مجموعۂ مراسلت و مسئلہ تقلید پر مشتمل یہ رسالہ ۳۳ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک آئی ہے۔

حدیث

اطائب الصیب علی ارض الطیب

کسی بات کے نہ جاننے سے سوال کر کے معلومات کرنا چاہئے کہ حدیث میں ہے۔

۱۸۰۔ هذا سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا سئلوا ان لم یعلموا فانما شفاء العی السوال۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے۔ یعنی جہالت عذر نہیں ہے کہ سوال کرنے کی تاکید قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۳۱۵ اطائب الصیب" (مشکوۃ ۱/ ۵۵، باب التیمم الفصل الثانی)

تعارف

فتاوی رضویہ جلد دوازدہم

حقائق و معلومات علمیہ سے مملو و مشحون مسائل شرعیہ کا نابغہ روزگار مجموعہ "فتاوی رضویہ جلد دوازدہم" اعلی حضرت شاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کے علوم متعددہ و فنون عدیدہ پر تبحر و مہارت تامہ اور جامعیت کاملہ کی ناطق و واضح تصویر ہے۔

اس جلد میں کسی عنوان مسلسل یا ابواب مرتبہ پر کلام نہیں کیا گیا ہے البتہ جن مسائل و مباحث پر بطور مستقل گفتگو بحث کی گئی ہے ان کے عنوانات و شہ سرخیاں یہ ہیں۔

تاریخ، تفسیر، تجوید، رسم القرآن، فوائد فقہیہ، دینیات، تصوف و سلوک، اوراد و وظائف، فوائد حدیثیہ، شرح کلام علماء، تشریح افلاک، علم توقیت، اقتصادیات و معاشیات، علم عروض، زبان و بیان، طبعیات، علم الحیوان، تشریح الابدان، اور نجوم و کواکب وغیرہ۔

اس کے علاوہ جن مسائل و مضامین پر ضمنا بحث کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔

فضیلۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، اسماء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، حضور کی ولادت مبارکہ، حقیقت محمدیہ اور جلوہ محمدیہ کی تشریح، مسئلہ شفاعت، معراج، ندائے یارسول اللہ، حیات انبیاء، اسماء باری تعالی، فضائل قرآن، علم غیب، نسب، فضیلت سادات واہل بیت اطہار، فضیلت فاطمہ، مناقب امام اعظم، فضائل و کرامات غوثیہ، یاشیخ عبدالقادر جیلانی کہنے کا جواز، ناد علی کے فوائد، استمداد بالغیر کا جواز، بیعت وارشاد، فضیلت العلم والعلماء، سماع موتی، زیارت قبور للنساء، خطبہ، بیان اسماء، بارہ خلفاء کی حقیقت، حقوق زوجین، رویت ہلال، رد و ابطال، رد و بد مذہباں، سجدہ تحیت کی تحریم، سکون زمین و آسمان کا بیان، میلاد و قیام، ایصال ثواب، اور نماز و روزہ وغیرہ۔

مذکورہ عنوانات و مباحث کے علاوہ دیگر کثیر مسائل فقہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اس طرح اس جلد میں کل ۲۶۴ سوالات کے تحقیقی جوابات شامل ہیں۔

اور اس جلد میں تحقیقات عالیہ پر مشتمل ۸ وقیع و گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے موضوع و بحث پر نہایت اہم اور معلومات افزا ہے۔

ان میں سے ایک رسالہ مسمی "سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء" فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم میں طبع ہو چکا ہے مگر شعبہ نشر و اشاعت کی بے توجہی سے زیر نظر جلد میں بھی شریک اشاعت ہو گیا ہے۔

اور میں نے پانچ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعاف و تبصرہ ان کے اپنے مقام پر تحریر کیا جائے گا۔ اور ان میں سے دو رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱:- الصمصام علی مشکك فی آیة علوم الارحام۔ (علوم ارحام کی آیات سے ازالہ تشکیک کا بیان)

اس رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر کوئی کسی آلہ دوربین وغیرہ کے ذریعہ ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کے مذکر و مونث ہونے کا پتہ لگالے تو یہ نص قرآن کے ہرگز خلاف و منافی نہ ہوگا، کیونکہ جن آیات میں "رحم مادر میں کیا ہے" یا "کل کیا ہوگا" "اور" کون کہاں مرے گا" وغیرہ علوم خمسہ کا ذکر ہے ان سے عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے علوم ذاتیہ مراد ہیں اس لئے اگر کوئی شخص کسی آلہ یا دیگر ذرائع سے شکم مادر میں مخفی بچہ کے نر و مادہ ہونے کا پتہ لگالے تو یہ اسی ذات کریم کا عطا کردہ علم عطائی کا کمال ہوگا۔

ہاں اگر کوئی ذاتی طور پر ادعائے علم غیب کرے تو وہ یقیناً کافر و مشرک اور گمراہ و بد دین ہوگا۔

پھر امام احمد رضا نے اس رسالے میں اسی بحث کی تکمیل و تتمیم کیلئے علم کی آٹھ قسم کی ہیں، ان میں سے سات قسموں کا تعلق علوم الٰہیہ ذاتیہ سے ہے، ان میں کوئی اس کا ہمسر و شریک نہیں ہو سکتا۔

اور آٹھویں قسم میں وہ علم عام کا بیان ہے جو مخلوق و غیر مخلوق سب کو شامل ہے، اسی علم عام یا کسی آلہ و مشین کی بدولت صرف ذکورت و انوثت کا جان لینا علم ارحام کے تمام و کمال مضمرات کو شامل نہیں کہ اس جنین کے جو مختلف احوال و عوارض یعنی اس کے جسم پر کتنے بال ہیں ہر بال کے طول و عرض و عمق کیا ہیں، اس کے جسم میں کتنے رگ و ریشے وغیرہ ہیں انہیں سوائے خالق مطلق کے کوئی نہیں بتا سکتا الا بتعلیمه۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں نو ایجاد چیزوں پر فخر اور گھمنڈ کرنے والوں کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیا ہے اور انہیں یکسر عاجز و ناکارہ ثابت کیا ہے کہ اس آلہ سے چیونٹی کے پیٹ میں کیا ہے لگا کر بتاؤ یا چیونٹی سے اور جو چھوٹا جانور ہے اس کا حال بتاؤ ہرگز نہ بتا سکو گے تو

معلوم ہوا کہ انسان بس وہی عاجز و محتاج ہے۔
اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں نصاریٰ کی خود ساختہ مذہبی کتاب بائبل وانجیل سے کچھ ایسے حوالے پیش کئے ہیں جن سے ان کا بے عقل وسفیہ ہونا واضح ہوتا ہے، یعنی ان حوالوں کے پیش کرنے کا مقصد و منشا صرف یہ ہے کہ وہ علوم الٰہیہ سے برابر و ہمسری کا دعویٰ کر رہے ہیں جنہیں خود اپنی بے عقلی وسفاہت کا احساس نہیں کہ وہ ایک اور تین میں فرق نہیں جانتے اور ایک خدا کو تین مانتے ہیں وغیر ذلك من الخرافات و اللغویات۔
مسئلہ سوم ارحام اور مدعی کے بطلان دعویٰ کی تحقیق و تفصیل پر مشتمل یہ رسالہ ۱۴ صفحات پر محیط ہے۔

۲:- طرد الافاعی عن حمی هاد رفع الرفاعی۔ (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضیت کا بیان)

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند اولیاء کرام کے ہمراہ مدینہ منورہ میں بیعت کی ہے، لہذا سید احمد کبیر رفاعی، غوث اعظم دستگیر سے افضل ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں اسی بات کا جواب دیا ہے کہ اولیاء اللہ میں سے کسی کو اپنی طرف سے دوسرے پر فوقیت و برتری دینی نہیں چاہئے اور یہ کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر اولیاء واعاظم محبوبان خدا سے ہیں مگر جو عظمت و بزرگی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے وہ معاصرین و متاخرین میں کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی وہ قطب الاقطاب ہیں اور غوثیت کبریٰ کے مقام رفیع پر فائز ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے "بهجة الاسرار" کی گیارہ مستند عبارتوں اور دیگر گیارہ اقوال ائمہ و علماء سے ثابت کیا ہے کہ غوث پاک قطب الاقطاب ہیں، ان کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے وہ بے مثل و بے مثال سلطان الاولیاء ہیں وہ صاحب کرامات کثیرہ ہیں۔
الغرض فضائل و مناقب اور کرامات غوثیت مآب پر مشتمل یہ رسالہ جلیلہ ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے۔

مسائل شتی کا یہ عظیم و جلیل تحقیقی مجموعہ فتاویٰ جہازی سائز کے ۳۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں مع جملہ مسائل ور سائل کے کل ۶ ۷ حدیثیں شریک مبحث ہیں۔

تعارف

نطق الهلال بارخ ولاد الحبیب و الوصال
(حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ اور وصال اقدس کی صحیح تاریخ کا بیان)

۱۳۱۷ھ کا تصنیف کردہ یہ رسالہ مقدسہ دو فصلوں پر مشتمل ہے، فصل اول میں چھ سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء کا جواب ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں ہر ایک سوال کا وقیع جواب تحریر کیا ہے۔ اقوال مختلفہ واردہ کے اظہار کے بعد قول راجح و معتمد علیہ کی تصریح فرمائی ہے۔ ذیل میں بالترتیب سوال و جواب اس طرح ہیں۔

۱:- **سوال**، استقرار نطفہ زکیہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس ماہ اور کس تاریخ میں ہوا؟

جواب، بعض یکم رجب کہتے ہیں اور بعض دسویں محرم، اور صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ کو نطفۂ مطہرہ قرار پایا۔

۲:- **سوال**، دن کیا تھا؟

جواب، کہا گیا ہے کہ روز دو شنبہ تھا اور اصح یہ ہے کہ شب جمعہ تھی۔

۳:- **سوال**، مدت حمل شریف کس قدر تھی؟

جواب، دس و نو اور سات و چھ مہینے سب کچھ کہا گیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدت حمل شریف نو مہینے ہے۔

۴:- **سوال**، ولادت شریفہ کا دن کیا ہے؟

جواب، ولادت طیبہ بالاتفاق روز دو شنبہ کو ہوئی۔

۵:- **سوال**، مہینہ کیا تھا؟

جواب، رجب، صفر، ربیع الآخر، محرم اور رمضان سب کچھ کہا گیا ہے اور صحیح و مشہور اور قول جمہور ربیع الاول شریف ہے اور تاریخ ولادت مبارکہ میں بھی اقوال بہت مختلف ہیں یعنی ۲۔۸۔۱۰۔۱۲۔۱۷۔۱۸۔۲۲۔ یہ سات اقوال ہیں مگر مشہور و معتبر بارہویں ربیع الاول شریف ہے۔مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ میں مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ کو مجلس میلاد منعقد ہوتی ہے۔

۲:-**سوال**، شمسی تاریخ کیا تھی؟

جواب، ولادت اقدس ہجرت مقدسہ سے ۵۳ برس پہلے ہے، یعنی ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں۔

اور **فصل دوم**، میں صرف یہ ایک سوال ہے کہ

وصال شریف کی تاریخ کیا ہے؟

جواب، قول مشہور و معتمد جمہور بارہویں ربیع الاول شریف ہے۔

لیکن امام احمد رضا نے علم توقیت و علم ہیئت سے اس بات کی تحقیق فرمائی ہے کہ وصال اقدس ۱۳ ربیع الاول بروز دوشنبہ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو ہوا۔

امام احمد رضا بریلوی نے اپنے مذکورہ تمام جوابات کو احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ و علماء سے مؤید و موثق و محقق کیا ہے اور نو صفحے پر مبسوط اس رسالہ جلیلہ میں ۵ حدیثیں باعث ازدیاد زینت ہیں۔

احادیث

نطق الهلال بارخ ولاد الحبیب و الوصال

استقرار نطفۂ زکیہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دسویں محرم یا ماہ حج کی بارہویں تاریخ کو ہوا

۱۔ اخرج ابونعیم و ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال حمل برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عاشورآ المحرم ولد یوم الاثنین ثنتی عشرة من رمضان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس محرم کو شکم مادر میں تشریف فرما ہوئے اور بارہویں رمضان روز دوشنبہ کو ولادت طیبہ ہوئی۔ یہ ایک روایت ہے جو غیر مشہور ہے۔ (مولف)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پر نور نبی دیکھ کر عورتوں نے خواہش ظاہر کی اس سلسلے کا ایک واقعہ۔

۲۔ قال ابن سعد اخبرنا وهب بن جریر ابن حازم ثنا ابی سمعت ابا یزید المدینی قال نبئت ان عبدالله دعته خثعمیه فقالت هل لك فی قال نعم حتی ارمی الجمرة. الحدیث۔

حاصل یہ کہ ایک زن خثعمیہ نے حضرت عبداللہ کو اپنی طرف بلایا رمی جمار کا عذر فرمایا بعد رمی حضرت آمنہ سے مقاربت کی اور حمل اقدس مستقر ہوا پھر خثعمیہ نے دیکھ کر کہا کیا ہم بستری کی؟ فرمایا ہاں کہا وہ نور کہ میں نے آپ کی پیشانی سے آسمان تک بلند دیکھا نہ رہا آمنہ کو مژدہ دیجئے کہ ان کے حمل میں افضل اہل زمین ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۴" نطق الهلال۔ (دلائل النبوۃ، ص ۱۲۲)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے روز دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔

۳۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ہیں ذاك یوم ولدت فیه۔ یہ وہی دن ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵، نطق

ہلال ۳؎ (مسلم ۱/ ۳۶۸ باب ستحباب صیام ثلاثہ ایام الخ)

حضور علیہ السلام کی تاریخ وصال کے بارے میں ایک روایت

۴۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کی تاریخ کے بارے میں قول مشہور و معتمد دوازدہم ربیع الاول شریف ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں بواسطۂ عمرو بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی قال مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف روز دوشنبہ بارہویں تاریخ ربیع الاول شریف کو ہوئی۔' فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷ "نطق الھلال

گردش زمانہ سے متعلق ایک حدیث

۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان الزمان قد استدار کھیأتہ یوم خلق السموات و الارض. الحدیث۔ رواہ الشیخان۔

یعنی زمانہ دورہ کر کے اسی حالت پر آگیا جس پر روز تخلیق زمین و آسمان تھا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵" نطق الھلال

یعنی اس سے مراد سال ہے کہ اختتام کے بعد وہ بعد میں نہیں بلکہ اسی حساب سے آتا ہے جس پر روز تخلیق زمین و آسمان تھا اور اس میں عرب کے دور جاہلیت کا رد بھی ہے کہ وہ لوگ محرم کو ماہ صفر تک مؤخر کرتے تھے تاکہ اس میں جنگ و جدال کرتے رہیں۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۴۵۴ باب ماجاء فی سبع ارضین)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدھم

مرتد کی سزا قتل ہے

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بدل دینہ فاقتلوہ۔ رواہ احمد و الستۃ الا مسلما عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کرو۔ (ترمذی ۱/۲۷۰، باب ماجاء فی المرتد)

انبیاء کرام علیہم السلام کے آپس میں رشتے سے متعلق ایک حدیث

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء بنو علات۔

تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام آپس میں علاتی بھائی ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۲" (بخاری ۱/۴۸۹، باب قول اللہ عزوجل و اذکر فی الکتاب مریم الخ)

ثعلبہ بن ابی حاطب نے زکوۃ دینے سے انکار کیا تو اس کی مذمت میں یہ آیت اتری جس کا بیان ان دونوں حدیثوں میں ہے

۸۔ تفسیر امام ابن جریر میں ہے حدثنی محمد بن کبد حدثنی ابی حدثنی عمی حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا یقال لہ ثعلبۃ بن ابی حاطب اخلف اللہ ماوعدہ فقص اللہ تعالیٰ شانہ فی القرآن ومنہم من عاھد اللہ الی قولہ یکذبون۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک آدمی کو ثعلبہ بن ابی حاطب کہا جاتا اس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرکے اس کا خلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ قرآن عظیم میں اس طرح بیان فرمایا کہ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۳۳"

۹۔ تفسیر ابن جریر و ثعلبی وغیرہم حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

فانزل الله فیه من عاهدالله و عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل من الارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتی اتاه فقال و یحك یا ثعلبة قد انزل الله فیك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتی اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله ان یقبل صدقته فقال ان الله منعنی ان اقبل منك صدقتك ثم اتی ابا بكر حین استخلف فقال اقبل صدقتی فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا اقبلها فلما ولی عمر اتاه فقال یا امیر المومنین اقبل صدقتی فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لاابوبکر و لا انا اقبلها ثم ولی عثمان فاتاه فسأله فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولاابوبکر ولاعمر رضی الله تعالیٰ عنهما و انا لا اقبلها فلم یقبلها منه و هلك ثعلبة فی خلافة عثمان رضی الله تعالیٰ عنه۔ اه مختصراً۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ثعلبہ کے بارے میں آیت نازل فرمائی ومنھم من عاھد اللہ الخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ثعلبہ کے رشتہ دار کا ایک آدمی تھا اس نے جب یہ آیت سنی تو ثعلبہ کے پاس آکر کہا کہ تمہارے لئے خرابی ہے اے ثعلبہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں ایسی ایسی آیت نازل فرمائی ہے تو ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر صدقہ قبول کرنے کی درخواست کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا صدقہ قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت کردی ہے۔ ثعلبہ پھر وہی صدقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں لایا اور کہا کہ میرا صدقہ قبول کیجئے حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیری زکوۃ قبول نہ فرمائی اور میں قبول کرلوں ہرگز نہ ہوگا، پھر خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر لایا عرض کی امیر المومنین میرا صدقہ قبول کرلیجئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر صدیق قبول نہ فرمائیں اور میں لے لوں یہ کبھی نہ ہوگا، پھر خلافت ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لایا پھر قبول کرنے کی گزارش کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصدیق وفاروق نے قبول نہ فرمائی میں بھی نہ لوں گا، پھر ثعلبہ انہیں کی خلافت میں ہلاک ہوگیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۳۳"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی رسول یا نبی نہیں آئے

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بعیسی ...

و الاخرۃ لیس بینی و بینہ نبی۔

دنیاو آخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کا ولی میں ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ رواہ احمد و الشیخان و ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(بخاری ۱/ ۴۸۹،باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الکتاب مریم الخ)

دعائے ابراہیم اور نوید عیسیٰ

۱۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا دعوۃ ابراھیم و کان آخر من بشربی عیسیٰ بن مریم۔

میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے عیسیٰ تھے علیہم الصلاۃ و السلام۔ رواہ الطیالسی و ابن عساکر وغیرھما عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۷ ۳"(کنزالعمال ۱۲/ ۴۱)

تعارف

اقامة القيامة علی طاعن القيام لنبی تهامة
(میلاد و قیام کا تحقیقی و تفصیلی بیان)

۱۲۹۸ھ کو سوال ہوا کہ مجلس میلاد میں وقت ذکر ولادت حضور خیر الانام علیہ افضل الصلاۃ و السلام قیام کرنا کیا ہے؟

بعض لوگ اس قیام سے انکار کرتے اور اسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے سو سے زائد ائمہ و علماء کی تحقیق و تصدیق سے روشن و ظاہر کیا کہ

ذکر ولادت شریف کے وقت قیام مستحب و مستحسن ہے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ پر مسرت و شادمانی اور حضور کی تعظیم و تکریم کا اظہار ہے اور اہل اسلام میں یہ مشہور و معروف ہے بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت عرب و مصر و شام و روم و اندلس اور تمام بلاد اسلام میں اس کے استحباب و استحسان پر اجماع و اتفاق کئے ہوئے ہے۔

اور اسے بدعت سیئہ و ناجائز نہ کہے گا مگر بدعتی اور تعظیم نبی کا منکر، ہاں یہ بدعت ضرور ہے مگر بدعت حسنہ ہے۔

پھر امام احمد رضا نے بدعت کے ہمہ اقسام پر روشنی ڈالی ہے اور متعدد امثال و نظائر سے واضح کیا ہے کہ ہر بدعت، سیئہ نہیں ہوتی بلکہ بعض مستحبہ و مباحہ اور بعض واجبہ بھی ہوتی ہے۔

الحاصل مجالس میلاد منعقد کرنا اور احوال ولادت و معجزات اور حلیہ شریفہ وغیرہا کا ذکر کرنا اور اس کے سننے یا سنانے کو حاضر ہونا اور مکان آراستہ و مزین کرنا، گلاب و خوشبو چھڑکنا اور دن یا وقت مقرر کرنا، کھانا کھلانا، شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا، آیات قرآنیہ پڑھنا اور ذکر ولادت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت اظہار تعظیم و احترام کے لئے قیام کرنا سب بلاشبہ مستحب و جائز ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالہ جلیلہ کو دو مقام پر منقسم کیا ہے۔

مقام اول :-میں عبارت ائمہ وعلماء سے میلاد وقیام کا استحباب وجواز ثابت کیا گیا ہے۔
مقام دوم :-میں قواعد شرعیہ کی روشنی میں جواز قیام کا استدلال اور ۱۴ نکاتی تجاویز پیش کی گئی ہیں، جن سے مسئلہ میلاد وقیام اور دیگر مسائل نزاعیہ واضح وآشکار ہوگئے ہیں۔

چنانچہ امام احمد رضا اختتام رسالہ میں تحریر کرتے ہیں کہ

فقیر اپنے رب کریم کے فضل عمیم سے امید رکھتا ہے کہ یہ فتویٰ نہ صرف قیام ہی میں بیان کافی و برہان شافی ہو بلکہ بحول اللہ تعالیٰ اکثر مسائل نزاعیہ میں قول فیصل پر مشعل ہدایت ہو جائے۔

اور یہ اہم فتویٰ گیارہ علمائے بدایوں ورامپور کی تصدیقات وتوثیقات سے بھی آراستہ ومزین ہے۔ مسئلہ میلاد وقیام کی تحقیق وتوضیح پر مشتمل یہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۴ احادیث شریک مضمون ومبحث ہیں۔

احادیث

اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامۃ

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے فضائل میں سے ایک فضیلت

۱۲۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔

"فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۶۳" اقامۃ القیامۃ۔ (کنز العمال ۱۳/ ۱۳۷)

عامہ مومنین و مسلمین کے نیک عمل کی پیروی کرنے میں حرج نہیں

۱۳۔ روی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا وموقوفا ماراہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن۔

اہل اسلام جس چیز کو نیک جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہے۔ (الاشباہ والنظائر، ص ۱۳۹)

انسان کی تعظیم و تکریم کے بارے میں ایک حدیث

۱۴۔ قولہ علیہ الصلاۃ و السلام خالقوا الناس باخلاقھم۔ رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرط الشیخین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۶۶" اقامۃ القیامۃ۔ (کنز العمال ۳/ ۱۰) (کیمیائے سعادت مترجم، ص ۳۲۱، آداب سماع)

سواد اعظم کا اتباع کرو ورنہ بھٹکنے کا اندیشہ ہے

۱۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما یاکل الذئب القاصیۃ۔
بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلہ سے دور ہوتی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۲" اقامۃ القیامۃ۔

حلال و حرام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بیان کتابوں اور پیغمبروں کے ذریعہ

۱۶۔ نصر کتاب الحجہ میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال اللہ

عزوجل خلقکم وھو اعلم بضعکم فبعث الیکم رسول من انفسکم و انزل علیکم کتابا وحدلکم فیہ حدود امرکم ان لاتعتدوھا و فرض فرائض امرکم ان تتبعوھا و حرم حرمات نھاکم ان تنتھوھا و ترك اشیاء لم یدعھا نسیاً فلا تکلفوھا و انما ترکھا رحمۃ لکم۔

بیشک اللہ عزوجل نے تمہیں پیدا کیا اور وہ تمہاری ناتوانی جانتا تھا تو تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا اور تم پر ایک کتاب اتاری اور اس میں تمہارے لئے کچھ حدیں باندھیں اور تمہیں حکم دیا کہ ان سے نہ بڑھو اور کچھ فرض کئے اور تمہیں حکم کیا ان کی پیروی کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں اور تمہیں ان کی بے حرمتی سے منع فرمایا اور کچھ چیزیں اس نے چھوڑ دیں کہ بھول کر نہ چھوڑیں ان میں تکلف نہ کرو اور اس نے تم پر رحمت ہی کے لئے انہیں چھوڑیں ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۵، اقامۃ القیامۃ"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد زکوۃ و صدقات صدیق و فاروق اور عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس لانے کا حکم دیا

۱۷۔ اخرج الحاکم و صححہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی بنو المصطلق الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا سل برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی من ندفع صدقاتنا بعدك فقال الی ابی بکر قال فان حدث حدث فالی من فقال الی عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال لی الی عثمن قالوا فان حدث بعثمن حدث فتبالکم الدھر فتبا۔ آہ ملخصاً

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی مصطلق نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ حضور سے پوچھوں، حضور کے بعد ہم اپنے اموال کی زکوۃ کسے دیں فرمایا ابو بکر کو عرض کی اگر ابو بکر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عمر کو عرض کی اگر عمر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عثمن کو عرض کی اگر عثمن کو کوئی حادثہ منہ دکھائے فرمایا اگر عثمن کا بھی واقعہ ہو تو فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے ہمیشہ پھر خرابی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۰" قومۃ لقیامۃ۔

(کنزالعمال، ۱۵/۸۵)

۱۸۔ اخرج ابونعیم فی الحلیۃ و الطبرانی عن سھل بن ابی حثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی علی ابی بکر احلہ

اجله فان استطعت ان تموت فمت۔

و عمر اجله و عثمن اجله ابو بکر و عمر عثمن تو اگر تجھ سے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب انتقال کریں

ہو سکے کہ مر جائے تو مر جانا

عنه قال

۱۹۔ اخرج الطرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ

فان استطعت ان

قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و یحك اذا مات عمر

تموت فمت۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس جب عمر مر جائیں تو اگر ہو سکے

تو مر جانا۔ حسنه الامام حلال الدین و فی الحدیث قصة۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۱"

اقامة القیامة

بدعت حسنہ کے ذکر پر مشتمل دو حدیثیں

۲۰۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں

نعمت هذه البدعة۔

کیا اچھی بدعت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۲" اقامة القیامة

۲۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز چاشت کی نسبت فرماتے ہیں انها لبدعة

و نعمت البدعة و انها لمن احسن ما احدث الناس۔

بیشک وہ بدعت ہے اور کیا ہی عمدہ بدعت ہے اور بیشک وہ ان بہتر چیزوں میں سے ہے جو

لوگوں نے نئی نکالیں۔

قیام رمضان سے متعلق ایک حدیث

۲۲۔ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قیام رمضان فدوموا

علی مافعلتم و لاتتر کوا۔

تم لوگوں نے قیام رمضان نیا نکالا تو اب جو نکالا ہے تو ہمیشہ کیے جاؤ اور کبھی نہ چھوڑنا۔

تثویب مستحب ہے

۲۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد میں ایک شخص کو تثویب کہتے سن کر اپنے

غلام سے فرمایا اخرج بنا من عند هذا المبتدع۔

نکل چل ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے۔ (ابن عمر)، امراۃ۔ معلہ

مختصر ہے ورنہ یہ بدعت حسنہ ہے۔ مولف)

بسم اللہ نماز میں بلند آواز سے پڑھنا منع ہے

۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نماز میں بسم ا
بآواز پڑھتے سنا فرمایا ای بنی محدث ایاك و الحدث

اے میرے بیٹے یہ نو پیدا بات ہے بچ نئی باتوں سے۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۳

قومة القيامة

تدوین قرآن کے بارے میں ایک حدیث جلیل

۲۵۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال ارسـ
الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر ان عمر اتانی
فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و انی اخشی ان استحر القتـ
بالقراء بالمواطن فیذهب کثیرا من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمـ
کیف تفعل شیأً لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال عمر هذا و اللـ
خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلك و رأیت فی ذلك الذی رأی
عمر قال زید قال ابوبکر انك رجل شاب عاقل لانتهمك وقدکنت تکتب الوحی
لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتتبع القرآن و اجمعه فوالله لو کلفونی نقل
جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی به من جمع القرآن قال قلت کیف
تفعلون شیأً لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هو والله خیر فلم یزل
ابوبکر یراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر ابی بکر و عمر فتتبعت
القرآن اجمعه. الحدیث۔

جب جنگ یمامہ میں بہت صحابہ حاملان قرآن شہید ہوئے امیر المومنین فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یمامہ
میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر حاملان قرآن تیزی سے شہید ہوتے
گئے تو قرآن کا ایک بڑا حصہ ختم ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے
اور ایک جگہ لکھنے کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے تو یہ کام کیا ہی نہیں تم کیونکر کرو گے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرچہ

حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو خیر ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معاملہ میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے میرا سینہ اس امر کیلئے کھول دیا اور میری رائے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے موافق ہو گئی، پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تو جوان و عقل مند مرد ہے ہم تم پر کذب یا نسیان کی تہمت نہیں لگا سکتے اور بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے تو تم قرآن تلاش کرکے جمع کرو، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بخدا اگر مجھے ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ سے جدا کرنے کی تکلیف دیتے تو جمع قرآن سے زیادہ مجھ پر گراں نہ ہوتا، پھر انہیں وہی شبہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیونکر کرتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کی صدیق اکبر نے وہی جواب دیا کہ خدا کی قسم بات تو بھلائی کی ہے پھر دونوں صاحبوں میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ ان کی رائے بھی شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رائے کے ساتھ موافق ہوئی اور انہوں نے قرآن عظیم جمع کیا۔ (تدوین قرآن بھی بدعت حسنہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں قرآن کی تدوین نہ ہوئی۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۳" اقامۃ القیامہ۔ (بخاری ۲/۷۴۵، باب جمع القرآن)

تعارف

انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

(ندائے یارسول اللہ کے جواز کا بیان)

۱۳۰۵ھ کو سوال پیش کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمۂ یا ندا کرنا یعنی الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وغیرہ کہنا جائز ہے نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے حدیث و آثار اور متعدد اقوال علماء عظام سے یہ ثابت کیا ہے کہ

کلمات مذکورہ اور حرف یا کے ذریعہ سے ندا کرنا بیشک حلال و جائز ہیں اور جو انہیں ناجائز و حرام بتائے وہ گمراہ و گمراہ گر ہے۔

اس کے بعد نادعلی اور یا شیخ عبدالقادر اور دیگر اولیاء کرام کی تعلیمات و معمولات بالخصوص التحیات کے ذریعہ ندا کرنے کا ثبوت و جواز فراہم کیا گیا ہے۔

اور اس مسئلہ کی توضیح و تشریح میں امام احمد رضا نے جو اقوال سلف و خلف جمع فرمائے ہیں وہ ان کی وسعت مطالعہ اور قوت استحضار و استدلال پر شاہد عدل ہیں۔

پھر رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ

فقیر غفرلہ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلے میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لئے اسی قدر وافی، اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

مسئلہ استمداد و استعانت بالغیر کے ثبوت میں یہ رسالہ ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۳ حدیثیں شریک جواب ہیں۔

احادیث

انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

استمداد بالغیر اور ندائے یارسول اللہ کے جواز و ثبوت میں تین حدیثیں

۲۶۔ حدیث صحیح جسے امام نسائی و امام ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و امام الائمہ ابن خزیمہ و امام ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے بر شرط بخاری و مسلم جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں کہے اللھم انی اسئلك و اتوجہ الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی۔

الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۰" انوار الانتباہ۔ (ترمذی ۲/ ۱۹۸، باب ماجاء فی حامع الدعوات ۔ باب منه)

حضور انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعاء کرنے پر ایک نابینا کی حیرت انگیز شفایابی اور حضرت عثمان غنی کی بارگاہ سے ایک شخص کی حاجت روائی

۲۷۔ امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے ان رجلا كان يختلف الى عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجة له و كان عثمان لايلتفت اليه و لاينظر فی حاجته فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فشكی ذلك اليه فقال له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ايت الميضاة فتوضأ ثم ايت المسجد فصل فيه ركعتين ثم قل اللھم انی اسئلك واتوجه اليك بنبينا نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربی فيقضی حاجتی وتذكر حاجتك وروح الی حتی اروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء ہ البواب حتی اخذه بيده فادخله علی

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسہ معہ علی الطنفسۃ و قال حاجتک فذکر حاجتہ فقضاھا ثم قال ماذکرت حاجتک حتی کانت ھذہ الساعۃ و قال ماکان لک من حاجۃ فاتنا ثم الرجل خرج من عندہ فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ جزاک اللہ خیرا ماکان ینظر فی حاجتی و لا یلتفت الی حتی کلمتہ فی فقال عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اللہ ما کلمتہ و لکن شھدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتاہ رجل ضریر فشکا الیہ ذھاب بصرہ فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أیت المیضاۃ فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بھذہ الدعوات فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فواللہ ماتفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ لم یکن بہ ضرقط۔

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت ذکر کر پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں، حاجت مند نے (کہ وہ بھی صحابی یالااقل کبار تابعین سے تھے) یوں ہی کیا، پھر آستان خلافت پر حاضر ہوئے، دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا، امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا مطلب پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو، یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تو تمہارے معاملہ میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا

کرے خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۰" انوار الانتباہ (کتاب الادب المفرد لمام بخاری ۲۵۰)

حضور کو پکارنے سے پاؤں کھل گیا

۲۸۔ امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے بآواز بلند کہا یا محمداہ فوراً پاؤں کھل گیا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۱۔ انوار الانتباہ" (عمل الیوم و اللیلۃ، ص ۴۷)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدہم

قرأت قرآن سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنے کی تاکید پر دو حدیثیں

۲۹۔ شرح علامہ ابن قاصح میں ہے قول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم فقال لی قل یا ابن ام عبد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور تلاوت کی تو اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم کہا تو مجھ سے آپ نے فرمایا اے ام عبد کے لڑکے صرف اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہو۔

۳۰۔ و روی نافع عن جبیر بن مطعم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یقول قبل القرأۃ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ و کلا الحدیثین ضعیف۔

اور نافع نے جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلاوت سے قبل اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھتے تھے۔ اور یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۱۲۱"

حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا ساٹھ گز کا بنایا گیا

۳۱۔ حدیث میں ہے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو ان کی کامل صورت پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا۔

بدھ کے دن کے بارے میں ایک روایت

۳۲۔ حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیء بداء یوم الاربعاء الاتم۔

جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی ہے وہ اتمام کو پہنچتی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۰"

کسی وارث کو میراث سے محروم کرنے کی وعید پر دو حدیثیں

۳۳۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی من زوی

میراثا عن وارثه زوی الله عنه میراثه من الجنة۔

جو اپنے وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۱"

۳۴۔ قال علیه افضل الصلاۃ و السلام من قطع میراثا فرضه الله قطع الله میراثه من الجنة۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصہ کو قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کردے گا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۲"(کنزالعمال ۱۱/ ۵)

زمین و آسمان کے عدم حرکت سے متعلق دو حدیثیں

۳۵۔ سعید بن منصور اپنی سنن اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اپنی تفاسیر میں شقیق سے راوی قال قیل لابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما ان کعبا یقول ان السماء تدور فی قطبة مثل قطبة الرحا فی عمود علی منکب ملك قال کذب کعب ان الله یمسك السموات و الارض ان تزولا و کفی بها زوالا ان تدورا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا گیا کہ حضرت کعب کا کہنا ہے کہ آسمان چکی کے پاٹ کی طرح ایک کیل میں جو ایک فرشتہ کے کندھے پر ہے گھوم رہا ہے، آپ نے فرمایا کعب غلط کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان و زمین کے ٹلنے سے روک رکھا ہے اور حرکت کے لئے ٹلنا ضروری۔

۳۶۔ عبد بن حمید قتادہ سے راوی ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنهما کذب کعب ان الله یمسك السموات و الارض ان تزولا۔

حضرت کعب احبار فرماتے تھے کہ آسمان چکی کی طرح کیلے پر گھوم رہا ہے، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ غلط کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے آسمان و زمین کو ٹلنے سے روک رکھا ہے۔

ان دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضرت افقہ الصحابہ بعد الخلفاء الاربعہ سیدنا عبداللہ بن مسعود صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عرض کی گئی، کعب کہتے ہیں آسمان گھومتا ہے، دونوں صاحبوں نے کہا کعب غلط کہتے ہیں، اور وہی آیت کریمہ اس کے رد میں تلاوت فرمائی۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۹"

تعارف

رسالہ، تدبیر فلاح و نجات و اصلاح
(اصلاح عوام کے لئے تحریری ضابطے)

۱۳۳۱ھ میں یہ رسالہ اس وقت تحریر کیا گیا جب کہ ترکوں کے متعلق ہر طرف حریت و آزادی اور وہاں کے مسلمان و کفار میں مساوات و برابری کے تذکرے ہو رہے تھے اور ترکوں نے نصرانیوں کی تقلید کرتے ہوئے پارلیمنٹ قائم کرلی تھی یعنی یہود و نصاریٰ اور مسلمان سب کو برابر ٹھہرانے کا نام مساوات و برابری رکھا گیا تھا اور شریعت مطہرہ سے آزادی کا نام حریت۔

اس لئے پارلیمانی نظام سے لوگوں کو بچانے کے لئے امام احمد رضا نے حکومت اسلامیہ ترکی کے خلاف ہونے والے تمام اقدامات کی سختی سے مخالفت کی اور مختلف تدابیر سے قیام پارلیمنٹ کے مہلک اثرات سے قوم کو آگاہ و خبردار کیا۔

کیونکہ امام احمد رضا بریلوی امت مسلمہ کا دیدہ بینا تھے انہوں نے افراتفری کے دور میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ سکے نہ صرف دیکھا بلکہ ببانگ دہل اپنی قوم کو بتلایا اور اسے تباہی و بربادی کے عمیق گڑھے میں گرنے سے بچانے کی کوشش کی اور تادم زیست ان کی یہی سعی و کوشش جاری رہی۔

زیر نظر رسالہ میں امام احمد رضا نے مسلمانوں کی فکری و عملی حالات کا جائزہ لے کر انہیں استوار کرنے کی ترغیب دی ہے، اور انہوں نے مسلمانوں کی معاشی و اقتصادی حالت کو بہتر سے بہتر اور مضبوط سے مضبوط تر بنانے اور بحال رکھنے کے چند اہم نکات و تجاویز بھی اس رسالے میں تحریر کیے ہیں۔

۱:۔ مسلمان اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیں اور آپسی تمام مقدمات کے فیصلے آپس ہی میں کریں تاکہ مقدمہ بازیوں میں جو لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں وہ محفوظ رہیں۔

۲:۔ اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں تاکہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہے۔

۳:۔ مسلمان تاجر کم منافع پر اپنا مال فروخت کریں۔

۴:- اپنی صنعت و حرفت اور تجارت و کاروبار کو فروغ و ترقی دیں تاکہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج دست نگر نہ رہیں۔

۵:- بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس اور حیدر آباد وغیرہ کے مالدار و تونگر مسلمان اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے بینک کھولیں، غیر سودی اور جائز طریقوں سے منافع بھی لیں کہ انہیں خود بھی نفع پہنچیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کی بھی حاجت و ضرورت پوری ہو۔

۶:- مسلمان امراء دینی و ملی فلاح و بہبودی اور غریبوں کی امداد و اعانت کے لئے اپنے مال کا کچھ حصہ خرچ کریں۔

۷:- سب سے اہم یہ ہے کہ حصول علم دین کو مقدم رکھیں اور دین متین پر عمل کریں اور اسی کو سعادت دارین تصور کریں۔

الغرض امام احمد رضا قوم مسلم کی صلاح و فلاح اور ترقی چاہتے تھے وہ ہر پل ہر لمحہ مسلمان کو مسلمان اور پابند شرع دیکھنا چاہتے تھے یہی ان کا مقصد حیات تھا اور اس سے ان کی دینی و مذہبی اور سیاسی و فکری بصیرت و بصارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

یہ رسالہ نافعہ اگرچہ مختصر ہے مگر افادیت کے اعتبار سے نہایت جامع و وقیع ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

رسالہ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

امت مرحومہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جو اس سے روگردانی کرے گا وہ ذلیل و رسوا ہو جائے گا

۷۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتزال طائفة من امتی ظاھرین علی الحق لایضرھم من خذلھم و لا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک۔**

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا انہیں نقصان نہ پہنچائے گا جو انہیں چھوڑے گا یا ان کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آئے گا اس حال میں کہ وہ اسی پر رہیں گے۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۶، ا۔ تدبیر فلاح و نجات" (مسلم ۲/ ۱۴۳، باب قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتزال طائفة الخ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدھم

دو حدیثوں سے زلزلہ اور اس کے اسباب و علل کا ثبوت

۳۸۔ عبدالرزاق و فریابی و سعید بن منصور اپنی اپنی سنن اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ و ابن ابی حاتم اپنی تفاسیر اور ابوالشیخ کتاب العظمۃ۔ اور حاکم بافادۂ تصحیح صحیح مستدرک اور بیہقی کتاب الاسماء اور خطیب تاریخ بغداد اور ضیاء مقدسی صحیح مختارہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال ان اول شیٔ خلق اللہ القلم و کان عرشه علی المآ فارتفع بخار الماء ففتقت منه السموات ثم خلق النون فبسطت الارض علیه و الارض علی ظهر النون فاضطرب النون فما دامت الارض فاثبتت بالجبال۔

اللہ عزوجل نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے اور عرش الٰہی پانی پر تھا پانی کے بخارات اٹھے ان سے آسمان جدا جدا بنائے گئے پھر مولیٰ عزوجل نے مچھلی پیدا کی اس پر زمین بچھائی زمین پشت ماہی پر ہے مچھلی تڑپی زمین جھونکے لینے لگی اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کر دی گئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۰"

۳۹۔ امام ابوبکر بن ابی الدنیا کتاب العقوبات اور ابوالشیخ کتاب العظمۃ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال خلق اللہ جبلا یقال له ق محیط بالعالم و عروقه الی الصخرة التی علیها الارض فاذا اراد اللہ ان یزلزل قریة امر بذلك الجبل فحرك العرق الذی یلی تلك القریة فیزلزلها و یحرکها فمن ثم تحرك القریة دون القریة۔

اللہ عزوجل نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے وہ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہوئے ہیں جس پر زمین ہے جب کسی جگہ اللہ عزوجل زلزلہ لانا چاہتا ہے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش و جنبش دیتا ہے یہی باعث ہے کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے دوسری میں نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۱"

قلب انسانی، اقلیم بدن کا سلطان ہے اس کے بگڑنے سے پورا وجود تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الاوهی القلب۔

سنتے ہو بدن میں ایک پارۂ گوشت ہے کہ وہ ٹھیک ہے تو سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سنتے ہو وہ دل ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۹۳"(ابن ماجہ ۲/ ۲۹۶، باب الوقوف عند الشبہات)

جھوٹ و فریب سے اپنی برتری ثابت کرنے والے کے متعلق ایک حدیث

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور۔

نعمت نایافتہ کا اظہار کرنے والا اسی طرح ہے۔ جو سر سے پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے ہے۔ رواه الشیخان عن اسماء و مسلم عن الصدیقة بنتی الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهم "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۲"(مسلم ۲/ ۲۰۶، باب النهی عن التزویر فی اللباس الخ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت پر چند حدیثیں

۴۲۔ حدیث میں ہے انما سمیت فاطمة لان الله تعالیٰ حرمها و ذریتها علی النار۔

ان کا فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا۔ رواه ابن عساکر عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال ۱۳/ ۹۴)

۴۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ان الله غیر معذبك و لا احد من ولدك او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

اے فاطمہ اللہ نہ تجھے عذاب کرے گا نہ تیری اولاد میں کسی کو۔(کنزالعمال ۱۳/ ۹۶)

۴۴۔ حدیث میں ہے فاطمة بضعة منی۔

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔(مسلم ۲/ ۲۹۰ باب من فضائل فاطمة)

۴۵۔ حدیث۔ کل بنی اب ینتمون الی عصبتهم و ابیهم الا بنی فاطمة فانا ابوهم۔

سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔ (یعنی اولاد فاطمہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو کر سید و سادات کہلاتی ہیں)"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۷"(کنزالعمال ۱۳/ ۱۰۱)

باعث تخلیق کائنات ہی خلق اول ہیں حدیث شریف میں ہے

۴۶۔ عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ۔

اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام عالم سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۸"

بیعت رضوان اور حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث جلیل

۴۷۔ (امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت رضوان میں شریک نہیں تھے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مکہ کے حالات کا جائزہ لینے کیلئے قریش مکہ کے پاس بھیجا تھا۔ بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ حدیث پاک میں یہ ہے کہ) صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے و اما تغیبہ عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکة من عثمن لبعثہ (مکانہ) فبعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمن و کانت بیعة الرضوان بعد ماذھب عثمن الی مکة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدہ الیمنیٰ ھذہ ید عثمن فضرب بھا علی یدہ و قال ھذہ لعثمان۔

حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اور عزیز ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمن کی بجائے ان کو بھیجتے اس لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور حضرت عثمن کے مکہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو فرمایا یہ عثمن کا ہاتھ ہے پھر اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر مار کر ان کی طرف سے بیعت فرمائی اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۵۳" (بخاری ار ۵۲۳، باب مناقب عثمان بن عفان)

اللہ کے علم میں جو سید ہیں ان سے کسی گناہ پر مواخذہ نہ ہوگا حدیث میں ہے

۴۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان فاطمة احصنت فرجھا فحرمھا اللہ و ذریتھا علی النار۔ رواہ البزار و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و

صح و نمام فی فوائده کلهم عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنہ۔

بیشک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اور اس کی تمام ذریت کو آتش دوزخ پر حرام فرمادیا۔ (مولف) (کنز العمال ۱۳ر ۹۳)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عارضہ نسواں سے منزہ ہیں

۴۹۔ حدیث میں آیا ہے ان ابنتی فاطمة حوراء آدمیة لم تحض و لم تطمث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری صاجرادی فاطمہ آدمیوں میں حور ہے کہ نجاستوں کے عارضے جو عورت کو ہوتے ہیں ان سے پاک و منزہ ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۱۶"۔ (کنز العمال ۱۳ر ۹۳)

زیارت قبور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ حضور شہداء کی زیارت کو ہر سال آتے تھے

۵۰۔ تفسیر کبیر ج ۵، ص ۲۹۵، عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یاتی قبور الشهداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعة هکذا کان یفعلون رضی الله تعالیٰ عنهم۔

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال قبور شہدا پر تشریف لاتے اور فرماتے تھے سلام علیکم الایة یعنی تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے پر تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۲۴"

سواد اعظم اور اولی الامر کی اطاعت و فرمانبرداری سے متعلق چند احادیث

۵۱۔ صحیح مسلم میں ہے من فارق الجماعة شبرا فمات میتة الجاهلیة۔

جو جماعت سے ایک بالشت بھر جدا ہو وہ جاہلیت کی موت مرے۔ (مولف) (مسلم ۲ر ۱۲۸، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین الخ)

۵۲۔ صحیح مسلم میں ہے سیکون هنات و هنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة و هی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان۔

عنقریب مصیبتیں ہی مصیبتیں ہوں گی جو اس امت کے معاملہ کو درہم برہم کرنا چاہے اور وہ مجتمع ہو تو اسے تلوار سے مار دو کوئی ہو۔ (مولف) (مسلم ۲ر ۱۲۸، باب حکم من فرق امر المسلمین الخ)

۵۳۔ صحیح مسلم میں ہے من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق

عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ۔

جب تمہارا معاملہ ایک آدمی پر مجتمع ہو اور کوئی جماعت کو منتشر کرنا چاہے تو اسے قتل کر دو۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۱۲۹، باب حکم من فرق امر المسلمین)

۵۴۔ حدیث: ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ و اطیعوا۔

اگر تم پر کوئی ایسا، بھیڈی ناک والا غلام بھی امیر بنادیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ پر قائم رکھے تو اسے قبول کرو اور اس کی اطاعت کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵۷" (ترمذی ۱/ ۳۰۰، باب ما جاء فی طاعۃ الامام) (ابن ماجہ ۲/ ۲۱۱، باب طاعۃ الامام)

قریش کی امارت واطاعت پر ایک حدیث

۵۵۔ حاکم صحیح مستدرک اور بیہقی سنن میں امیر المومنین مولی علی سے راوی الائمۃ من قریش وان امرت علیکم قریش عبدا حبشیا مجدعا فاسمعوا واطیعوا

خلفاء قریش سے ہوں گے اور قریش تم پر کسی چپٹی ناک والے حبشی غلام کو امیر بنادیں تو قبول کرو اور اطاعت کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۵۸" (کنز العمال ۱۳/ ۲۰)

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور خاتم المرسلین حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں

۵۶۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مسند امام احمد میں ہے قلت یارسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ سب سے پہلے نبی کون ہوئے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی بھی تھے فرمایا ہاں نبی مکلم۔ (مولف) (مسند احمد ۶/ ۲۲۶)

۵۷۔ نوادر الاصول تصنیف امام حکیم الامۃ ترمذی ان سے مرفوعا یوں ہے اول الرسل آدم وآخرھم محمد علیہ وعلیہم وافضل الصلاۃ والسلام

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۶۳" (کنز العمال ۱۲/ ۱۰۶)

ذکر اللہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک

فی الشدة

یعنی آرام کی حالت میں تم خدا کو یاد کرو وہ تجھے سختی میں یاد کرے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۹۱" (کنز العمال ۲/ ۴۸)

صحابہ سے محبت وعداوت حضور سے محبت وعداوت کے مترادف ہے

۵۹۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نسبت فرمایا من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم

جس نے میری محبت کے سبب میرے صحابہ سے محبت کی تو میں اسے محبوب رکھتا ہوں اور جس نے میرے بغض کے باعث میرے صحابہ سے عداوت کی تو میں اسے مبغوض رکھتا ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۹۴"

حضور علیہ السلام نے امام باقر کو سلام کہا اور صراحۃً بشارت دی

۶۰۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت بتصریح نام گرامی صحیح حدیث میں ہے، جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسلم علیکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو سلام فرماتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۱۹"

دنیاداری لوگوں میں اس درجہ بڑھ جائے گی جیسا کہ

۶۱۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ دین کا کام بھی بے روپیہ کے نہ چلے گا۔ (غالباً وہ یہی زمانہ ہے جس میں ہم ہیں۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۱۳۴"

کلمہ گو جنت میں جائے گا

(حدیث میں ہے کہ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا تو اس وقت)

۶۲۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں کو چھوڑ دیجئے کہ عمل کریں فرمایا چھوڑ دو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۵" (مسلم ۱/ ۴۶ باب الدلیل علی ان من مات الخ)

ابو بکر و عمر کی افضلیت مطلقہ پر ایک حدیث جلیل

ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے
(حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حدیث میں ہے)

۶۳۔ ابوبکر وعمر خیر الاولین والاخرین وخیر اھل السموات واھل الارضین الا الانبیاء والمرسلین لاتخبرھما یا علی۔

ابو بکر و عمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور تمام آسمان والوں اور سب زمین والوں سے بہتر ہیں سوا انبیاء و مرسلین کے اے علی تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں　　اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

"فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص: ۲۶۸" (ترمذی ۲/ ۲۰۷ مناقب ابی بکر نصدق) (کنز العمال ۱۲، ۱۷۰-۱۷۲)

حسنین کریمین کی ولادت اور ان کے اسماء سے متعلق ایک روایت

۶۴۔ حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا ارونی ابنی ماذا سمیتوہ مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا، مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے، پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا۔ مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے، پھر امام محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولی علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے پھر فرمایا میں نے اپنے ان بیٹوں کے نام ولد ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹوں پر رکھے۔ شبر شبیر مشبر حسن حسین محسن ان سے ہم وزن و ہم معنی ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۱۷۲" (کنز العمال ج ۱۲، ص ۲۷۲)

تعارف

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان
(آسمان و زمین کے ساکن و غیر متحرک ہونے پر قرآنی آیات)

۱۴ ار جمادی الاولی ۱۳۲۹ھ کو سوال پیش ہوا کہ زمین و آسمان کے متحرک یا ساکن ہونے میں شرعی نظریہ کیا ہے؟ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ زمین و آسمان دونوں متحرک ہیں اور گھومتے ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے اس بے مثال رسالے میں قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو مفصل و مدلل اور جامع کلام کیا ہے اس کا ماحصل کچھ اس طرح ہے۔

اسلامی نظریہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں البتہ سورج متحرک ہے اور کواکب و ستارے چل رہے ہیں۔ اس لئے مسلمان پر فرض ہے کہ سائنس کے نظریہ مذکورہ بالا پر ایمان نہ لائیں۔

سائنس کا نظریہ حرکت زمین ۱۵۳۰ء کے بعد فروغ پانا شروع ہوا جب کہ کوپرنیکس نے حرکت زمین کی بدعت ضالہ کا احیاء کیا جو دو ہزار برس سے مردہ بے گور و کفن پڑی ہوئی تھی ورنہ اس سے پہلے یہود و نصاریٰ حرکت آسمان اور سکون زمین کے قائل تھے۔

مگر امام احمد رضا نے ان تمام نظریات باطلہ کا جس شان سے رد و ابطال کیا ہے وہ بڑے سے بڑے مفکر اور سائنسداں کے لئے باعث حیرت و استعجاب ہے، اور امام احمد رضا کے استدلال کے سامنے سائنسدانوں کی دلیلیں تار عنکبوت کی مانند نظر آتی ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

یورپ والوں کو طریقہ استدلال ہرگز نہیں آتا نہیں اثبات دعویٰ کی تمیز نہیں، ان کو دلیل و علت کی تفریق معلوم نہیں، ان کے اوہام و خیالات جن کو بنام دلیل پیش کرتے ہیں وہ دراصل علتیں ہوتی ہیں۔

مزید براں امام احمد رضا نے آیات و نصوص اور اجماع امت کے حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ زمین و آسمان نہ کسی محور و محاط پر حرکت کرتے ہیں نہ کسی دائرہ میں یعنی زمین کی حرکت محوری و مداری دونوں باطل ہیں۔

اور اس رسالے کے اخیر میں ہدایت و نصیحت کے آئینے میں امام احمد رضا اپنا نظریہ حمایت اسلام اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے ان سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے، سائنس کے دلائل کو مردود و پامال کر دیا جائے جابجا سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو۔

اور اس کے علاوہ حرکت زمین کے خلاف امام احمد رضا نے اور بہت کچھ لکھا ہے جس سے ان کے انقلاب آفریں شخصیت ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

زمین و آسمان کے عدم حرکت میں دلائل قاہرہ و براہین ناطقہ پر مشتمل یہ محققانہ رسالہ جہازی سائز کے ۱۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۲ حدیثیں سائنسی نظریہ حرکت زمین و آسمان کے رد و ابطال میں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان

چار صحابہ کرام علم قرآن میں مہارت تامہ رکھتے تھے حضور نے دوسروں کو ان کے پاس قرآن سیکھنے اور پڑھنے کی تاکید فرمائی حدیث میں ہے کہ

۶۵۔استقروا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه الحدیث۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن چار شخصوں سے پڑھو ازانجملہ ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔(دوسرے حضرات سالم مولی ابی حذیفہ وابی بن کعب اور معاذ بن جبل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ مولف) یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔(بخاری ۱/ ۵۳۱ مناقب عبداللہ بن مسعود)

حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت پر ایک روایت

۶۶۔جامع ترمذی شریف کی حدیث ہے ماحدثکم ابن مسعود فصدقوہ

ابن مسعود جو بات تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔(مولف)

حضرت حذیفہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۷۔حدیث،ماحدثکم حذیفة فصدقوہ

حذیفہ تم سے جو بات بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷۶ نزول آیات فرقان" (ترمذی ۲/ ۲۲۱ مناقب حذیفة بن الیمان)

جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت فرمایا کہ

۶۸۔حدیث میں ہے لافتی الاعلی لا سیف الاذوالفقار

یعنی جوان نہیں مگر حضرت علی تلوار نہیں مگر ذوالفقار (مولف)

مرض و قرض سے متعلق حضور کا ارشاد گرامی

۶۹۔حدیث میں ہے لاوجع الاوجع العین ولاھم الاھم الدین

دردنہیں مگر آنکھ کا درد اور پریشانی نہیں مگر قرض کی پریشانی۔" فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص: ۲۷۷

"نزول آیات فرقان"

اوقات نماز کی تعیین سے متعلق دو حدیثیں

۷۰۔ ابن جریر نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتانی جبریل لدلوك الشمس حین زالتا فصلی بی الظهر

جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے میرے پاس زوال شمس کے وقت آکر ظہر پڑھائی۔ (مولف)

۷۱۔ نیز ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الظهر اذا زالت الشمس ثم تلا اقم الصلوٰة لدلوك الشمس.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز ادا فرماتے تھے پھر راوی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اقم الصلوٰة لدلوك الشمس

یعنی سورج ڈھلنے کے وقت نماز قائم کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۴ نزول آیات فرقان"

غروب کے بعد سورج کہاں رہتا ہے اس کے متعلق ایک روایت

۷۲۔ حدیث صحیح بخاری ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی ذر حین غربت الشمس اتدری این تذهب قلت اللہ ورسوله اعلم قال فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیوذن بها (لها) ویوشك ان تسجد فلا یستقبل منها وتستاذن فلا یوذن لها یقال لها ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالیٰ والشمس تجری لمستقرلها ذالك تقدیر العزیز العلیم.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے عرض کی اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عرش کے نیچے جاکر سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے پھر اسے اجازت ملتی ہے (تو طلوع ہوتا ہے) لیکن عنقریب سجدہ کرے گا تو قبول نہیں ہوگا اور اجازت مانگے گا تو اجازت نہیں ملے گی اس سے کہا جائے گا کہ واپس جا جہاں سے آیا ہے وہ پھر مغرب سے طلوع ہوگا یہی ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ اور سورج چلتا ہے [illegible]

یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۶ نزول آیات فرقان" (بخاری ۱/ ۴۵۴ باب صفة الشمس والقمر بحسبان)

- آفتاب کے طلوع و غروب کے بارے میں ایک روایت

۷۳۔ حدیث میں ہے لکل حد مطلع

ہر حد کے لئے مطلع ہے۔ یعنی اس مقام معین سے ادھر ادھر زائل نہ ہوگا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۲۸۷، نزول آیات فرقان" (کنز العمال ۲۱/ ۸۷)

اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں اس کے بارے میں تین حدیثیں

۷۴۔ ابن جریر بسند صحیح برجال صحیحین بخاری ومسلم حدثنا ابن بشار ثنا عبد الرحمن ثنا سفین عن الاعمش عن ابی وائل قال جاء رجل الیٰ ابی عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه فقال من این جئت قال من الشام فقال من لقیت قال لقیت کعبا فقال ماحدثك کعب قال حدثنی ان السموات تدار علی منکب ملك فقال صدقته او کذبته قال ماصدقته ولا کذبته قال لوددت انك افتدیت من رحلتك الیه براحلتك ارحلها کذب کعب ان الله یقول ان الله یمسك السمٰوات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکهما من احد من بعده زادغیر ابن جریر وکفی بها زوالا ان تدورا

ایک صاحب حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے فرمایا کہاں سے آئے عرض کی شام سے فرمایا وہاں کس سے ملے عرض کی کعب سے فرمایا کعب نے تم سے کیا بات کی عرض کی یہ کہا کہ آسمان ایک فرشتے کے شانے پر گھومتے ہیں۔ فرمایا تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب عرض کی کچھ نہیں (یعنی جس طرح حکم ہے کہ جب تک اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہو اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ جانو نہ جھوٹ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش تم اپنا اونٹ اور اس کا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دے دیتے کعب نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں اور اگر وہ ہٹیں تو اللہ کے سوا نہیں کون تھامے گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

۷۵۔ نیز محمد طبری بسند صحیح بر اصول حنفیہ برجال بخاری و مسلم حضرت سیدنا امام اعظم [illegible] مغیرة عن ابراهیم [illegible]

قال ذهب جندب البجلی الیٰ کعب الاحبار ثم رجع فقال لہ عبد اللہ حدثنا ماحدثك فقال حدثنی ان السماء فی قطب کقطب الرحا قال عبد اللہ لوددت انك افتديت رحلتك بمثل راحلتك ثم قال ماتنکب الیهودیة فی قلب عبد فکادت ان تفارقه ثم قال ان اللہ یمسك السموات والارض ان تزولا وکفی بها زوالا ان تدورا

جندب بجلی کعب احبار کے پاس جاکر واپس آئے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہو کعب نے تم سے کیا کہا عرض کی یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے، حضرت عبد اللہ نے فرمایا مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دے کر اس سفر سے چھٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر مشکل ہی سے چھوٹتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

۷۶۔ عبد بن حمید نے قتادہ شاگرد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنهما کذب کعب ان اللہ یمسك السموات والارض ان تزولا

کعب کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے جیسے چکی کی کیلی اس پر حذیفہ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کعب نے جھوٹ کہا بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۲ نزول آیات فرقان"

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

باب الاعمال بالنیات

باب الصلوة

باب السترة

باب الجمعة

باب التعوذ

باب المسجد

باب تحريم سجود التحية

٤٠٠	دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حائطاً فجاء بعیر فسجد له فقالو هذه بهیمة لاتعقل سجدت لك و نحن تعقل فنحن احق ان نسجدلك فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر لو صلح لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لما له من الحق علیها	٢٣٠
٤٠١	کان اهل بیت من الانصار لهم جمل یسنون علیه و انه ستصعب علیهم (فذکر القصة الی قوله) فلما نظر الجمل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرسا جدا بین یدیه فقال له اصحابه یا رسول اللہ هذه بهیمة لاتعقل تسجد لك۔ و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك قال لایصلح لبشران یسجد لبشر و لو صلح ان یسجد بشر لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجهامن عظم حقه علیها	٢٣١
٤٠٢	دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حائطا للانصار و معه ابوبکر و عمر فی رجال من الانصار و فی الحائط غنم فسجدن له فقال ابوبکر یا رسول اللہ کنا نحن احق بالسجود لك من هذه الغنم قال انه لاینبغی فی امتی ان یسجد احد لاحد و لو کان ینبغی ان یسجد احد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها	٢٣١
٤٠٣	بینمانحن قعود مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذ اتاه آت فقال یا رسول اللہ ناضح آل فلان قد ابق علیهم فنهض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم (فذکر القصة وفیه سجود البعیر له صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم) قال فقال اصحابه یا رسول اللہ بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك فنحن احق ان نسجدلك قال لالوکنت آمرا احدا من امتی ان یسجد بعضهم لبعض لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن	٢٣٢
٤٠٤	خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرعوحتی سجدله فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال لوکنت آمرا احدا ان یسجد لغیر اللہ تعالیٰ لامرت المرأة ان تسجد لزوجها	٢٣٢

۷۰۵ ۲۴۳
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجدله فقال اصحابه یا رسول الله تسجدلك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجدلك فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم ولوکنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۷۰۶ ۲۴۳
اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد فحرد کما یحمل فلم یقدر احدان یدخل علیه الاتخبطه فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك فقال افتحوا عنه فقالوا انا نخشی علیك یا رسول الله قال افتحوا عنه ففتحوا فلما رأه الجمل خرسا جدا فسبح القوم وقالوا یا رسول الله کنا احق بالسجود من هذه البهیمة قال لوینبغی لشئی من الخلق ان یسجد لشئی دون الله لینبغی للمرأة ان تسجد لزوجها

۷۰۷ ۲۴۴
ابو نعیم غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض اسفار فرأینا منه عجبامن ذالك انا مضینا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقال یا نبی الله انه کان لی حائط فیه عیشی وعیش عیالی ولی فیه ناضحان فاعتلما علی فمنعانی انفسهما وحائطی ومافیه لا یقدر احد ان یدنو منهما فنهض نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باصحابه حتی اتی الحائط فقال بصاحبه افتح فقال یانبی الله امرهما اعظم من ذالك قال افتح فلما حرك الباب اقبلا لهما جلبة کحفیف الریح فلماانفرج الباب ونظرا الی نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برکاثم سجدا فاخذ نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم براسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال القوم یا نبی الله تسجدلك البهائم فالله عندنا بك احسن حین هدانا الله من الضلالة واستنقذنا بك من المهالك افلاتأذن لنا فی السجود لك فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان السجود لیس لی الاللحی الذی لایموت ولوانی آمراحدا من هذه الامة بالسجود لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۲۲۵ ان رجلا من الانصار كان له فحلان فاغتلما فادخلهما حائطا فسد عليهما الباب ثم جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاراد ان يدعوله والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد معه نفر من الانصار (فساق الحديث وفيه) فقال افتح ففتح فاذا احدا لفحلين قريبا من الباب فلما رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجد له فشد رأسه وامكنه منه ثم مشى الى قصى الحائط الى الفحل الآخر فلما رآه وقع له ساجدا فشد رأسه وامكنه منه وقال اذهب فانهما لايعصيانك وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاآمراحدا ان يسجد لاحد ولوامرت احدا ان يسجد لاحد امرت المرأة ان تسجد لزوجها — ۴۰۸

۲۲۶ قال خرجت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سفر (فذكر معجزتين الى ان قال) ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيننا كانما علينا الطيرتظلنا فاذا جمل فارحتى اذاكان بين سماطين خرساجدا (ثم ساق الحديث الى ان قال)قال المسلمون عند ذلك يا رسول الله نحن احق بالسجود لك من البهائم قال لاينبغى لشئى ان يسجد لشئى ولوكان ذلك كان النساء لازواجهن — ۴۰۹

۲۲۷ جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله قد اسلمت فارنى شيأ ازدد به يقينا فقال ما الذى تريد قال ادع تلك الشجرة ان تاتيك قال اذهب فادعها فاتاها الاعرابى فقال اجيبى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمالت على جانب من جوانبها فقطعت عروقها ثم مالت على الجانب الاخر فقطعت عروقها حتى اتت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت السلام عليك يا رسول الله فقال الاعرابى حسبى حسبى فقال لها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ارجعى فرجعت فجلست على عروقها وفروعها فقال الاعرابى ائذن لى يا رسول الله ان اقبل رأسك ورجليك ففعل ثم قال ائذن لى ان اسجد لك قال لا يسجد احد لاحد ولوامرت احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لعظم حقه عليها وفلفظ الفقيه قال تأذن لى ان اسجد لك قال لاتسجد لى ولا يسجد احد لاحد من الخلق ولو كنت امرت احدا لامرت المرأة ان تسجد لزوجها تعظيما لحقه — ۴۱۰

۷۱۱ لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ماھذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتھم یسجدون لا ساقفتھم وبطارقتھم فوردت فی نفسی ان نفعل ذالك بك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلا تفعلوا فانی لوکنت آمرا احدا ان یسجد لغیر الله تعالیٰ لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا ۲۴۷

۷۱۲ حاکم صحیح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انه اتی الشام فرأی النصاری یسجدون لاسا قفتھم ورھبانھم ورأی الیھود یسجدون لاحبارھم ورھبانھم فقال لای شئی تفعلون ھذا قالوا ھذا تحیة الانبیاء قلت فنحن احق ان نصنع بنبینا فقال نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انھم کذبوا علی انبیائھم کما حرفوا کتابھم لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا من عظم حقه علیھا ۲۴۸

۷۱۳ انه لما رجع من الیمن قال یارسول الله رأیت رجلا بالیمن یسجد بعضھم لبعض افلا نسجدلك قال لوکنت آمرابشرا یسجد لبشر لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا ۲۴۸

۷۱۴ بیہقی قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فقلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احق ان یسجد له قال فاتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فانت یا رسول الله احق ان نسجدلك قال ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجدله قلت لا قال فلا تفعلوا لوکنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل الله لھم علیھن من الحق ۲۴۹

۷۱۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت امرا احدا ان یسجد لا حد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا ۲۴۹

۷۱۶	مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے فرمایا لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لاحد الا للہ تعالیٰ	۲۵۰
۷۱۷	دخل الجاثلیق علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یسجد لہ فقال لہ علی اسجد للہ ولا تسجدلی	۲۵۰
۷۱۸	قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ اوصدیقہ اینحنی لہ قال لا امام طحاوی کے لفظ یہ ہیں انہم قالوا یا رسول اللہ اینحنی بعضنا لبعض اذا التقینا قال لا	۲۵۰
۷۱۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیہا	۲۵۱
۷۲۰	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتصلوا الی قبر و لاتصلوا علی قبر	۲۵۱
۷۲۱	نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاۃ الی القبور	۲۵۱
۷۲۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا لایصلین احد الی احد و لا الی قبر	۲۵۱
۷۲۳	انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رانی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انا اصلی الی قبر فقال القبر امامک فنہانی و فی روایۃ للوکیع قال لی القبر لاتصل الیہ و فی روایۃ الفضل بن دکین فناداہ عمر القبر القبر فتقدم و صلی و جاز القبر	۲۵۱
۷۲۴	ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائہم مساجد قالت و لولا ذلک لا برز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا وفی روایۃ لہم عنہا عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولئک شرار الخلق عنداللہ عزوجل یوم القیمۃ	۲۵۲

باب التسلیم

باب المصافحۃ والمعانقۃ

۱۳ قدم زید بن حارثۃ المدینۃ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بیتی فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ و اللہ ما رأیتہ قبلہ و لا بعدہ فاعتنقہ و قبلہ۔ ۹

۱۴ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ و قبلہ بین عینیہ ۹

۱۵ عن امراء ۃ یقال لھا بھیۃ عن ابیھا قالت استاذن الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل بینہ وبین قمیصہ فجعل یقبل و یلتزم ثم قال یا نبی اللہ ما الشیٔ الذی لا یحل منعہ قال الماء ۹

۱۶ عن ھالۃ بن ابی ھالۃ انہ دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو راقد فاستیقظ فضم ھالۃ الی صدرہ و قال ھالۃ ھالۃ ھالۃ ۹

۱۷ دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ غدیرا فقال یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منھم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ابی بکر حتی اعتنقہ فقال لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابابکر خلیلا و لکنہ صاحبی۔ ۱۰

۱۸ ان حسنا و حسینا استقبلا الی رسول اللہ فضمھما الیہ ۱۰

۵۱ عن تمیم الداری، انہ قال سئلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المعانقۃ فقال تحیۃ الامم و صالح ودھم و ان اول من عانق خلیل اللہ ابراھیم ۲۰

۵۲	خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بفناء بیت فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنھا فقال ادع الحسن بن علی فحبسته شیأ فظننت انھا تلبسه سخابا او تغسله فجاء یشتد و فی عنقه السخاب فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدہ ھکذا فقال الحسن بیدہ ھکذا حتی اعتنق کلو احد منھما صاحبه فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم انی احبه فاحبه و احب من یحبه۔	۲۰
۵۳	کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأخذ بیدی فیقعدنی علی فخذہ و یقعد الحسین علی فخذہ الاخری و یضمنا ثم یقول رب انی ارحمھما فارحمھما۔	۲۱
۵۴	عن ابن عباس، ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ فقال اللھم علمه الکتاب۔	۲۱
۵۵	ان حسنا و حسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمھما الیه	۲۱
۵۶	سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اھل بیتك احب الیك قال الحسن و الحسین و کان یقول لفاطمة ادعی لی ابنی فیشمھما (ویضمھما) الیه۔	۲۱
۵۷	عن اسید بن حضیر، بینما ھو یحدث القوم و کان فیه مزاح بینا یضحکھم فطعنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خاصرته بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیك قمیصا و لیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قمیصه فاحتضنه و جعل یقبل کشحه قال انما اردت ھذا یا رسول اللہ۔	۲۱
۵۸	عن ابی ذر، ما لقیته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا صافحنی و بعث الی ذات یوم و لم اکن فی اھلی فلما جئت اخبرت فاتیته وھو علی سریر فالترمنی فکانت تلك اجود و اجود	۲۲

۵۹ عن عائشة، قالت ما رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم التزم علیا و قبله وهو یقول بابی الوحید الشهید۔ ۲۲

۶۰ عن جابر بن عبداللہ ، قال کنا عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احدا خیرا منه لا افضل و له شفاعة مثل شفاعة النبیین فما برحنا حتی طلع ابوبکر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقبله و الترمه۔ ۲۲

۶۱ عن ابن عباس، قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم واقفا مع علی بن ابی طالب اذ اقبل ابوبکر فصافحه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و عانقه و قبل فاه فقال علی اتقبل فابی بکر فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یا ابا الحسن منزلة ابی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔ ۲۳

۶۲ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار سے ضرب و قتال فرمانا (الی ان قال) حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارارقم میں تشریف فرماتے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی درخواست کی حتی اذا هداء ت الرجل و سکن الناس خرجنا به یتکئ علیها حتی ادخلتاه علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قالت فانکب علیه فقبله و انکب علیه المسلمون ورق له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدا۔ الحدیث۔ ۲۳

۶۳ صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المنبر ثم قال این عثمان بن عفان فوثب و قال ها انا اذا یا رسول اللہ فقال ادن متی فدنا منه فضمه الی صدره و قبل بین عینیه۔ ۲۴

۶۴ عن جابر بن عبداللہ، قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی نفر من المهاجرین منهم ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ینهض کل رجل الی کفوه و نهض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی عثمن فاعتنقه و قال انت ولی فی الدنیا و الاخرة۔ ۲۴

۶۵	ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمان بن عفان و قال قد عانقت اخی عثمن فمن کان لہ فلیعانقہ۔	۲۵
۶۶	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے عرض کی کہ نامحرم شخص اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریۃ بعضہا من بعض۔	۲۵
۱۴۱	حدیث انس قال اینحنی لہ (عند المصافحۃ) قال لا۔	۵۰
۱۹۹	تصافحوا یذھب الغل عنکم۔	۶۶

باب فی سماع الاموات

۵۲۰	وقالت (عائشۃ) فی حدیثھما اعنی امیر المومنین و ابنہ عبداللہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی نتنی بدر و الذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم، انما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم لیعلمون الآن ما کنت اقول لھم حق وقد قال اللہ انک لا تسمع الموتیٰ۔ (ھذہ طریقۃ معروفۃ لعائشۃ)	۱۸۳

باب زیارۃ القبور

۳۱	الا فزوروھا فانھا تزھدکم فی الدنیا و تذکرکم فی الآخرۃ	۳۴۰
۹۵	حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد حضرت عبدالمطلب سے ایک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا جب پاس آئیں فرمایا ما اخرجک من بیتک، عرض کی اتیت اھل ھذا المیت فترحمت علیھم و عزیتھم بمیتھم، فرمایا لعلک بلغت معھم الکدی، عرض کی معاذ اللہ ان اکون بلغتھا و قد سمعتک تذکرنی لک ما تذکر، فرمایا لو بلغتھا ما رأیت الجنۃ حتی یراھا جد ابیک۔	۳۶۷
۵۰	عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یأتی قبورا الشھداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون۔	۳۳۶

باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولده

نمبر	حدیث	صفحہ
۳۵۵	ما مسلم یموت له ثلثة لم یبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل ارحمه ایاهم	۱۰۵
۳۵۶	ما من مسلم یموت له ثلثة من ولد لم یبلغوا الحنث الا تلقوه من ابواب الجنة من ایها شأ دخل۔	۱۰۶
۳۵۷	ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی صحابہ نے عرض کی یا رسول الله و اثنان یا رسول الله، فرمایا و اثنان عرض کی او واحد، فرمایا او واحد، پھر فرمایا و الذی نفسی بیده ان السقط لیجره امه بسرره الی الجنة اذا احتسبته۔	۱۰۶
۳۵۸	اذا مات ولد العبد قال الله لملئکة قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرة فؤاده فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدك و استرجع فیقول ابنو العبدی بیتا فی الجنة و سموه بیت الحمد۔	۱۰۶

باب النوحة

نمبر	حدیث	صفحہ
۱۷۳	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی	۶۰
۳۵۹	لا تؤذوا امواتکم بعویل	۱۰۶
۳۶۰	اثنتان هما فی الناس کفر الطعن فی النسب و النیاحة علی المیت	۱۰۷
۳۶۱	صوتان ملعونان فی الدنیا و الاخرة مزمار عند نعمة ورنة عند مصیبة	۱۰۷
۳۶۲	النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام یوم القیٰمة و علیها سربال من قطران و درع من جرب۔	۱۰۷
۳۶۳	و فی روایة، قطع الله لها ثیابا من قطران و درعا من لهب النار	۱۰۷

۳۶۴ ان هذه النوائح يجعلن يوم القيمة صفين فی جهنم صف عن يمينهم و صف عن يسارهم فينبحن على اهل النار كما تنبح الكلاب۔ ۱۰۷

۳۶۵ اما برئ ممن حلق و صلق۔ (سلق) و خرق۔ ۱۰۸

۳۶۶ الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين و لا بحزن القلب و لكن يعذب بهذا و اشار الى لسانه او يرحم و ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه۔ ۱۰۸

۵۵۷ قالت (عائشة) فی حديث امير المومنين عمر عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان الميت ليعذب ببعض بكاء اهله عليه، يرحم الله عمر لا والله ماحدث رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم ان الميت ليعذب ببكاء اهله و لكن ان الله تعالیٰ يزيد الكافر عذابا ببكاء اهله عليه و قالت حسبكم القرآن لاتزر وازرة وزر اخرىٰ۔ (هذه طريقة معروفة لعائشة)۔ ۱۸۲

۵۵۸ و قالت يغفرالله لابی عبدالرحمن تريد ابن عمر فانه ايضا روی الحديث كابيه اما انه لم يكذب و لكنه نسی امامر رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم على يهودية يبكی عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب فی قبرها۔ (هذه ايضاً) ۱۸۲

۵۵۹ و فی لفظ اَمَ والله ما تحدثون هذا الحديث عن الكاذبين و لكن السمع يخطی و ان لم يكن فی القرآن ما يشفيكم ان لا تزر وازرة وزر اخرىٰ ولكن رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم قال ان الله عزوجل ليزيد الكافر عذابا ببعض بكاء اهله عليه (هذه ايضاً) ۱۸۳

باب الزكوٰة

۸ ان رجلا يقال له ثعبة بن ابی حاطب اخلف الله ما وعده فقص الله تعالیٰ شانه فی القرآن و منهم من عاهد الله الى قوله يكذبون۔ ۴۱۴

۹ فانزل الله فیه من عاهد الله و عند رسول الله صلی الله تعالی علیه ۴۱۴
وسلم رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتی اتاه فقال و
یحك یا ثعلبة قد انزل الله فیك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتی اتی
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله ان یقبل صدقته فقال ان
الله منعنی ان اقبل منك صدقتك ثم اتی ابابكر حین استخلف
فقال اقبل صدقتی فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالی علیه
وسلم و ان اقبلها فلما ولی عمر اتاه فقال یا امیرالمومنین اقبل
صدقتی فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم و
لا ابوبكر و لا انا اقبلها ثم ولی عثمان فاتاه فسأله فقال لم یقبلها
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا ابوبكر و لا عمر
رضی الله تعالیٰ عنهما و انا لا اقبلها فلك یقبلها منه و هلك ثعلبة
فی خلافة عثمان رضی الله تعالیٰ عنه۔

۱۷ عن انس قال بعثنی بنو المصطلق الی رسول الله صلی الله ۴۲۰
تعالیٰ علیه وسلم فقالوا سل برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم الی من ندفع صدقاتنا بعدك فقال الی ابی بكر قال فان
حدث فالی من قال الی عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال
لی الی عثمن قالوا فان حدث بعثمن حدث فتبا لكم الدهر فتبا۔

۱۸ فی حدیث طویل قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی علی ابی ۴۲۰
بكر اجله و عمر اجله و عثمن اجله فان استطعت ان تموت فمت۔

۱۹ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ویحك اذا مات ۴۲۱
عمر فان استطعت ان تموت فمت۔

باب الصدقة

۱۲ الید العلیا خیر من الید السفلی و الید العلیا هی المنفقة و الید ۸
السفلی هی السائلة۔ ۱۲

۲۲ من تصدق بعدل تمرة من كسب طیب و لا یقبل الله الا الطیب
ان الله یقبلها الا بیمینه

باب الھدیۃ

باب الحج

باب فضيلة المدينة

باب الصوم

باب الدين يسر

باب احياء السنة

باب الضلالة والبدعة

باب الدّین

۱۰۱	فی حدیث واثلة بن الاسقع انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال تحرز المراۃ میراث لقیطها و عتیقها والابن الذی لوعنت به۔	۳۲۳
۱۰۲	کان علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه یرد علی ذی سهم سهمه الا الزوج و المراۃ۔	۳۲۴
۱۰۳	ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه قال فی ابن الملاعنة ترك حاه و مه لامه الثلث ولاخیه السدس و ما بقی فهو رد علیهما بحسب ما ورثا۔	۳۲۴
۱۰۴	ان رجلا مات و ترك ابنته و امراۃ و مولاۃ قال سوید ابی حالس عند علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه اذ جاته مثل هذه القصة فاعطی ابنته النصف و امراته الثمن ثم رد ما بقی علی ابنته و لم یعط المولیٰ شیاً۔	۳۲۴
۱۰۵	کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنه یعطی الابنة النصف و المراۃ الثمن و یرد ما بقی علی الابنة۔	۳۲۴
۱۰۶	و فی روایة للشعبی انه قیل له ان ابا عبیدة ورث اختا المال کله فقال الشعبی من هو خیر من ابی عبیدة قد فعل ذلك کان عبداللہ بن مسعود یفعل ذلك۔	۳۲۵
۱۰۷	عن المغیرة عن اصحابه فی قول زید بن ثابت و علی بن ابی طالب و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنهم اذا ترك المتوفی اباه و لم یترك احدا غیره فله المال۔	۳۲۵
۱۰۸	عن ابن مسعود انه قضی فی ام و اخ من ام لاخیه السدس و ما بقی لامه۔	۳۲۵
۱۰۹	ان ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال فی خطبة الا ان الایة التی ختم بها سورة الانفال انزلها فی اولی الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ ما جرت به الرحم من العصبة. هذا مختصر۔	۳۲۸

۱۱۰	الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر	۳۲۸
۱۱۱	ما من الا و انا اولی به فی الدنیا و الاخرة فاقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن مات و ترک مالا فلیرثہ و عصبة من کانوا و من ترک دنیا اوضیاعا فلیاتنی فانامولاہ۔	۳۲۸
۱۱۲	ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من کان۔	۳۲۹
۱۱۳	فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث موروث۔	۳۲۹
۱۱۴	عن المغیرة عن اصحابه قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحابه اذا لم یجدوا ذاسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا کان رحما فله المال اذا لم یوجد غیره۔	۳۲۹
۱۱۵	لا یرث المسلم الکافر و لا الکافر المسلم	۳۲۹
۱۱۶	انه (ای عمر) کان طاعون بالشام فکانت القبیلة تموت باسرها حتی ترثها القبیلة الاخریٰ۔	۳۲۹
۱۱۷	ان مولی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مات و ترک شیأ و لم یدع ولدا ولا حمیما فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اعطوا میراثه من اهل قریته۔	۳۲۹
۱۱۸	ان وردان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بمیراثه فقال انظروا له ذا قرابة قالوا ماله ذو قرابة قال فانظروا هم شهریاله فاعطوه میراثه یعنی بلدیا له	۳۳۰
۱۱۹	تعلموا الفرائض و علموه الناس فانه نصف العلم وهو ینسیٰ وهو اول علم ینزع من امتی	۳۳۰
۱۲۰	ان اللہ اعطی کل ذی حقه الا لا وصیة لوارث الا ان یشاء الورثة	۳۳۱

باب التوکل

باب الکسب

۱۴۰	صحابہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جا رہا ہے عرض کی یا رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں ہوتی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ان کان خرج یسعی علی نفسہ یعفھا فھو فی سبیل اللہ و ان کان خرج یسعی علی ولدہ صغارا فھو فی سبیل اللہ و ان کان خرج یسعی علی ابوین شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ و ان کا خرج یسعی ریاً و مفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان۔	۳۸۳
۱۴۱	لیس بخیرکم من ترك دنیاہ لاخرتہ و لا آخرتہ لدنیاہ حتی یصیب منھما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الاخرۃ و لا تکونوا کلا علی الناس۔	۳۸۳
۱۴۵	اجملوا فی الدنیا فان کلا میسر لما کتب لہ منھا۔	۳۸۵
۱۴۶	یا ایھا الناس اتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت حتی تستوفی رزقھا فان ابطاء منھا فاتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب خذوا ما حل و دعوا ما حرم۔	۳۸۵
۱۴۷	ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل اجلھا و تستوعب رزقھا فاتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب و لا یحملن احدکم استبطأ الرزق ان یطلبہ بمعصیۃ اللہ فان اللہ تعالیٰ لا ینال ما عندہ الا بطاعتہ۔	۳۸۵
۱۴۸	اطلبوا الحوائج بعزۃ الا نفس فان الامور تجری بالمقادیر۔	۳۸۶

باب الحلال والحرام

۷	قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحلال بین و الحرام بین و ما بینھما مشتبھات لا یعلمھن کثیر من الناس	۷
۲۶۵	الا انی اوتیت القرآن و مثلہ معہ لا یوشك رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ و ما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ و ان ماحرم رسول اللہ کما حرم اللہ	۸۵

باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۴۲۶ — عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمة و اکرب اباہ فقال لھا لیس علی ابیك کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنة الفردوس ماواہ ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمة یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التراب۔ — ۱۳۸

۴۳۲ — عن عائشة، انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما دخل بیتی و اشتد وجعہ قال اھریقوا علی من سبع قرب لم تحلل اوکیتھن لعلی اعھد الی الناس۔ — ۱۴۱

۲۶۴ — حدیث میں ہے آیہ کریمہ ورفعنا لك ذکرك کے نزول کے بعد جبریل حاضر ہوئے اور عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے اتدری کیف رفعت لك ذکرك حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اللہ اعلم، ارشاد ہوا جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك فقد ذکرنی۔ — ۲۲۳

۲۹۶ — ما منکم من احد الا و معہ قرینہ من الجن و قرینہ من الملئکة قالوا ایاك یا رسول اللہ قال وایای و لکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یأمرنی الا بخیر۔ — ۲۳۵

۲۹۷ — فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم۔ — ۲۳۶

۲۹۸ — فضلت علی آدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم و کن ازواجی عونالی و کان شیطان آدم کافرا و زوجتہ عونا علی خطیئة۔ — ۲۳۶

۲۷ — عن انس، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس انور سے اٹھتے، قمنا قیاما حتی نراہ دخل بعض بیوت ازواجہ۔ — ۲۳۹

۳۲ — من فرح بنا فرحنا بہ — ۲۴۱

۱۰۷	حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف و خشیت کا غلبہ تھا گریہ وزاری فرما رہی تھیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا ام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا ام المومنین نے فرمایا فرجت عنی فرج اللہ عنک۔	۴۷۰
۱۰۸	ان اللہ ابی لی ان اتزوج او ازوج الامن اھل الجنۃ	۴۷۰
۱۲۳	حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وقت وفات اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر کے کہا تھا بارك الله فيك من غلام يا ابن الذى من حومة الحمام نجابعون الملك المنعام فودى غداة الضرب بالسهام بمائة من الابل السوام و ان صح ما ابصرت فی المنام فانت مبعوث الى الانام تبعث فى الحل و فى الحرام تبعث فى التحقيق والاسلام دين ابيك البر ابراهام فالله انهاك عن الاصنام ان لا تواليها مع الاقوام اس کے بعد فرمایا كل حى ميت و كل جديد بال و كل كبير يفنى و انا مية و ذكرى باق و قد تركت خيرا و لدت طهرا	۴۷۵
۱	حمل برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى عاشوراء المحرم ولد يوم الاثنين ثنتى عشرة من رمضان	۴۱۲
۲	قال ابويزيد المدينى نبئت ان عبدالله دعته خثعمية فقالت هل لك فى قال نعم حتى ارمى الجمرة	۴۱۲
۳	سید عالم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم پیر کے دن کو فرماتے ذاك يوم ولدت فيه	۴۱۲
۴	مات رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم الاثنين لاثنتى عشرة مضت من ربيع الاول	۴۱۳

باب حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باب المعجزات

۱۴۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ ۴۴۳
کسی کے پکارنے کی آواز آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے
دیکھا کسی کو نہ پایا پھر نظر فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے
عرض کی ادن منی یا رسول اللہ۔ فرمایا تیری کیا حاجت ہے عرض
کی ان لی ولدین فی ھذا الجبل فحلنی حتی ارضعھما ثم ارجع
بیت، حضور نے فرمایا تو اپنا وعدہ سچا کرے گی عرض کی عذبنی اللہ
عذاب العشار ان لم افعل۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے
اسے کھول دیا وہ گئی۔ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی۔ وہ بادیہ نشین جس
نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی حضور کا کوئی کام ہے
کہ میں بجا لاؤں فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی۔ وہ
یہ کہتی ہوئی چلی گئی اشھد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ۔

۲۱۵ عن جابر، میرے والد عبداللہ بہت قرض اور تھوڑے خرمے چھوڑ ۲۴۴
کر شہید ہوئے میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوا اور عرض کی حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں
شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور
قدم رنجہ فرمائیں (یہاں تک کہا کہ) فطاف حول اعظمھا بیدرا
ثلث مرات ثم جلس علیہ، پھر ناپ ناپ کر انہیں دینا شروع فرمایا
حتی ادی اللہ عن والد امانۃ و سلم اللہ البیادر کلھا۔

۲۲۲ جابر بن عبداللہ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ ۲۵۷
وسلم اور صدیق اکبر کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا
جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق جابر تمہاری ضیافت
کرتا ہے وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے (یہاں تک فرمایا) ایک ہزار
صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسی ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا
کم نہ ہوا۔

31

باب الشفاعة

۳۴۷

لمن مات و لا یشرک بالله شیأ

۵۱ ابها اوسع لهم هی ۳۴۷

۵۲ تی جهنم فاضرب بابها فیفتح لی فادخلها فاحمد الله محامد
ما حمده احد قبلی مثله و لا یحمده احد بعدی مثله ثم اخرج
منها من قال لا اله الا الله مخلصا۔

۵۳ یوضع للانبیاء منابر من ذهب فیجلسون علیها و یبقی منبری و ۳۴۷
ثم اجلس لا ازال اتیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی
فاقول یا رب امتی امتی فیقول یا محمد و ما ترید ان اصنع
بامتك فاقول یا رب عجل حسابهم فما ازال حتی اعطی و قد
بعثت بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول یا محمد
ما ترکت لغضب ربك فی امتك من بقیة۔

۵۴ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اعطیت مالم ۳۴۸
یعطهن احد قبلی الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و
اعطیت الشفاعة۔

۵۵ ان لکل نبی دعوة قد دعا به فی امته و استجیب له، و لفظ ابی ۳۴۸
سعید لیس من نبی الا وقد اعطی دعوة فتعجلها، و لفظ ابن
عباس لم یبق نبی الا اعطی له، قال و انی اختبأت دعوتی
شفاعة لامتی یوم القیٰمة، زاد ابو موسیٰ جعلتها لمن مات من
امتی لا یشرک بالله شیأ۔

۵۶ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ۳۴۹
مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دوبار تو دنیا میں عرض کرلی اللهم
اغفر لامتی اللهم اغفر لامتی، و اخرت الثالثة لیوم یرغب الی
فیه الخلق حتی ابراهیم۔

۵۷ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب ۳۴۹
سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے رب
عزمجدہ نے فرمایا اعطیتك خیرا من ذلك (الی قوله) خبأت
شفاعتك و لم اخبأها لنبی غیرك۔

باب جمع القرآن

باب فضیلۃ العلم والعلماء

باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

باب فضیلۃ امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۴۷	لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتی یاتی امر اللہ و هم علی ذلک۔	۴۳۲

باب من یدفع البلاء

۲۱	خفاف بن نضلہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی حتی وردت الی المدینة جاهدا کی اراک فتفرج الکربات	۳۳۸
۲۲	حرب بن ریطہ صحابی نے عرض کی، لقد بعث اللہ النبی محمدا بحق و برهان الهدی یکشف الکربا	۳۳۸
۲۳	اسود بن مسعود ثقفی نے عرض کی، انت الرسول الذی یرجی فواضله عند القحوط اذا ما اخطاء المطر	۳۳۸
۲۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کے جنازے پر فرمایا یا حمزة یا کاشف الکربات۔ یا ذاب عن وجه رسول اللہ	۳۳۹
۸۵	لم یزل علی وجه الدهر سبعة مسلمون فصاعدا فلو لا ذلک هلکت الارض و من علیها	۳۶۵
۸۶	ما خلت الارض من بعد نوح من سبعة یدفع اللہ بهم عن اهل الارض۔	۳۶۵

باب الاولیاء

۱۱۰	قد اعطیتکم من قبل ان تسألونی و قد اجبتکم من قبل ان تدعونی و قد غفرت لکم من قبل ان تعصونی	۴۲
۱۱۴	اللہ عزوجل فرماتا ہے، لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به و یده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها۔	۴۴

باب فی الشعر

۴۲۱	عن انس انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم دخل مکة فی عمرة القضیة ، ابن رواحة یمشی بین یدیه و یقول	۱۳۵

خلوا بنی الکفار عن سبیله اليوم نضربکم علی تنزیله

ضربا یزیل الهام عن مقیله یذهل الخلیل عن خلیله

فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خل عنه یا عمر فلهی فیهم اسرع من نضح النبل

۴۲۲ و فی روایة انه لما انکر عمر علیه قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا عمر انی اسمع فاسکت یا عمر ۱۳۶

۴۲۵ عن انس ان انجشة حدا بالنساء فی حجة الوداع فاسرعت الابل فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا انجشة رفقا بالقواریر۔ ۱۳۷

۴۳۱ عن عمر ان غلاما دخل علیه فوجده یترنم او نحو ذلک معجب منه فقال اذا خلونا قلنا کما تقول الناس۔ ۱۳۹

۵۶۲ و روی انه قیل لعائشة ان ابا هریرة یقول لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعراء فقالت یرحم الله ابا هریرة حفظ اول الحدیث و لم یحفظ آخره ان المشرکین کانوا یهاجون رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا من مهاجاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ (هذه طریقة معرفة لعائشة) ۱۸۳

۵۹۶ الشعر بمنزلة الکلام فحسنه کحسن الکلام و قبیحة کقبیح الکلام ۲۰۰

۵۹۷ ان من الشعر لحکمة ۲۰۰

۵۹۸ ایک تقریب شادی میں انصار کی کمسن لڑکیوں نے گانے میں مصرع پڑھا و فینا نبی یعلم ما فی غد۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا کہ دعی هذه و قولی کنت تقولین۔ ۲۰۰

۵۹۹ جب مرد عاقل مالک بن عوف ہوازنی نے اپنا قصیدۂ نعتیہ حضور میں عرض کیا جس میں فرمایا و متیٰ تشأ یخبرك عما فی غد۔ تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کے صلہ میں ان کے لئے کلمۂ خیر فرمایا اور انھیں خلعت پہنایا۔ ۲۰۱

باب فی الخلافة

۶۰ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب عرض کی گئی استخلف علینا فرمایا لا ولکن کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۵۳

۶۱ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستخلف علیکم ۳۵۳

۶۲ عن علی، دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ استخلف علینا قال لا ان یعلم اللہ فیکم خیرا یولی علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر۔ ۳۵۳

۶۳ دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان کے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا اعہد عہدہ الیک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام رأی رائتہ، فرمایا بل رأی رائتہ اما ان یکون عہد اخابتی تمیم بن مرة و عمر بن الخطاب یثوبان علی منبرہ و لقاتلتھما بیدی و لو لم احد الا بردتی ھذہ و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجاء ة مکث فی مرضہ ایاما و لیالی یاتیہ الموذن یوذنہ بالصلاة فیامر ابابکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ثم یأتیہ الموذن فیوذن بالصلاة فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی ولقد اردت امراء ة من نسائہ تصرفہ عن ابی بکر فابی و غضب و قال انتن صواحب یوسف مروا ابابکر فیلصل بالناس، فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیا نامن رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا و کانت الصلاة عظم الاسلام و قوام الدین فبایعنا ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لذلک اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔ ۳۵۳

یہ سب کچھ ارشاد کرکے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ نے فرمایا فادیت الی ابی بکر حقہ و عرفت لہ طاعتہ و غزوت معہ فی جنودہ و کنت اخذ اذا اعطانی و اغزوا اذا اغزانی و اضرب بین یدیہ الحدود بسوطی۔

۶۴ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ہوں اس پر ڈول ہے میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر ابو بکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک پل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے۔ ۳۵۵

۶۵ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں، میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں اور ابو بکر و عمر، کیا میں نے اور ابو بکر و عمر نے، چلا میں اور ابو بکر و عمر۔ ۳۵۵

۶۶ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے، جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اٹھے آپس میں تذکرہ ہوا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وامر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ ۳۵۶

۶۷ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے بنی مصطلق نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابو بکر کے پاس عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو، عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو فرمایا عثمان کو۔ ۳۵۶

۶۸ ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو انہوں نے عرض کی آؤں اور حضور کو نہ پاؤں فرمایا مجھے نہ پائے تو ابو بکر [illegible] ۳۵۶

۶۹ یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس آنا عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ تو فرمایا عمر کے پاس، عرض کی جب وہ نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔ ۳۵۶

۷۰ ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں میں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ملے حال پوچھا اس نے بیان کیا، فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کر، اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کرایا اور جو ابو بکر کچھ حادثہ آئے تو کون دے گا، فرمایا عمر، پھر دریافت کرایا انہیں بھی کچھ حادثہ در پیش ہو فرمایا ویحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔ ۳۵۶

۷۱ انہیں ارشادات جلیلہ سے امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استناد فرمایا رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا فلا نرضاہ لدنیانا۔ ۳۵۷

۷۲ انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر، و فی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر۔ ۳۵۷

۷۲ عن عائشۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباك و اخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولی و یابی اللہ و المومنون الا ابابکر۔ ۳۵۸۰

۷۳ فی لفظ، ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ احد ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف المومنون فی ابی بکر۔ ۳۶۱

۸۳ انطلقت الخوارج فبراء ت ممن دون ابی بکر و عمر و لم یستطیعوا ان یقولوا فیہما شیأ و انطلقتم فتفرقتم فوق ذلك فو اللہ ما بقی احد الا برئتم منہ۔

باب الامارة

باب حقوق الزوجين

۱۴۳	عن ابن عمر ان امراء ة شكت زوجها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اتبغضینه قالت نعم قال ادنیا رؤسکما فوضع جبهتها علی جبهة زوجها ثم قال اللهم الف بینهما وحبب احدهما الی صاحبه ثم لقیته المراء ة بعد ذلك فقبلت رجلیه فقال کیف انت وزوجك قالت ما طارف ولا تالد و لا ولد باحب الی منه فقال اشهد انی رسول الله قال عمرو و انا اشهد انك رسول الله۔	۵۱
۳۵۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت جماع مرد وزن کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا و لا یتجردان تجرد العیر۔	۱۰۵
۳۸۵	ثلثة لا یقبل الله لهم صلاة و لا تصعد لهم الی السماء حسنة العبد الآبق حتی یرجع الی موالیه فیضع یده فی ایدیهم و المراء ة الساخط علیها زوجها حتی یرضی و السکران حتی یصحو	۱۵۸
۳۸۶	اذا باتت المراءة هاجرة فراش زوجها لعنتها الملئکة حتی تصبح	۱۵۸
۳۸۷	ان المراء ة اذا خرجت من بیتها و زوجها کاره لعنها کل ملك فی السماء و کل شئ مرت علیه غیر الجن و الانس حتی یرجع	۱۵۹
۳۹۰	من خبب علی امراء زوجته او مملوکه فلیس منا	۱۵۹
۶۳۱	لقد طاف بآل محمد نساء کثیر یشکون ازواجهن لیس اولئك بخیارکم	۲۱۴
۶۳۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال سلیمان لاطوفن اللیلة علی تسعین امراء ة و فی روایة بمائة امراء ة کلهن تاتی بفارس یجاهد فی سبیل الله فطاف علیهن ۔ الحدیث	۲۱۶
۶۳۶	کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یطوف علی نسائه بغسل واحد	۲۱۷

باب النسب

باب حقوق الوالدین

نمبر	حدیث	صفحہ
۱۲۲	جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم قال ابوك	۴۶
۱۲۳	اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بابیہ	۴۶
۳۴۰	ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم عقوق الامھات وود البنات و منعا وھات و کرہ لکم قیل و قال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال	۱۴۲
۳۶۰	ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں فرمایا نعم اربعۃ الصلاۃ علیھما و الاستغفار لھما و انفاد عھدھما من بعدھما و اکرام صدیقھما و صلۃ الرحم التی لارحم لك الا من قبلھما فھذا الذی بقی من برھما بعد موتھما	۱۵۱
۳۶۱	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایبقی للولد من بر الوالد الا اربع الصلوۃ علیہ و الدعاء لہ و انفاذ عھدہ من بعدہ و صلۃ رحمہ و اکرام صدیقہ	۱۵۱
۳۶۲	استغفار الولد لابیہ بعد الموت من البر	۱۵۱
۳۶۳	اذا ترك العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق	۱۵۲
۳۶۴	اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھا و لاینقص من اجرہ شیأ	۱۵۲
۳۶۵	ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب وہ مر گئے ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا ان من البر بعد الموت ان تصلی لھما مع صلوتك و تصوم لھما مع صیامك	۱۵۲

۴۷۵ — و فی نعط من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقراء عنده یس غفر الله له بعدد کل حرف منها — ۱۵۵

۴۷۶ — من زار قبر ابویه او احدهما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة و من کان زوارا لهما زارت الملئکة قبره — ۱۵۵

۴۷۷ — من احب ان یصل اباہ فی قبره فلیصل اخوان ابیه من بعده — ۱۵۶

۴۷۸ — من البر ان تصل صدیق ابیك — ۱۵۶

۴۷۹ — ان ابر البر ان یصل الرجل اهل ود ابیه بعد ان یولی الاب — ۱۵۶

۴۸۰ — احفظ ود ابیك لاتقطعه فیطفی الله نورك — ۱۵۶

۴۸۱ — تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس علی الله تعالیٰ و تعرض علی الانبیاء و علی الاباء والامهات یوم الجمعة فیفرحون بحسناتهم و تزداد وجوههم بیاضا و اشراقا فاتقوا الله و لاتوذوا موتٰکم — ۱۵۶

۴۸۲ — ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعله ان یکون بطلقة واحده — ۱۵۷

۲۹۱ — لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك — ۲۳۳

۲۹۲ — واطع والدیك و ان اخرجاك من مالك و من کل شئ — ۲۳۴

باب حقوق العباد

۹۲ — الدواوین ثلثة فدیوان لا یغفر الله منه شیأ و دیوان لا یعبأ الله به شیأ و دیوان لا یترك الله منه شیأ فاما الدیوان لا یغفر الله منه شیأ فالاشراك بالله و اما الدیوان الذی لا یعبأ الله منه شیأ فظلم العبد نفسه فیما بینه و بین ربه من صوم یوم ترکه او صلاة ترکها فان الله تعالیٰ یغفر ذلك ان شاء و یتجاوز و اما الدیوان الذی لا یترك الله منه شیأ فمظالم العباد بینهم القصاص لا محالة۔ — ۳۵

۹۳ — لتوذن الحقوق الی اهلها یوم القیٰمة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنحطها۔ — ۳۵

۳۶

۳۶ ۹۴ فی روایۃ، حتی لذرۃ من الذرۃ۔

۹۵ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ و لا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلاۃ و صوم و زکوۃ و یاتی قد شتم ھذا و قد قذف ھذا و اکل مال ھذا و سفک دم ھذا و ضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ و ھذا من حسناتہ و ان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم وطرحت علیہ ثم طرح فی النار۔

۳۶ ۹۶ الغیبۃ اشد من الزنا۔ کسی نے عرض کی یہ کیوں کر فرمایا الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ و ان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفرلہ صاحبہ

۳۷ ۹۸ بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذا رأیناہ ضحک حتی بدت ثنایاہ فقال لہ عمر ما اضحکک یا رسول اللہ بابی انت و امی، قال، رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزۃ فقال احدھما وفاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبکاء ثم قال ان ذلک لیوم عظیم یحتاج الناس الی ان یحمل عنھم من اوزارھم فقال اللہ للطالب ارفع بصرک فنظر ورفع فقال یا رب اریٰ مدائن من ذھب و قصورا من ذھب مکللۃ باللؤلؤ لای نبی ھذا او لای صدیق ھذا او لای شھید ھذا قال لمن اعطیٰ الثمن قال یا رب و من یملک ذلک قال انت تملکہ قال بماذا قال بعفوک عن اخیک قال یا رب فانی قد عفوت عنہ قال اللہ تعالیٰ فخذ بید اخیک و ادخل الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلک اتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیمۃ۔

۳۸ ۹۹ اذا التقی الخلائق یوم القیمۃ نادی مناد یا اھل الجمع تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

۱۰۰	ان الله یجمع الاولین و الاخرین فی سعید واحد ثم ینادی منادٍ من تحت العرش یا اهل التوحید ان الله عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضهم ببعض فی ظلامات فینادی مناد یا اهل التوحید لیعف بعضکم عن بعض و علی الثواب۔	۳۸
۱۰۱	عن انس قال وقف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعرفات و قد کادت الشمس ان تؤب فقال یا بلال انصت لی الناس فقال انصتوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانصت الناس فقال یا معشر الناس اتانی جبریل آنفا فاقراء بی من ربی السلام و قال ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر و ضمن عنهم التبعات فقام عمر بن الخطاب فقال یا رسول الله هذا لنا خاصة قال هذا لکم و لمن اتی من بعدکم الی یوم القیمة فقال عمر بن الخطاب کثر خیرا الله و طاب۔	۳۹
۱۰۲	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغفر لشهید البر الذنوب کلها الا الدین و یغفر لشهید البحر الذنوب و الدین	۴۰
۱۰۳	قتل الصبر لا یمر بذنب الا محاه	۴۰
۱۰۴	قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔	۴۰

باب الاخوت

۳۳	من اذل عنده مؤمن فلم ینصره وهو یقدر علی ان ینصره اذله الله علی رؤس الاشهاد یوم القیٰمة	۱۴
۳۷	لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا	۱۵
۳۸	لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا	۱۵
۳۹	لیس منا من لم یرحمنا صغیرنا و لم یعرف حق کبیرنا و لیس منا من غشنا و لایکون المومن مومنا حتی یحب للمومنین ما یحب لنفسه۔	۱۶
۸۵	راس العقل بعد الایمان بالله تعالیٰ مداراة الناس	۳۱
۱۳۶	عن محمد بن علی قال القی لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه و سادة فقعد علیها و قال لایابی الکرامة الاحمار	۴۹

باب الدعویٰ والشهادة

باب الغیبۃ

باب الحسد

باب التوبۃ

باب الاكل والشرب

۱۲ ما من احد يشرب بها فتقبل له صلاة اربعين ليلة و لا يموت و فى مثانته منه شئى الا حرمت بها عليه الجنة فان مات فى اربعين ليلة مات ميتة جاهلية ۲۷۴

۱۳ فسم ربى بعزته لا يشرب عبد من عبيدى جرعة من الخمر الا سقيته مكانها من حميم جهنم معذبا او مغفورا له و لا يسقيها صبيا صغيرا الا سقيته مكانها من حميم جهنم معذبا او معفورا ولا يدعها عبد من عبيدى من مخافتى الا سقيتها اياه من حظير القدس ۲۷۵

باب النبيذ

۱۴ عن ابى ليلى قال اشهد على البدريين من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انهم يشربون النبيذ فى الجرار الخضر ۲۷۶

۱۵ ان رجلا اتى عمر رضى الله تعالىٰ عنه بمثلث قال عمر رضى الله تعالىٰ عنه ماشبه هذا بطلاء الابل كيف تصنعونه قال الرجل يطبخ العصير حتى يذهب ثلثاه و يبقى ثلثه فصب عمر رضى الله تعالىٰ عنه عليه المأ و شرب ثم ناول عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه ثم قال عمر رضى الله تعالىٰ عنه اذا رابكم شرابكم فاكسروه بالما ۲۷۷

۱۶ عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه اذا ذهب ثلثا العصير ذهب حرامه و ريح جنونه ۲۷۸

۱۷ ذكر ابن قتيبة فى كتاب الاشربة باسناده عن زيد بن على بن الحسين بن على رضى الله تعالىٰ عنهم انه شرب هو واصحابه سيذا شديدا فى وليمة فقيل له يا ابن رسول الله حدثنا بحديث سمعته من ابيك عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النبيذ فقال حدثنى ابى عن جدى على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنهم عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال ينزل امتى على منازل بنى اسرائيل حذو القذة بالقذة و النعل بالنعل ان الله تعالىٰ ابتلى بنى اسرائيل بنهر طالوت و احل لهم منه الغرفة وحرم منه الرىٔ وان الله ابتلاكم بهذه النبيذ واحل منه الرى و حرم منه السكر ۲۷۸

۱۸ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراهیم وهو یطعم فطعمت معه فاوتی قدحا من نبیذ فلما رای ابطائی عنه قال حدثنی علقمة عن عبدالله بن مسعود انه کان ربما طعم عنده ثم دعا بنبیذ له تنبذه سیرین ام ولد عبدالله فشرب و سقانی ۲۷۸

۱۹ ان عمر بن الخطاب حین قدم الشام شکی الیه اهل الشام و باء الارض او ثقلها و قالوا لایصلح لنا الا هذا الشراب فقال شربوا العسل قالوا لا یصلحنا العسل قال له رجل من اهل الارض هل لک ان اجعل لک من هذا الشراب شیأ لایسکر قال نعم فطبخوه حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فاتوا به الی عمر بن الخطاب فادخل اصبعه فیه ثم رفع یده تبعه یتمطط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان یشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها والله قال کلا والله ما احللتها اللهم انی لااحل لهم شیأ حرمته علیهم و لا احرم علیهم شیأ احللته لهم ۲۷۹

۲۰ انه افطر عند عبدالله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما فسقاه شرابا له فکانه اخذ فیه فلما اصبح قال ماهذا الشراب ماکدت اهتدی الی منزل فقال عبدالله ما زدناک علی عجوة و زبیب ۲۸۰

۲۱ عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال ان للمسلمین جزورا لطعامهم و ان العتق منها لآل عمر و انه لایقطع هذه الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید ۲۸۰

۲۲ عن ابراهیم انه کان یشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه و بقی ثلثه و یجعل له منه نبیذ فیترکه حتی اذا اشتد شربه و لم یر بذلک بأسا ۲۸۱

۲۳ عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یشرب الطلاء علی النصف ۲۸۱

۲۴ عن حماد بن ابراهیم قال ماأسکر کثیره فقلیله حرام خطاء من الناس انما ارادوا السکر حرام من کل شراب ۲۸۱

۲۵ ن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی باعرابی قد سکر فطلب لہ عذرا فلما اعیاہ الادھاب عقل قال احبسوہ فاذا صحا فاجلدوہ ودعا بفضلۃ فضلت فی اداوتہ فذاقھا فاذا نبیذ شدید ممتنع فدعا بماء فسکرہ و کان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحب الشراب الشدید فشرب وسقا جلساء ثم قال ھذا اکسروہ بالما اذا عسکم شیطانہ ۲۸۱

۲۶ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال حرمت الخمر بعینھا و السکر من کل شراب ۲۸۲

۲۷ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان فی سفر فاتی نبیذ فشرب منہ فقطب ثم قال ان نبیذ الطائف لہ غرام فذکر شدۃ لااحفظھا ثم دعا بماء فصب علیہ ثم شرب ۲۸۲

۲۸ عن عمر و بن میمون قال شھدت عمر حین طعن فجاءہ الطبیب فقال ای الشراب احب الیک قال النبیذ فاتی نبیذ فشرب منہ فخرج من احدی طعنتیہ۔ ۲۸۲

۲۹ عن عمر و بن میمون مثلہ و زاد کان یقول انا نشرب من ھذا النبیذ شرابا یقطع لحوم الابل فی بطوننا من ان یوذینا قال و شربت من نبیذہ فکان اشد النبیذ ۲۸۳

۳۰ قال عمر انا نشرب ھذا الشراب الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا فمن رابہ من شرابہ شیٔ فلیمزجہ بالما ۲۸۳

۳۱ عن قیس بن ابی حازم حدثنی عتبۃ بن فرقد قال قدمت علی عمر فدعا بشرب نبیذ قد کاد ان یصیر خلا فقال اشرب فاخذتہ فشربتہ فما کدت ان اسیغہ ثم اخذہ فشربہ ثم قال یاعتبۃ انا نشرب ھذا النبیذ الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا۔ ۲۸۳

۳۲ عن سعید بن ذی لعوۃ قال اتی عمر برجل سکران فجلدہ فقال انما شربت من شرابک فقال و ان کان ۲۸۴

۳۳	جأ رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقاه فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فاتی به عمر فاعتذر الیه و قال انما شربت من سطیحتک فقال عمر انما اضربک علی السکر فضربه عمر	۲۸۴
۳۴	**ان اعرابیا شرب من اداوة عمر نبیذا فسکر فضربه الحد فقال الاعرابی انما شربته من اداوتک فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انما جلدناک بالسکر**	۲۸۴
۳۵	ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه سایر رجلا فی سفر و کان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر فضربه عمر الحد فقال انما شربته من قربتک فقال له عمر انما جلدناک لسکرک	۲۸۵
۳۶	ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب بطریق المدینة فسکر فترکه عمر حتی افاق ثم حده	۲۸۵
۳۷	عن ابن عمر قال اتی (یعنی امیر المومنین) نبیذ قد اخلف و اشتد فشرب منه ثم قال ان هذالشدید ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو و اصحابه۔	۲۸۵
۳۸	عن ابن عمر ان عمر انتبذ له فی مزادة فیها خمسة عشر او ستة عشر فاتاه فذاقه فوجده حلوا فقال کانکم اقللتم عکره	۲۸۶
۳۹	حدثنا ابن ابی داؤد (یبلغه الی) عبدالرحمن بن عثمن قال صحبت عمر بن الخطاب الی مکة فاهدی له رکب من ثقیف سطیحتین من نبیذ فشرب عمر احدهما و لم یشرب الاخریٰ حتی اشتد مافیه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اکسروه بالمأ	۲۸۶
۴۰	عن ابن عمر قال شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی بشراب فادناه الی فیه فقطب فرده فقال رجل یا رسول الله احرام هو فرد الشراب ثم دعا بمأ فصب علیه ذکر مرتین او ثلثا ثم قال اذا اغتلمت هذه الاسقیة علیکم فاکسروا متونها بالمأ	۲۸۶

۴۱	عن عبدالملک بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اهلنا یمیدون بیدا فی سقاً لو انهکته لاحذ فیّ فقال ابن عمر انما البغی علی من اراده البغی شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند هذا الرکن و اتاه رجل بقدح من نبیذ ثم ذکر مثل حدیث ابی امیة غیر انه قال فاکسروها بالمأ	۲۸۷
۴۲	عطش النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حول الکعبة فاستسقی فاتی بنبیذ من نبیذ السقایة فشمه فقطب فصب علیه من مأ زمزم ثم شرب فقال رجل احرام هو فقال لا	۲۸۷
۴۳	عمد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی السقایة سقایة زمزم فشرب من النبیذ فشد وجهه ثم امر به فسکر بالمأ ثم شربه فشد وجهه ثم امر به الثالثة فسکر بالمأ ثم شرب	۲۸۸
۴۴	عن ابی موسیٰ عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه قال بعثنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا و معاذا الی الیمن فقلنا یا رسول الله ان بها شرا بین یصنعان من البر و الشعیر احدهما یقال له المزر و الاخر یقال له البتع فما نشرب فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اشربا و لاتسکرا	۲۸۸
۴۵	عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل مسکر حرام	۲۸۹
۴۶	قال عبدالله (یعنی بن مسعود) رضی الله تعالیٰ عنه ان القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم فما یزالون حتی یحرم علیهم	۲۸۹
۴۷	عن علقمة بن قیس انه اکل مع عبدالله بن مسعود خبزا ولحما قال فاتینا بنبیذ شدید نبذته سیرین فی جرة خضراء فشربوا منه	۲۸۹
۴۸	عن قیس بن حبر (حبتر) قالت سألت ابن عباس عن الجر الا حضر و الجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلک وفد عبدالقیس فقال لاتشربوا فی الدباء و فی المزفت و فی النقیر و اشربوا فی الاسقیة فقالوا! یا رسول الله فان اشتد فی الاسقیة قال صبوا علیه من المأ وقال لهم فی الثالثة او الرابعة فاهریقوه۔	۲۸۹

۴۹ ان اللہ حرم علیٰ او حرم الخمر و المیسر و الکوبۃ قال و کل مسکر حرام قال سفین فسألت علی بن بذیمۃ عن الکوبۃ قال الطبل ۲۹۰

۵۰ عن ابی سعید قال کنا جلوسا عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال جاء کم وفد عبدالقیس الحدیث بطولہ وفیہ فان رابکم فاکسروہ بالمأ آہ ۲۹۰

۵۱ عن احدوفد القیس او یکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت اسمہ انہم سألوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربۃ فقال لاتشربوا فی الدباء و لا فی النقیر و اشربوا فی لسقأ الحلال الموکاء علیہا فان اشتد منہ فاکسروا بالماء فان اعیاکم فاہریقوہ ۲۹۱

۵۲ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فاطعمہ طعاما فلیاکل من طعامہ و لا یسأل شرب النبیذ ۲۹۱

۵۳ عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالمأ قال عبداللہ من قبل ان یشتد ۲۹۲

۵۴ عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ فلما قربہ الی فیہ کرہہ فدعا بہ فکسرہ بالمأ فقال ہکذا فافعلوا۔ ۲۹۲

۵۵ عن سوید بن غفلۃ قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ ان ارزق المسلمین من الطلاء ذہب ثلثاہ و بقی ثلثہ ۲۹۲

۵۶ عن عامر بن عبداللہ انہ قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اما بعد فانہا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا اسود کطلاء الابل و انی سألتہم علی کم یطبخونہ فاخبرونی انہم یطبخونہ علی الثلثین ذہب ثلثاہ الاخبثان ثلث بغیہ و ثلث بریحہ فمر من قبلک یشربونہ ۲۹۲

۵۷	عن عبدالله بن یزید الخطمی قال کتب الینا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذھب منه نصیب الشیطان فانه له اثنین و لکم واحد	۲۹۳
۵۸	عن الشعبی قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزق الناس الطلاء یقع فیه الذباب و لایستطیع ان یخرج منه	۲۹۳
۵۹	عن داؤد سألت سعیدا ماالشراب الذی احله عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الذی یطبخ حتی یذھب ثلثه و یبقی ثلثه	۲۹۳
۶۰	ان ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب مادھب ثلثاه و بقی ثلثه	۲۹۴
۶۱	عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان یشرب من الطلاء ذھب ثلثاه و بقی ثلثه	۲۹۴
۶۲	عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیب و سأله اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال لاحتی یذھب ثلثاه و یبقی الثلث	۲۹۴
۶۳	عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس به	۲۹۴
۶۴	عن بشیر بن المھاجر قال سألت الحسن عما یطبخ من العصیر قال تطبخه حتی یذھب الثلثان و یبقی الثلث	۲۹۴
۶۵	ان نوحا علیه الصلاۃ و السلام نازعه الشیطان فی عودالکرم فقال ھذا لی وقال ھذا لی فاصطلح علی ان لنوح ثلثھا و للشیطان ثلثیھا۔	۲۹۵
۶۶	عن عبدالملک بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبدالعزیز ان لاتشربوا من الطلاء حتی یذھب ثلثاه و یبقی ثلثه وکل مسکر حرام	۲۹۵
۶۷	عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال حرمت الخمر بعینھا قلیلھا و کثیرھا و السکر من کل شراب۔	۲۹۵

۶۸ عن علقمة قال رأيت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه وهو ياكل طعاما ثم دعا بنبيذ فشرب فقلت لعمرك تشرب النبيذ و الامة تقتدی بك فقال ابن مسعود رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يشرب النبيذولولا انی رأيته يشرب ماشربته ۲۹۶

۶۹ عن انس بن مالك انه كان ينزل علی ابی بكر بن ابی موسیٰ الاشعری بواسط فبعث برسول الی السوق يشتری له النبيذ من الخوابی ۲۹۶

۷۰ ابوحنيفة عن حماد قال كنت اتقی النبيذ فدخلت علی ابراهيم فطعمت معه فناولنی قدحا فيه نبيذ فلما رأی اتقائی منه حدثنی عن عامر بن عبدالله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا تنبذ له بنبيذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانی۔ ۲۹۶

۷۱ ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال كتب عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن ياسر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له علی الكوفة اما بعد فانه انتهی الی شراب من الشام من عصير العنب و قد طبخ وهو عصير قبل ان يغلی حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فذهب شيطانه و بقی حلوه و حلاله فهو شبيه بطلاء الابل فمر به من قبلك فيتوسعوا به شرابهم۔ ۲۹۷

۷۲ عن الشعبی قال كتب عمر بن الخطاب الی عمار بن ياسر اما بعد فانه جاءتنا اشربة من قبل الشام كأنها طلاء الابل قد طبخ حتی ذهب ثلثاه الذی فيه خبث الشيطان و جنوده وبقی ثلثه فاصطنعه و أمر من قبلك ان يصطنعوه۔ ۲۹۷

۷۳ عن حبان الاسدی قال اتانا كتاب عمر فذكره بلفظ ذهب شره و بقی خيره فاشربوه۔ ۲۹۷

۷۴ ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال (سأل) فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر قال القدح الاخیر الذی سکر منه هو الحرام۔ ۲۹۸

۷۵ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا عبیدة و معاذ بن جبل و ابا طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنه کانوا یشربون من الطلاء ماذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔ ۲۹۸

۷۶ عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه الطلا ماذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔ ۲۹۸

۷۷ عن ابی عبدالرحمن قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء فقلت له ماهیأته قال الا سود و یأخذ احدنا باصبعه۔ ۲۹۸

۷۸ عن انس بن سیرین قال کان انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه سقیم البطن فامرنی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام ۲۹۹

۷۹ عن شریح ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنه کان یشرب الطلاء بالشام۔ ۲۹۹

۸۰ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدینة قالوا یا رسول اللہ ان عندنا شرابا لنا افلا نسقیك منه قال بلی فاتی بقعب اوقدح غلیظ فیه نبیذ فلما اخذه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و قربه الی فیه فقطب قال فدعا الذی جاءبه فقال خذه فاهرقه فلما ان ذهب به قالوا یا رسول اللہ هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربه فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصب علیه ثم شرب و سقی و قال اذ کان هکذا فاصنعوا به هکذا۔ ۲۹۹

۸۱ عن الشعبی ان رجلا شرب من اداوة علی بصفین فسکر فضربه الحد۔ ۳۰۰

۸۲ عن الشعبی عن علی نحوہ و قال فضربه ثمانین۔ ۳۰۰

۸۳ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال استقیموا لقریش ما استقاموا لکم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم فقال المهدی انت حدثت بهذا قل لاقال ابو امیة علی المشی الی بیت اللہ تعالیٰ و کل مالی صدقة ان لم اکن سمعته منه قال شریک علی مثل ذلك الذی علیه ان کنت حدثته فکان المهدی رضی فقال ابو امیة یا امیرالمومنین عبدك ادهی العرب انما عنی الذی علی من الثیاب قال صدق احلف کما حلف فقال قد حدثته فقال ویل شارب الخمر یعنی الاعمش و کان یشرب المصنف لو علمت موضع قبره لاحرقته وقال شریك لم یکن یهودیا و کان رجلا صالحا الخ۔ ۳۰۰

۸۴ رای عمر و ابوعبیدة ومعاذبن جبل شرب الطلاء علی الثلث و شرب البراء و ابوجحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنهما علی النصف۔ ۳۰۱

۸۵ الطحاوی عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی السکرقال الشربة الاخیرة۔ ۳۰۱

۸۶ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم اللہ الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔ ۳۰۲

۸۷ عن ابی اسحق البیعی وفیه انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اتی بقعب من نبیذ فذاقه فقطب و ردہ فقام الیه رجل من آل حاطب فقال یا رسول اللہ اشراب اهل مکة قال فصب علیه الماْ ثم شرب فقال حرمت الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔ ۳۰۲

باب الذکر

۲۵۴ عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا باسیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظرین یغبطهم السیون و الشهدا بمعقدهم و قربهم من الله عزوجل قیل یا رسول الله من هم قال هم جماع من نوارل القبائل یجتمعون علی ذکر الله تعالیٰ فینتقون اطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبه ۷۹

۲۵۵ کل مجلس یذکر اسم الله تعالیٰ فیه تحف الملئکة یقولون زیدوا زادکم و الذکر یصعد بینهم و هم ناشروا اجنحتهم۔ ۸۰

۲۵۶ ما من قوم اجتمعوا یذکرون الله عزوجل لا یرون بذلک الا وجهه الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیئاتکم حسنات۔ ۸۰

۲۵۷ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر الذکر الخفی ۸۱

۴۳۲ ما عمل آدمی عملا انجیٰ له من عذاب الله من ذکر الله قیل ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔ ۱۴۰

۴۳۳ ان کل شی صقالة و ان صقالة القلوب ذکر الله و ما من شئ انجی من عذاب الله من ذکر الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله قال نعم ولو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔ ۱۴۰

۴۳۴ ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب من ذکر الله قالوا و لا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا ان تضرب بسیفک حتی ینقطع ثم تضرب به حتی ینقطع ثم تضرب به حتی ینقطع ۱۴۰

۴۳۵ لو تعلمون ما اعلم الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لخرجتم الی الصعدات تجارون الی الله ۱۴۱

۵۱۷ عن سعد بن ابی وقاص انه دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی امراء ۃ و بین یدیها نوی او حصی تسبح به ۔ فقال الا اخبرک بما هو ایسر علیک من هذا او افضل فقال سبحن اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحن اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحن اللہ عدد ما بین ذلک و سبحن اللہ عدد ماهو خالق و اللہ اکبر مثل ذلک و لا اله الا اللہ مثل ذلک و لا حول و لا قوۃ الا باللہ مثل ذلک۔ — ۱۲۶

۵۱۸ کل شئ لیس من ذکر اللہ فهو لهو و لعب الا ان یکون اربعة ملاعبته الرجل امراء ته و تادیب الرجل فرسه و مشی الرجل بین الغرضین و تعلیم الرجل السباحة۔ — ۱۲۶

۵۹۵ عن ربه عزوجل انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاه — ۲۰۰

۳۵ رب عزوجل فرماتا ہے انا جلیس من ذکرنی

۱۷۱ قال اللہ تعالیٰ انا خلفک و امامک و عن یمینک و عن شمالک یا موسیٰ انا جلیس عبدی حین یذکرنی و انا معه اذا دعانی

۱۷۲ انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا ذکرنی

۵۸ تعرف الی اللہ فی الرخا یعرفک فی الشدۃ

باب الصحبة والمجالسة

۱۹ انا بری من کل مسلم مع مشرک لا تریٰ نارهما — ۱۰

۲۰ لا تصاحب الا مومنا و لا یاکل طعامک الاتقی — ۱۱

۲۱ لا تجالسوا اهل القدر و لا تفاتحوهم — ۱۱

۲۲ ثلث احلف علیهن و عد منها لا یحب رجل قوما الا جعله اللہ معهم — ۱۱

۶۲۹ افضل المجالس ما استقبل به القبلة — ۲۱۴

۶۴۳ من قعد وسط الحلقة فهو ملعون — ۲۱۹

۶۵۰ خالطوا الناس باخلاقهم — ۲۲۰

باب التشبه

۳۲۷	ثلثة لا یدخلون الجنة ابدا الدیوث والرجلة من النساء و مد من الخمر	۹۹
۳۲۸	ثلثة لا ینظر الله الیهم یوم القیمة العاق لوالدیه و المراء ة المترجلة المتشبهة بالرجال والدیوث	۹۹
۳۲۹	ثلثة لا یدخلون الجنة العاق لوالدیه والدیوث و رجله النساء	۹۹
۳۳۰	اربعة یصبحون فی غضب الله و یمسون فی غضب الله المتشبهون من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال والذی یأتی البهیمة والذی یأتی بالرجل	۱۰۰
۳۳۱	اربعة لعنهم الله فوق عرشه و امنت علیهم الملئکة الذی یحصن نفسه عن النساء و لا یتزوج و لا یتسری لئلا یولد له و الرجل تشبه بالنساء وقد خلق الله ذکرا و المراء ة تتشبه بالرجال و قد خلق الله انثی و مضلل المسکین	۱۰۰
۳۳۲	اربعة لعنوا فی الدنیا و الاخرة و امنت الملئکة رجل جعل الله ذکرا و انث نفسه و تشبه بالنسا و امراء ة جعلها الله انثی فتذکرت و تشبهت بالرجال والذی یضل الاعمی و رجل حصور ولم یجعل الله حصورا الا یحییٰ بن زکریا۔	۱۰۰
۳۳۳	لعن الله و الملئکة ۔ رجلا تأنث و امراءة تذکر -	۱۰۰
۳۳۴	ابغض الناس الی ثلثة ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلیة و مطلب دم امراء بغیر حق لیهریق دمه۔	۱۰۱
۳۳۵	جعل الذل و الصغار علی من خالف امری و من تشبه بقوم فهو منهم	۱۰۱
۳۳۶	لیس منا من تشبه بغیرنا لا تشبهوا بالیهود ولا بالنصاریٰ فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصبع و تسلیم النصاریٰ الاشارة بالاکف۔	۱۰۱
۳۳۷	لا یحب رجل قوما الا جعله الله معهم۔	

باب فی الاصنام

باب الزینة واللباس

باب فى الخضاب

34

باب فی اللحیة

باب فی التصویر والمصور

۳۷۰	ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیمة یقال لهم احیوا ما خلقتم	۱۱
۳۷۱	من صور صورة فان الله معذبه حتی ینفخ فیها الروح و لیس بنافخ	۱۱۲
۳۷۲	یخرج عنق من النار یوم القیمة له عینان یبصر بهما و اذنان یسمعان و لسان ینطق یقول انی وکلت بثلثة بمن جعل مع الله الها آخر و بکل جبار عنید و المصورین	۱۱۲
۳۷۳	ان اشد اهل النار عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او امام جائر وهولاء المصورون، و لفظ احمد اشد الناس عذابا یوم القیمة رجل قتل نبیا او قتله نبی او رجل یضل الناس بغیر علم او مصور یصور التماثیل۔	۱۱۲
۳۷۴	ان اشد الناس عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او قتل احد والدیه و المصورن و عالم لم ینتفع بعلمه	۱۱۲
۳۷۵	عن عائشة، قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لی بقرام فیه تماثیل فلما راه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلون وجهه و قال یا عائشة اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله	۱۱۳
۳۷۶	فی روایة، قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجهه الکراهیة فقلت یا رسول الله اتوب الی الله و الی رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة فیقال لهم احیوا ماخلقتم و قال ان البیت الذی فیه الصور لا تدخله الملئکة	۱۱۳
۳۷۷	و فی اخریٰ، تناول الستر فهتکه و قال من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یصوررون هذه الصور۔	۱۱۳

۳۷۸	اتانی جبریل علیه الصلاۃ و السلام فقال لی مر برأس التمثال یقطع فتصیر کھیئة الشجرۃ و مر بالستر فیجعل و سادتین منبودتین توطئان۔	۱۱۴
۳۷۹	جبریل امین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انا لا ندخل بیتا فیه کلب و صورۃ	۱۱۴
۳۸۰	جبریل نے عرض کی، انها ثلث لم یلج ملك مادام فیها واحد منها کلب او جنابة او صورۃ روح	۱۱۴
۳۸۱	عن علی، صنعت طعاما فدعوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فجآ فرأی تصاویر فرجع فقلت یا رسول اللہ مارجعك بابی و امی، قال ان فی البیت سترا فیه تصاویر و ان الملئکة لا تدخل بیتا فیه تصاویر	۱۱۴
۳۸۲	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لم یکن یترک فی بیته شیأ فیه تصاویر الا نقضه	۱۱۵
۳۸۳	عن حبان بن حصین، قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنه الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان لاتدع صورۃ الا طمستها ولا قبرا مشرفا الاسویته	۱۱۵
۳۸۴	عن علی، ایکم ینطلق الی المدینة فلا یدع بها و ثنا الاکسرہ ولا قبرا الا سواہ و لا صورۃ الاطمحها، پھر فرمایا من عاد الی صنعة شیٔ من هذا فقد کفر بما انزل علی علی محمد	۱۱۵
۳۸۵	عن ابن عباس، ود، و سواع، و یغوث، و یعوق، و نسر، اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحی الشیطان الی قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلك اولئك و تنسخ العلم عبدت	۱۱۶
۳۸۶	دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم البیت فوجد فیه صورۃ ابراهیم و صورۃ مریم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امالهم فقد سمعوا ان الملئکة لا تدخل بیتا فیه صورۃ، الحدیث	۱۱۶

۳۸۷	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی الصورۃ فی البیت لم یدخل حتی امر بہا فمحیت	۱۱۷
۳۸۸	فی روایۃ، فاخرج صورۃ ابراہیم و اسمٰعیل علیہما الصلاۃ و السلام	۱۱۷
۳۸۹	ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح فراہ فیہ صورۃ الملٰئکۃ و غیرہم فرأی ابراہیم علیہ السلام مصورا الی ان قال ثم امر بتلک الصور کلہا فطمست	۱۱۷
۳۹۰	کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر بن الخطاب ان یمحوہا فبل عمر ثوبا و محاہ بہ فدخلہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما فیہما شئ	۱۱۷
۳۹۱	فی روایۃ، و کان عمر قد ترک صورۃ ابراہیم فلما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأہا فقال یا عمر الم آمرک ان لا تدع فیہا صورۃ ثم رأی صورۃ مریم فقال امسحوا ما فیہا من الصور قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔	۱۱۷
۳۹۲	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فامرنی فاتیتہ بماء فی دلو فجعل یبل الثوب و یضرب بہ علی الصور و یقول قاتل اللہ قوما یصورون مالا یخلقون۔	۱۱۸
۳۹۳	عن عبداللہ بن عمر، ان المسلمین تجردوا فی الازر واخذوا الدلاء وانجروا علی زمزم یغسلون الکعبۃ ظہرھا و بطنہا فلم یدعوا اثرا من المشرکین الا محوہ و غسلوہ۔	۱۱۸
۳۹۴	عن عائشۃ، لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر بعض نسائہ کنیسۃ یقال لہا ماریۃ و کانت ام سلمۃ و ام حبیبۃ اتتا ارض الحبشۃ فذکرتا من حسنہا و تصاویر فیہا فرفع راسہ فقال اولئک اذا مات فیہم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار خلق اللہ	۱۱۸

۳۹۵ امیر المومنین عمر ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے، امیر المومنین نے فرمایا انا لا ندخل الکنائس التی فیھا ھذہ الصور ۱۱۹

۳۹۶ ایک مصور نے ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے فرمایا پاس آ (الی ان قال) مصوروں کے جہنمی ہونے کی حدیث ارشاد فرمائی، اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا ویحك ان ابیت الا ان تصنع بھذہ الشجرۃ و کل شی لیس فیہ روح ۱۱۹

۶۱۸ قال کان ودرجلا مسلماً وکان محببا فی قومہ فلما مات عسکرواحول قبرہ فی ارض بابل وجزعوا علیہ فلما رأی ابلیس جزعھم علیہ تشبہ فی صورۃ انسان ثم قال اریٰ جزعکم علی ھذا فھل لکم ان اصورلکم مثلہ فیکون فی نادیکم فتذکرونہ بہ قالوا نعم فصورلھم مثلہ فوضعوہ فی نادیھم وجعلوا یذکرونہ فلما رای مالھم من ذکرہ قال ھل لکم ان اجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثلہ فیکون فی بیتہ فتذکرونہ قالوا نعم فصور لکل اھل بیت تمثالا مثلہ فاقبلوا فجعلوا یذکرونہ بہ قال وادرك ابناء ھم فجعلوا یرون ما یصنعون بہ وتنا سلوا ودرس امرذکر ھم ایاہ حتی اتخذوہ الھا یعبدونہ من دون اللہ قال وکان اوّل ما عبد غیراللہ فی الارض والصنم الذی سموہ بود۔ ۲۰۹

۶۱۹ امام اجل ابو جعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال الصورۃ الرأس فکل شئی لیس لہ رأس فلیس بصورۃ ۲۱۰

۶۲۰ عن ام المومنین انھا اتخذت علی سھوۃ لھا سترا فیہ تماثیل فھتکہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت نجلس علیھا۔ ۲۱۰

نمبر	حدیث	صفحہ
۶۲۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة	۲۱۱
۶۲۲	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتانی جبرئیل قال اتیتك البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انه کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کهیئة الشجر ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطأن ومربالکلب فلیخرج ففعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	۲۱۱
۶۲۳	عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقة فیها تصاویر فلما دخل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فراها تغیر ثم قال یاعائشة ماهذا فقلت نمرقة اشتریتها لك تقعد علیها قال انا لاندخل بیتا فیه تصاویر۔	۲۱۲

باب فضائل الخلفاء الاربعة رضی الله تعالیٰ عنهم

نمبر	حدیث	صفحہ
۷۴	سیدنا وابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہما سے مروی قلت لابی ای الناس خیر بعدرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر	۳۵۸
۷۵	خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر	۳۵۸
۷۶	عن علقمة قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر و عمر فصعد المنبرفحمدالله و اثنی علیه ثم قال یا ایها الناس انه بلغنی ان اقواما یفضلوننی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت فه لعاقبت فیه فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتر علیه حد المفتری ثم قال ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر ثم عمر ثم الله اعلم بالخیر بعد قال و فی المجلس الحسن بن علی فقال والله لو سمی الثالث لسمی عثمان	۳۵۸

۱۱۲	حضرات اہل بدر کیلئے ارشاد ہوتا ہے، اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم	۴۳
۱۱۳	حضرت عثمن غنی کیلئے بارہا فرمایا گیا ما علی عثمن ما فعل بعد ھدہ ما علی عثمن ما فعل بعد ھذہ	۴۳
۴۱۰	حدیث ابوموسیٰ، انہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ لقد اوتیت مزمارا من مزامیر داؤد	۱۳۳
۴۱۱	ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ لو رأیتنی و انا اسمع لقراء تک البارحۃ	۱۳۳
۴۲۳	قال انس، کان براء بن مالک اخوانس شھد المشاھد الا بدرا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب اشعث اغبر لا یؤ بہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منھم البراء بن مالک قال انس فلما کان یوم تستر من بلاد فارس انکشف الناس فقال المسلمون یا براء اقسم علی ربک فقال اقسم علیک یا رب لما منحتنا اکتافھم و الحقنی نبیک فحمل و حمل الناس معہ فقتل ھرمزان من عظماء الفرس و اخذ سلبہ و انھزم الفرس و قتل البراء	۱۳۶
۴۲۴	عن انس قال دخلت علی البراء بن مالک وھو یتغنی فقلت لہ قد ابدلک اللہ ماھو خیر منہ فقال اترھب ان اموت علی فراشی لا واللہ ما کان اللہ لیحرمنی من ذلک وقد قتلت مائۃ متمرد اسوی من شارکت فیہ۔	۱۳۷
۵	اسلم الناس و آمن عمرو بن العاص	۳۳۵
۶	عمرو بن العاص من صالح قریش	۳۳۵
۷	نعم اھل البیت عبداللہ و ابوعبداللہ و ام عبداللہ	۳۳۵

باب مناقب ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب فضیلة فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا

باب فضل اهل البیت

۴۱ من اذی شعرة منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ ۱۶

۲۷۳ الزموا مؤدتنا اهل البیت فانه من لقی اللہ و هو یؤدنا دخل الجنة بشفاعتنا و الذی نفسی بیده لا ینفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔ ۲۲۶

باب مناقب حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۲۲۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسین منی و انا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط ۲۲۳

۲۸ الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة ۳۳۹

۳۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا ان ابنی هذا سید لعل اللہ ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین ۳۴۰

۲۴ امام حسن کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا اورنی ابنی ماذا سمیتموه عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے، پھر سیدنا امام حسین کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا، مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے، پھر امام محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولی علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے، پھر فرمایا میں نے اپنے بیٹوں کے نام داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کے بیٹوں پر رکھے شبر شبیر مشبر، حسن حسین محسن ان سے ہم وزن و ہم معنی ہیں۔ ۴۳۹

باب الاسماء

۴۹۳ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح ۱۶۰

۴۹۴ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاص و عزیز و عتلہ و شیطان و حکم و غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرما دیئے ۱۶۱

۴۹۵ احرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا ۱۶۱

	اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم	۳۷۱
۱۱۱		۳۷۲
۱۱۲	اعتبروا الارض باسمائها	
۱۱۳	کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتفاؤل ولا یتطیرہ و کان یحب الاسم الحسن	۳۷۲
۱۱۴	کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سمع بالاسم القبیح حولہ ما ھو احسن منہ	۳۷۲
۱۱۵	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح	۳۷۲
۱۱۶	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شئ فاذا بعث عاملا سأل عن اسمہ فلذا اعجبہ اسمہ فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجھہ و ان کرہ اسمہ رؤی کراھۃ ذلک فی وجھہ و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا فان اعجبہ اسمھا فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجھہ و ان کرہ اسمھا رؤی کراھۃ ذلک فی وجھہ	۳۷۲
۱۱۷	احب اسمائکم الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن	۳۷۳
۱۱۸	انما سماھا فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمھا و محبھا علی النار	۳۷۳
۱۲۱	اصدقھا حارث و ھمام	۳۷۴

باب القدر

۱۲۶	عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فاخذ شیأ فجعل ینکت بہ الارض فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار و مقعدہ من الجنۃ قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل زاد فی روایۃ فمن کان من اھل السعادۃ فسیصیر الی اھل السعادۃ و من کان من اھل الشقاء فسیصیر الی عمل اھل الشقاوۃ قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فییسر لعمل اھل السعادۃ و اما من کان من اھل الشقاء فییسر لعمل اھل الشقاوۃ ثم قراء فاما من اعطی و صدق بالحسنی الآیۃ۔	۳۷۹

۱۴۸ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام جارہے تھے کہ خبر ملی کہ شام میں وبا ہے امیر المومنین نے مہاجرین وانصار وغیرہم کو بلا کر مشورہ لیا اکثر کی رائے رجوع پر قرار پائی امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی حضرت ابو عبیدہ نے کہا افرا را من قدر اللہ فرمایا لو غیرک قالہا یا ابا عبیدۃ نعم نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ارأیت لو کان لک ابل ھبطت و دیا لہ عدوتان احدھما خصبۃ والاخری جدبۃ الیس ان رعیت الخصبۃ رعیتھا بقدر اللہ و ان رعیت الجدبۃ رعیتھا بقدر اللہ۔ ۳۸۴

۱۴۹ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام الی فرعون نودی لن یفعل فلم افعل قال فناداہ اثنا عشر ملکا من علماء الملئکۃ۔ امض لما امرت بہ فانا جھدنا ان نعلم فلم نعلمہ۔ ۳۸۹

۱۵۰ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انہ خطب الناس یوما (فذکر خطبتہ ثم قال) فقام الیہ رجل ممن کان شھد معہ الجمل فقال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر فقال بحر عمیق فلا تلجہ قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال سر اللہ فلا تتکلفہ قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال اما اذا ابیت فانہ امر بین امرین لاجبر و لاتفویض ، قال یا امیرالمومنین ان فلانا یقول بالاستطاعۃ وھو حاضرک فقال علیؓ بہ فاقاموہ فلما رآہ سل سیفہ قدر اربع اصابع فقال الاستطاعۃ تملکھا مع اللہ او من دون اللہ و ایاک ان تقول احدھما فترتد فاضرب عنقک قال فما اقول یا امیرالمومنین قال قل املکھا باللہ الذی ان شأ ملکنیھا۔ ۳۸۹

۱۵۱ قیل لعلی بن ابی طالب ان ھھنا رجلا یتکلم فی المشیئۃ فقال یا عبداللہ خلقک اللہ لما شأ قال فیمرضک اذاشأ او اذاشئت قال بل اذا شأ قال فیمیتک اذا شأ او اذا شئت قال اذا شأ قال فیدخلک حیث شأ او حیث شئت قال حیث شأ قال واللہ لو قلت غیر ھذا لضربت الذی فیہ عیناک بالسیف ثم تلا علی و ماتشاؤن الا ان یشاء اللہ ھو اھل التقوی و اھل المغفرۃ۔ ۳۹۰

۳۹۱ ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص آکر امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل عرض کی یا امیر المومنین خبر دیجئے فرمایا گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا ان الله خالقك کما شأ او کما شئت۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا یا جیسا تو نے چاہا عرض کی جیسا اس نے چاہا فرمایا فیستعملك کما شأ او کما شئت۔ تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے یا جیسا تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا فیبعثك یوم القیمة کما شاء او کما شئت تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا یا جس طرح تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا ایها السائل تقول لاحول و لاقوة الابمن۔ اے سائل تو کہتا ہے کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا اللہ علی عظیم کی ذات سے فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے، عرض کہ امیر المومنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا ان تفسیرها لایقدر علی طاعة الله و لایکون قوة فی معصیة الله فی الامرین جمیعا الا بالله۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ طاعت کی طاقت نہ معصیت کی قوت دونوں اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا ایها السائل الك مع الله مشیة او دون الله مشیة فان قلت ان لك دون الله مشیة فقد اکتفیت بها عن مشیة الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشیة فقد ادعیت مع الله شرکا فی مشیته۔

۱۵۲ پھر فرمایا ایها السائل الله یشج و یداوی فمنه الداء و منه الدواء اعقلت عن الله امره۔

اے سائل بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا: اس نے عرض کی ہاں حاضرین سے فرمایا الآن اسلم اخوکم فقوموا فصافحوه۔ اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔

پھر فرمایا لو ان رجلا عندی من القدریة لاخذت برقبته ثم ازال اجوئها حتی اقطعها فانهم یهود هذه الامة و نصاراها و مجوسها۔

باب الاستمداد

۲۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں کہے اللهم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی ۴۲۵

۲۷ ان رجلا کان یختلف الی عثمن بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له و کان عثمن لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته فلقی عثمن بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فشکی ذلك الیه فقال له عثمن بن حنیف ایت المیضاة فتوضا ثم آت المسجد فصل فیه رکعتین اروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمان فجاء ه البواب حتی اخذ بیده فادخله علی عثمن بن عفان فاجلسه معه علی الطنفسة قال حاجتك فذکر حاجته فقضاها ثم قال ما ذکرت حاجتك حتی کانت هذه الساعة و قال ما کان لك من حاجة فاتنا ثم کالرجل خرج من عنده فلقی عثمن بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فقال له جزاك الله خیرا ما کان ینظر فی حاجتی و لا یلتفت الی حتی کلمته فی فقال عثمن بن حنیف و الله ما کلمته و لکن شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتاه رجل ضریر فشکا الیه ذهاب بصره فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ایت المیضاة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمن بن حنیف فوالله ما تفرقنا و طال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضر قط ۴۲۵

۲۰۸	ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما خدرت رجله فقیل له اذکر احب الناس الیك فصاح یا محمداه فانتشرت	۲۲۷

باب قتل الحیة

۲۰۹	قال عبداللہ بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی غار اذ نزلت علیه و المرسلٰت فتلقیناها من فیه و ان فاه رطب بها اذ خرجت حیة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اقتلوها قال فابتدرناها فسبقتنا قال فقال وقیت شرکم کما وقیتم شره۔	۲۸
۲۱۰	یسأل رجل ابن عمر ما یقتل من الدواب وهو محرم قال حدثتنی احدیٰ نسوة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان یأمر بقتل الکلب العقور و الفارة و العقرب و الحدیأ و الغراب و الحیة قال وهی فی الصلاة ایضاً	۲۹
۲۱۱	خمس یقتلهن محرم الحیة و الفارة و الحداءة و الغراب الابقع و الکلب العقور۔	۲۹
۲۱۲	خمس قتلهن حلال فی الحرم الحیة و العقرب و الحداءة و الفارة و الکلب العقور۔	۲۹
۲۱۳	امر محرما بقتل حیة بمنی	۲۹
۲۱۴	اقتلوا الحیات کلها الا الجان الابیض الذی کانه قضیب فضة	۷۰
۲۱۵	فتلوا ذوا الطفیتین و الابتر و ایاکم و الحیة البیضاء فانها من الجن	۷۰
۲۱۶	ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأی شیأ من هذه العوامر فلیوذنه ثلاثا فان بداء له بعد فیقتله فانه شیطان	۷۰
۲۱۷	ان لهذه البیوت عوامر فاذا رأیتم شیأ منها فاحرجوا علیها ثلاثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه کافر	۷۰
۲۱۸	ان بالمدینة جنا اسلموا فاذا رأیتم شیأ فاذنوه ثلثة ایام فان بداء لکم بعد ذلك فقتلوه انما هو شیطان	۷۱

۲۱۹	کان ابن عمر یقتل الحیات کلھن حتی حدثنا ابولبابة بن عبدالمنذر البدری ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسک	۷۱
۲۲۰	فی روایة، نھی عن قتل الجنان التی فی البیوت	۷۱
۲۲۱	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یقول :نشدک بالعھد الذی اخذ علیکم سلیمن بن داؤد ان لاتو ذونا و لا تظھرن لنا	۷۱
۲۲۲	اذا ظھرت الحیة فی المسکن فقولوا لھا انا نسئلک بعھد سلیمن بن داؤد ان لاتوذینا فان عادت فاقتلوھا۔	۷۱
۲۲۳	ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل عن حیات البیوت فقال اذا رأیتم مثلھن شیأ فی مسکنکم فقولوا انشدکن العھد الذی اخذ علیکن نوح انشدکن العھد الذی اخذ علیکن سلیمن ان لاتوذونا فان عدن فاقتلوھن	۷۲

باب فی المثلة

۲۹۹	لعن اللہ من مثل بالحیوان فعلیہ لعنة اللہ و الملئکة و الناس اجمعین	۹۳
۳۰۰	اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تفعلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا	۹۴
۳۰۱	سیروا بسم اللہ و فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ولا تغدروا ولا تقتلوا ولیدا	۹۴
۳۰۲	خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تفعلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فھذا عھداللہ و سیرة نبیہ۔	۹۴
۳۰۳	لا تمثلوا بآدمی ولا بھیمة	۹۴
۳۰۴	نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبة و المثلة	۹۴
۳۰۵	ینھی ان یمثل بالبھائم	۹۵
۳۰۶	نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلة	۹۵
۳۰۷	نھی عن المثلة ولو کلب العقور	۹۵
۳۰۸	لا تمثلوا بشیٔ من خلق اللہ عزوجل فیہ روح	۹۵

باب فی المجذوم

۵۳۴	کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح اور رمحین۔	۱۷۲
۵۳۵	جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعتیں کیں ان میں ایک صاحب کو یہ (جذام کا) عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرما بھیجا ارجع فقد بایعناک۔ واپس جاؤ تمہاری بیعت ہو گئی، یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں۔	۱۷۲
۵۳۶	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یاانس اثن البساط لایطأ علیہ بقدمہ۔	۱۷۳
۵۳۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان وادی عسفان پر گزرے وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا ان کان شیئ من الداء یعدی فھو ھذا۔	۱۷۳
۵۳۸	ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا امۃ اللہ لاتوذی الناس لو جلست فی بیتک۔	۱۷۴
۵۳۹	ان عمر بن الخطاب قال للمعیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجلس منی قید رمح و کان بہ ذلک الداء و کان بدریا۔	۱۷۴
۵۴۰	امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی ان میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کیے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایا خذ مما یلیک و من شقک فلو کان غیرک ما اکلنی فی صحفۃ و لکان بینی و بینہ قید رمح۔	۱۷۴
۵۴۱	امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین بر آمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ادن فاجلس و ایم اللہ لو کان غیرک بہ الذی بک ماجلس منی ادنی من قید رمح۔	۱۷۴

۱۷۴ بعض ساکنان موضع

۵۴۲ محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
جرش نے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو
تم دوسرے میں اترو میں نے کہا واللہ اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ
حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس
حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا کذ
بو واللہ ماحدثتهم هذا و لقد رايت عمر بن الخطاب يوتى
بالاناء فيه الماء فيعطيه معيقيب فيشرب منه ثم يتنا وله عمر من
يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما يصنع
عمر ذلك فرارا من ان يدخله شئ من العدوى

۱۷۵

۵۴۳ ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبداللہ بن جعفر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب
سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سے علاج چاہتے دو حکیم
یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں
ہو سکتا ہاں ایسی دوا کردیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔
امیر المومنین نے فرمایا عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد بڑی
تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی
زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل
اور نہایت تلخ ہوتے ہیں پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک
ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہو گیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ
معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی
رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری
کبھی ترقی نہ کرے گی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
فوالله مازال معيقيب متماسكالا يزيد وجعه حتى مات

باب فی الطاعون

۵۷۴	الفار من الطاعون کالفار من الزحف و الصابر فیه کالصابر فی الزحف۔	۱۹۰
۵۷۵	الفار من الطاعون کالفار من الزحف و من صبر فیه کان له اجر شهید۔	۱۹۰
۵۷۶	الفرار من الطاعون کالفرار من الزحف۔	۱۹۰
۵۷۷	الطاعون غدة کغدة البعیر المقیم بها کالشهید و الفار منها کالفار من الزحف۔	۱۹۰
۵۷۸	عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه انه سمع یسأل اسامة بن زید ماذا سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الطاعون رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔	۱۹۱
۵۷۹	بعض صحابہ کو طاعون کے بارے میں پہلے کوئی ارشاد اقدس معلوم نہ تھا، جیسے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے دی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعلم الناس بالحلال و الحرام و امام العلماء الی یوم القیام۔ ہیں ان کا رد شدید کیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی نے نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً رجوع فرمائی اور ان کی تصدیق کی اخرج ابن خزیمة فی صحیحه عن عبدالرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان هذا الطاعون رجس ففروا منه فی الاودیة و الشعاب فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه غضب و قال کذب عمرو بن العاص فقد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عمرو اضل من جمل اهله ان هذا الطاعون دعوة نبیکم و رحمة ربکم و وفاة الصالحین قبلکم۔	۱۹۱

۱۹۲

۵۸۰ کان عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال یا ایها الناس تبددوا فی هذه الشعاب و تفرقوا فانه قد نزل بکم امر من اللہ تعالیٰ لااراه الا رجز و الطوفان قال شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد صاحبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و انت اضل من حمار اهلک قال عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقت قال معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذبت لیس بالطوفان ولابالرجزولکنها رحمة ربکم ودعوة نبیکم وقبض الصالحین قبلکم۔

۱۹۳

۵۸۱ وخزة نصیب امتی من اعدائهم من الجن کغدة الابل من اقام علیها کان مرابطا و من اصیب به کان شهیدا و الفار منه کالفار من الزحف۔

۱۹۳

۵۸۲ الطاعون شهادة لامتی ووخز اعدائکم من الجن غدة کغدة البعیر تخرج فی الاباط و المراق من مات فیه مات شهیدا و من اقام فیه کان کالمرابط فی سبیل اللہ و من فر منه کان کالفار من الزحف۔

۱۹۳

۵۸۳ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها انها قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الطاعون فاخبرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان عذابا یبعثه اللہ تعالیٰ علی من یشاء فجعله رحمة للمومنین فلیس من رجل یقع الطاعون فیمکث فی بیته صابرا محتسبا یعلم انه لایصیبه الاما کتب اللہ له الا کان له مثل اجر الشهید۔

۱۹۳

۵۸۴ اتانی جبرئیل بالحمی و الطاعون فامسکت الحمی بالمدینة و ارسلت الطاعون الی الشام فالطاعون شهادة لامتی و رحمة لهم و رجس علی الکافرین۔

باب التداوی

باب الدعاء

۱۵۷	ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب له	۳۹۶
۱۲۸	یا ایها الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا و هو معکم	۳۹۹
۱۲۹	ان الذین تدعون اقرب الی احدکم من عنق راحلته	۴۰۰
۱۷۰	اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثرو الدعاء	۴۰۰

باب صفة الجنة والنار

۲۳۸	لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبریل اذهب فانظر الیها فذهب فنظر الیها و الی ما اعدالله لاهلها فیها ثم جاء فقال ای رب و عزتك لا یسمع بها احد الا دخلها ثم حفها بالمکاره ثم قال یا جبریل اذهب فانظر الیها قال فذهب فنظر الیها ثم جاء فقال ای رب و عزتك لقد خشیت ان لا یدخلها احد قال فلما خلق الله النار قال یا جبریل اذهب فانظر الیها قال فذهب فنظر الیها ثم جاء فقال ای رب و عزتك لا یسمع بها احد فیدخلها فحفها بالشهوات ثم قال یا جبریل اذهب فانظر قال فذهب فنظر الیها فقال ای رب و عزتك لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلها۔	۲۱۷
۲۳۹	حفت الجنة بالمکارہ و حفت النار بالشهوات	۲۱۸
۳۹	تحاجت الجنة و النار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین و قالت الجنة فمالی لا یدخلنی الاضعفآ الناس	۳۴۲
۱۶۰	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جنتان من فضة آنیتهما و جنتان من ذهب آنیتان و ما فیهما و ما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربهم عزوجل الا رداء الکبریاء علی وجهه فی جنة عدن	۳۹۷

باب الرؤیا

۱۲۳	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها رأیتك فی المنام ثلث لیال یجی بك الملك فی سرقة من حریر فقال لی هذه امراء تك فکشف عن وجهك الثوب فاذا انت هی فقلت ان یکن هذا من عندالله یمضه	۳۷۵

باب فی ابی طالب

باب الشتیٰ

۴۰۴ عن ابن مسعود قال اعظم الناس خطایا یوم القیمة اکثرهم حوصا فی الباطل ۱۳۱

۴۰۵ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یزال المسروق منه فی تهمة حتی یکون اعظم جرما من السارق ۱۳۱

۴۰۶ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال رأی عیسیٰ بن مریم رحلا یسرق فقال اسرقت قال کلا و الله الذی لااله الا الله هو فقال عیسیٰ آمنت بالله و کذبت عینی۔ ۱۳۱

۴۰۹ نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف و قال انه لا یقتل الصید و لا ینکأ العدو و انه یفقؤا العین و یکسر السن۔ ۱۳۲

۴۲۸ الحنة حرام علی کل فاحش ان یدخلها ۱۳۵

۴۸۳ حدیث میں ہے جو جانور پالو ان میں سے بار اسے دانہ پانی دو کھاؤ ۱۵۸

۴۸۴ من اقتنیٰ کلبا الاکلب ماشیة او ضاریا نقص من عمله کل یوم قیراطان ۱۵۸

۵۱۳ الطیرة شرك ۱۶۵

۵۱۹ کل لهو یکره الا ملاعبة الرجل امراء ته و مشیه بین الهدفین و تعلیمه فرسه ۱۶۱

۵۵۶ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لو کان شیٔ سابق القدر لسبقته العین ۱۸۱

۵۶۱ و لما بلغها (ای عائشة) حدیث ابی هریرة ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ان الطیرة فی المراء ة و الدار و الفرس، غضبت غضبا شدیدا و قالت و الذی نزل القرآن علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما قالها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انما قال ان اهل الجاهلیة کانوا یتطیرون من ذلك۔ (هذه طریقة معروفة لعائشة) ۱۸۴

36

۵۶۳ الله الله فی من لیس له الا الله

۱۸۵

۳۵ قیل لابن مسعود ان کعبا یقول ان السماء تدور فی قطبة مثل قطبة الرحا فی عمود علی منکب ملك قال کذب کعب ان الله یمسك السموات و الارض ان تزولا و کفی بھا زوالا ان تدور ۴۲۹

۳۶ ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیمان کذب کعبؑ ان الله یمسك السموات و الارض ان تزولا۔ ۴۲۹

۳۸ ان اول شیئ خلق الله القلم و کان عرشه علی الماء فلرتفع بحار الماء ففتقت منه السموات ثم خلق النون فبسطت الارض علیه و الارض علی ظهر النون فاضطرب النون فما دامت الارض فاثبتت الجبال ۴۳۳

۳۹ خلق الله جبلا یقال له ق محیط بالعالم و عروقه الی الصخرة التی علیها الارض فاذا اراد الله ان یزلزل قریة امر بذلك الجبل فحرك العرق الذی یلی تلك القریة فیزلزلها و یحرکها فمن ثم تحرك القریة دون القریة ۴۳۳

۴۰ الا ان فی الحسد مضغة اذا صلحت صلح الحسد کله و اذا فسدت فسد الحسد کله الا و ھی القلب ۴۳۴

۴۱ المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور ۴۳۴

۶۰ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام باقر کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا اسلام کہنا سیدنا امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے جابر کے پاس آئے انھوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسلم علیکم۔ ۴۳۸

۷۲ قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لابی ذر حین غربت الشمس اتدری این تذھب قلت الله و رسوله اعلم قال فانها تذھب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیوذن بها و یوشك ان تسجد فلا یستقبل منه و تستاذن فلا یوذن لها یقال لها ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالیٰ و الشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدیر العزیز العلیم ۴۴۳

۴۴۴

۷۳	حدیث میں ہے لکل حد مطلع	۴۴۴
۷۴	جاء رجل الی عبداللہ فقال من این جئت قال من الشام فقال من لقیت قال کعبا فقال ما حدثک کعب قال حدثنی ان السموات تدار علی منکب ملک فقال صدقته او کذبته قال ما صدقته و لا کذبته قال لودوت انک افتدیت من رحلتک الیه براحلتک ارحلها کذب کعب ان اللہ یقول ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ زاد غیر ابن جریر و کفی بھا زوالا ان تدورا۔	
۷۵	ذھب جندب البجلی الی کعب الاحبار ثم رجع فقال له عبداللہ حدثنا ما حدثک فقال حدثنی ان السماء فی قطب کقطب الرحا قال عبداللہ لودوت ان افتدیت رحلتک بمثل راحلتک ثم قال ما تنکب الیھودیة فی قلب عبد فکادت ان تفارقه ثم قال ان اللہ یمسک السموات و الارض ان تزولا و کفی بھا زوالا ان تدورا۔	۴۴۴
۷۶	ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیمان کذب کعب ان اللہ یمسک السموات و الارض ان تزولا۔	۴۴۵

الماٰخذ

۱	فتاوی رضویه جلد نهم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲	حك العیب فی حرمة تسوید الشیب	مشمولہ جلد نہم
۳	اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد	
۴	لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ	
۵	شفاء الواله فی صور الحبیب مزاره و نعاله	
۶	مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد	
۷	الحق المجتلی فی المبتلی	
۸	تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون	
۹	الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا	
۱۰	جلی النص فی املکن الرخص	
۱۱	الزبدة الزکیة فی تحریم سجود التحیة	
۱۲	عطایا القدیر فی حکم التصویر	
۱۳	الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف	رضا اکیڈمی بمبئی
۱۴	فتاوی رضویه جلد دہم	مشمولہ جلد دہم
۱۵	حقة المرجان لمهم حکم الدخان	
۱۶	الفقه التسجیلی فی عجین النار جیلی	
۱۷	الشرعیة البهیة فی تحدید الوصیة	
۱۸	المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع	

		رضا اکیڈمی بمبئی
۱۹	فتاوی رضویه جلد یازدهم	مشمول جلد یازدہم
۲۰	اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین	
۲۱	غاية التحقيق فی امامة العلی و الصديق	
۲۲	شمول الاسلام لاصول الرسول الكرام	
۲۳	التحبير بباب التدبير	
۲۴	ثلج الصدر لايمان القدر	
۲۵	قوارع القهار على مجسمة الفجار	
۲۶	مقامع الحديد على خد المنطق الجديد	
۲۷	اطائب الصيب على ارض الطيب	
۲۸	فتاوی رضویه جلد دوازدهم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲۹	نطق الهلال بارخ ولادالحبيب و الوصال	مشمول جلد دوازدہم
۳۰	اقامة القيامة على طاعن القيام لنبي تهامه	
۳۱	انوار الانتباه في حل نداء يا رسول الله	
۳۲	رساله تدبير فلاح و نجات و اصلاح	
۳۳	نزول آيات فرقان بسكون زمين و آسمان	

المراجع

(امام احمد رضا نے جن کتابوں سے حدیثیں اخذ کی ہیں)

الالف

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱	الادب المفرد للبخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۲	الاصابه فی معرفة الصحابه	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۳	اصطناع المعروف	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا	۲۸۱
۴	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبدالبر	۴۶۳
۵	القاب الرواة	احمد بن عبدالرحمن الشیرازی	۴۰۷
۶	اخبار المدینه	زبیر بن بکار الزبیری	۲۵۶
۷	اعتلال القلوب	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۸	امثال النبی ﷺ	الحسن بن عبدالرحمن الرامہرمزی	۳۶۰
۹	الاکتفأ فی فضل الاربعة الخلفاء	ابراہیم بن عبداللہ الیمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۱۰	الابانة عن اصول الدیانة	ابو نصر السجزی	
۱۱	اربعین سمی بالماء المعین	برہان خجندی تقریبا	۱۰۰۰
۱۲	احیاء العلوم	امام محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۱۳	امالی فی الحدیث	قاضی عبدالجبار بن احمد	۴۱۵
۱۴	امالی فی الحدیث	ابو القاسم عبدالملک بن محمد بن بشران	۴۳۲
۱۵	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۱۶	اربعین طائیه		
۱۷	الأم للشافعی	محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۴
۱۸	اقتباس الانوار	ابو عبداللہ محمد بن علی رشاطی	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۹	اخبار مدینه	محمد بن حسن المدنی ابن زباله	۲۰۰
۲۰	ارشاد الساری شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی الشافعی	۹۲۳
۲۱	الاطراف	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۲	الاجرا لجزل فی الغزل	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۳	اشعة اللمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۲۴	الاتحاف السادۃ المتقین		

البا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۵	بهجة المجالس	احمد بن محمد عبد ربہ	۸۶۰
۲۶	الباب العزبور	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۷	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (البدائع)	علاء الدین بن ابی بکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷
۲۸	بلوغ المرام	حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۹	البنایه شرح الهدایه	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵

التا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۰	تاریخ البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۳۱	تاریخ نیشا پور	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۲	تاریخ للحاکم	ابو عبد اللہ الحاکم نیشا پوری	۴۰۵
۳۳	تلخیص المتشابه	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۳۴	تفسیر ابن حیان	ابو الشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۳۵	تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد الرازی	۳۲۷
۳۶	تفسیر ابن جریر	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۷	تاریخ الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۸	تهذیب الآثار	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۹	تاریخ دمشق	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۴۰	تاریخ بغداد	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱
۴۱	التحقیق فی فضل الصدیق	ابراہیم بن عبداللہ الیمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۴۲	الترغیب والترہیب	حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری	۶۵۶
۴۳	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی	۳۷۳
۴۴	تعظیم الصلاۃ	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۴۵	تاریخ بغداد	محمد بن محمود حسن بغدادی ابن نجار	۶۴۳
۴۶	ترغیب الذکر	ابوحفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۴۷	تبیین الحقائق	فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳
۴۸	التعقبات علی الموضوعات	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۹	تفسیر ابن مردویہ	احمد بن موسیٰ بن مردویہ	۴۱۰
۵۰	تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (التبیین)	فخر الدین عثمان بن علی زیلعی	۷۴۳
۵۱	تفسیر جویبر	جویبر	
۵۲	التیسیر للمناوی	عبدالرؤف المناوی	۱۰۳۱
۵۳	تفسیر ثعلبی	ابواسحٰق احمد بن محمد	۴۲۷
۵۴	تاریخ ابی اسحٰق	ابواسحٰق جوزجانی	۲۸۰
۵۵	تفسیر واحدی	ابوالحسن علی بن احمد الواحدی	۴۶۸
۵۶	تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل	علاء الدین علی بن محمد بغدادی معروف بہ خازن	۷۴۱
۵۷	التجرید للصحاح والسنن	ابوالحسن احمد بن رزین	۵۳۵
۵۸	التحریر المختار	امام عبدالقادر الرافعی الفاروقی	۱۳۲۳
۵۹	تقریرات الرافعی	امام عبدالقادر الرافعی الفاروقی	۱۳۲۳
۶۰	ترجمان التراجم	ابوعبداللہ الفہری بستی	
۶۱	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین رازی	۶۰۶
۶۲	تحفۃ الزائر	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱
۶۳	التاریخ	شمس الدین محمد بن صالح مدنی	
۶۴	تخریج احیاء العلوم	حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۵	التہذیب	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۶	التقریب	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۷	سعرت الولوی فی شرح تقریب النوری (التقریب)	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۸	تہذیب التہذیب	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۲۹	التہذیب	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۷۰	تذکرۃ الحفاظ	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۷۱	التاریخ	الحافظ ابو بکر بن ابی خیثمہ	۲۷۹

الجیم

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۷۲	الجامع الصحیح للبخاری اول وثانی	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۷۳	الجامع الصحیح للمسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری	۲۶۱
۷۴	جامع الترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۷۵	الجعدیات	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۷۶	جزء حدیثی	ابو عبداللہ محمد بن مخلد دوری بغدادی	۲۳۱
۷۷	جزء ردالشمس	شاذان الفضلی	
۷۸	الجامع الکبیر	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۷۹	الجامع الصغیر	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۰	جمع الجوامع	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۱	جزء حدیثی حسن بن عرفہ	ابو علی حسن بن عرفہ بعد از	۲۵۶
۸۲	جزء ابی معاذ مروزی	ابی معاذ مروزی	
۸۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی تقریباً	۹۶۲
۸۴	جزء املا	محمد بن المبارک بن الصباح	
۸۵	جزء حدیثی	ابو حاتم محمد بن عبدالواحد خزاعی	
۸۶	جزء حدیثی	ابوالعباس اصم	
۸۷	جزء مطم	شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۸۸	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۸۹	جزء حدیثی	قاضی ابو بکر محمد بن عبدالباقی الانصاری	۵۳۵

الحا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۹۰	حلیة الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۹۱	حملة القرآن	ابو بکر محمد بن الحسین الاجری	۳۰۶
۹۲	حرزحدیثی	ابواحمد دہقان	
۹۳	الحرز المعانی		
۹۴	الحدیقة الندیه شرح طریقه محمدیه	شیخ اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی	۱۱۴۳
۹۵	الحلیه	علامہ ابراہیم الحلبی	۹۷۱
۹۶	الحمام	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹

الخا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۹۷	الخلافیات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۹۸	الخصائص الکبریٰ	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۹۹	الخمیس فی احوال انفس نفیس	حسین بن محمد بن حسن دیار بکری	
۱۰۰	خزانة الروایات مستند ماۃ مسائل	قاضی جکن الحنفی	
۱۰۱	خالصة الحقائق		
۱۰۲	الخلاصة	محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی	۶۷۶
۱۰۳	خلاصة الاخبار ترجمه خلاصة الوفا	محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی	

الدال

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۰۴	دلائل النبوة	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۰۵	دلائل النبوة	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۰۶	الدرالثمینه فی تاریخ المدینه	محمد بن محمود بن حسن بغدادی ابن نجار	۶۴۳
۱۰۷	دقائق الطریقة	محمد بن ابوالحسین مکی	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۰۸	درمنظم	امام ابوالقاسم محمد لولوی بستی	
۱۰۹	الدلائل (دلائل الخیرات)	محمد بن سلیمن جزولی	۸۷۰
۱۱۰	الدر المنثور	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱

الرا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۱۱	الریاض النضرة فی مناقب العشرة	ابو جعفر احمد بن احمد الشہیر بالمحب الطبری	۶۹۴
۱۱۲	رسالہ قشیریہ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری	۴۶۵

الزا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۱۳	زوائد کتاب الزہد	عبداللہ ابن الامام احمد	۲۹۰
۱۱۴	زوائد مسند	عبداللہ ابن الامام احمد	۲۹۰
۱۱۵	زیادت مسند مسدد	معاذ بن المثنی	
۱۱۶	زواجر	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

السین

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۱۷	السنن لابی داؤد — اول، دوم	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۱۱۸	السنن للنسائی — اول ثانی	ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳
۱۱۹	السنن الکبری للنسائی	ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۴
۱۲۰	السنن لابن ماجہ — اول، ثانی	ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳
۱۲۱	السنن الطحاوی	ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۱۲۲	السنن الکبری للبیہقی	ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۲۳	السنن للدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۱۲۴	السنن للدارمی	عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی	۲۵۵
۱۲۵	السیرة الکبری لابن اسحق	محمد بن اسحق بن یسار	۱۵۱
۱۲۶	سیرت عمر بن محمد ملا	عمر بن محمد ملا	
۱۲۷	سنن سعید بن السکن	ابن السکن سعید بن عثمان	۳۵۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۲۸	السنن لابن منصور	سعید بن منصور الخراسانی	۲۲۳
۱۲۹	سیرت ابن ہشام	ابو محمد عبدالملک بن ہشام	۲۱۳
۱۳۰	سنن عثمان بن ابی شیبہ	عثمان بن ابی شیبہ کوفی	۲۳۹
۱۳۱	سراج منیر شرح جامع صغیر		

الشین

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۳۲	شرح معانی الاثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۱۳۳	شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۳۴	شرح السنۃ	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۱۳۵	شرف النبوۃ	ابو سعید عبدالملک بن عثمان	
۱۳۶	شرف المصطفیٰ	حافظ ابو سعید	
۱۳۷	الشہاب	قضاعی	
۱۳۸	شرح الشفاء	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۱۳۹	شرح الصدور	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۱۴۰	شفا السقام فی زیادۃ خیر الانام	تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی	۷۵۶
۱۴۱	الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ	ابو الفضل عیاض بن موسیٰ قاضی	۵۴۴
۱۴۲	شرح علامہ ابن قاصح		
۱۴۳	شرح البردۃ	ابو العباس قصار	
۱۴۳	شرح شفاء شریف	محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی	۷۸۱
۱۴۵	شرح مواہب اللدنیہ	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲
۱۴۶	شرح السیر الکبیر		
۱۴۷	شرح المہذب	محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی	۶۷۶
۱۴۸	شرح مسند	عبدالقادر الرافعی الفاروقی	۱۳۲۳
۱۴۹	شرح الطیبی علی مشکوۃ المصابیح	شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی	۷۴۳
	شرح احیاء العلوم	سید المرتضیٰ بلگرامی	۱۲۰۵

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۵۱	شرح المصابیح	شہاب الدین فضل بن حسین تورپشتی حنفی	۶۶۱
۱۵۲	شرح منتقی		
۱۵۳	شرح المصابیح	قاضی ناصرالدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی الطیری البیضاوی	۶۹۱ یا ۶۸۵
۱۵۴	شرح المؤطا	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲

الصاد

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۵۵	الصحیح المستدرک علی البخاری ومسلم	ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۱۵۶	صحیح ابن حبان	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۱۵۷	صحیح التقاسیم والانواع	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۱۵۸	صحیح ابوعوانہ	یعقوب بن اسحٰق اسفرائنی	۳۱۶
۱۵۹	صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحٰق بن خزیمہ	۳۱۱
۱۶۰	صحیح ابن ابان	عیسیٰ بن ابان بن صدقہ	۲۲۱
۱۶۱	صحیح ابن السکن	ابن السکن سعید بن عثمان	۳۵۳
۱۶۲	الصواعق المحرقہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۱۶۳	صفۃ قبر النبی ﷺ	ابوبکر محمد بن الحسین الاجری	۳۰۶
۱۶۴	الصحاح	ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵

الضاد

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۶۵	الضعفاء	امام موسیٰ کاظم	

الطا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۶۶	طریق ابن الاعرابی	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۱۶۷	الطب النبوی	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۶۸	الطیوریات	ابوطاہر سلفی	۵۷۶
۱۶۹	الطحطاوی علی الدر	سید احمد الطحطاوی (۱۲۳۱)	۱۳۰۲
۱۷۰	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد	۲۳۰

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۷۱	طبقات الحفاظ	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸

العین

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۷۲	علوم الحدیث	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۱۷۳	عوالی سعید بن منصور	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۷۴	عمل الیوم واللیلة	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۱۷۵	عمدة القاری شرح صحیح بخاری	علامہ بدر الدین ابی محمود بن احمد العینی	۸۵۵
۱۷۶	عوالی الفرش الی معالی العرش		
۱۷۷	العنایہ	اکمل الدین محمد بن محمد البابرتی	۷۸۶
۱۷۸	عینی	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵

الغین

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۷۹	غرائب امام مالک	امام ابو الحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۱۸۰	غریب الحدیث	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۱۸۱	غایة البیان	شیخ قوام الدین امیر کاتب بن امیر الاتقانی	۷۸۵
۱۸۲	غریب الحدیث	ابراہیم الحربی	
۱۸۳	الغیلا نیات	ابو بکر الشافعی	
۱۸۴	غایہ سمعانیہ		
۱۸۵	غریب الحدیث	ابو الحسن علی بن مغیرہ البغدادی المعروف باثرم	۲۳۰
۱۸۶	غنیہ	حسن بن عمار بن علی ابو الاخلاص الشرنبلالی	۱۰۶۹
۱۸۷	الغنیہ شرح المنیہ	علامہ ابراہیم الحلبی	۹۶۱

الفا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۸۸	فضائل الصحابہ	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۸۹	فتاوی امام سخاوی	شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی	۹۰۲
۱۹۰	فضل لباس العمائم	ابو عبداللہ محمد بن وضاح	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۱۹۱	فضائل القرآن	ابو عبیده معمر بن المثنیٰ	۲۲۸
۱۹۲	فضائل القرآن لابن ضریس	ابو عبدالله محمد بن ایوب بن ضریس البجلی	۲۹۴
۱۹۳	فتوح المصر	ابوالقاسم بن عبدالحکیم	
۱۹۴	فتوح الشام	ابو حذیفه	
۱۹۵	الفوائد	تمام بن محمد بن عبدالله البجلی	۴۱۴
۱۹۶	فتح الله المعین	السید ازہری ابو منصور محمد بن احمد	۹۸۰
۱۹۷	فضائل الصحابه	خیثمه بن سلیمان طرابلسی	
۱۹۸	فضائل الصدیق	ابوطالب العشاری	
۱۹۹	فوائد ثقفیات	ابو عبدالله ثقفی	
۲۰۰	فتح الملک المجید		
۲۰۱	فوائد نهاد		
۲۰۲	فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبدالواحد بابن الهمام	۸۶۱
۲۰۳	فوائد الخلعی	ابوالحسن علی بن الحسین الموصلی	۴۹۲
۲۰۴	فضائل مکه	خلیل بن اسحٰق الجندی	۷۷۶
۲۰۵	فتوح الغیب	شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی	۵۶۱
۲۰۶	فوائد سمویه	اسماعیل بن عبدالله الملقب بسمویه	۲۶۷
۲۰۷	الفتوحات المکیه	امام محی الدین محمد بن علی ابن عربی	۶۳۸
۲۰۸	فتح الباری	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۰۹	فوائد سورة الاخلاص	ابو بکر غلام الخلال	۳۳۹
۲۱۰	الفجر المنیر	امام تاج الدین خاکمانی	
۲۱۱	فتاوی حدیثیه	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۱۲	فوائد ابوبکر بن خلاد	ابو نعیم احمد بن عبدالله الاصبهانی	۴۳۰
۲۱۳	فتح القدیر	محمد بن علی شوکانی	۱۲۵۵

37

القاف

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۲۱۴	قصر الامل	ابو بکر عبدالله بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۱۵	قضاء الحوائج	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۱۶	قضاء الحوائج	ابو الغنائم النرسی	
۲۱۷	قمع الحرص	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۱۸	القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب	ابراہیم بن عبداللہ الیمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۲۱۹	قوت القلوب فی معاملة المحبوب	ابو طالب محمد بن علی المکی	۳۸۶
۲۲۰	قرة العینین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۷۶

الکاف

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۲۱	کتاب المراسیل	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۲۲۲	کتاب الشمائل	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۲۲۳	کتاب العلل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۲۲۴	کتاب المناقب	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۲۲۵	کتاب الزہد	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۲۲۶	کتاب الآثار	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹
۲۲۷	کتاب البعث والنشور	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۲۸	کتاب المعرفة	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۲۹	کتاب الاسماء والصفات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۳۰	کتاب الدعاء	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۲۳۱	کتاب الکنی والالقاب	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۲۳۲	کتاب المعجزات	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۵۰
۲۳۳	کتاب التاریخ	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۴	کتاب الرواة عن مالك بن انس	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۵	کتاب الجامع لآداب الراوی والسامع	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۶	کتاب القنوت	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۷	کتاب المتفق والمفترق	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۳۸	كتاب الرياضة	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۳۹	كتاب الافراد	امام ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۲۴۰	الكامل لابن عدى	ابواحمد عبداللہ بن عدی	۳۶۵
۲۴۱	كتاب الضعفاء	ابوالشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۲۴۲	كتاب التوبيخ	ابوالشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۲۴۳	كتاب الثواب	ابوالشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۲۴۴	كتاب انعظمة	ابوالشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۲۴۵	كتاب العلل على ابواب الفقه	ابومحمد عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم محمد الرازی	۳۲۷
۲۴۶	كتاب الادب	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۲۴۷	كتاب ذم الغيبة	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۴۸	كتاب الاخوان	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۴۹	كتاب التهجد	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۰	كتاب القبور	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۱۵۱	كتاب فضل الصمت	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۲	كتاب العقوبات	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۳	كتاب الاخوة	حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۲۵۴	كتاب الطب	حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۲۵۵	كتاب السنة	ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حسن المعروف محدث لالکائی	۴۱۸
۲۵۶	كتاب السنة	ابن ابی عاصم	
۲۵۷	كتاب العالم	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۲۵۸	كتاب الامثال	حسن بن عبداللہ ابواحمد عسکری	۳۸۲
۲۵۹	كتاب المواعظ	حسن بن عبداللہ ابواحمد عسکری	۳۸۲
۲۶۰	كتاب الاحكام	ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بضیاء مقدسی	۶۴۳
۲۶۱	كتاب المعرفة	ابن مندہ	
۲۶۲	كتاب الصحابه	ابن مندہ	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۶۳	کتاب الاستذکار والتمهید	ابو عمر یوسف بن عبد البر	۴۶۳
۲۶۴	کتاب العلم	ابو عمر یوسف بن عبد البر	۴۶۳
۲۶۵	کتاب التمهید	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۶۶	کتاب الوفاء	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۷	کتاب العلل	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۸	کتاب الصفوة	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۹	کتاب الاعتدال	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۷۰	کتاب الهواتف	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۷۱	کتاب فضل العلم	موہبی	
۲۷۲	کتاب العاقبة	امام عبد الحق اشبیلی	۵۸۲
۲۷۳	کتاب العقل	ابو الحسن التیمی	
۲۷۴	کتاب الترغیب	امام ابو القاسم اصبہانی	۵۳۵
۲۷۵	کتاب الحجة	امام ابو القاسم اصبہانی	۵۳۵
۲۷۶	کتاب الله	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۲۷۷	کتاب الصلاة	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۲۷۸	کتاب الایمان	عمر بن رستہ	۳۰۰
۲۷۹	کتاب الطهور	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۲۸۰	کتاب الالمام فی دخول الحمام	ابو المحاسن محمد بن علی	
۲۸۱	کتاب الصفین	یحییٰ بن سلیمان الجعفی	
۲۸۲	کتاب الفوائد	ابو سعید ہیثم بن کلیب الشاشی	۳۳۵
۲۸۳	کتاب الفوائد	الشیخ المخلص	۹۳۰
۲۸۴	کتاب الفوائد	ابو الحسن بن بشران	
۲۸۵	کتاب الفوائد	حسن بن سفیان النسوی	۳۰۳
۲۸۶	کتاب الفوائد	ہناد	
۲۸۷	کتاب الزہد	ہناد	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۸۸	کتاب الزہد	عبداللہ بن المبارک	۱۸۰
۲۸۹	کتاب الافراد	ابو حفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۲۹۰	کتب السنة	ابو حفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۲۹۱	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۲۹۲	کتاب الفتوح	سیف	
۲۹۳	کتاب الغریب	احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی	۳۸۸
۲۹۴	کتاب الجیس والانیس	معافی	
۲۹۵	کتاب الصلاة	ابو محمد الابراہیمی	
۲۹۶	کتاب الضعفأ الکبیر	ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی المکی	۳۲۲
۲۹۷	کتاب الفرائض	سفین ثوری کوفی	۱۶۱
۲۹۸	کف الرعاع عن محرمات الھوو السماع	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۹۹	کشف الغمة عن جمیع الامة	شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳
۳۰۰	کتاب المجالس	ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم دینوری	۲۷۶
۳۰۱	کتاب الطاعة والمعصیة	علی بن معبد	
۳۰۲	کتاب المصاحف	ابن الانباری	
۳۰۳	کتاب المغازی	محمد بن عمر بن واقد الواقدی	۲۰۷
۳۰۴	کتاب المغازی	حافظ محمد بن عائذ	
۳۰۵	کتاب الناسخ والمنسوخ	محمد بن موسیٰ حازمی	۵۸۴
۳۰۶	کتاب الاشربه	ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم دینوری	۲۷۶
۳۰۷	کتاب الروضة	ابوالحسن بن البراء	
۳۰۸	کتاب اتباع الاموات	ابراہیم الحربی	
۳۰۹	کتاب الشافی	ابو بکر غلام الخلال	۴۳۹
۳۱۰	کتاب الفتن	نعیم بن حماد استاذ بخاری	۲۲۵
۳۱۱	کتاب المعرفة		
۳۱۲	کتاب الصحابه	ابوالحسن علی بن محمد باوردی (باوردی) بصری	۴۵۰

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ھجری
۳۱۳	کتاب المروۃ	ابو بکر بن المرزبان	
۳۱۴	کتاب السنة	ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی	
۳۱۵	کتاب الفوائد	ابو بکر عاقولی	
۳۱۶	کتاب السنة	ابوالقاسم طلحی	
۳۱۷	کنزالعمال	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین السندی	۹۷۵
۳۱۸	کنزالعباد	علی بن احمد غوری	
۳۱۹	کتاب الحجه علی تارك المحجه	نصر بن ابراہیم المقدسی	۴۹۰
۳۲۰	کتاب الاموال	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۳۲۱	کتاب التذکرہ	ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی	۶۷۱
۳۲۲	کتاب الفوائد	حاجب طوسی	
۳۲۳	کتاب الاحکام	ابن خراط امام عبدالحق اشبیلی	۵۸۲
۳۲۴	کتاب الفضائل	درلابی	
۳۲۵	کتاب التلخیص	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۳۲۶	کتاب الوفاء	سید نورالدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی	۹۱۱

اللام

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ھجری
۳۲۷	اللالی المصنوعه فی الاحادیث الموضوعة	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۳۲۸	لسان المیزان	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۳۲۹	لمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲

المیم

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ھجری
۳۳۰	مسند امام اعظم	امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰
۳۳۱	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۳۲	مسند ذی الیدین	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۳۳	مؤطا امام محمد	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۳۵	مبسوط امام محمد (الاصل)	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹
۳۳۶	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹
۳۳۷	مرسل وبلاغ مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹
۳۳۸	معانی الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۳۳۹	مصنف الطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۳۴۰	المدخل	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۳۴۱	المعجم الکبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۲	المعجم الاوسط	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۳	المعجم الصغیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۴	المؤتلف	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۳۴۵	مسند الفردوس	شہردار بن شیرویہ الدیلمی	۸۵۸
۳۴۶	مصنف عبد الرزاق	ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	۲۱۱
۳۴۷	مصنف ابن ابی شیبہ	ابو بکر عبداللہ بن محمد احمد العبسی	۲۳۵
۳۴۸	مکارم الاخلاق	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۳۴۹	مکائد الشیطان	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۳۵۰	المختارۃ فی الحدیث	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بضیاء مقدسی	۶۴۳
۳۵۱	المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنۃ	شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی	۹۰۲
۳۵۲	موجبات الرحمۃ وعزائم المغفرۃ	ابو العباس احمد بن ابو بکر رواد صوفی	
۳۵۳	المائتین	ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمن الصابونی	۴۴۹
۳۵۴	مکارم الاخلاق	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۳۵۵	المسند فی الحدیث	حسن بن سفیان النسوی	۳۰۳
۳۵۶	معجم شیوخ	ابو سعید نقاش	
۳۵۷	المطالب العالیہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۳۵۸	مشیخہ	ابو علی الحسن بن شاذان	
۳۵۹	مشیخہ		

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۶۰	المولد	ابوزکریا یحیٰ بن عائذ	
۳۶۱	مسند البزار	ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار	۲۹۲
۳۶۲	مسند ابن منیع	ابن منیع	
۳۶۳	مسند اسحق بن راهویه	حافظ اسحاق بن راہویہ	۲۳۸
۳۶۴	مسند ابن سخبر (مسند سخبری)	ابواسحاق ودعلج	۳۵۱
۳۶۵	مسند عبد بن حمید	ابو محمد عبد بن محمد حمید الکشی	۲۹۴
۳۶۶	مسند قضاعی	ابو عبداللہ محمد بن سلامہ قضاعی	۴۵۴
۳۶۷	مسند مسدد	مسدد بن مسرہد	۲۲۸
۳۶۸	مسند کبیر	مسدد کی استاذ بخاری و مسلم	
۳۶۹	معجم ابن منیع	ابن منیع	
۳۷۰	معجم ابن قانع (معجم الصحابه)	ابوالحسین عبدالباقی بن قانع	۳۵۱
۳۷۱	مسند ابی یعلی	احمد بن علی الموصلی	۳۰۷
۳۷۲	مشکوة المصابیح	شیخ ولی الدین العراقی	۷۴۲
۳۷۳	مستخرج اسماعیلی	ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی	۳۷۱
۳۷۴	مدارك التنزیل (تفسیر النسفی)	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی	۷۱۰
۳۷۵	مسند ابی داؤد	سلیمان بن داؤد الطیالسی	۲۰۴
۳۷۶	مرقاة شرح مشکوٰة	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۳۷۷	موضوعات کبیر	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۳۷۸	موضوعات ابن جوزی	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۳۷۹	المنتقی فی الحدیث	عبداللہ بن علی بن جارود	۳۰۷
۳۸۰	منح المدح	ابوالفتح محمد بن محمد بن سید الناس	۷۳۴
۳۸۱	مؤطا ابن ابی ذئب	محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب	۱۵۸
۳۸۲	المهرانیات		
۳۸۳	مسند عدنی	محمد بن یحیٰ عدنی	۲۴۳
۳۸۴	مدخل الشرع الشریف	ابن الحاج ابی عبداللہ محمد بن محمد بن العبدری	۷۳۷

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۸۵	المواہب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی الشافعی	۹۲۳
۳۸۶	مطالع المسرات	ابو حامد بن ابی المحاسن یوسف بن محمد الفاسی	۱۰۵۲
۳۸۷	مأثبتیں	محمد بن یحییٰ عدنی	۲۴۳
۳۸۸	مقدمہ عربویہ		
۳۸۹	مصنف وکیع	وکیع بن الجراح	۱۹۸
۳۹۰	مسند سراج	احمد بن ملقن سراج الدین عمر	۸۰۵
۳۹۱	مختصر ابی داؤد للحافظ المنذری	عبد العظیم بن عبد القوی المنذری	۶۵۶
۳۹۲	مصنفات ابن بشکوال	امام ابو القاسم بن بشکوال	۵۷۸
۳۹۳	مصنفات مغلطائی	حافظ علاء الدین مغلطائی	۷۶۲
۳۹۴	میزان الشریعة الکبریٰ	شیخ امام عبد الوہاب بن احمد شعرانی	۹۷۳
۳۹۵	المغنی عن حمل الاسفار (تخریج احیاء العلوم)	حافظ عبد الرحیم بن حسین عراقی	۸۰۶
۳۹۶	مسند شامیین	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۹۷	مقدمہ ابن الصلاح (علوم الحدیث)	ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمٰن صلاح الدین	۶۴۳
۳۹۸	مسند رویانی	الرویانی	
۳۹۹	مرقاة الصعود	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۰۰	مسابل	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۰۱	المیزان	امام ابو عبد اللہ ذہبی	۷۴۸
۴۰۲	مجمع البحار (مجمع بحار الانوار)	علامہ محمد بن طاہر الفتنی (پٹنی) ہندی	۹۸۶
۴۰۳	معرفة الاصحاب	حافظ ابو موسیٰ مدینی	۲۳۴
۴۰۴	مسند مدینی	علی بن مدینی	۲۳۴

النون

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۴۰۵	النجلاء	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۴۰۶	نوادر الاصول فی معرفة اخبار الرسول	ابو عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی	۲۵۵
۴۰۷	نسخہ	کامل جحدری	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ھجری
۴۰۸	النهایه فی غریب الحدیث والاثر	مجد الدین مبارک بن محمد الجزری ابن اثیر	۶۰۶
۴۰۹	نسیم الریاض	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹
۴۱۰	نصب الرایه فی تخریج احادیث الهدایه	عبداللہ بن یوسف زیلعی	۷۶۲
۴۱۱	نیل الاوطار	محمد بن علی شوکانی	۱۲۵۵

الواو

۴۱۲	وصایا العلماء عند العلماء	ابن زہیرہ	
۴۱۳	الوجیز فی الفروع	ابو حامد محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۴۱۴	وفاء الوفاء	سید نور الدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی	۹۱۱

الھا

۴۱۵	الهدایه	برہان الدین علی ابو الحسن الفرغانی ۵۹۳ یا	۵۹۲

الیا

۴۱۶	الیواقیت والجواہر	شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳

نوٹ: امام احمد رضا بریلوی نے حوالہ دیتے وقت کہیں کہیں صرف مصنف کے نام پر اکتفاء کیا ہے اور کتاب کا نام تحریر نہیں فرمایا، تو ہم نے بعض جگہ مصنف کے ساتھ ان کی کتاب بھی تحریر کردی ہے مگر جن مصنفین کی تصنیفات کا ہمیں علم نہیں ہو سکا ان کے اسماء یہ ہیں۔

۴۱۷		ابو الفضل المرسی	
۴۱۸		الفریابی	
۴۱۹		محمد ابو منصور ماتریدی سمرقندی	۳۳۳
۴۲۰		حافظ رضی الدین ابو الخیر احمد بن محمد اسماعیل القزوینی الحاکمی	
۴۲۱		ابو عبداللہ محمد بن اسحٰق فاکہی	بعد ۲۷۲
۴۲۲		الودمانی	
۴۲۳		حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر	
		طرائفی	

حوالجات

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع	
۱	الجامع الصحیح للبخاری اول، ثانی	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری	۲۵۶	رضا اکیڈمی	ممبئی
۲	الجامع الصحیح للمسلم اول، ثانی	امام مسلم بن حجاج القشیری	۲۶۱	رضا اکیڈمی	ممبئی
۳	السنن لابی داؤد اول، ثانی	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵	رشیدیہ	دہلی
۴	کتاب المراسیل	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵	رشیدیہ	دہلی
۵	جامع الترمذی اول ثانی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۶	کتاب الشمائل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۷	کتاب العلل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۸	السنن للنسائی اول، ثانی	ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳	رشیدیہ	دہلی
۹	السنن لابی ماجہ اول، ثانی	ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳	رشیدیہ	دہلی
۱۰	مسند الامام اعظم	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰	اولی دنیا	دہلی
۱۱	مسند الامام احمد بن حنبل اول تا ہفتم	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱	دار احیاء التراث	بیروت
۱۲	موطا امام محمد	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	اشرفی بکڈپو	دیوبند
۱۳	کتاب الآثار الجزء الاول	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	المجلس العلمی	کراچی
۱۴	موطا امام مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹	اشرفی بکڈپو	سہارنپور
۱۵	شرح معانی الآثار اول، ثانی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱	مختار بکڈپو	دیوبند
۱۶	کنز العمال مکمل بائیس جلدیں	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی	۹۷۵	دائرۃ المعارف العثمانیہ	حیدر آباد
۱۷	الاستیعاب فی اسماء الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبد البر	۴۶۳	دار الفکر	بیروت
۱۸	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	۶۰۶	دار الفکر	بیروت
۱۹	تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی	۷۱۰	اصح المطابع	ممبئی
۲۰	عمل الیوم واللیلہ	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴	دائرۃ المعارف العثمانیہ	حیدر آباد
۲۱	الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف	حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری	۶۵۶	دار احیاء التراث العربی	بیروت
۲۲	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴	مکتبہ امدادیہ	ملتان
۲۳	تاریخ الامم والملوک (تاریخ الطبری) اول ثانی	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰	دار الکتب العلمیہ	بیروت
۲۴	الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ اول ثانی	قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ		اصح المطابع	ممبئی
۲۵	احیاء العلوم ثالث	ابو حامد محمد بن محمد غزالی	۵۰۵	جامی محلہ	ممبئی
۲۶	کیمیائے سعادت	ابو حامد محمد بن محمد غزالی	۵۰۵	اولی دنیا	دہلی

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع
۲۷	عمدة القاری شرح بخاری	علامہ بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵	مکتبہ مدینہ اردو بازار لاہور
۲۸	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	سہیل اکیڈمی لاہور
۲۹	فتح القدیر	الامام کمال الدین محمد بن عبداللہ	۶۸۱	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۰	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین المعروف بالشامی	۱۲۵۲	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۱	بحرالرائق شرح کنز الدقائق	شیخ زین الدین بن نجیم	۹۷۰	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۲	الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین بن نجیم	۹۷۰	ادارہ اشاعت دیوبند
۳۳	مصنف عبدالرزاق اول، ثانی، سوم، یازدہم	ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی	۲۱۱	بیروت
۳۴	مصنف ابن ابی شیبہ اول، دوم، سوم، ہشتم	ابو بکر عبداللہ بن محمد احمد العبسی	۲۳۵	کراچی
۳۵	دارقطنی، اول، دوم، سوم، یازدہم	امام ابو الحسن علی بن عمر الدارقطنی	۳۸۵	ملتان
۳۶	تبیین الحقائق اول	فخرالدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳	بولاق مصر
۳۷	مستخلص الحقائق			لاہور
۳۸	کتاب الضعفاء الکبیر اول	ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی المکی	۳۲۲	بیروت
۳۹	الریاض النضرة فی فضائل العشرة اول	ابو جعفر احمد بن احمد الشہیر بالمحب الطبری المکی	۶۹۴	فیصل آباد
۴۰	مسند ابی یعلی دوم، سوم، چہارم	احمد بن علی الموصلی	۳۰۷	جدہ۔ بیروت
۴۱	مسند ابی داؤد طیالسی	سلیمان بن داؤد الطیالسی	۲۰۴	بیروت
۴۲	نسیم الریاض شرح الشفاء اول	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹	بیروت
۴۳	رسالہ قشیریہ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری	۴۶۵	البابی مصر
۴۴	شرح المواہب للزرقانی پنجم ششم ہفتم	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲	مصر
۴۵	نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ اول	عبداللہ بن یوسف زیلعی	۷۶۲	بیروت
۴۶	الصحاح سوم	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵	بیروت
۴۷	المیزان الکبریٰ اول	امام عبدالوہاب بن احمد شعرانی	۹۷۳	البابی مصر
۴۸	الصواعق المحرقہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳	
۴۹	جامع الرموز اول	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	۹۶۲	ایران
۵۰	الام للشافعی اول	محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۴	بیروت
۵۱	الجامع الصغیر دوم	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	بیروت
۵۲	الدر المنثور اول، چہارم، پنجم	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	ایران
۵۳	الخصائص الکبریٰ اول، دوم	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	مصر
۵۴	کشف الغمہ عن جمیع الامة اول	عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳	بیروت
۵۵	تاریخ بغداد سوم	محمد بن محمود بن حسن بغدادی ابن النجار	۴۶۳	بیروت
۵۶	المقاصد الحسنة	شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی	۹۰۲	بیروت

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی		مطبع
۵۷	نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول	ابو عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی	۲۵۵		بیروت
۵۸	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی	۳۷۳		بیروت
۵۹	التمہید چہارم	ابن عبداللہ			لاہور
۶۰	کتاب الوفا دوم	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی	۵۹۷		لاہور
۶۱	الکامل فی ضعفاء الرجال اول، چہارم	ابو احمد عبداللہ بن عدی	۳۶۵	مکتبہ اثریہ	سانگلہ ہل
۶۲	تفسیر ابن جریر ہشتم، پانزدہم	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰		میمنہ مصر
۶۳	مسند الفردوس دوم	شہردار بن شیرویہ الدیلمی	۸۵۸		بیروت
۶۴	السنن الکبری للبیہقی اول، دوم	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸		بیروت
۶۵	کتاب الزہد الکبیر للبیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸	دارالعلم	کویت
۶۶	شعب الایمان، دوم، سوم، پنجم	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸		بیروت
۶۷	المستدرک للحاکم اول، سوم، چہارم	ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری	۴۰۵		بیروت
۶۸	المعجم الکبیر اول تا بستم	ابو القاسم سلیمان ابن احمد الطبرانی	۳۶۰	موصل	بیروت
۶۹	المعجم الصغیر اوّل	ابو القاسم سلیمان ابن احمد الطبرانی	۳۶۰		بیروت
۷۰	حلیۃ الاولیاء دوم	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰		بیروت
۷۱	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶		
۷۲	مجمع الزوائد اول تا دہم				بیروت
۷۳	صحیح ابن خزیمہ اول، چہارم	محمد بن اسحاق بن خزیمہ	۳۱۱		بیروت
۷۴	خلاصۃ الفتاوی اوّل				لکھنؤ
۷۵	مراقی الفلاح مع الطحاوی				کراچی
۷۶	کتاب الموضوعات سوم	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی	۵۹۷		بیروت
۷۷	موارد الظمآن				سلفیہ
۷۸	الطریقۃ المحمدیہ دوم				لاہور
۷۹	لسان المیزان سوم	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳		حیدرآباد
۸۰	الاصابۃ فی تمییز الصحابہ سوم، چہارم	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳		بیروت
۸۱	تفسیر البغوی مع تفسیر الخازن پنجم ہفتم	عبداللہ بن محمد بغوی	۵۱۶		البابی مصر
۸۲	شرح السنۃ اوّل	عبداللہ بن محمد بغوی	۵۱۶		بیروت
۸۳	کشف الاستار عن زوائد البزار اول				بیروت
۸۴	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان چہارم				سانگلہ ہل
۸۵	تذکرۃ الحفاظ اوّل	ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸		حیدرآباد
۸۶	الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ				بیروت